قرآن مجید
صحیح بخاری
سیرت مصطفیٰ
Modren Science
روحانی خزائن
سیرت المہدی

قادیانیت

اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں

عرفان محمود برق

(نومسلم، سابق قادیانی)

جملہ حقوق محفوظ بحق مصنف

نام کتاب ------ قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں

مصنف ------ عرفان محمود برق
تعداد ------ 2200
کمپوزنگ ------ آصف حمید، فراز کمپوزنگ سینٹر
ڈیزائننگ ------ عنایت اللہ رشیدی
قیمت ------ -/150
اشاعت اول ------ جنوری 2004ء
ناشر ------ تحریک فدایان ختم نبوت ضلع
لاہور۔ پاکستان
مطبع ------ مکتبہ جدید پریس

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا گنج بخش روڈ، لاہور۔ فون نمبر 7221953

علم و عرفان پبلشرز 34۔ اُردو بازار، لاہور۔ فون نمبر 7352332

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ نزد ستا ہوٹل لاہور۔ فون نمبر 7225605

فرید بک سٹال 38۔ اُردو بازار، لاہور۔ فون نمبر 7312173

انتساب !

میری پیاری امی جان مرحومہؒ کے نام جو اپنے وقتِ آخر مکمل طور پر قادیانیت کے غریقِ ایمان گرداب سے نکل کر اسلام کے چمنستانِ روح آفرین میں داخل ہوگئیں اور ختم نبوت کی چوکھٹ چوم کر شفاعت محمدی ﷺ کی حقدار بن گئیں۔ خدائے رحیم و کریم اُن کی قبر پر ہمہ وقت اپنی کھربوں رحمتیں نازل فرمائے، انوار و تجلیات کی برکھا برسائے۔ اُن کو حشر کی ہولناکیوں سے بچائے، جام کوثر نصیب فرمائے اور جنت الفردوس میں امہات المؤمنینؓ اور حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراؓ کی رفاقت نصیب فرمائے۔

؎ آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

آمین

ثم آمین

أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله

١٤٠٤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئینہ مضامین

مضامین — صفحہ
1۔ سب سے بڑی سعادت 17
پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی قادری حسینی
2۔ قفسِ قادیانیت سے آقا ﷺ کے قدموں تک 20
محمد طاہر عبدالرزاق
3۔ قادیانیوں کو دعوتِ اسلام 27
پروفیسر ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی
4۔ برق بر قادیانیت 25
پروفیسر حافظ محمد کمال بٹ
5۔ جدید سائنس نقیبِ اسلام اور مخالف مذہب قادیان 33
عمران محمود (سابق قادیانی)
کچھ اپنی زبان سے 43
میرا قبولِ اسلام 44
وجہ لب کشائی 43
حرفِ سپاس 45
(حصہ اول) چہرہ مرزا ماہرین چہرہ شناس کی لیبارٹری میں 46

مضامین — صفحہ
مرزا قادیانی کی فیس ریڈنگ پر دلچسپ سائنسی رپورٹ 47
انبیائے صادقین کے چہرے 47
چہرہ مرزا قادیانی 48
مرزا قادیانی کے چہرے پر جدید سائنسی تحقیق 49
سادہ گنوار 50
آنکھیں چراتا 50
مرزا قادیانی کی تصویر 51
عدم خود اعتمادی اور مجرمانہ ذہنیت کے لوگ آنکھیں چراتے ہیں 52
مرزا قادیانی کی غیر متناسب آنکھیں 52
خوبصورتی کی بنیاد دورخی تناسب 52
دائیں آنکھ بائیں سے چھوٹی ہونے سے یادداشت میں کمی 53
یہ چھڑی کس کی ہے؟ 54
مرزا قادیانی کے موٹے ڈھیلے ہونٹ 54
گریس۔ اے۔ ریس کی تحقیق 54
ریسرچ جون گل مین 55

شیخی بگھاڑنا 56
جبلی خواہشات کی زیادتی 56
غیر نفیس کھردری فطرت 57
دوسروں سے تعریف مانگنا 57
مرزا قادیانی کے بال 58
بالوں کی کمی اور گنجے پن پر سائنسی ریسرچ 58
(حصہ دوم) گناہ، بیماری اور مرزا قادیانی (قرآن وسائنس کے حوالے سے ایک تجزیہ) 60
بیماری اور گناہ از قرآن 62
نفوس قدسیہ کو دکھ، بیماریوں سے نجات ملنا 63
گناہ اور بیماری کے تعلق پر جدید سائنسی تحقیق 63
سانچہ 64
حضرت مسیح اور مریض 66
منفی خیالات سے بیماری، پروفیسر گنس کے تجربات 66
ڈاکٹر نارمن اور الیگزس کیرل کی تحقیقات 67
فزیالوجسٹ رچیٹ کی تحقیق 67
راک فیلر انسٹی ٹیوٹ کے مشاہدات 67
مرزا قادیانی کی بیماریاں 69
دائم المریض 69
بیماریوں کی برسات 69
سو سو دفعہ پیشاب اور عوارض ضعف 69
دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ 70
پٹھوں کا کھچاؤ اور سر چکراؤ 70
مراق، غم اور سوئے ہضم 71
ہسٹیریا 71
خونی قے 71
تیس برس سے بیماریاں 72
نامردی 72
دورے کی سختی سے ٹانگیں باندھنا 73
سخت بیمار 74
دل گھٹنے کا دورہ اور ہاتھ پاؤں سرد 74
اوپر نیچے عوارضات 74
عصبی کمزوری 74
پیر اور بدن کی بے آرامیاں 75
دردِ گردہ کی تکلیف 75
دورانِ سر کی تکلیف 75
سخت بیماری نبض بند 75
دماغی کمزوری کا حملہ اور بے ہوشی 76
پاخانے سے تکلیف 76
مقعد سے خون اور سخت درد 76
دست ہی دست 76
حافظہ کی تباہی و ابتری 77
مرض کا غلبہ 77
بیمار طبیعت 77
سخت درد دانت 78
بالوں کی بیماری 78

گنجی ٹنڈ 78
دماغی بیماری 78
بدن سرد، نبض کمزور، سخت گھبراہٹ 79
کھانسی اور جوشاندہ 79
کھانسی اور گرم گرم گنڈیریاں 79
مائی اوپیا 79
گرمی دانے اور جلون 79
پیچس سے لیٹرین کے چکر 80
پھنسی یا کاربنکل 80
دق 80
سل 80
زبان میں لکنت 81
چشم نیم باز 81
خارش 81
جان لیوا کھانسی 81
انگوٹھے اور گھٹنے کے جوڑوں میں درد 82
انگوٹھے کی سوجن اور درد 82
ٹخنے کا پھوڑا 82
پھٹی ہوئی ایڑیاں 82
سردی سے خشکی 83
بخار سے جسم درد 83
سردی گرمی 83
نیم مردہ آنکھیں 83
سرعت پیشاب 84
زیابیطس اور کثرت پیشاب سے ضعف 84
سفید بال 84
داڑھوں کا کیڑا اور زبان پر زخم 84
پاؤں کی سردی 85
مرض الموت ہیضہ 85
مرزا قادیانی کے کذبات پر اسلامی وسائنسی تحقیقات 88
کذبات مرزا 88
جھوٹ نمبر 1 88
جھوٹ نمبر 2 89
جھوٹ نمبر 3 89
جھوٹ نمبر 4 90
جھوٹ نمبر 5 90
جھوٹ نمبر 6 91
جھوٹ نمبر 7 91
جھوٹ نمبر 8 91
جھوٹ نمبر 9 92
جھوٹ نمبر 10 93
جھوٹ کے متعلق مرزا قادیانی کے فتاوے 93
سچ کے فوائد اور جھوٹ کے نقصانات پر سائنسی تحقیقات 94
ٹروتھ تھراپی کی رپورٹ 94
آرڈبلیو ٹرائن کی تحقیقات 95
جھوٹ سے امراض دل اور ذہنی بیماریاں 96

غصہ اور نفرت کے اظہار سے دائم المرضی
اور خرابی معدہ 124
غصہ و بغض کے نقصانات پر قادیانی گواہی 125
جب گالیاں بنی بیماریاں 127
مرض نمبر 1: دائم المریضی 127
مرض نمبر 2: نگاہوں کی کمزوری، خصوصاً دور کی نظر 127
مرض نمبر 3: نڈھال جسم یعنی لاچاری 127
مرض نمبر 4: یادداشت میں کمی کا فقدان 127
مرض نمبر 5: دل کے امراض 128
مرض نمبر 6: بدہضمی، خرابی معدہ 128
مرض نمبر 7: جلد کے امراض 128
مرض نمبر 8: دماغی امراض، دیوانگی، جنون 129
مرض نمبر 9: اعصاب کا کھنچاؤ 129
مرض نمبر 10: بدنما جسم 130
مرض نمبر 11: عمر میں کمی 130
اطاعت والدین بنظر اسلام سائنس
اور مرزا قادیانی 132
سب سے بڑا گناہ 133
مرزا قادیانی اپنے والدین کا نافرمان 134
والدہ کی نافرمانی 134
والد کی نافرمانی اور ناراضگی 135
نافرمانی والدین اور جدید سائنس 135
ڈاکٹر نکلسن اور پروفیسر ملن گیم کی رپورٹ 136
لی گراہم کی تاکید 137
والدین کی نافرمانی پر ذلت آمیز موت 137
مرزا قادیانی کی عبرتناک موت 137
منہ سے پاخانہ 138
تصویر کا دوسرا رخ تابعداری کی انتہا 139
مرزا بیوی دی گل بڑی مندا اے 139
ملکہ کا راج 140
انگریزی ادویات، اسلام وسائنس
اور مرزا قادیانی کی نظر میں 141
انگریزی ادویات اور اسلام 141
اشیائے حرام سے علاج کی ممانعت 142
حالتِ اضطرار میں بطور علاج محرمات کا استعمال 142
غیر اضطراری میں مرزا قادیانی کا
محرمات سے علاج 144
انگریزی حرام ادویات کے نقصانات پر
سائنسی تحقیقات 146
ڈاکٹر جے ایلیس بارکر اور
دوسرے ڈاکٹروں کی ریسرچ 146
قابل رشک صحت کا راز
ایلوپیتھک ادویات سے نفرت 149
افیون، بھنگ سب جائز 151
افیون و بھنگ اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں 153
مخدرات 154
افیون گانجہ و دیگر کیمیکلز 184
عادی افیون خوری کی علامات 154

بھنگ 155

افیون و دیگر مسکرات پر یو۔ این او کی پابندی 155

کوکا اور کولا کے مرکبات 156

تمام مسکرات زہر قاتل ہیں 156

مرزا قادیانی ایک جعلی حکیم خطرہ جان 158

جب تریاق الٰہی تریاق رسوائی بن گئی 159

حکیم نور الدین کا اقرار 160

الٹی ہوگئیں سب تدبیریں 160

مرزا کی جعلی حکیمی کے مزید نمونے 161

جو غذا نقصان پہنچاتی اسے زیادہ استعمال کرتا 161

گرمی دانوں کا علاج گرم کپڑے 162

مرغا ذبح کروا کے سر پر باندھ دیا 163

جاہل معالج اسلام اور جدید سائنس کے آئینہ میں 164

مرزا قادیانی کی شراب نوشی اسلام وسائنس کے آئینہ میں 167

اسلام میں شراب نوشی کی ممانعت 167

کذاب قادیان رسیائے مے نوشی 168

مرزے کی شراب نوشی پر جدید سائنسی تحقیق 170

شراب زہر ہے، گیلارڈ ہاوزر کی تاکید 170

شراب نوشی یا خودکشی 171

شراب کا گلے، دانتوں اور نظام ہضم پر اثر 171

مرزا قادیانی کے دانتوں، گلے اور نظام ہضم کی تباہی 173

شراب کا اعصابی نظام اور دماغ پر اثر 174

جاپانی سائنسدانوں کی تحقیق 175

مرزا قادیانی کے اعصاب اور دماغ پر شراب کے اثرات 175

شراب سے جنسی کمزوری اور دیگر امراض 176

مرزا قادیانی پر ان بیماریوں کے حملے 177

جنسی کمزوری 177

دق 177

سل 177

جسمانی لاغری (کمزوری) 178

عقلی فتور 178

(حصہ سوم) مرزا قادیانی سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس کی مخالفت میں 180

لباس سنتؐ اور لباس مرزا (اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں) 181

انتخاب لباس 181

لباس ٹخنوں سے اوپر اور کالر سے پاک ہو 183

لباس مرزا ٹخنوں سے نیچے اور کالر کے ساتھ 184

ٹخنوں سے نیچے لباس کی وجہ سے پاگل پن کا خطرہ 185

انگریزی کالر سے غدہ درقیہ کا نقص 186

کالر سے دماغی نقائص اور پاگل پن 186

عمل تنفس کی رکاوٹ 187

برطانیہ منیز ڈریس ریفارمر پارٹی کی کاوشیں 187

ڈاکٹر الفرڈ سی جارڈن کا بیان 187

ڈاکٹر گولڈ سیلیسی کا بیان 188

خلاف سنت رسولؐ لباس کے باعث مرزا قادیانی پر بیماریوں کی یلغار 189

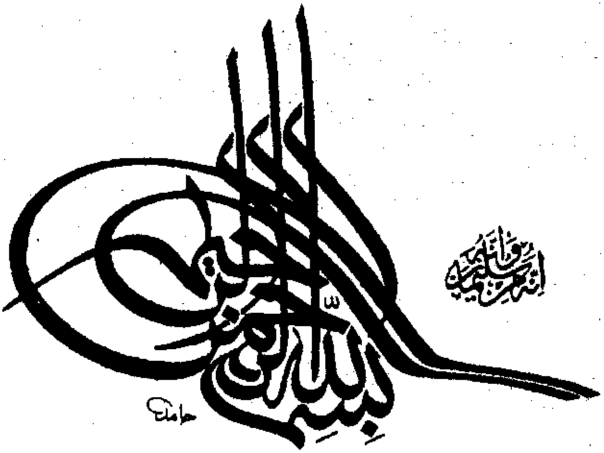
انه من سلیمان وانه
بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب سے بڑی سعادت

دورحاضر کا تحفہ تہذیب حاضر ہی نہیں، بیجا اور سنگین سا علمی تعصب بھی ہے۔ تہذیب نو کے آنے سے اخلاقی اقدار کا جنازہ نکل گیا تھا۔ اس سے قبل عام انسان بھی شرم وحیاء، رحم وکرم، انسانی ہمدردی وغیرہ کے بارے میں کچھ پیمانے، کچھ قدریں کچھ اخلاقی ضابطے ملحوظ رکھتے تھے۔ تہذیب حاضر نے انسانی سوچوں کے سانچے بہت حد تک بدل کر رکھ دیئے اور اب پرانے اخلاقی معیار دھندلے دھندلے سے اور مدھم مدھم سے نظر آنے لگے۔ رہی سہی کسر بے جا تعصب نے نکال دی۔ یہ تعصب کس کے خلاف؟ اللہ کے دین اسلام کے خلاف، نبی رحمت ﷺ کے دین رحمت کے خلاف جو انسان اور اخلاق کا آخری حصار ہے تہذیب حاضر کے علمبرداروں نے عریانی وفحاشی کو انسان کی آزادی کے لئے ضروری قرار دیا یعنی وہ آزادی دراصل اس کی مادر پدر آزادی کو سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک صالحیت انسانی عزتوں کا تقدس، روحانی بالیدگی بے معنی چیزیں ہیں۔ ظاہر ہے یہ بھی اللہ کے سچے دین سے بغاوت ہے۔

رہ گئے متعصبین تو ان کا رُخ بھی اسلام اور صرف اسلام کی طرف ہے۔ ان کے نزدیک دنیا کی ہر شے گوارا ہے سوا اسلام کے۔ معاذ اللہ اللہ کے دین کو مٹانے کے لئے صدیوں سے کانفرنسیں ہو رہی ہیں، منصوبے بن رہے ہیں، سازشوں کے جال بنے جا رہے ہیں۔ اس کے کئی پہلو ہیں مثلاً ایک عرصے سے "جہاد" کے خلاف جو شور برپا ہے اس کا مقصد بھی اسلام کو ختم کرنا ہے۔ (معاذ اللہ) حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ کے بقول:

"مولویوں" سے جہاد کے خلاف فتوے لئے گئے۔ جب نام نہاد فتووں سے بھی مقصد پوری طرح حاصل نہ ہوا تو سوچا انکار جہاد کی بنیاد کیوں نہ نام نہاد وحی پر رکھی جائے۔ جب کوئی وحی کے

زور پر جہاد کو منسوخ کرے گا تو جہاد منسوخ ہو جائے گا اور شیطنیت محفوظ ہو جائے گی۔

بہر حال انگریزوں کو نبوت کے جعلی مدعی کی ضرورت محسوس ہوئی تو امیدواروں سے ڈی۔ سی آفس سیالکوٹ میں با قاعدہ انٹرویو لئے گئے۔ مڈل فیل غدار اعظم ابن غدار مرزا غلام احمد قادیانی اس امتحان میں کامیاب ٹھہرایا گیا۔ اس کا باپ بھی **1857**ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کا طرفدار تھا، بیٹا باپ سے بازی لے گیا۔ اور تیس مردود ملعون شخصیات جنہیں ‘الصادق الامین’ صلی اللہ علیہ وسلم نے کذاب اور دجال کا لقب دیا۔ اُن گنتی کے افراد میں شامل ہو کر اپنے دور کا مسیلمہ کذاب بن گیا اس کا مسلمانوں، کافروں، ہندوؤں، عیسائیوں، دہریوں، غرض جس سے بھی مقابلہ ہوا۔ اس کو شکست فاش ہی ہوئی۔ کیونکہ مسلمانوں کے سوا دوسرے کافر تھے تو یہ اکفر، دوسرے کاذب تھے تو یہ کذاب، دوسرے داجل (فریب دینے والے) تھے تو یہ دجال۔ اس نے جس کے خلاف بھی پیشگوئی کی، جھوٹی نکلی۔ انگریزوں کی رحمت سے اس نے دنیا بہت کمائی مگر اللہ کی لعنت سے وہ اس کے کسی کام نہ آئی۔ اس کا بچپن پر عیب، اس کی جوانی آوارہ، اس کا بڑھاپا شرم وحیاء سے عاری بلکہ اس کی سیرت پر کسی بھی زاویہ نظر سے غور کریں۔ بدبو ہی بدبو، ظلمت ہی ظلمت، شر ہی شر، شیطنیت ہی شیطنیت۔ انسان کو جس جس زاویے سے پرکھا جا سکتا ہے اسے پرکھ لیجئے۔ یہ ہر معیار پر ملعون، کذاب، دجال، شیطان، مرتد نظر آئے گا۔

دور حاضر میں اسلام کی سب سے بڑی دشمن، اس شیطان کی شیطان مرزائی امت ہے لہٰذا اس پہلو سے اسلام کی سب سے بڑی خدمت اس شیطان کی شیطنیت کو اور اس کی امت کے ناپاک منصوبوں کو منظر عام پر لانا ہے میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اگرچہ بش اور دوسرے سب شیطان امت مرزائیہ کے ساتھ ہیں مگر حضور پر نور ﷺ کی بھولی بھالی امت کا ایمان بچانے کے لئے عاشقان رسول ﷺ کا سرگرم گروہ بھی میدان مارتا جا رہا ہے۔ محمد طاہر عبدالرزاق، محمد متین خالد، اور ان کے ساتھی عزیز مکرم عرفان محمود برق اس سرفروش گروہ کے نمائندے ہیں۔ عرفان محمود برق کو سرخیل عاشقان محمد طاہر عبدالرزاق نے عشق رسول کی ایسی مستی چڑھائی کہ مرزائی خاندان میں جنم لینے کے باوجود اہل ایمان، اہل محبت، اہل جنت کے گروپ میں کھنچا چلا آیا۔ اس عمر کا نوجوان والدین کا سایہ، بہن بھائیوں کا پیار، رشتہ داروں کے تعلقات سب کچھ قربان کر کے کملی والے آقا ﷺ کے سایہ رحمت میں

چلا آیا۔ نظر والے جانتے ہیں کہ عشق نے ہمیشہ یوں ہی کیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی عقیدہ تھا۔

محمد ﷺ ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، جان، مال ،اولاد سے پیارا

ہاں عقل کے لئے باعث حیرت ہی سہی بقول حافظ مظہرؒ:

عقل اس معجزہ عشق پہ حیران ہوئی!
ان کے دربار میں جب مجھ سا کمینہ دیکھا

اس سے زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ اس چھوٹی سی عمر میں عرفان محمود برق نے اس دور حاضر کے سب سے بڑے ملعون پر قلم چلایا ہے اور ایسا چلایا کہ اس خانہ ساز جعلی نبوت کا سر قلم کر کے رکھ دیا ہے۔ پھر حیرت اندر حیرت یہ کہ جس زاویے سے اس نے ملعون اعظم کو ملعون اعظم ثابت کیا، یہ بھی انوکھا ہے۔ عرفان بیٹے نے اسلام وسائنس کی روشنی میں قادیانیت کو بری طرح زچ کیا ہے اور اس پہلو سے پہلے کسی نے آج تک قلم نہیں اُٹھایا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم خاتم النبیین ﷺ کے طفیل میرے شیخ حضور نقش لاثانی قدس سرہ کے صدقے میں اس نوجوان کو نوازتا رہے تاکہ یہ اسلام کے بلند نظر وکیل بلکہ سپہ سالار کی طرح میدان پر میدان مارتا رہے نیز اس سارے قبیلے کو مزید حیران کن کامیابیاں عطا فرمائے۔ اور میرے نور نظر شجاعت علی مجاہد کے جہاد میں مزید فتوحات شامل کرے۔ آمین۔

پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی قادری حسینی (شکر گڑھ)
(سرپرست اعلیٰ مجلۃ الحقیقہ وشیران اسلام پاکستان)

☆☆☆☆

قفسِ قادیانیت سے آقا ﷺ کے قدموں تک

وہ ایک قادیانی گھرانے میں پیدا ہوا۔ شعور کی آنکھ کھولی تو ہر طرف قادیانی ہی نظر آئے۔ ماں قادیانی، باپ قادیانی، بھائی قادیانی، بہنیں قادیانی، دادا قادیانی، داوی قادیانی، چچا قادیانی، پھوپھا قادیانی، غرض کہ دور دور تک رشتہ داروں میں کوئی مسلمان نظر نہیں آتا تھا وہ بھی اس ارتدادی اور زندیقی ماحول میں پروان چڑھتا گیا اور قادیانی عقائد اس کے قلب وذہن میں اترتے چلے گئے۔ چودہ سال کی عمر کو پہنچتے تک وہ مکمل قادیانی بن چکا تھا بلکہ اب وہ اپنے ہم عمروں کو گھیر کر ا۔ پنے کفریہ پروگراموں میں لیجاتا اور انہیں قادیانی بنانے کی کوششیں کرتا۔ عرفان محمود برقؔ کو بچپن سے مطالعہ کا بڑا شوق تھا۔ وہ قادیانیت کے علاوہ دیگر موضوعات کو بڑی رغبت سے پڑھتا اور اس میں مسلم وغیر مسلم کی کوئی تمیز نہ رکھتا۔

اس کی زندگی کا اہم موڑ جس نے اسے خالی الذہن ہونے، سوچنے، ختم نبوت اور ردقادیانیت کے موضوع کو پڑھنے پر متوجہ کیا وہ اس کے محلّہ داروں کا اُس کے اور اُس کے گھر والوں سے سخت رویہ تھا۔ اُن کے ہمسائے کسی بھی موقعہ پر اُن کے گھر کوئی چیز نہ بھیجتے۔ اگر وہ کسی ہمسائے کے ہاں کوئی چیز بھیجتے تو ہمسائے اسے واپس کر دیتے۔ محلّہ میں کوئی بھی ان کی خوشی غمی میں شامل نہ ہوتا۔ اگر وہ محلّہ میں کسی کی خوشی غمی میں شامل ہونے کی کوشش کرتے تو انہیں نکال دیا جاتا تھا اس کی دادی اور دادا آنجہانی ہوئے تو محلے کا کوئی شخص بھی اُن کی شکل تک دیکھنے کو نہ آیا۔ لوگ اس کے گھر والوں کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے اور بعض جذباتی مسلمان گزرتے ہوئے ان کے مکان کی طرف منہ کر کے زور سے تھوکتے۔ اُسے یوں محسوس ہوتا جیسے اُن کا گھر گھر نہیں بلکہ غلیظ ڈپو ہے مسلمانوں کا یہ رویہ اسے جھنجھوڑتا اور اس کے دل پر زور زور سے دستک دیتا۔ وہ خود بھی سوچتا کہ وہ لوگ جو اُن سے شدید نفرت کرتے ہیں۔ وہ انتہائی

شریف اور با اخلاق لوگ ہیں۔ لیکن اُن کے لئے بڑے متشدد ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ عرفان محمود برقؔ کے دل نے ایک انقلابی فیصلہ کیا اور اس نے تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے موضوعات پر مطالعہ شروع کر دیا اس دوران اُس کا راقم الحروف سے بھی رابطہ ہو گیا وہ کتب کی تلاش میں سرگرداں میرے گھر پہنچ گیا۔ راقم نے اُسے مطالعہ کیلئے بہت سی کتب مہیا کیں۔ عرفان نے باقاعدگی سے خوب ڈوب کر مطالعہ شروع کر دیا مطالعہ سے عرفان محمود برقؔ کی آنکھیں وا ہوتی گئیں۔ دل کی گرہیں کھلتی گئیں اور وہ تہہ در تہہ حیرت میں اترتا گیا۔ اس کے قلب وذہن میں جہاں مرزا قادیانی چوکڑی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ جب اُس کے سر پر ختم نبوت کے دلائل کے آہنی گرز پڑے تو مرزا قادیانی چیختا چلاتا بھاگ گیا۔ وہ سیرت النبی ﷺ پڑھتا گیا اُس کی سیرت سنورتی گئی۔ آنکھوں میں اسلام کی چمک آ گئی۔ دل معطر ہو گیا۔ پورے بدن میں ایمان کی خوشبو پھیل گئی۔ اسے نیا جنم مل گیا نئی زندگی مل گئی اُس نے قادیانیت پر لعنت بھیج دی اور ختم نبوت کی چوکھٹ کو چوم کر اسلام کے چمنستان میں داخل ہو گیا۔ ابو جہل کے بیٹے حضرت عکرمہؓ ہمیشہ یہ کہتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرتے ’’الٰہی! تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے بدر کے دن مقتول نہ کیا۔‘‘ عرفان محمود برقؔ بھی یہ سوچ کر لرز جاتا کہ اگر اسلام لانے سے پہلے اس کی موت واقع ہو جاتی تو آج وہ بھی مرزا قادیانی کے ساتھ جہنم میں جلتا ہوتا۔ جہاں سے کبھی بھی اُس کی رہائی نہ ہوتی۔

عرفان محمود برقؔ کو اپنے ماضی پہ بڑا تاسف ہوتا۔ وہ اپنی کوتاہ عقلی پر آنسو بہاتا کہ وہ ایک ایسے شخص کو نبی مانتا رہا ہے۔ جسے ایک شریف آدمی بھی نہیں مانا جا سکتا۔ وہ ایک ایسے بدفطرت اور بدکردار کو مسیح موعود اور امام مہدی مانتا رہا ہے۔ جو کسی دفتر میں چپڑاسی ہونے کے بھی قابل نہ تھا۔

مولانا لال حسین اخترؒ کی طرح وہ بھی قادیانیت سے ماضی کا حساب چکانے کیلئے میدان میں کود پڑا۔ اُس نے تحفظ ختم نبوت کے کام کا بیڑا اٹھا لیا۔ جب اُس کے گھر والوں کو اُس کے مسلمان ہونے کی خبر ہوئی تو پوری برادری میں کہرام مچ گیا۔ لیکن وہ چٹان کی طرح ڈٹ گیا۔ اُس کا بائیکاٹ کیا گیا۔ کالج کی فیس روک دی گئی۔ باپ نے سائیکل چھین لیا۔ جائیداد سے عاق کر دینے کا اعلان ہو گیا۔ تشدد کیا گیا سنگین نتائج کی دھمکیاں دی گئیں لیکن اس کے استقلال کو کوئی فرق نہ پڑا۔ وہ صحابہ کرامؓ کے حالات پڑھ کر اپنے ایمان کو تقویت دیتا کہ صحابہ کرامؓ پر کیا کیا قیامتیں ٹوٹ پڑی تھیں۔ میرے حالات تو ان کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ عزیز واقارب کے چھوٹ جانے پر کبھی کبھی اُس پر اداسی چھا جاتی اور اسے یوں معلوم ہوتا جیسے وہ لق ودق صحرا میں تنہا کھجور کے درخت کی طرح کھڑا ہے۔ لیکن

ہمارے تحفظ ختم نبوت کے مجاہد اسے سگے بھائیوں سے بڑھ کر پیار دیتے اور اسے کسی چیز کی کمی محسوس نہ ہونے دیتے۔ ہمارے دوستوں نے عرفان سے اُس سلوک کی مثال زندہ کردی۔ جو انصار نے مہاجرین کے ساتھ کیا تھا۔

عرفان محمود برق کے مسلمان ہونے کے بعد اُس کے والد نے بڑے بڑے مربیوں کو بلا کر اسے قادیانیت میں واپس لانے کی سرتوڑ کوششیں کیں لیکن وہ مناظرہ میں ہر مربی کو چاروں شانے چت گرا دیتا اس کے دلائل کے سامنے مربیوں کو سانپ سونگھ جاتا اور وہ یوں چپ ہو جاتے جیسے لبوں پر مہر سکوت لگا دی گئی ہو جب درجنوں قادیانی مربی تہس نہس ہو گئے تو ایک دن اس کا والد لاہور کے سب سے بڑے مربی کو بلا لایا مناظرہ شروع ہوا عرفان محمود برق نے مربی سے پہلا سوال کیا ”آپ کبھی سینما گئے ہیں؟“

”سینما دیکھنے تو عیاش اور بدمعاش لوگ جاتے ہیں میرا کیا کام“ مربی نے جواب دیا۔

عرفان محمود برق نے اُسے فوراً مرزا قادیانی کے نام نہاد صحابی مفتی محمد صادق کی کتاب ”ذکر حبیب“ دکھائی جس میں لکھا تھا کہ مرزا قادیانی سینما دیکھنے جاتا تھا یہ حوالہ دیکھ کر مربی کا رنگ زرد پڑ گیا۔ ہونٹ خشک ہو گئے۔ ماتھے پر پسینہ آ گیا۔ وہ اٹھا اور عرفان کے والد سے کہنے لگا ”یہ کیس بہت خراب ہو گیا ہے اور آپ کا بچہ نا قابل اصلاح ہے“۔ یہ کہا اور چیف مربی دم دبا کر بھاگ گیا۔

عرفان محمود برق صحابہ کرامؓ کی سنت پر عمل پیرا ہے کہ صحابہ کرامؓ صرف خود ایمان لا کر خاموش نہیں بیٹھا کرتے تھے بلکہ اپنے عزیز و اقارب اور قبیلے والوں کو دعوت اسلام پہنچانے میں سرگرم ہو جاتے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے ایمان لانے کے بعد نبی کریم ﷺ سے پوچھا ”یا رسول اللہ! میرے ذمہ کیا کام؟“ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ابوبکر جو میرا کام وہی تیرا کام۔ دعوت و تبلیغ میرا کام اور یہی تیرا کام۔ عرفان محمود برق نے بھی مسلمان ہونے کے بعد گھر سے تبلیغ کا آغاز کیا۔ اس نے اللہ کے فضل سے اپنی والدہ کو مسلمان کیا۔ ایک بھائی عمران محمود کو مسلمان کیا۔ باقی خاندان کے بہت سے افراد کی جڑیں ہل چکی ہیں۔ اُن میں احساس ندامت اٹھ رہا ہے۔ مرزا قادیانی اور قادیانیت کے بارے میں شکوک میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ جس روز لاہور کے شیخ زید ہسپتال میں اُس کی والدہ کا انتقال ہوا۔ تو اس نے کمال جرأت اور کمال دانشمندی سے سارے اہل خانہ کو کمرے سے نکال دیا۔ والدہ کی حالت تشویشناک تھی۔ اُس نے والدہ کو اُس وقت اسلام کی پھر تلقین کی اور پھر والدہ سے کہا کہ آپ اپنے عقیدے کا اظہار کر دیں تا کہ میں آپ کے ایمان کا گواہ

ہو جاؤں۔

والدہ نے کہا کہ اُس نے قادیانیت سے توبہ کرلی ہے۔ اور حضور ﷺ کو اللہ کا آخری نبی مانتی ہے۔ مرزا قادیانی کافر تھا اور اس کو ماننے والے کافر ہیں۔ پھر والدہ نے دعائیہ انداز میں کہا کہ اللہ پاک تیرے ابو کو بھی ہدایت عطا کرے۔ اس سے دو گھنٹے بعد والدہ کا انتقال ہو گیا۔ میت گھر پہنچی۔ ساری قادیانی برادری اکٹھی ہو گئی۔ قادیانی مربی کو نماز جنازہ پڑھانے کیلئے فون کر دیا گیا۔ قادیانی قبرستان میں قبر کا بندوبست ہونے لگا۔ لیکن یہاں عرفان محمود برق اور اُس کے بھائی عمران محمود نے بڑی جرأت اور ایمانی غیرت کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے سارے قادیانیوں کو دوٹوک الفاظ میں کہہ دیا کہ مرحومہ کا خاتمہ اسلام پر ہوا ہے۔ صرف مسلمان اُس کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ راقم اور ہمارے مجاہدین ساتھی بھی اس کے گھر پہنچ گئے۔ قادیانی مرحومہ کی میت کو مسلمانوں کو دینے کو تیار نہ تھے۔ اور وہ کسی دجل و فریب کے ذریعے میت کو اپنے مرکز پہنچانے کے لئے پر تول رہے تھے۔ لیکن ہمارے بہادر ساتھیوں نے موقعہ کی نزاکت کو خوب بھانپ لیا اور ایک پلاننگ کے تحت کمانڈو ایکشن کر کے مرحومہ کی چارپائی اٹھالی۔ قادیانی ہاتھ ملتے رہ گئے۔ اہل محلّہ کو پتہ چلا کہ یہ خاتون مسلمان ہو گئی تھی۔ تو مختصر وقت میں اہل علاقہ کی ایک کثیر تعداد ہمارے ساتھ ہو گئی۔ جنازے کا بڑا لمبا جلوس بن گیا۔ علاقہ کی مسجد سے ملحقہ وسیع باغ میں مرحومہ کی نماز جنازہ عظیم مجاہد ختم نبوت مولانا غلام حسین کلیالوی مدظلہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ سے قبل راقم نے کھڑے ہو کر زوردار آواز میں اعلان کیا کہ یہ خاتون مسلمان تھی۔ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا۔ قادیانی کافر مرتد اور زندیق ہیں۔ لہٰذا کوئی قادیانی جنازہ میں شریک ہونے کی جرأت نہ کرے۔ کچھ قادیانی چھپ کر صفوں میں کھڑے ہو گئے تھے۔ لیکن اعلان سن کر خوف سے تتر بتر ہو گئے۔ مسلمانوں نے نمازہ جنازہ پڑھی اور مرحومہ کو یونیورسٹی انجینئرنگ ٹیکنالوجی لاہور کے سامنے بدھوآوا قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اس وقت عرفان محمود برق مجھے فاتح جرنیل لگ رہا تھا۔ جو ایک لمبی جنگ لڑنے کے بعد اپنی والدہ کو کفار کے چنگل سے نکال لایا تھا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو ایمان لانے کے بعد اپنی والدہ کے ایمان کی شدید فکر رہتی تھی۔ انہوں نے حضور ﷺ سے والدہ کا تذکرہ کیا اور دعا بھی کرائی۔ اللہ پاک نے فضل فرمایا اور جناب ابو ہریرہؓ کی والدہ ایمان لے آئیں۔ عرفان محمود برق کو بھی اپنی والدہ کا غم شدت سے کھائے جا رہا تھا۔ وہ اکثر میرے ساتھ والدہ کا تذکرہ بڑی فکر مندی سے کرتا۔ دو سال تک اس نے والدہ کے قلب و ذہن پر محنت کی۔ آخر اس کی دعائیں اور فکر مندی

رنگ لائی۔ اور اللہ کے فضل سے وہ مشرف بہ اسلام ہوگئیں۔ والدہ کی وفات کے ایک دن بعد عرفان محمود برق نے اپنی والدہ کو خواب میں دیکھا۔ جو ایک خوبصورت بگھی میں سوار کسی خوش منظر مقام کی طرف عازم سفر تھیں۔ والدہ کو خوش وخرم دیکھ کر عرفان محمود برق خوشی سے گلاب ہوگیا اور وہ اللہ کا شکر گزار ہوا جس نے اسے اتنی بڑی خوشی سے نوازا۔

عرفان محمود برق قادیانیت کے خلاف ایک دہکتا ہوا آتش فشاں ہے۔ وہ قادیانیوں سے انتقام لینا چاہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میری کافر برادری اسلام کی لٹی ہوئی متاع ہے۔ میں انشاء اللہ اس متاع کو واپس لاؤں گا۔ میرے دادا نے غلطی کی اور آگے ساری نسل قادیانی ہوگئی۔ کسی نے کچھ نہ سوچا۔ کسی نے کچھ نہ سمجھا اور سب بھیڑ چال چلتے ہوئے اندھے کنوئیں میں گرتے گئے۔

عرفان محمود برق ایک صاحب طرز ادیب ہے۔ وہ بڑی خوبصورت اور تجلی نثر نگاری کرتا ہے۔ وہ صفحہ قرطاس پر الفاظ کے چراغ جلاتا ہے۔ جملوں کی کہکشاں اتارتا ہے۔ مضمون کا تسلسل کالی برکھا کی طرح چلتا ہے جسے ہوا اڑائے لئے جارہی ہو۔ عبارت آرائی ایسی جیسے قوس قزح سے رنگ مستعار لئے ہوں۔ ندرت خیالی ایسی جیسے چودھویں کی شب میں چاندنی میں جگمگاتا تاج محل۔ اس کا قلم ایک مست خرام ندی کی طرح چلتا ہے۔ سیرت النبی ﷺ پہ یہ قلم گلفشاں، قادیانیت پہ یہ قلم شعلہ فشاں اور مرزا قادیانی پہ یہ قلم شہاب ثاقب بن جاتا ہے۔

عرفان محمود برق نے قادیانیت سے اپنا پہلا انتقام ایک اچھوتی، نرالی منفرد کتاب ''قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں'' لکھ کر لیا ہے۔ میری معلومات کے مطابق اس موضوع پر پہلے کسی نے قلم نے نہیں اٹھایا۔ اس کتاب میں اس نے جان بوجھ کے اسلامی حوالے کم اور سائنسی حوالے زیادہ دیئے ہیں اور یہ سائنسی حوالے تقریباً **90%** فیصد غیر مسلم ڈاکٹرز اور سائنسدانوں کے ہیں۔ اس پہلو سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ دیکھو لوگو! کافر ڈاکٹرز اور سائنسدان بھی مرزا قادیانی کو پاگل، فاتر العقل، جاہل، اجڈ، کذاب، دجال وغیرہ ہم کہتے ہیں۔

کتاب میں اس نکتہ پر پہنچ کر میں عش عش کر اٹھا کہ جہاں وہ ایک نہایت معتبر یورپی ڈاکٹر کی ریسرچ پیش کرتا ہے کہ اگر کسی آدمی کی ایک آنکھ چھوٹی اور ایک آنکھ بڑی ہو تو اس شخص کا دماغ کمزور ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ مرزا قادیانی کی تصویر میں ایک آنکھ چھوٹی اور ایک بڑی دکھاتا ہے۔ اور ساتھ مرزا قادیانی کا دماغ کمزور ثابت کرتا ہے۔ ایک موقعہ پر وہ مختلف ڈاکٹرز کی آراء پیش کرتا ہے کہ گندے

پانی میں مت نہاؤ۔ کیونکہ جسم میں مسام ہوتے ہیں۔ اس طرح گندے پانی کے بہت سے جراثیم جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جس سے مختلف بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ پھر وہ باحوالہ ثابت کرتا ہے کہ مرزا قادیانی گندے چھپڑ میں نہایا کرتا تھا۔ پھر وہ سائنس اور روحانی علاج کی طرف آتا ہے اور غیر مسلم ڈاکٹرز کے ذریعے ثابت کرتا ہے۔ کہ مرزا قادیانی جس کو 101 بیماریاں لگی ہوئی تھیں۔ اس کو یہ بیماری اس کے فلاں گناہ کی وجہ سے تھی اور فلاں بیماری فلاں گناہ کی وجہ سے تھی۔ غرض کہ وہ ایک بیماری اور مرزے کے گناہ کثیر تعداد میں نتھی کرتا جاتا ہے۔ اور میں اس کی تحقیق پر حیران ہوتا جاتا ہوں کہ کس محنت، جفاکشی اور جگر کاوی سے یہ کتاب تیار کی گئی ہے کہ ہر صفحہ پر مصنف کا خونِ دل چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔

کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے عرفان محمود برقؔ نے مرزا قادیانی کے گلے میں رسی ڈالی ہوئی ہے مجمع لگا ہوا ہے عرفان محمود برقؔ کہہ رہا ہے لوگو! دیکھو یہ مرزا قادیانی ہے۔ اس کی بوتھی دیکھو۔ اس کی کالی زبان دیکھو۔ اس کے گلے سڑے دانت دیکھو۔ اس کی چھوٹی بڑی آنکھیں دیکھو۔ اس کے لبوترے کان دیکھو۔ اس کی پکوڑا ناک دیکھو۔ اس کی ٹیڑھی ٹانگیں دیکھو۔ اس کے الٹے سیدھے جوتے دیکھو۔ ازار بند کے ساتھ بندھی چابیاں دیکھو۔ ایک جیب میں گڑ اور دوسری میں وٹوانیاں دیکھو۔ جیب میں افیون کی گولیاں دیکھو۔ اس کا غرارہ دیکھو۔ اس کی ایک سو ایک بیماریاں دیکھو......!!!

پھر وہ مرزا قادیانی کو بہت بڑی لیبارٹری میں لے جاتا ہے۔ اس کی میڈیکل رپورٹیں تیار کرواتا ہے کہیں مرزا قادیانی کے ایکسرے ہو رہے ہیں۔ کہیں ای سی جی ہو رہی ہے۔ کہیں ایکو کارڈیوگرافی ہو رہی ہے۔ کہیں پیشاب ٹیسٹ ہو رہا ہے۔ کہیں خون کا کیمیائی تجزیہ ہو رہا ہے۔ کہیں فضلے کا فضلہ چیک ہو رہا ہے۔ کہیں اندھیری آنکھوں میں روشنی تلاش کی جا رہی ہے۔ کہیں پیٹ کا الٹراساؤنڈ ہو رہا ہے۔ کہیں دماغ کی سکیننگ ہو رہی ہے۔ کہیں بواسیر چیک کی جا رہی ہے۔ کہیں سو سو مرتبہ پیشاب کرنے والے مثانے کو چیک کیا جا رہا ہے۔ کہیں معدے کا معائنہ ہو رہا ہے۔ کہیں پیٹ کے ڈرم کو بجا کر انتڑیاں چیک کی جا رہی ہیں۔ اس کے بعد اُس کے ہاتھوں میں مرزا قادیانی کی تمام بیماریوں کی رپورٹوں کی موٹی اور صحت مند فائل ہے۔ وہ ثابت کرتا ہے۔ کہ مرزا قادیانی کے جسم کا ہر عضو بیمار تھا۔ اور اُسے یہ بیماریاں اُس کے گستاخِ خدا، گستاخِ رسول، گستاخِ قرآن، گستاخِ حدیث، گستاخِ اہل بیتؓ،

گستاخ صحابہؓ، گستاخ مکہ، گستاخ مدینہ، گستاخ اولیاء کرامؒ اور دیگر شعائر اسلامی کی توہین کی وجہ سے اس پر بطور عذاب مسلط تھیں۔ اور آخر یہ مجرم مرض ہیضہ سے لیٹرین میں مر کر راہی ملک نار ہوا۔

عرفان محمود برقؔ کے نصیبوں کا عرفان دیکھیے کہ اُسے ایک مرتبہ حضرت خاتم النبیینؐ جناب محمد کریم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ جس کا ذکر اس نے اپنی کتاب کے دیباچے میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھا جس کا اثر عرفان محمود برقؔ پر یہ ہوا کہ وہ قادیانیت کی زنجیریں توڑتا ہوا پیارے آقا ﷺ کی جانب ”لبیک یا رسول اللہ ﷺ“ کہتے ہوئے دیوانہ وار لپکا اور آقا ﷺ کے قدموں سے لپٹ گیا۔ یہی ایک مسلمان کی معراج ہے۔ اور یہی ایک مومن کی مضطرب روح کی قرارگاہ ہے۔

طالب شفاعتِ محمدیؐ بروزِ محشر
محمد طاہر عبدالرزاق

☆☆☆☆

قادیانیوں کودعوتِ اِسلام

ہندوستان میں کمپنی کی حکومت کے مظالم جب حد سے بڑھ گئے، تو 10 مئی 1857ء کو میرٹھ کی فوج نے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ اس بغاوت میں اگرچہ مسلمان فوجی پیش پیش تھے، لیکن جلد ہی آزادی پسند ہندو بھی ساتھ شریک ہوگئے۔ باغیوں نے کمپنی کی حکومت کے خاتمہ کا اعلان کر کے بہادر شاہ ظفر کو بادشاہ تسلیم کر لیا، جس کے بعد یہ جنگ آزادی دہلی، آگرہ، کانپور، مراد آباد، شاہ جہان پور، سہارن پور، شاملی، مظفر نگر، جھانسی، الہ آباد، رام پور، لکھنؤ اور روہیل کھنڈ وغیرہ علاقوں میں پھیل گئی۔ اس موقع پر مقتدر علمائے کرام جامع مسجد دہلی میں جمع ہوئے، اور انگریزوں کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا۔ جہاد کے اس فتویٰ نے تحریک آزادی میں ایک نئی روح پھونک دی۔

جب ملکہ وکٹوریہ نے کمپنی کی حکومت ختم کر کے برصغیر کو اپنے مقبوضات میں شامل کر لیا۔ تو انگریزوں نے غدار ہندوستانیوں کو جاگیریں اور خطابات دیکر اپنا ہم نوا بنایا۔ ہندوؤں کو بالخصوص سرکاری ملازمتوں سے نوازا۔ آزادی کی اس جدوجہد میں عام مسلمان بالخصوص معاشی بدحالی کا شکار ہوئے۔ تاہم ان کے سینوں میں ابھی جذبۂ جہاد زندہ تھا، جسے ختم کرنے کے لئے انگریز نے مسلمان مدارس پر کاری ضرب لگائی۔ اس اسلام دشمن پالیسی سے کئی دینی درسگاہیں تباہ و برباد ہوگئیں۔ رہی سہی کسر اوقاف کے ''قاعدوں اور ضابطوں'' نے پوری کر دی۔

اب انگریز کا سب سے بڑا مسئلہ یہی تھا کہ جس طرح بھی ممکن ہو، مسلمانوں کے بچے کھچے جذبہ جہاد سے جان چھڑائی جائے۔ ''علامہ احسان الٰہی ظہیر کے مطابق: ''اس مقصد کے لئے برطانوی استعمار کے قائدین لندن میں جمع ہوئے، اور انہوں نے اسلام کے خلاف منصوبہ بندی کی۔ گہری فکر اور باریک نظر سے تحقیق کے بعد ان کی خطرناک منصوبہ بندی یہ قرار پائی کہ دنیا بھر کے براعظموں میں اسلام

ہی ایک ایسی قوت ہے، جو استعماری قوتوں کو سرنگوں کر سکتی ہے۔ چنانچہ قرار پایا کہ اسلام کی اس قوت کو پراگندہ کیا جائے۔ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لئے لشکر کشی کے بجائے مسلمانوں کے اندر باطل فرقوں کی بنیاد رکھی جائے۔ یہ باطل فرقے بظاہر اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوں‘ لیکن در پردہ اسلام کے اصول و مبادیات کو ملیامیٹ کرنے والے ہوں۔ اس کی خاطر استعماری قوتوں نے اپنی نوآبادیات میں خصوصی وفود بھیجے۔ جن کا مقصد یہ تھا کہ وہ ایسے گماشتوں کو تلاش کریں جو اپنی ڈپلومیسی سے مسلمانوں کے ضمیر، ایمان اوران کے احساس اورشعور کا سودا کر سکیں۔ ہندوستان میں انگریزی استعمار کا خطرناک ایجنٹ مرزا غلام احمد قادیانی تھا...... اول اول اس نے دین کی تجدید کا لبادہ اوڑھا، اس کے بعد مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، پھر آخر میں اس نے ایک جست لگائی، اور نبوت پر فائز ہو گیا اور کہا وہ نبی مرسل ہے اس پر وحی نازل ہوئی ہے...... اس شخص نے مسلمانوں کی صفوں میں شامل رہ کر استعمار کی شاندار خدمات انجام دیں‘ کیونکہ وہ اسلام سے نکل کر استعمار کی خدمات بطریق احسن انجام نہیں دے سکتا تھا۔ اس نے کہا کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ انگریزوں کے مقابلے کے لئے اسلحہ اٹھائے، کیونکہ جہاد منسوخ کر دیا گیا ہے۔ انگریزوں کے بارے میں اس نے کہا کہ وہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں‘ ان کے خلاف خروج جائز نہیں۔ قادیانی گماشتہ کے اس فتویٰ سے استعماری قوتوں کے لئے خوشی کی انتہا نہ رہی۔ انہوں نے اس کی حمایت اور مال سے امداد کی۔ اس کے لئے ایسے لوگ بھی مہیا کئے‘ جو اس کی پیروی کریں اور اس کے پیچھے چلیں۔ (بحوالہ ’’القادیانیہ‘‘)

مرزا قادیانی کے اس دجل وفریب کا علمائے اسلام نے بھرپور دفاع کیا، اور مسلمانوں کو اس کے دام فریب سے بچانے کے لئے اس سے مناظرے کئے اور عالمانہ کتب بھی تصنیف کیں۔ بیسویں صدی میں اسلام کے ان خدمت گزاروں کی فہرست بہت طویل ہے‘ نمایاں ترین بزرگوں میں یہ حضرات شامل ہیں۔ مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ، پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ، پیر سید جماعت علی شاہؒ، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا عبدالستار خاں نیازیؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا عبدالحقؒ، (اکوڑہ خٹک) مولانا عبدالحامد بدایونیؒ، مولانا سید محمود احمد رضویؒ وغیرہ۔

1947ء میں پاکستان قائم ہوا، تو اس کی کابینہ میں سر ظفر اللہ خان قادیانی کو وزیر خارجہ بنایا گیا۔ سر ظفر اللہ نے پاکستان کے سفارت خانوں کو قادیانی تبلیغی مراکز میں بدل دیا‘ نیز سفارت

خانوں میں بے شمار قادیانیوں کو ملازمتیں دیں۔ مسلمانوں نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ حتیٰ کہ یہ احتجاج **1953**ء میں ایک بڑی تحریک کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس تحریک کے دو ہی نعرے تھے۔ (1) قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے (2) مرزائی سر ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے برطرف کیا جائے۔ اس تحریک کو مارشل لاء کے ذریعے کچل دیا گیا۔ دس ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ دو مقتدر علمائے دین مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اور مولانا عبدالستار خان نیازی کو فوجی عدالت نے موت کی سزائیں سنائیں۔

1953ء کی یہ تحریک ختم نبوت مارشل لاء کے نفاذ سے بظاہر دب گئی، لیکن مسلمانوں کے دلوں میں قادیانیوں کے خلاف نفرت کا ''لاوا'' اندر ہی اندر پکتا رہا۔ حتیٰ کہ مئی **1974**ء میں اس نے پھر ایک عظیم تحریک کی صورت اختیار کر لی۔ اس عظیم تاریخی تحریک کا آغاز خود قادیانیوں کی شرارت سے ہوا۔ **29** مئی **1947**ء کا واقعہ ہے کہ نشتر میڈیکل کالج ملتان کے تقریباً **160** طلبہ اپنا مطالعاتی دورہ مکمل کر کے چناب ایکسپریس کے ذریعے ملتان واپس جا رہے تھے۔ جب یہ گاڑی ربوہ ریلوے سٹیشن پر پہنچی، تو وہاں تقریباً تین چار ہزار قادیانیوں کا بپھرا ہوا ہجوم موجود تھا۔ انہوں نے گاڑی کا گھیراؤ کر لیا طلبہ کے ڈبے کو گاڑی سے کاٹ دیا اور انجن کا ویکیوم کھول دیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے طلباء پر حملہ بول دیا۔ ان کو گھسیٹ کر ڈبہ سے باہر نکالا' اور پلیٹ فارم پر لٹا کر اس بے رحمی سے ان کو زدوکوب کیا کہ وہ تمام جگہ مسلمان طلبہ کے خون ناب سے تر بتر ہو گئی۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ ہنگامہ جاری رہا۔ اس کے بعد ان زخمی طلبہ کو لے کر گاڑی روانہ ہوئی۔

ربوہ کے یہ قادیانی اپنی اس غنڈہ گردی پر بڑے خوش تھے۔ وہ جلوس کی صورت میں فاتحانہ انداز میں اپنے سرغنہ کے پاس آئے اور ان سے داد وصول کی۔ ان کا خیال تھا کہ آج انہوں نے بہت بڑا معرکہ سر کیا ہے۔ اب آئندہ کسی کو ان سے آنکھ ملانے کی جرأت نہ ہوگی۔ لیکن ان نادانوں کو یہ خبر نہ تھی کہ آج انہوں نے محمد عربی ﷺ کے سوئے ہوئے شیروں کو جگا دیا ہے۔ قومی اخبارات میں اس خبر کے شائع ہوتے ہی پاکستان کے طول وعرض میں بیداری کی ایک لہر دوڑ گئی۔ مسلمان تمام گروہ صوبائی اور نسلی اختلافات مٹا کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح متحد ہو گئے پوری قوم کا ایک نعرہ تھا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

شہر شہر، قریہ قریہ سے جلوس نکلنے لگے، جلسے ہونے لگے اور فضا میں ہر طرف ایک نعرہ گونجنے لگا

کہ قادیانی اسلام کے غدار ہیں' انہیں اقلیت قرار دیا جائے۔ معصوم طلبہ پر ڈھائے جانے والے مظالم کا سن کر لوگ مشتعل ہو رہے تھے، لیکن تحریک کے قائدین نے احساس ذمہ داری کا ثبوت دیا، عوام کو نظم و ضبط قائم رکھنے کی تاکید کی، جس کے باعث پورے ملک میں قانون شکنی کا کوئی واقعہ پیش نہ آیا۔

وزیراعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی ذہانت سے حالات کی نزاکت کو بھانپ لیا، وہ فوراً اپنی تمام مصروفیات کو ترک کر کے لاہور آئے، اور تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمل کے ارکان کو فرداً فرداً ملاقات کا موقعہ دیا۔ وزیراعظم نے بڑی توجہ اور حوصلے سے ان کی باتیں سنیں' اور علمائے کرام کو یقین دلایا کہ وہ مسئلہ کی سنگینی اور قادیانیوں کے عزائم سے بے خبر نہیں ہیں۔

13 جون کو شام ساڑھے چھ بجے وزیراعظم مسٹر بھٹو نے ریڈیو اور ٹی وی پر ایک طویل تقریر کی، اور اعلان کیا کہ ختم نبوت پر میرا محکم ایمان ہے۔ میں اسی پر زندہ رہوں گا۔ اور اسی پر مروں گا اور جو شخص حضور سرور عالم ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتا، وہ میرے نزدیک کافر ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا، اور منتخب نمائندے اس کا حتمی فیصلہ کریں گے۔" (بحوالہ ضیائے حرم لاہور جولائی **1947**ء)

وزیراعظم کی تقریر کے بعد بھی عوام کی پر امن تحریک جاری رہی۔ مسجدوں میں بڑے بڑے اجتماعات ہوتے رہے۔ اور جانثاران ختم نبوت کا جوش وجذبہ ہر لحظہ جوان رہا۔ اگرچہ مخالفین کی طرف سے اشتعال انگیزی کی کوششیں ہوئیں۔ لیکن عامتہ المسلمین نے مجلس عمل کے قائدین کی نصیحت فراموش نہ کی، اور صبر وضبط کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا۔

انہی دنوں راقم الحروف اسلام آباد میں قومی اسمبلی کے چیمبر میں مولانا شاہ احمد نورانیؒ (ایم این اے) سے ملا' اور ان سے ایک طویل انٹرویو لیا (جو ماہنامہ ضیائے حرم کے تحریک ختم نبوت نمبر میں شائع ہوا) مولانا شاہ احمد نورانی نے میرے اس سوال کے جواب میں کہ وزیراعظم کی تقریر کے بعد اپوزیشن ارکان اسمبلی کیا کر رہے ہیں؟ مولانا نورانی نے بتایا کہ مکہ معظمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے ایک اجلاس میں متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور ہوئی تھی کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں مکہ معظمہ حاضر ہو کر رابطہء عالم اسلامی کی یہ قرارداد لایا ہوں۔ اس قرارداد کی روشنی میں ہم نے قومی اسمبلی کے لئے قرارداد مرتب کی، جسے وہ **30** جون کو اسمبلی میں پیش کیا۔ اس پر **37** ارکان کے دستخط ہیں۔ دوسرا کام ہم نے یہ

کیا ہے کہ قادیانیت سے متعلق جس قدر لٹریچر بھی دستیاب ہو سکا۔ وہ ہم نے اسمبلی کے ممبروں میں تقسیم کیا۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے ارکان اسمبلی سے ذاتی رابطے قائم کئے، اور انہیں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ اس سلسلے میں قومی اسمبلی کے جو ارکان شب و روز انتھک محنت کر رہے ہیں' ان میں علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، مولانا محمد ذاکر، پروفیسر غفور احمد، مولانا مفتی محمود، سردار شیر باز خان مزاری، مخدوم نور محمد ہاشمی اور صاحبزادہ احمد رضا قصوری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے 7 ستمبر 1974ء قادیانیوں کے بارے میں فیصلے کی تاریخ مقرر کی تھی۔ اس لئے تمام مسلمانوں کی نظر میں وزیر اعظم اور قومی اسمبلی پر مرکوز تھیں۔ آخر سات ستمبر کا وہ مبارک دن طلوع ہوا۔ شام چار بجے قومی اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں وزیر اعظم نے بنفس نفیس شرکت کی، اور ان کی موجودگی میں وہ تاریخی بل پیش ہوا۔ جس نے ختم نبوت کے ہر منکر کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیدیا۔ یوں وزیر اعظم بھٹو کا عہد حکومت ایک ایسے اعزاز سے مشرف ہو گیا، جس پر پاکستان میں آنے والی نسلیں ہمیشہ فخر کریں گی۔ قومی اسمبلی میں منظور کی جانے والی اس قرارداد کا متن یہ ہے:

''قومی اسمبلی کی کل ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی متفقہ طور پر طے کرتی ہے۔ کہ حسب ذیل سفارشات قومی اسمبلی کو غور اور منظوری کے لئے بھیجی جائیں۔ ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی اپنی رہنما کمیٹی کی طرف سے اس کو بھیجی گئی قراردادوں پر غور کرنے کے لئے اور گواہوں بشمول سربراہان احمدیہ ربوہ اور انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کی شہادتوں اور جرح پر غور کرنے کے بعد پیش کرتی ہے۔

(الف) کہ پاکستان کے آئین میں حسب ذیل ترمیم کی جائے۔

(ii) آرٹیکل نمبر 260 کی ایک نئی دفعہ میں غیر مسلم کی تعریف درج کی جائے گی۔

متذکرہ بالا سفارشات کو نافذ کرنے کے لئے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی متفقہ رائے کے مطابق نئے قانون کا منظور شدہ مسودہ ایوان میں وزیر قانون نے پیش کیا۔

(ب) تعزیرات پاکستان کی دفعہ 259 (الف) میں مندرجہ ذیل وضاحت کا اضافہ کیا جائے گا۔

حضرت محمد ﷺ کے متعلق آئین کی دفعہ 260 کی ذیلی دفعہ (3) میں خاتم الانبیاء ہونے

کے متعلق جو تعریف بیان کی گئی ہے۔ اگر کوئی مسلم ختم نبوت کے اس تصور کے خلاف دعویٰ یا عمل یا تبلیغ کرے گا، تو وہ آئین کی اس دفعہ کے تحت سزا کا مستوجب ہوگا۔

(ج) کہ متعلقہ قوانین مثلاً قومی رجسٹریشن ایکٹ مجریہ **1973**ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد **1974**ء میں متعلقہ قانونی اور ضابطہ کی ترمیمات کی جائیں۔

(د) کہ پاکستان کے تمام شہریوں، خواہ وہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں، ان کی جان و مال، آزادی، عزت اور بنیادی حقوق کا پورا تحفظ اور دفاع کیا جائے گا۔“

قومی اسمبلی میں اس قرارداد کی منظوری کے بعد آئین پاکستان میں حسب ذیل ترمیم عمل میں آئی۔

○ جو شخص حتمی اور غیر مشروط طور پر حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہیں رکھتا، یا کسی بھی مفہوم کے انداز بیان کے تحت کسی اور شخص کو نبی مانتا ہے، یا ایسے دعویدار کو مذہبی مصلح سمجھتا ہے، وہ آئین اور قانون کے تحت مسلمان نہیں ہے۔

○ پاکستان میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو آخری نبی ماننے کے خلاف عقیدے کا اظہار اور تبلیغ قابل تعزیر جرم ہوگا۔

○ قادیانی گروپ کے افراد یا لاہوری گروپ کے افراد کے لئے جو خود کو احمدی کہتے ہیں ہندوؤں، عیسائیوں اور بودھ اقلیتوں کی طرح صوبائی اسمبلیوں میں علیحدہ نشستیں مخصوص کی جائیں گی۔

○ شناختی کارڈوں اور شہریوں کی لازمی رجسٹریشن سے متعلق قانون اور انتخابی فہرستوں کے قانون میں ترمیم کی جائے گی تاکہ اس میں قادیانیوں کے مسلمانوں سے علیحدہ ہونے سے متعلق ضروری اندراج کیا جاسکے۔“

الحمدللہ! **7** ستمبر **1974**ء کے بعد پاکستان میں منکرین ختم نبوت (قادیانیوں) کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل ہوگیا۔ اب آئین پاکستان کے تحت وہ ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں، بودھوں اور دوسری غیر مسلم اقلیتوں کی طرح وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اب اس سلسلے میں سب سے زیادہ ضرورت اس جماعت کے بڑھتے ہوئے ارتدادی عزائم کو روکنا اور اس تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے سے قبل اس جماعت کے پیروکار اسلام ہی کے

فرزند تھے۔ بدقسمتی سے یہ مرزا قادیانی کی تلبیس کا شکار ہوگئے۔ اب انہیں پھر راہ ہدایت دکھانے کی ضرورت ہے۔ یہ کام ذمہ داری کے ساتھ نہایت محبت، شائستگی اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ہونا چاہئے۔

افسوس ستمبر **1974**ء کے بعد جلسوں کا اہتمام تو بہت ہوا، لیکن ان فریب خوردہ حضرات کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کا کام' جیسا کہ ہونا چاہئے تھا' نہ ہوسکا۔ یہ اہم کام صوفیہ اسلام کے طریقہ کے مطابق ہو' تو زیادہ پراثر ہوگا۔ یعنی محبت، اخلاق اور اخلاص کے ساتھ ان کے دلوں پر دستک دی جائے۔

ہمارے قابل قدر نومسلم بھائی جناب عرفان محمود برق صاحب نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے، وہ قادیانی حضرات سے انفرادی ملاقاتوں میں بھی انہیں اسلام کی طرف راغب کرتے ہیں، اور اب تصنیف وتالیف کے ذریعے بھی انہوں نے اس دعوت وتبلیغ کا آغاز کیا ہے۔ ان کی دعوتی کامیابیوں میں ایک یہ بھی ہے۔ کہ ان کی سعی سے ان کی والدہ مسلمان ہوئیں۔ اور حالت اسلام میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئیں۔ انشاء اللہ ان کی دعاؤں سے اب برق صاحب کو مزید کامیابیاں حاصل ہوں گی۔

برق صاحب کا دولت اسلام سے مالا مال ہونا سرکار نامدار فخر آدمؑ و بنی آدم ﷺ کی نگاہ کرم کا صدقہ ہے۔ کتاب کے آغاز میں انہوں نے ایک خواب کا ذکر کیا ہے۔ کہ حضور رحمت عالم ﷺ پھلوں کے ایک طشت کے ساتھ ان کے محلے میں تشریف لائے۔ وہ پھل آپ بعض گھروں میں تقسیم فرمارہے ہیں، جب وہ ایک قادیانی گھر کے سامنے پہنچے، تو وہاں انہوں نے پھل تقسیم نہ فرمائے۔ برق صاحب کے مطابق وہ اپنے مکان کے دروازے سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ حضور پرنور ﷺ کی نگاہ مبارک ان پر پڑی، تو آپ ﷺ مسکرائے' اور واپس تشریف لے گئے۔ اس کے ساتھ ہی ان کی آنکھ کھل گئی۔ رحمت عالم ﷺ کا یہ تبسم برق صاحب کے لئے لطف وکرم کا باعث بن گیا۔

پھر اس کے کافی عرصہ بعد انہوں نے ایک اور خواب دیکھا' جو ان کے قبول اسلام کا باعث بنا' انہوں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا چٹیل میدان ہے، جو سورج کی تیز اور قیامت خیز آتشیں کرنوں سے تپ رہا ہے۔ اس میدان کے وسط میں آگ کا الاؤ روشن ہے، جس کے خوفناک شعلے آسمان سے باتیں کررہے ہیں۔ اتنے میں ایک نہایت ڈراؤنا فرشتہ متبنی قادیان (مرزا قادیانی) کو اس کی بائیں کلائی

سے پکڑے اور مجھے (یعنی برق صاحب کو) دائیں کلائی سے پکڑے آگ کے الاؤ کی طرف گھسیٹ کر لے جاتا ہے۔ الاؤ کے قریب پہنچ کر وہ فرشتہ مجھے (برق صاحب کو) چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے بعد میں دیکھتا ہوں کہ وہ آگ **متنبی** قادیان پر جھپٹ پڑتی ہے۔ اس خوفناک خواب سے میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ آنکھ کھلتے ہی مجھ پر اللہ کا یہ کرم ہوتا ہے کہ میں سب سے پہلے قادیانیت پر لعنت بھیجتا ہوں اور پھر دل سے اسلام قبول کرتا ہوں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عرفان محمود برق صاحب کو استقامت عطا فرمائے، انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے اور دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں انہیں بیش از بیش کامیابیاں مرحمت فرمائے! آمین، بجاہطٰہٰ ویٰسین۔

پروفیسر ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی
گولڈ میڈلسٹ (مدیر درویش)
اعظم گارڈن، ملتان روڈ لاہور۔

☆☆☆☆

برقِ بر قادیانیت

برخوردار عرفان محمود برقؔ میرے لئے ابھی تک عرفان ہی ہے۔ ایک ہونہار طالب علم جس کے قادیانی ہونے کا کوئی تصور بھی نہ کرسکتا تھا، قادیانیت میں پیدا ہوا، پروان چڑھا اور لڑکپن سے بلوغت کی طرف آتے آتے قادیانیت کی دلدل سے نکل آیا۔ کلمہ اسلام پڑھا تو دامن مصطفیٰ ﷺ کا گہوارہ نصیب ہوا۔ خوش نصیب ہے کہ کائنات کی سب سے بڑی دولت یعنی دولت ایمان کا مالک ہوا۔ اور یہ دولت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت یعنی فرمان محمد ﷺ ”لا نبی بعدی“ کے ایقان کے بغیر ممکن ہی نہیں۔

بہت سے سوالات کرنے والا طالب علم، عرفان، جس نے معرفت ایمان پائی جس کی قسمت پر ایمان والوں کو ناز ہے عطائے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے یہ خوش نصیب ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اسے حالت کفر میں راہ دکھائی اسے خواب میں زیارت مصطفیٰ ﷺ ہوئی اور رحمت مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قادیانیت کے کذب و دجل اور ابدی دوزخ سے بچ گیا اللہ تعالیٰ اسے ایمان پر استقامت عطا فرمائے اور میری خصوصی دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے حالت بیداری میں بھی چہرہ والضحیٰ یعنی رُخ مصطفیٰ ﷺ کا دیدار نصیب کرے۔

عرفان بیٹا ہے، بڑوں کی عزت کرتا ہے۔ عرفان بھائی ہے، مسلمان بھائیوں سے محبت کرتا ہے۔ عرفان چچا ہے، ماموں ہے، بھتیجوں بھانجوں سے شفقت کرتا ہے۔ عرفان مومن ہے، ان سب سے بڑھ کر بلکہ سب انسانوں سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے عشق کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ”**لا یومن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین**“ سے حتمی و ابدی طور پر مومن پر لازم و واجب ہے کہ اُس کی تمام محبتیں اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ کے لئے اور تمام نفرتیں بھی اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کیلئے ہوں۔ اس کی آرزو، دعا اور کوشش ہے کہ اس کے گھر والے، اس کے عزیز انگریز کے اس خود کاشتہ پودے کے زہر سے

بچ جائیں۔ اس نے اپنی والدہ کو، اپنے بھائی کو ارتداد وکفر کی اس راکھ بنا دینے والی آگ سے بچالیا۔ اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے بلکہ انھیں بھی توفیق دے کہ اس کے اعزاء واقارب بلکہ جس قدر زیادہ سے زیادہ ممکن ہو دیگر قادیانی بھی قادیان، ربوہ، لندن کی تثلیث سے **لا اله الامحمد رسول الله** کی توحید پر آجائیں۔ اور انھیں بھی ایمان کے ساتھ رحمت مصطفیٰ ﷺ سے وافر حصہ ملے۔

چند یوم قبل اس کی والدہ جنت سدھاریں۔ موت سے قبل انھوں نے ترک قادیانیت کا مکرر اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کشادہ فرمائے اور اسے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے۔ اس نوجوان مجاہد نے ان کے ایمان کو ضائع نہیں ہونے دیا۔ ان کی نماز جنازہ مسلمانوں نے پڑھائی، پڑھی اور مسلمانوں میں ان کی تدفین کی۔ اس موقعہ پر عرفان اور اس کے مسلمان بھائی عمران محمود کا صبر وعزم قابل دید، قابل قدر اور قابل تقلید تھا۔

عرفان برق بر قادیانیت ہے۔ قادیانیت تو اسے انگلیوں پر یاد ہے۔ کئی قادیانی مربی آئے اور منہ کی کھا کے چلے گئے۔

عرفان کی کتاب ”قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں“ چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھنے کی سعادت ملی جو حرف پڑھا اس نے بتایا کہ مجھے نصرت دین اسلام کیلئے لایا گیا ہے یقیناً کتاب کا ہر حرف، ہر لفظ، ہر جملہ، ہر پیرا، ہر بند، ہر فصل، ہر بات اور ہر حصہ بلکہ پوری کی پوری کتاب اس کے اخلاص اور محنتِ شاقہ کی مظہر ہے۔ سابق قادیانی ہونے کے باوجود اس نے نہ تو مرزا قادیانی کی طرح لاف زنی کی ہے نہ حکیم نورالدین کی طرح بناوٹ اختیار کی ہے اور نہ ہی مرزا بشیر الدین محمود کی طرح جھوٹ کا سہارا لیا ہے۔ یہ کند اور بے وفا ہتھیار قادیانیوں کو ہی نصیب ہیں۔

عرفان نے ہر بات تحقیق سے لکھی اور تخریج سے بیان کی۔ اس نے کتاب میں شامل تمام موضوعات وعنوانات اتنے زبردست اسلامی وسائنسی حوالہ جات سے رقم کئے ہیں کہ قادیانیت کی ہنڈیا بیچ چوراہے میں پھوڑ دی ہے۔

قادیانیت کا سارا مدار مرزا قادیانی پر ہے۔ باقی سب تو راگ رنگ ہے۔ اس نے مرزا کے چہرے پہ گفتگو کی اور اس انداز سے ماہرین چہرہ شناس (Futurologist) کی ناقابل تردید ٹھوس تحقیقات پیش کی ہیں کہ جنہیں پڑھنے کے بعد صاف عیاں ہوجاتا ہے کہ مرزا کا چہرہ کسی صالح انسان کا چہرہ بھی نہیں ہوسکتا (نبی ہونا تو خیر ہے ہی ناممکن)

مرزا کے چہرے کو دیکھتے ہی انسان پکار اٹھتا ہے کہ یہ چہرہ کسی مجرم ومفسد کا تو ہے اللہ کے

فرستادے کا ہرگز ہرگز نہیں۔

قادیانی حضرات بالعموم مرزا قادیانی کی جوانی کی تصویر دکھاتے ہیں تاکہ جوانی کی تازگی پھٹکار کو نظر نہ آنے دے اور اس کی دوسری وجہ یہ ہے مرزا قادیانی افیمی تھا جیسا کہ اس کے طبی نسخوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور آخری عمر میں اس کی کیفیت یہ ہوگئی تھی کہ پاس بیٹھا ہوا حکیم نورالدین اسے نہ دکھائی دیتا تھا نہ ہی سنائی دیتا تھا۔

مرزا قادیانی نے سچے رب اللہ وحدہ لاشریک پر اپنی انگلش ماڈل نبوت کا افتراء باندھا۔ اللہ نے بھی اسے ایسی موت مارا کہ مرزا کو مرنے میں بھی وہ امتیاز حاصل ہوگیا جو پہلے کسی کو نصیب نہ ہوا۔ مرزا اپنی چارپائی کے پاس کی ہوئی قے اور پاخانے پر اوندھے منہ اس انداز سے گرا کہ اس کا چہرہ، کپڑے اور منہ ان غلاظتوں سے بھر گئے۔ اور وہ اسی حالت میں ابدی جہنم کا مستحق ہوا۔

عرفان ردِ قادیانیت پر منفرد تحقیقات لے کر آیا ہے۔ اس نے بڑی ریسرچ سے مرزا قادیانی کی تعلیمات شخصیت اور کریکٹر کے بہت سے گوشے آشکار کئے ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ مرزا اس کائنات میں سب سے زیادہ گنہگار اور بیمار شخص تھا جس کے اعمال و نظریات اسلام اور ماڈرن سائنس دونوں کے بالکل برعکس تھے۔ اس نے قرآن مجید، سنت رسول ﷺ، قادیانی کتب اور معتبر یورپی سائنس دانوں کے حوالوں سے مرزا قادیانی اور قادیانیت کے دجل وفریب کے پردوں کو نوچ ڈالا ہے۔

خدا کرے زور قلم ہو اور زیادہ۔
اللہ تعالیٰ اسے استقامت دے
اور اسے اپنی خدمات اسلام جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔

آمین۔

پروفیسر حافظ محمد کمال بٹ
گورنمنٹ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور
صدر ادارہ فروغ تعلیم قرآن
ڈائریکٹر علامہ اقبال اوپن سنت اکیڈمی پاکستان

☆☆☆☆

جدید سائنس نقیبِ اسلام اور مخالف مذہبِ قادیان

اسلام ایک عالمگیر دین ہے۔ اس کی تعلیمات قیامت تک ہر قوم، ہر قبیلے، ہر شہر، ہر ملک، ہر خطے، اور ہر ملک پر واجب العمل ہیں۔ قرآن پاک اپنے متعلق فرماتا ہے کہ ’’تبیان لکل شی‘‘ یعنی اس میں ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے۔ اس نے زندگی کے ہر شعبے میں ہر مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی ہے اور ان کے ایسے حل پیش کئے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ معاشیات، معاشرت، طب و حکمت، انجینئرنگ، سائنس، صحافت، بزنس، سیاست اور بے شمار علوم کے چشمے اسی سے پھوٹتے ہیں۔ قرآن پاک کی ۶۶۶۶ آیات میں سے ۷۵۰ آیات کی یعنی قرآن پاک کا نواں حصہ آیات ایسی ہیں جو مظاہر فطرت پر غور و خوض اور فکر کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سائنسی علوم حاصل کرنے کی قرآن پاک نے کتنی حوصلہ افزائی کی ہے۔ قرآن مجید میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

> ’’اور اس نے تمہارے لئے رات اور دن اور سورج اور چاند کو مسخر بنایا اور ستارے اس کے حکم سے مسخر ہیں۔ بے شک اس میں دلیلیں ہیں دانشمندوں کے لئے‘‘ (سورۃ النحل آیت ۱۲)

جب یہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید کا ایک 1/9 حصہ صرف سائنس سے متعلق ہے تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ سائنس اور اسلام میں کسی قسم کا کوئی تصادم ہو۔ سائنس تو اسلام کی نقیب ہے۔ اس کی ایجادات سے اسلام کی حقانیت مزید واضح ہوتی جاتی ہے۔ اس حقیقت کو غیر مسلم ڈاکٹر ہارٹ وگ نے ’’نئی تحقیقات در قرآن‘‘ کے زیر عنوان لکھا ہے:

“We must not be surprised to find the Quran is we fountain of all the sciences” .

’’ہمیں جان کر متعجب نہیں ہونا چاہیے کہ تمام سائنسوں کا منبع قرآن پاک ہے‘‘

سارٹن اپنی کتاب ''تاریخ سائنس کا تعارف'' میں لکھتا ہے کہ:

''مسلمانوں کی سائنس کو ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ جب تک ہم اس بات کو پوری طرح نہ سمجھ لیں کہ وہ قرآن کے محور پر گھومتی ہے''

قرآن پاک اور حدیث نبوی ﷺ نے جن باتوں کا انکشاف آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے کیا ہے انھیں جدید سائنس اس دور میں مختلف تجربات و مشاہدات کے بعد تسلیم کر رہی ہے۔ مثلاً قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"مرج البحرین یلتقین بینھما برزخ لا یبغین" (سورۃ الرحمٰن آیت ۲۰،۱۹)

''دو سمندروں کو اس (اللہ) نے چھوڑ رکھا ہے کہ باہم مل جائیں پھر بھی ان کے درمیان پردہ حائل ہے۔ جس سے وہ آپس میں گڈمڈ نہیں ہوتے۔''

یعنی سمندروں میں اللہ تعالیٰ نے میٹھے اور کھاری پانی کو آزاد چھوڑ رکھا ہے اس کے باوجود بھی یہ دونوں پانی آپس میں خلط ملط نہیں ہوتے اور الگ الگ ہی رہتے ہیں۔ ایک فرانسیسی سائنس دان جیک دی کوسٹو نے سمندروں کے پانیوں پر تحقیق کرتے کرتے اپنی ساری زندگی صرف کر دی اور ایک نظریہ قائم کیا جسے کوسٹو کی تھیوری کا نام دیا گیا۔ کوسٹو نے دریافت کیا کہ بحرہ روم اور بحرہ اوقیانوس کیمیائی اور حیاتیاتی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ موصوف نے اس حقیقت کو بیان کرنے کے لئے آبنائے جبرالٹر کے نزدیک زیر سمندر تحقیقات کر کے یہ بتایا کہ جبرالٹر کے جنوبی ساحلوں (مراکش) اور شمالی ساحلوں (اسپین) سے بالکل غیر متوقع طور پر میٹھے پانی کے چشمے ابلتے ہیں۔ یہ سمندری پانیوں میں ہوتے ہیں۔ یہ بہت بڑے چشمے ایک دوسرے کی طرف ۴۵ ڈگری کے زاویہ پر تیزی سے بڑھتے ہوئے ایک ڈیم کی طرح کنگھی کے دندوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس عمل کی وجہ سے بحرہ روم اور بحرہ اوقیانوس اندر سے ایک دوسرے میں خلط ملط نہیں ہوتے (سنت نبوی اور جدید سائنس جلد ۱ صفحہ ۲۹۳)

کوسٹو کو جب بعد میں معلوم ہوا کہ جس ریسرچ میں اس نے اپنی ساری زندگی ضائع کر دی ہے اُسے تو مسلمانوں کے قرآن نے ساڑھے چودہ سو سال پہلے بیان کر دیا ہے۔ تو وہ بہت حیران ہوا اور اسلام قبول کر لیا۔

اسلام کی تعلیمات سائنسی اور فطری ہونے کے سبب اتنی پر کشش ہیں کہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جاتی ہیں۔ اور وہ ان فطری تعلیمات کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں، لاکھوں غیر مسلم حضرات نے صرف اس وجہ سے اسلام قبول کیا کہ ان کے مذاہب

فطرتِ انسانی کے بالکل برعکس تھے جس سے ان کی زندگی ایک خارزار شکنجے میں جکڑی ہوئی تھی۔ اور ان کے لیے جینا مشکل ہوگیا تھا۔

زیرِ نظر کتاب "قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں" جناب عرفان محمود برق صاحب (جو کہ میرے چھوٹے بھائی ہیں) کی ایک ایسی تصنیف ہے جس میں انھوں نے قادیانیوں کی توجہ اُن کے غیر اسلامی اور غیر فطری مذہب کی طرف مبذول کرواتے ہوئے انھیں دعوت اسلام دی ہے اور اُنھیں اس بات کا احساس دلایا ہے کہ ان کے مذہب کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی اپنی ان من گھڑت شیطانی تعلیمات پر عمل پیرا رہنے کی وجہ سے ہمیشہ بیمار رہا ہے۔ عرفان محمود برق صاحب نے قادیانیت کو اسلام وسائنس کے کٹہرے میں کھڑا کر کے اُن کے اپنے اوپر لگائے ہوئے اسلامی وسائنسی لیبل کو بُری طرح چاک کردیا ہے اور ٹھوس دلائل سے یہ واضح کردیا ہے کہ جو شخص اس جھوٹے مذہب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوگا وہ اپنی دنیا و آخرت دونوں کو تباہ کرلے گا۔

آخر میں میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جس طرح اس نے عرفان محمود برق صاحب کو میرے اور ہماری والدہ کے قبول اسلام کی وجہ بنادیا اسی طرح وہ اُن کی اس کتاب کو بھی ہمارے باقی گھر والوں اور دوسرے قادیانیوں کے قبول اسلام کا باعث بنادے۔

آمین۔

عمران محمود (سابق قادیانی)

چیف ایڈیٹر "ماہنامہ تبصرہ"

ایگزیکٹیو ایڈیٹر "ماہنامہ روشن کائنات انٹرنیشنل"

☆☆☆☆

کچھ اپنی زبان سے

میرا قبولِ اسلام :

میری حیاتِ مستعار میں ایک وقت ایسا بھی گزرا ہے کہ جب میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف میں ایک مضمون قلم بند کیا تھا۔ مرزا قادیانی سے میری عقیدت کیشی کسی علمی سطح یا حقیقت شناسی کی بناء پر نہ تھی بلکہ محض وراثت کی ایک اندھی تقلید تھی جس نے میری نگاہوں سے تصویر کے دوسرے رُخ کو مکمل طور پر چھپا رکھا تھا۔

اُس دور میں مسلمانوں کے عوامی حلقوں سے اکثر یہ باتیں میرے کانوں سے ہوتی ہوئیں آئینہ ذہن سے جالکراتیں کہ مرزا قادیانی ایک بدسیرت جھوٹا مدعی نبوت تھا جسکی ساری زندگی بدکاریوں اور سیاہ کاریوں کی دلدلوں میں پھنسی ہوئی تھی۔ لیکن ان کی گوش گزاریوں کو میں فراموشیوں کے سپرد کرنا ہی لازم سمجھتا تھا' کیونکہ اس طرح کے معترضین کے اعتراضات زیادہ تر بے بنیاد اور بلا دلیل ہوتے تھے اور اگر کوئی دلیل دی بھی جاتی تو اُن قادیانی کتب سے جن کے نام ہی میں پہلی دفعہ سُنتا تھا اس لئے یہ باتیں میری عدمِ توجہ کا باعث بنتیں۔ تاہم اس سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ میں نے ایک روز انتہائی سوچ و بچار کے بعد نگاہِ منصفانہ سے تحقیق کا دامن پکڑنے کا فیصلہ کیا اور اُن کتابوں کی تلاش شروع کر دی جن سے معترضین مرزا قادیانی کی سیرت اور اُس کی تحریرات پر اعتراضات وارد کرتے تھے' اُن کتابوں میں مرزا قادیانی کی اپنی اور اُسکے مریدوں کی کتابیں شامل تھیں۔

آخر ایک مدت کی جاں فشانیوں اور عرق ریزیوں کے بعد میں چند کتابیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ پھر خالی الذہن ہوکر مع سیاق وسباق اُن کتب کا مطالعہ کیا گیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ فی الحقیقت اُن کتب کی تحریرات سے یہی عیاں ہوتا تھا کہ مرزا قادیانی انگریز کا لے پالک اور جھوٹا مدعی نبوت تھا جس کی شخصیت چالبازیوں' دھوکا دہیوں' سیاہ کاریوں اور بہت سی منفی عادات کی گرد

سے اٹی ہوئی تھی۔ میں جیسے جیسے مبداء فیاض کی ذرہ نوازیوں سے ان حقائق سے آگاہ ہوتا گیا ویسے ویسے مرزا قادیانی سے میری چاہت ورغبت کے تمام بخیے اُدھڑتے چلے گئے اور آخر ایک دن کچے دھاگے کی طرح ہمیشہ کے لئے ٹوٹ گئے۔

میری گلشن اِسلام میں داخل ہونے کی ایک بڑی وجہ میرے وہ خواب بھی تھے۔ جو میری دینی دلچسپی کے لئے چراغ راہ ثابت ہوئے۔ خاص طور پر ایک خواب تو مجھے اس دور میں آیا جب میں تقریباً تیرہ چودہ برس کا تھا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہمارے محلے میں تشریف لائے ہیں۔

آپ ﷺ کے ہمراہ آپ کے چند صحابہ کرامؓ بھی تھے۔ حضور ﷺ اپنے دست مبارک میں پھلوں کا ایک طشت اٹھائے ہوئے بعض گھروں میں پھل بانٹ رہے ہیں۔ لیکن جب آپ ﷺ ہماری گلی میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ تو پھل بانٹتے بانٹتے ایک قادیانیوں کے گھر سے پچھلے گھر کے پاس ہی رک جاتے ہیں اور آگے نہیں بڑھتے۔ میں اپنے گھر کے دروازے میں کھڑا یہ دیکھ کر یک لخت پریشان ہو جاتا ہوں کہ حضور رحمت عالم ﷺ آگے کیوں نہیں تشریف لا رہے؟ پھر جیسے ہی آپ ﷺ اپنی نظر رحمت سے میری طرف دیکھ کر تبسم فرماتے ہیں اور واپس مڑ جاتے ہیں تب ساری بات میری سمجھ میں آ جاتی ہے اور میری ساری پریشانی فوراً چھٹ جاتی ہے اور میں خوش ہو جاتا ہوں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

دوسرا خواب میں نے اس وقت دیکھا جب میں قادیانیت کے متعلق کافی تحقیق کر چکا تھا اور اس کو بہت حد تک جھوٹا گردان چکا تھا۔ اس خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا چٹیل میدان ہے۔ سورج کی آتشی کرنوں نے زمین کا سینہ بہت تپ چکا ہے۔ مجھ سے کچھ فاصلے پر آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ روشن ہے جو مزید گرمی کا باعث بن رہا ہے۔ اتنے میں ایک خوفناک قسم کا فرشتہ قادیانیوں کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کو اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے میری طرف آتا ہے اور اپنے دائیں ہاتھ سے میری بھی کلائی پکڑ کر اُس آگ کی جانب دوڑنا شروع کر دیتا ہے۔ میں اُس سے اپنی کلائی چھوڑانے کی بہت کوشش کرتا ہوں، لیکن وہ نہیں چھوڑتا اور آگ کی طرف بھاگتا چلا جاتا ہے۔ جیسے جیسے ہمارے اور اُس آگ کے درمیان فاصلہ سمٹتا جاتا ہے ویسے ویسے گرمی کی شدت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ آخر وہ فرشتہ یک لخت مجھے چھوڑ دیتا ہے اور میں قلابازیاں کھاتا ہوا زمین پر گر جاتا ہوں۔ گرنے کے فوراً بعد میں جیسے ہی سر اٹھا کر اُس فرشتے کی جانب دیکھتا ہوں تو وہ الاؤ کے بہت قریب پہنچ کر مرزا قادیانی کو اُس میں

پھینک دیتا ہے۔ آگ بھوکے شیر کی طرح مرزا قادیانی پر جھپٹتی ہے اور اسے اپنے اندر گہرائی میں لے جاتی ہے اس کے ساتھ ہی میرے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلتی ہے اور میں گھبرا کر اُٹھ جاتا ہوں۔ میرا سارا جسم پسینے سے شرابور ہو جاتا ہے۔ بیدار ہونے کے فوراً بعد میں نے بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے قادیانیت پر مکمل لعنت بھیجی اور اسلام قبول کرلیا۔ الحمدللہ۔

میرے قبول اسلام کے بعد جو مخالفت کی تیز وتند آندھیاں چلیں اور ایمان کو خش وخاشاک کی طرح بہالے جانے والے سیلاب آئے ان میں حائل اگر خدائے لم یزل کی عطا کردہ ثابت قدمی اور حضور رحمتِ عالمیان ﷺ کی نگاہِ فیضان نہ ہوتی تو یقیناً ایسی پیش آمدہ چیرہ دستیوں سے میرا ایمان چراغِ سحری کی طرح ڈگمگانے کے بعد کبھی کا گل ہو چکا ہوتا۔

میرے اسلام قبول کرنے کی خبر قادیانیوں میں جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ انھیں میرا قبول اسلام نہایت گراں گزرا۔ اس مسئلے کے فوری حل کے لیے انھوں نے اپنے لاہور کے سب بڑے سینٹر اور عبادت خانے دارالذکر میں اپنے جماعتی عہدے داران، مربیوں (قادیانی پنڈتوں) اور ہمارے گھر کے بعض ذمہ دار افراد کا اجلاس طلب کیا۔ اس اجلاس میں مختلف قادیانی پنڈتوں کی ڈیوٹی لگادی گئی کہ انہوں نے ہر روز مجھے میرے گھر میں جاکر اس بات کا درس دینا ہے کہ اس دنیا میں صرف قادیانیت ہی ایک سچا مذہب ہے اور مسلمانوں والا اسلام نہایت لعنتی ہے (نعوذ باللہ) اس اجلاس میں جماعتی عہدے داران نے میرے باپ اور بھائیوں کو بھی خوب ملامت کی ان سے ایک بچہ نہیں سنبھالا گیا۔ اگر اس کے بگڑتے ہوئے عقائد کو اپنے رعب کے پہیے تلے کچل دیا ہوتا تو اس کی کیا جرأت تھی کہ وہ غیر احمدیت (اسلام) قبول کرتا۔ لہٰذا میرے باپ اور بھائیوں کی سزا یہ تجویز کی گئی کہ انھیں اب ہر صورت میں مجھے قادیانیت کے اندھے کنوئیں میں دوبارہ دھکیلنا ہے۔ چاہے اس سلسلے میں انھیں سخت سے سخت اقدامات کرنے پڑیں یا بڑی سے بڑی لالچ بھی دینی پڑے تو کوئی پروانہیں۔ اجلاس کے فوراً بعد قادیانی پنڈتوں اور ہمارے گھر والوں نے اپنے مشن کا آغاز کردیا۔ اب ہر روز ہمارے گھر میں کوئی نہ کوئی قادیانی پنڈت آتا اور مجھے سمجھانے سر توڑ کوششیں کرتا کہ قادیانیت ایک زندہ مذہب ہے جسکا نام اسلام ہے اور مسلمانوں والا اسلام ایک مردہ اسلام ہے۔ اب جس نے نجات کا لباس پہننا ہے وہ پہلے مرزا قادیانی کو اللہ کا نبی اور رسول مانے۔ تب اسے جنت ملے گی وگرنہ وہ کافر اور جہنمی ہی رہے گا۔ مجھ سے جہاں تک ممکن

ہوتا میں قادیانی پنڈت کو اسے اس کی خرافات کا جواب دیتا اور وہ کوئی بات بنتی نہ دیکھ کر واپس چلا جاتا۔

ایک طرف قادیانی پنڈت میرے ایمان کے ننھے پھولوں کو مسلنے کی کوششوں میں مصروف تھے تو دوسری طرف ہمارے گھر والوں کے بدلتے رویے بپھری ہوئی آندھیاں بن کر میرے دل میں روشن ختمِ نبوت کے چراغ کو گل کرنے کی کوششوں میں سرگرم عمل تھے۔ اس سلسلے میں کبھی تشدد کے حربے استعمال کیے جاتے تو کبھی لالچ کے ہتھیاروں سے کام لیا جاتا، کبھی بائیکاٹ کا خوف دلایا جاتا تو کبھی جائیداد سے عاق کرنے کی دھمکیاں دی جاتیں۔ لیکن اللہ رب العزت کی عطا کردہ ثابت قدمی کے پہاڑ کے آگے ان ارتدادی آندھیوں کا کوئی زور نہ چلتا اور میرا ایمان مزید قوی ہوتا جاتا۔

وہ فکر جس کے باعث میرے ماتھے پر تشویش کی سلوٹیں پڑتیں اور میں راتوں کو بے چینی سے کروٹیں بدلتا وہ یہ تھی کہ کسی طرح ہمارے گھر والے خصوصاً میری زندگی کی سب سے عظیم ہستی میری پیاری ماں اسلام کے مہکتے گلستان میں داخل ہو جائے اور جہنم کے بھڑکتے شعلوں سے بچ جائے۔ لہٰذا میں نے ہمت کر کے سب سے پہلے اپنی پیاری ماں کو اسلام کی دعوت دینی شروع کی۔ ایک تو وہ پہلے ہی مجھ سے ناراض تھیں اور دوسرا اس دعوت کی وجہ سے مزید ناراض ہو گئیں۔ لیکن میں نے ہمت جاری رکھی اور انھیں قادیانیوں کی کتابوں میں چھپے کفریہ عقائد سے آگاہ کرتا گیا جن میں مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ، اس کی بیہودہ گوئیوں کو وحی اللہ، اس کی فضول باتوں کو حدیث نبوی، اس کی غلیظ حرکتوں کو سنت رسول، اس کی فاحشہ بیویوں کو امہات المومنین، اس کے گمراہ خاندان کو اہل بیت، اس کے بدکار ساتھیوں کو صحابہ کرام، اس کے درندہ صفت خلفاء کو خلفائے راشدین، اس کے گندے شہر (قادیان) کو مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ سے بھی افضل لکھا گیا تھا۔ (نعوذ باللہ) اس تبلیغ کا اثر میری پیاری ماں پر یہ ہوا کہ خدا کی رحمت سے وہ رفتہ رفتہ سمجھتی گئیں کہ قادیانیت اسلام کے خلاف کتنا بڑا فتنہ اور فراڈ ہے۔ آخر اُنھوں نے میرے ہاتھ پر، پوشیدہ طور پر اسلام قبول کر لیا۔ اور مرزا قادیانی پر لعنت بھیج دی۔ الحمدللہ۔

قبولِ اسلام کے بعد کچھ عرصہ بعد انھوں نے ایک خواب دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں میں دو آم پکڑے ہوئے ہیں اور ایک خوفناک قسم کی کتیا ان سے وہ آم چھیننے کی کوشش کر رہی ہے۔ آپ دوڑ رہی ہیں اور وہ کتیا متواتر آپ کا پیچھا کر رہی ہے۔ دوڑتے دوڑتے آپ ایک چمنستان میں داخل ہو جاتی ہیں اور کتیا یہ دیکھ کر واپس مڑ جاتی ہے۔ یہ خواب جب میری پیاری ماں نے مجھے سنایا تو میں نے اس کی تعبیر

انھیں یہ بتائی کہ آموں یعنی پھلوں سے مراد بیٹے ہیں اور کتیا سے مراد وہ قادیانی مبلغہ ہے جو ہمارے گھر میں ہمیں مرزائیت کی تبلیغ کرنے آتی ہے وہ آپ کے اور آپ کے دو بیٹوں کے پیچھے زیادہ پڑی ہوئی ہے کیونکہ اسے اسی طرف سے زیادہ خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے دو بیٹوں کو اس کتیا یعنی قادیانی مبلغہ کے شر سے بچالیا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ میرے ایک بھائی کو بھی اسلام کی دولت عطا فرمائے گا۔ اس خواب کے چند ماہ بعد اللہ پاک نے اپنی رحمت کے موتی میرے ایک بھائی کی جھولی میں بھی گرا دیئے اور میری پیاری ماں کا ایمان شاہین بن کر بلندیوں پر پہنچ گیا۔

وہ وقت میں کبھی نہیں بھول سکتا جب میری اشکوں کی رم جھم ساری رات میری پیاری ماں کے سرہانے کو بھگوتی رہی اور خدا تعالیٰ سے یہ فریاد کرتی رہی کہ وہ انھیں لمبی زندگی عطا فرمائے۔ انھیں دل کا شدید اٹیک ہوا تھا اور ڈاکٹروں نے نا اُمیدی کا اظہار کیا تھا۔ ساری رات میری پیاری ماں ہسپتال میں شدت درد سے تڑپتی رہیں اور میں اکیلا اُن کے سرہانے درود وسلام اور دعا کا ورد کرتا رہا۔ لیکن افسوس اُن کی زندگی نے ان سے وفا نہ کی اور وہ مجھے اپنی مامتا سے محروم کر کے یونہی روتا ہوا چھوڑ گئیں۔ اور 18 جولائی بروز جمعہ 2003ء کی صبح اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ اتان اللہ وان علیہ راجعون ۔ وفات سے ایک گھنٹہ قبل انہوں نے میرے پوچھنے پر دوبارہ اس بات کا اقرار کیا تھا کہ وہ قادیانی نہیں ہیں اور ساتھ یہ تاکید بھی کی تھی کہ اگر مجھے کچھ ہو جائے تو مسلمان میرا جنازہ پڑھیں اور مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ جب میں نے اپنے گھر والوں کے سامنے اس نصیحت کا ذکر کیا تو انھوں نے یقین نہ کیا اور اپنے قبرستان میں قبر کی کھدائی کا آرڈر دے دیا۔ قادیانی پنڈت اور قادیانی رشتے دار ہمارے گھر میں اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ لیکن میں نے موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے اپنے دوستوں اور اہلِ محلہ میں یہ اعلان کر دیا کہ میری ماں مسلمان تھیں اور ان کی یہ نصیحت تھی کہ مسلمان میرا جنازہ پڑھیں۔ اس اعلان کے سننے کی دیر تھی کہ ہماری ساری گلی مسلمان مجاہدین سے بھر گئی۔ میرے دوستوں نے مزید رابطے کر کے پورے شہر کے نامور علماء کرام کو بھی اکٹھا کر لیا۔ عظیم سکالر، پروانہ ختم نبوت جناب محمد طاہر عبدالرزاق صاحب بھی پہنچ گئے۔ خطیب ختم نبوت جناب مولانا غلام حسین کلیالوی مدظلہ نے جنازہ پڑھایا اور میری پیاری ماں کو لاہور کے مشہور قبرستان بدھو آوا میں دفن کر دیا گیا۔ درجنوں

کی تعداد میں قادیانی پاس کھڑے یہ سارا منظر دیکھتے رہے لیکن کسی کی جرأت نہ ہوئی کہ وہ جنازے کی چارپائی کو ہاتھ بھی لگا سکے۔ یا کسی بھی قسم کی کوئی مداخلت کر سکے۔

وفات کے بعد اکثر میری پیاری ماں مجھے میرے خوابوں میں نہایت خوشنما جگہوں پر ملتی رہتی ہیں۔ اور یہ حوصلہ دیتی رہتی ہیں کہ میرے لال مرتے دم تک ہمت نہ ہارنا۔ مشکلات اور پریشانیوں سے کبھی مت گھبرانا، اپنے گھر والوں اور دوسرے قادیانیوں کو دعوت و تبلیغ کرتے رہنا۔ اس سے خدا تعالیٰ اور حبیب خدا ﷺ بہت خوش ہوتے ہیں۔

وجہ لب کشائی

جہاں تک اس رقم کردہ کاوش کی وجہ ہے تو اس کی محرک اول مرزا قادیانی اور اس کے خلفاء کی وہ تحریرات تھیں جس میں انھوں نے مذہب قادیان کو دینِ اسلام ظاہر کر کے یہ باور کرانا چاہا ہے کہ اسلام اور سائنس میں کوئی اختلاف نہیں۔ وہ تحریرات یہ تھیں:

○۔ ”سائنس اور مذہب میں بالکل اختلاف نہیں بلکہ مذہب بالکل سائنس کے مطابق ہے اور سائنس خواہ کتنی ہی عروج پکڑ جائے مگر قرآن کی تعلیم اور اصول اسلام ہرگز ہرگز نہیں جھٹلا سکے گی۔

(ملفوظات مرزا قادیانی، جلد ۵ ص ۶۷۷)

○۔ ”اسی لئے تو خدا نے ہمیں بھیجا ہے۔ تا ہم دُنیا پر ظاہر کریں کہ مذہب کی کوئی بات سچی اور ثابت شدہ حقیقت سائنس کے خلاف نہیں۔“

(مرزا قادیانی کا بیان، مندرجہ ذکر حبیب، ص ۲۰۴ مصنفہ مفتی محمد صادق قادیانی)

○۔ ”میں اپنے ایمان سے کہتا ہوں کہ میں ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کرتا کہ علوم کی ترقی اور سائنس کی ترقی قرآن شریف یا اسلام کے مخالف ہے سچے علوم ہوں وہ جس قدر ترقی کریں گے قرآن شریف کی حمد اور تعریف اسی قدر زیادہ ہوگی۔“

(حقائق الفرقان، جلد ۲، صفحہ ۸۵، از حکیم نور الدین خلیفہ اول قادیان)

○۔ ”اسلام جو خدا کا کلام ہے سائنس سے جو خدا کے فعل کی تشریح ہے کسی صورت میں ٹکرا نہیں سکتا۔ کیونکہ سائنس کا مقصد تو صرف یہ ہے کہ وہ خواص اشیاء معلوم کرے اور خواص اشیاء کے

معلوم ہونے پر اِسلام کی صداقت ثابت ہوگی۔"

(تفسیر کبیر، جلد ا صفحہ ۲۷، از قادیانی خلفیہ دوم مرزا بشیر الدین قادیانی)

یہاں یہ بات گلدستۂ طاق نسیاں نہ بن جائے کہ ان رقم کردہ تحریرات میں قرآن سے مراد قادیانیوں کا وہ دجل وتلبیس سے مترجم کردہ قرآن ہے جس میں مرزا قادیانی کی نبوت ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اِسلام سے مراد مرزا قادیانی کا اپنا خودساختہ باطل مذہب ہے۔ ان زہر چکانیوں نے میرے دِل وجگر پر ایسی چوٹیں لگائیں کہ میں نے اس حقیقت کو طشت از بام کرنے کا فیصلہ کرلیا کہ اِسلام اور سائنس تو ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں جن میں تصادم ناممکن ہے لیکن مذہب قادیان جہاں حقیقی اسلام سے کوسوں دور ہے وہاں عقل وسائنس بھی اس کی تردید پر کمربستہ ہیں۔ چنانچہ خدائی نصرت سے تین سال کی محنت شاقہ کے بعد یہ سعی آپ کے ہاتھوں میں ہے، جس میں مرزا قادیانی اور اُسکی پیش کردہ تعلیمات کو اِسلام وسائنس کے نشتر سے ٹکرے ٹکرے کرنے کے بعد آتش زیرپا کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ جو قادیانی اِسلامی نظریات کی نایاب مالا کو یہ کہہ کر پہننے سے انکار کردیتے ہیں کہ:

"یہ تو محض مولویوں کی من گھڑت تعلیمات کا پلیندہ ہے۔"

اُنھیں جدید سائنس کی روشنی میں اس بات کا بھی دندان شکن جواب مِل جائے گا کہ یہ خدا کا پیش کردہ دینِ فطرت ہے یا مولویوں کا خودساختہ غیر فطری مذہب؟ اور ساتھ ہی اس حقیقت سے بھی آگاہی ہوجائے گی کہ جس مذہب کا ڈھنڈورا وہ خود پیٹتے ہیں وہ اِسلام وفطرت سے کتنا متصادم ہے۔

میری تمام قادیانیوں خصوصاً مدعیان علم ودانش اور منصف مزاجوں سے استدعا ہے کہ ایک دفعہ اِس کتاب کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کرنے کے بعد روزِ محشر کی حشر سامانیوں اور جہنم کی آتش افشانیوں کو اپنے ذہنی دریچوں میں لاتے ہوئے۔ رات کے پچھلے پہر ستاروں کی بزم سجائے آسمان کی طرف دیکھ کر آہ وزاری کرتے ہوئے اُس خدائے رحیم وکریم سے معافی مانگ لیں۔ اور حقیقی اِسلام میں داخل ہوجائیں جس کی تمام تعلیمات آفاقی اور فطری ہیں۔

خاکپائے شہیدانِ ختم نبوت
عرفان محمود برق (سابق قادیانی)

☆☆☆☆

حرفِ سپاس

میں اُن تمام بزرگوں اور دوستوں کا تہہ دِل سے شکریہ ادا کرنا لازم سمجھتا ہوں جن کی دعاؤں اور پیہم تقاضوں نے مجھے اس فرض عظیم سے سبکدوش ہونے کی توفیق بخشی۔ میں ممنون و مشکور ہوں اُستاذی مکرم جناب حاجی محمد اشرف خان مدظلہ (ایبٹ آباد)' عظیم مجاہد ختم نبوت جناب محمد طاہر عبدالرزاق مدظلہ، مفکر اسلام جناب پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی مدظلہ، استاذ العلماء جناب مولانا خادم حسین رضوی مدظلہ، مذہبی اسکالر جناب محمد متین خالد مدظلہ، نامور ادیب جناب پروفیسر ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی مدظلہ، مجاہد ختم نبوت جناب سید ارشاد احمد عارف مدظلہ، میر صحافت ختم نبوت جناب حامد میر مدظلہ، پروانہ ختم نبوت جنابِ جسٹس میاں نذیر اختر مدظلہ، فدائے نظام مصطفیؐ جناب قاضی عتیق الرحمٰن مدظلہ، جانثار ختم نبوت جناب پروفیسر حافظ محمد کمال بٹ مدظلہ، متکلم ختم نبوت جناب پروفیسر بشیر متین فطرت مدظلہ، محبّ ختم نبوت جناب خالد اقبال مدظلہ اور شاعر ختم نبوت جناب مرزا نور احمد بیگ (اطہر چغتائی) مدظلہ کا کہ ان گلدستہ نفوس کی نکہت افشانی اور رفاقت پذیری میری ثابت قدمی اور ذہن پروری کے لئے کارگر ثابت ہوئی۔

اس کے علاوہ میں شکرگزار ہوں جناب مولانا محمد علی رضوی صاحب، جناب حسن رشید راے صاحب، جناب محمد خالد صاحب، جناب مولانا غلام حسین کلیالوی صاحب، جناب اطہر سرفراز صاحب، جناب طاہر محمود بٹ صاحب، جناب عمر حیات صاحب، جناب محمد سہیل انجم صاحب، جناب محسن رضا بٹ صاحب، جناب احمد رضا صاحب، جناب فیاض احمد خاں صاحب، جناب حاجی محمد اشرف صاحب (لاہور)، جناب پرنسپل محمد جاوید سرور تنولی صاحب، جناب حاجی محمد سلیمان نقشبندی صاحب، جناب عدیل ریاض صاحب، جناب محمد جبار لطیف صاحب، جناب محمد سلیم بٹ صاحب اور جناب محمد طارق گجر صاحب کا کہ جنہوں نے ہمیشہ اپنی محبت اور خلوص کے پھول مجھ پر نچھاور کئے۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور بدست دعا ہوں کہ اللہ پاک ان سب بزرگوں اور دوستوں کو اجر عظیم سے نوازے۔

(آمین ثم آمین)
عرفان محمود برق

☆☆☆☆

(حصہ اوّل)

چہرہ مرزا ماہرین چہرہ شناس کی لیبارٹری میں

مرزا قادیانی کی فیس ریڈنگ پر دلچسپ سائنسی رپورٹ

انبیائے صادقین کے چہرے:

چشم فلک پیر گواہ ہے کہ جتنے انبیاء ورسل معبوث ہوئے وہ اپنے وقت کے سب سے زیادہ صاحب فہم، صاحب سیرت اور صاحب صورت انسان ہوئے ہیں۔ آپ قرآن وحدیث میں مزکور اول البشر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک تمام انبیاء ورسل کی سوانح عمری پڑھ جایئے آپ کو ہر نبی اپنے زمانے کا سب سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ فطین انسان نظر آئے گا۔ یہ حقیقت اظہر من الشمس اور طے شدہ ہے کہ اگر کسی نبی کے دور میں کوئی دوسرا انسان اُس سے زیادہ حسین یا فطین نکل آئے تو وہ پہلا انسان نبی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نبی سراپائے عقل اور سراپائے حُسن ہوتا ہے۔ نبوت نام ہی انسانیت کی معراج کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ارادہ خداوندی نے مالائے نبوت کے سب سے نایاب گوہر اور ہدایت کے آخری چراغ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو معبوث فرمایا تو آپ ﷺ کی شخصیت وکردار کو اس قدر بقعہ نور بنا دیا کہ آپ ﷺ کے سامنے آفتاب وماہتاب کی روشنی بھی برائے نام لگنے لگی۔ آپ کی اس نورانیت نے دریا وصحرا، کوہ ودمن میں ایسا اُجالا کر دیا کہ گھٹا ٹوپ تاریکیوں کو عمیق غاروں کی گہرائیوں کے سوا کہیں اور پناہ نہ ملی۔ مصورِ کائنات نے سرورِ کائنات ﷺ کی صورت وسیرت کی اس دلکش انداز سے تخلیق کی تھی کہ وہ تمام انبیاء ورسلؑ کے حسن واخلاق کی جامعیت کا مُرقع بن گئی تھی۔ آپ ﷺ کا مقدس چہرہ اس قدر حسین تھا کہ ایسا چہرہ آپ ﷺ کی آمد سے پہلے نہ کبھی تھا نہ ہے، اور نہ ہوگا۔

؎ حسیناں جمیلاں دا مُنہ موڑ دِتا
محمدؐ بنا کے قلم توڑ دِتا

کسی عاشق رسول نے آپ ﷺ کے چہرہ انور کی کس دلکش انداز سے تعریف کی ہے:

''حضرت محمد ﷺ جانِ کائنات ...... حسنِ کائنات ...... زینتِ کائنات ...... جن کے چہرے سے سورج کو ضیاء ملتی ہے ...... جن کے رخساروں کی دمک سے چاند چاندنی حاصل کرتا ہے ...... جن کی آنکھوں کی چمک سے ستارے جگمگانا سیکھتے ہیں ...... جن کے دانتوں کی تنویر سے جواہرات چمکنے کا ہنر جانتے ہیں ...... جن کے لبوں کی نزاکت سے غنچے چٹکنا سیکھتے ہیں ...... جن کے ماتھے کے نور سے انسانیت کو راستے ملتے ہیں ...... جن کے قد زیبا سے سرو اپنے قد کی رعنائی حاصل کرتا ہے ...... جن کے سانسوں کی لہک سے مشک وعنبر خوشبو پاتے ہیں ...... جن کی زلفوں کی لہک سے کائنات بننا سنوارنا سیکھتی ہیں ...... جن کی آنکھوں کی حیا سے کلیاں شرمانا سیکھتی ہیں ...... جن کی مسکراہٹ سے قوس وقزح رنگ بکھیرنا جانتی ہے ...... جن کی چال سے مست خرام ندیاں چلنے سے آشنا ہوتی ہیں ...... جن کی گفتگو سے بلبل نغمے سیکھتی ہے ...... جن کی آنکھوں کی سیاہی سے کالی گھٹاؤں کو حسن ملتا ہے ...... جن کی آنکھوں کی سفیدی سے دن کو اُجالا ملتا ہے ...... جن کی پلکوں کی دلاویز حرکت سے نجوم جھلملانا سیکھتے ہیں ...... جن کے ابرو خمدار کو دیکھ کر ہلال اپنی صورت تراشتا ہے ...... جن کے جلال سے بجلیاں کڑکنا اور جن کے جمال سے بادنسیم چلنا جانتی ہے ...... جن کی گفتگو کے لفظوں سے ہدایت کے چراغ جلتے ہیں ...... اور جن کے قدموں کے نشان سے انسانیت کو منزل کا سراغ ملتا ہے۔''

حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ نے حضور ﷺ کے حسن کی یوں تعریف کی کہ:

؎ حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

چہرہ مرزا قادیانی

تاج وتخت ختم نبوت پر حملہ کرنے والا مرزا قادیانی جسے فرنگی ہند نے تراشا تھا، اُس کے دعوے تھے کہ:

○۔ ''میں آدمؑ ہوں، میں ابراہیمؑ ہوں، میں اسحاقؑ ہوں، میں یعقوبؑ ہوں، میں اسمٰعیلؑ ہوں، میں موسیٰؑ ہوں، میں داؤدؑ ہوں، میں عیسیٰؑ ابن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں'' (معاذ اللہ)

(تتمہ حقیقت الوحی، ص ۵۲۱، از مرزا قادیانی)

- "جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔" (نعوذ باللہ) (خطبہ الہامیہ، ص ۱۷۱، از مرزا قادیانی)
- "اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے، جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی بس اس نے حق کا اور نصِ قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقوی اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودہویں رات کے چاند کی طرح ہے" (معاذ اللہ) (خطبہ الہامیہ، ص ۱۸۲، از مرزا قادیانی)

حالانکہ کہاں پیکر حسن ورعنائی بطحا کا چاند ﷺ اور کہاں قادیان کا جھوٹا نبی جس کی شکل کا ہر عضو چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ مرزا دجال ہے۔ مرزا کذاب ہے، مرزا زندیق ہے۔ قادیانیو! ذرا حقیقت شناسی کی عینک لگا کر بتلانا کہ کیا نبوت کے اونچے عہدے کے لیے خدائی انتخاب اس طرح کی شکلیں ہوا کرتی ہیں اور کیا رعنائی وزیبائی سے محروم اس وضع کے انسانِ تختِ نبوت پر جلوہ گر ہوا کرتے ہیں؟ یقیناً نہیں۔۔ بالکل نہیں، ۔۔ ہرگز نہیں۔

مرزا قادیانی کے چہرے پر جدید سائنسی تحقیق

باسمورتھ کا قول ہے:

"انسان کے لیے بہترین مطالعہ انسانوں کے چہرے کا مطالعہ ہے" اور بیسن جانسن کہا کرتا تھا کہ:

"آدمی کو چہرے سے پڑھا جا سکتا ہے۔"

اس کے علاوہ الیگزینڈر روا کرنے ایک کتاب

"فزیونومی فاؤنڈ آن فزیالوجی" لکھی تھی، وہ اُس میں کہتا ہے کہ:

"چہرہ ذہن کا آئینہ ہوتا ہے"

اس لیے آیئے جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کے چہرے کو جدید سائنس کے کٹہرے میں کھڑا کر کے دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی شخصیت وذہنیت کیسی تھی۔

سادہ گنوار:

مرزا قادیانی کا مرید مفتی محمد صادق قادیانی اپنی تصنیف ''ذکر حبیب'' ص ۲ پر لکھتا ہے:

''میری عمر اس وقت قریباً تیرہ سال ہوگی۔ جب میں اپنے چند ہمجولیوں کے ساتھ حکیم صاحب مرحوم سے ملا اور انہوں نے اثنائے گفتگو میں فرمایا کہ قادیان میں ایک مرزا صاحب ہیں جن کو الہام ہوتے ہیں۔ ان کی شکل بالکل سادہ گنواروں کی طرح ہے۔''

آنکھیں چرانا:

مرزا قادیانی ہر کسی سے آنکھیں چرا کر بات کرتا تھا' مرزا بشیر احمد قادیانی راقم ہے:

○- ''مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم بیان فرماتے تھے کہ میں حضرت صاحب کے مکان کے اوپر کے حصہ میں رہتا ہوں۔ میں نے کئی دفعہ حضرت صاحب کے گھر کی عورتوں کو یہ باتیں کرتے سنا ہے کہ حضرت صاحب کی تو آنکھیں ہی نہیں ہیں...... ان کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ حضرت صاحب آنکھیں ہر وقت نیچی اور نیم بند رہتی ہیں...... نیز مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا کہ باہر مردوں میں بھی حضرت صاحب کی یہی عادت تھی کہ آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں۔''

(سیرت المہدیٰ' حصہ دوم' ص ۷۷ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

○- ''مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب ہمراہ چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ کھولا بھی مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہوگئیں۔''

(سیرت المہدیٰ' حصہ دوم' ص ۷۷ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

نبوت کے جھوٹے دعوے دار مرزا قادیانی کی تصویر جو اس کے کاذب ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے۔

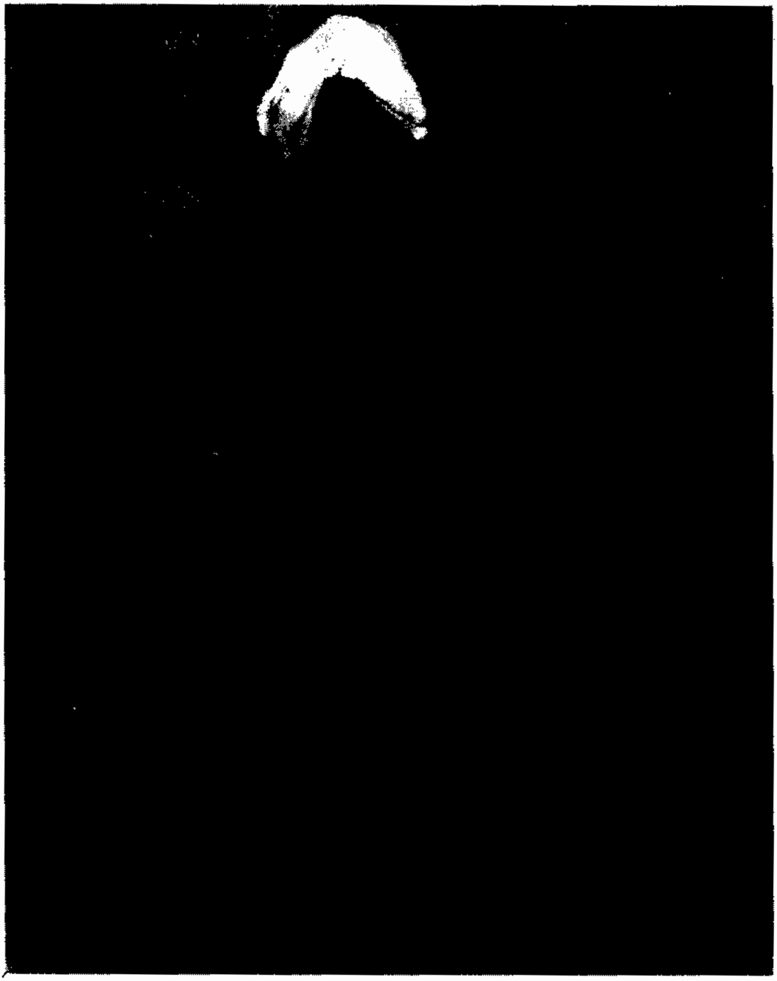

عدم خوداعتماد اور مجرمانہ ذہنیت کے لوگ آنکھیں چراتے ہیں:

چہرہ شناسی کی مشہور کتاب ''مین اینڈ فیس'' میں لکھا ہے:

''جن لوگوں میں خوداعتمادی کی کمی ہوتی ہے۔ ان کی سب سے بڑی پہچان یہی ہے کہ وہ اپنے مخاطب کی طرف نہ دیکھنے کی پوری کوششیں کرتے ہیں۔ وہ مسلسل آنکھیں چرانے میں رہتے ہیں۔

بعض اوقات ہم اس لیے بھی دوسروں کی طرف گفتگو کے درمیان نہیں دیکھتے کہ اپنے مخاطب سے بہت کچھ چھپارہے ہوتے ہیں۔ کوئی ہم سے اچانک سوال کر بیٹھے تو بے اختیار کسی حد تک چونک کر ہماری آنکھیں سوال کرنے والے کی طرف دیکھتی ہیں اور پھر فوراً اپنے آپ کو چرانے لگتی ہیں کیونکہ ہمیں وہ سوال اچھا نہیں لگتا۔ وہ لوگ جن کے اندر مجرمانہ احساسات موجود ہوں یا کسی جرم کا ارتکاب کرکے اسے مسلسل چھپانے میں مصروف ہوں' ان کا بھی یہی وطیرہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی آنکھیں چراتے رہتے ہیں قانون سے متعلق ماہرین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ تفتیش اور پوچھ گچھ کے دوران آنکھیں چرانے والے افراد میں سے اسّی فیصد یا تو مجرم ہوتے ہیں یا بہت کچھ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔''

مرزا قادیانی کی غیرمتناسب آنکھیں:

برسات کے بھیگے موسم میں اگر کسی چارپائی پر تمام رات برکھا برستی رہے تو صبح چارپائی کی جو غیرمتناسب حالت ہو جاتی ہے اُسے پنجابی زبان میں کہتے ہیں کہ ''منجی نوں کان پے گئی'' یعنی چارپائی کا ایک پایا اُونچا اور ایک نیچا ہو گیا۔ بالکل اسی طرح مرزا قادیانی کے چہرے کو بھی کان پڑی ہوئی تھی' اُسکی دائیں آنکھ چھوٹی جوذرا نیچے اور بائیں آنکھ بڑی جوذرا اوپر تھی۔ (دیکھئے تصویر مرزا)

خوبصورتی کی بنیاد دورخی تناسب:

ماہرین کے نزدیک خوبصورتی کی بنیاد دورخی تناسب (symmetry) ہے۔ یعنی دائیں اور بائیں طرف میں کتنی مطابقت ہے۔ مشہور ایکٹر ڈینزل واشنگٹن (Denzel Washington) کا چہرہ تقریباً مکمل متناسب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشہور پیوپل میگزین (People Magazine) نے اُسے اس وقت موجود لوگوں میں سب سے جنسی طور پر پُرکشش مرد (The Sexiest man alive) کہا ہے..... ماہرین حیاتیات رینڈی تھارن ہل اور ماہر

نفسیات اسٹیون گنگسٹیڈ (Steven Gangestad) نے کالج میں پڑھنے والے سینکڑوں لڑکے اور لڑکیوں کے اجسام کے تناسب پر تحقیقات کیں۔ داہنے اور بائیں اطراف کے چھ اعضاء مثلاً پیر' گھٹنے' ہاتھ' کلائیاں کہنیاں اور کانوں کی لمبائی اور چوڑائی کا مقابلہ کر کے ان ماہرین نے ہر فرد کے تناسب کا مقابلہ کیا۔ اس کے بعد اُنہوں نے ہر لڑکی اور لڑکے سے ایک خفیہ سوالنامہ پُر کروایا اور وہ اپنی ان تحقیقات کے نتائج سے مطمئن ہوئے..... متناسب لڑکے مقابلتہً زیادہ لڑکیوں کے دِل جیتنے میں کامیاب ہوگئے۔"

(بحوالہ سائنس ڈائجسٹ' مارچ 2000ء ص30)

اس تحقیق سے مرزا قادیانی کی بدصورتی واضح ہونے کے علاوہ اس بات پر بھی خوب روشنی پڑتی ہے کہ محمدی بیگم (مرزا قادیانی کی دُور کی عزیزہ جو کہ ایک خوبرو اور جوان دوشیزہ تھی) مرزا قادیانی کے دام محبت میں کیوں نہ پھنسی اور ساری زندگی مرزا قادیانی کی بھرپور کوششوں اور لالچوں کے باوجود اُسے کیوں ٹھکراتی رہی۔

دائیں آنکھ بائیں سے چھوٹی ہونے سے یادداشت میں کمی:

ماہرین کے مطابق اگر کسی شخص کی دائیں آنکھ چھوٹی اور بائیں آنکھ بڑی ہو تو ایسا شخص دماغی طور پر کمزور ہوتا ہے ڈاکٹر ولیم ایچ بیٹس کی تحقیقات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ کم بصارت والی دائیں طرف کی چھوٹی آنکھ سے اگر کوئی شخص کسی چیز کو غور سے دیکھے تو وہ چیز اُس کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جانے کی صورت میں اگر اُسے دوبارہ دکھائی جائے تو وہ شخص اُس چیز کو پہچاننے میں بڑی مشکل محسوس کرے گا۔

مختلف تجربات سے ڈاکٹر ولیم ایچ بیٹس نے یہ نتیجہ اخز کیا ہے کہ کسی آدمی کی دائیں آنکھ بائیں آنکھ سے کمزور اور چھوٹی ہونے پر وہ شخص کسی چیز کو دیکھنے میں بہتر یادداشت کا مظاہرہ نہ کر سکے گا۔

(ماخوذ "بیٹر آئی سائیٹ وِدآوٹ گلاسیز" مصنف ڈاکٹر ولیم ایچ بیٹس)

(Better Eye sight without Glasses By Doctor William H- Bates)

یہ چھڑی کس کی ہے؟

چنانچہ یہ بات بھی ڈھکی چھپی نہیں کہ مرزا قادیانی اپنی غیر متناسب ڈیڑھ آنکھوں کے باعث کسی چیز کو پہچاننے میں غلطی کا مظاہرہ کیا کرتا تھا۔ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

"بیان کیا مجھ سے مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب نے کہ جن دنوں میں گورداسپور میں کرم دین کا مقدمہ تھا۔ ایک دن حضرت صاحب کچہری کی طرف تشریف لے جانے لگے اور حسبِ معمول پہلے دُعا کے لیے کمرہ میں گئے جو اس غرض کے لیے پہلے مخصوص کرلیا تھا۔ میں اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ باہر انتظار میں کھڑے تھے اور مولوی صاحب کے ہاتھ میں اس وقت حضرت صاحب کی چھڑی تھی۔ حضرت صاحب دُعا کر کے باہر نکلے تو مولوی صاحب نے آپ کو چھڑی دی۔ حضرت صاحب نے چھڑی ہاتھ میں لے کر اسے دیکھا اور فرمایا کس کی چھڑی ہے؟ عرض کیا گیا کہ حضور ہی کی ہے جو حضور اپنے ہاتھ میں رکھا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا میں تو سمجھا تھا کہ یہ میری نہیں ہے۔ خاں صاحب کہتے ہیں کہ وہ چھڑی مدت سے آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔"

(سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۲۴۵، از مرزا بشیر احمد قادیانی)

بدنصیب ہیں وہ لوگ جو یہ پڑھنے کے بعد بھی ایک ایسے شخص کو نبی مانتے ہیں جس کی نہ تو آنکھیں درست تھیں اور نہ عقل۔

مرزا قادیانی کے موٹے ڈھیلے ہونٹ:

مرزا قادیانی کے ہونٹ موٹے، ڈھیلے اور آگے کو نکلے ہوئے تھے جو اُس کے کاذب ہونے کی بہت بڑی دلیل تھے۔ (دیکھیئے تصویر مرزا) یہ حقیقت مرزا قادیانی کے مرید عبدالقادر قادیانی کو بھی کچھ حد تک تسلیم تھی، چنانچہ اُس نے اپنی کتاب حیات طیبہ، ص ۴۷۵ پر لکھا ہے:

"آپ (مرزا قادیانی) کے لب مبارک پتلے نہ تھے۔"

گریس۔ اے۔ ریس کی تحقیق:

مرزا قادیانی جیسے موٹے اور باہر کو نکلے ہوئے ہونٹوں کے متعلق لنڈن کے شہرہ آفاق ماہر چہرہ شناس (Futurologist) گریس اے۔ ریس لکھتے ہیں:

"باہر کو نکلے ہوئے موٹے ہونٹ ایسے آدمی کو ظاہر کرتے ہیں جس میں شیخی بگھارنے کی عادت ہو۔ ایسے آدمی میں کافی جبلی خواہشات ہوں گی۔ اس میں نفاست نہیں ہوگی بلکہ وہ کھردرا ہوگا۔"

(کریکٹر ریڈنگ فروم دی فیس، بائے گریس۔ اے۔ ریس)

(Charactor Reading from the Face- by grace- A- Race)

ریسرچ جون گل مین:

دُنیا کے مشہور ماہر چہرہ شناس (Futurologist) جون گل مین نے ایسے ہونٹوں والے شخص کے متعلق لکھا کہ:

"آگے کو نکلے یا اُبھرے ہوئے ہونٹ ایسے شخص کے ہوتے ہیں جو اپنے الفاظ اور افعال یا تاثرات سے شیخی بگھارنے والا دکھائی دیتا ہے وہ اپنی کامیابیوں کا دکھاوا تعریف حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے اور دوسروں سے تعریف مانگتا ہے۔"

(اے۔ ٹو۔ زیڈ فیس ریڈنگ، بائے جون گل مین)

(A- to - z Face Reading by john Gilman)

باہر کو نکلے ہوئے موٹے ہونٹوں کے متعلق ان دونوں محققوں کی تحقیق کو اگر بہ یک نظر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ہونٹوں والے شخص میں مختلف عادات و خصائل ہوتے ہیں۔

مثلاً:

1 شیخی بگھارنے کی عادت۔
2 جبلی خواہشات کی زیادتی۔
3 غیر نفیس کھردری فطرت۔
4 دوسروں سے تعریف مانگنا وغیرہ۔

مرزا قادیانی کی زندگی کے مطالعے سے بھی یہی بات سامنے آتی ہے کہ ان دونوں محققوں کی تحقیق سو فیصد درست ہے کیونکہ مرزا قادیانی میں بھی یہ تمام کے تمام منفی عادات و خصائل موجود تھے۔

آیئے ان کی ادنیٰ سی جھلک کتب قادیان سے ملاحظہ فرماتے ہیں:

شیخی بگھاڑنا:

0 شیخی بگھارنے کا مطلب ہے ڈینگیں مارنا، اپنی جھوٹی بڑائی بیان کرنا، ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی عمر تمام ڈینگیں مارنے اور اپنی جھوٹی بڑائی بیان کرنے میں گزری مثلاً اُس کا کہنا تھا کہ اُسے خدا نے کہا ہے:

-O ''آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے اُونچا بچھایا گیا۔'' (تذکرہ، مجموعہ الہامات، ص ۶۳۸، طبع دوم، از مرزا قادیانی)

-O ''لولاکَ لما خلقت الافلاک''

ترجمہ: ''اے مرزا اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو میں یہ زمین و آسمان پیدا نہ کرتا۔''

(الاستفتاء خاتمہ حقیقۃ الوحی، ص ۸۵ و تذکرہ، ص ۶۰۴، ۶۴۹)

جبلی خواہشات کی زیادتی:

جبلی خواہشات کے معنی ہیں ایسی خواہشات جو فطری یا پیدائشی طور پر انسان میں پائی جائیں ۔ یہ خواہشات دو قسم کی ہوتی ہیں۔

1۔ مثبت جبلی خواہشات:

2۔ منفی جبلی خواہشات:

مثبت جبلی خواہشات یہ ہیں کہ انسان دوسروں کی مدد کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہے، اپنے والدین کی خدمت بجالائے اپنی رفیقہ حیات سے جائز طریقے سے جنسی تعلقات استوار رکھے، علمیت سے خود کو اور دوسروں کو مستفید کرے، بُرائی کو زیر کرنے کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہے اور ان خواہشات کی زیادتی یہ ہے کہ انسان اپنے پالن ہار سے دُعا گو ہو کہ وہ اُسے تمام مصائب و آلام سے نجات بخشے اُسکا خاتمہ بالخیر ہو، اُسے جنت الفردوس عطا ہو اور تمام انبیاء و رسل کی قربت مہیا ہو۔

اور منفی جبلی خواہشات یہ ہیں کہ کوئی شخص خود سرائی اور انانیت کا پجاری ہو، اپنے علاوہ ہر کسی کو نیچ سمجھے، ہوس رانی کی تسکین افزائی کے لیے ہر جائز و ناجائز عمل کر گزرے لالچ اور طمع سے کام لے اور ان خواہشات کی زیادتی یہ ہے۔ کہ وہ خود کو تخت نبوت پر سرفراز ہونے کا اہل سمجھے یا پھر دعویٰ خدائی کرنے میں بھی عار محسوس نہ کرے۔

چنانچہ کتاب ہذا کے اگلے صفحات میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ مرزا قادیانی کی شخصیت میں اس طرح کی تمام منفی جبلی خواہشات اور ان کی زیادتی پائی جاتی تھی۔

غیر نفیس کھردری فطرت:

مرزا قادیانی اپنی غیر نفیس اور کھردری تحریروں کے علاوہ خود بھی ایک غیر نفیس اور کھردری فطرت کا مالک تھا جس کا اندازہ آپ درج ذیل حوالوں سے کر سکتے ہیں:

مرزا قادیانی کا فرزند مرزا البشیر احمد قادیانی راقم ہے:

’’کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ، صدری، ٹوپی، عمامہ رات کو اُتار کر تکیہ کے نیچے ہی رکھ لیتے اور رات بھر تمام کپڑے جنہیں محتاط لوگ شکن اور میل سے بچانے کو ایک جگہ کھونٹی پر ٹانگ دیتے ہیں وہ بستر پر سر پر جسم کے نیچے ملے جاتے اور صبح کو ایسی حالت ہو جاتی کہ اگر کوئی فیشن کا دلدادہ اور سلوٹ کا دشمن ان کو دیکھ لے تو سر پیٹ لے‘‘

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۶۸، مصنفہ مرزا البشیر احمد قادیانی وحیات طیبہ، ص ۴۷۸، مصنفہ عبدالقادر قادیانی)

قادیانی اخبار ’’الحکم‘‘ میں لکھا ہے:

’’شیخ رحمت اللہ صاحب یا دیگر احباب کپڑے کے اچھے اچھے کوٹ بنوا کر لایا کرتے تھے۔ حضور کبھی تیل سر مبارک میں لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور داڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض اوقات سینہ تک چلا جاتا جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے۔‘‘ (قادیانی اخبار الحکم، جلد ۳۸، نمبر ۶، مؤرخہ ۲ فروری ۱۹۳۵ء)

دوسروں سے تعریف مانگنا:

مرزا قادیانی دوسروں سے اپنی تعریف کروانے کا بڑا شائق تھا۔ مثلاً اُس نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ: ’’میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے۔ پس میری تعریف کرو ...... اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم کی تعریف نہ چھوڑی اور اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔‘‘

(خطبہ الہامیہ، ص ۲۰، مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے موٹے اور باہر کو نکلے ہوئے ہونٹوں اور اُس میں ان منفی عادات کی موجودگی سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک نبی تو دور کی بات ایک شریف انسان بھی نہیں تھا۔

مرزا قادیانی کے بال:

گھنے بال چہرے کی خوبصورتی کی علامت ہوتے ہیں لیکن مرزا قادیانی کے بے ڈھبے سر کے بال نہایت کم تھے۔ جب وہ اپنی سکھوں جیسی پگڑی اُتارتا تو سر کا گنجا پن صاف دکھائی دیتا تھا۔ جو اُسکی بدصورتی کا بین ثبوت تھا۔ مرزا قادیانی کا مرید عبدالقادر قادیانی لکھتا ہے:

O- ”(مرزا قادیانی کے بال) گھنے اور کثرت سے نہ تھے بلکہ کم کم اور نہایت ملائم تھے۔“

(حیات طیبہ از عبدالقادر قادیانی)

مفتی محمد صادق قادیانی کا کہنا ہے:

”آخری عمر میں حضور کے سر کے بال بہت پتلے اور ہلکے ہو گئے تھے۔ چونکہ یہ عاجز ولایت سے ادویہ وغیرہ کے نمونے منگوایا کرتا تھا غالباً اس واسطے مجھے ایک دفعہ فرمایا:

”مفتی صاحب سر کے بالوں کے اُگانے اور بڑھانے کے واسطے کوئی دوائی منگوائیں۔“

(ذکر حبیب، ص۱۷۳ از مفتی محمد صادق)

O- ”دوا پہنچ گئی ایک اشتہار بالوں کی کثرت کا شاید لندن میں کسی نے دیا ہے اور مفت دوا بھیجتا ہے۔ آپ وہ دوا بھی منگوالیں تاکہ آزمائی جائے۔ لکھتا ہے کہ اس سے گنجے بھی شفا پاتے ہیں۔“

(مرزا قادیانی کا خط مفتی محمد صادق قادیانی کے نام، ذکر حبیب، ص۳۶۰ از مفتی محمد صادق قادیانی)

بالوں کی کمی اور گنجے پن پر سائنسی ریسرچ:

بالوں کی کمی اور گنجے پن پر دُنیا کے مشہور ماہر چہرہ شناس (**Futurologist**) جون گل مین لکھتے ہیں:

”بالوں کی کمی کمزوری کی علامت ہے۔ گنجا پن قوت اور صلاحیت کی کمی کا دوسرا نام ہے۔ ایسا شخص آسانی سے زیر کیا جاسکتا ہے۔“

(اے ٹو زیڈ فیکس ریڈنگ' بائے جون گل مین

(A TO Z Face Reading by John Gillman

یہی وجہ تھی کہ مرزا قادیانی ایک کم صلاحیت' کمزور اور ڈرپوک انسان تھا۔ وہ اپنے مدمقابل آنے والوں سے ہمیشہ زیر اور شکستہ خاطر ہو جاتا تھا جب گولڑہ شریف کی روحانی ہستی حضرت پیرِ مہر علی شاہ گولڑویؒ نے مرزا کو لاہور میں مناظرہ کرنے کا چیلنج دیا تو لاہور میں مناظرے کی طے شدہ تاریخ سارا دن مرزا قادیانی کا انتظار کرنے میں گزر گئی اور مرزا قادیانی ڈر کے مارے حضرت پیر صاحبؒ کے مدمقابل آنے کی جرأت نہ کرسکا۔ اسی طرح جب حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے مرزا قادیانی کو اس بات کا چیلنج دیا کہ آؤ ہم دونوں بادشاہی مسجد لاہور کے مینار پر چڑھ کر بہ یک وقت چھلانگ لگاتے ہیں جو سچا ہوگا وہ صحیح سلامت زندہ بچ جائے گا۔ لیکن مرزا قادیانی نے خوف کے باعث آپؒ کا یہ چیلنج بھی قبول نہ کیا اور اپنے کاذب ہونے پر مہر ثبت کردی۔

☆☆☆☆

(حصہ دوم)

گناہ' بیماری اور مرزا قادیانی

(قرآن وسائنس کے حوالے سے ایک تجزیہ)

گناہ‘ بیماری اور مرزا قادیانی

(قرآن وسائنس کے حوالے سے ایک تجزیہ)

مجمع عوارض‘ پیکرِ گناہ‘ سراپا عصیان‘ مرزائے قادیان کے ذہن نارسا کا وسوسہ شیطانی ہیولا بن کر اُس پر ظاہر ہوا۔

پوچھا: کون؟
آواز آئی: تیرا فرشتہ ٹیچی ٹیچی
پوچھا: کیسے آئے؟
کہا: اے مرزا تیرے خودساختہ ربِ افرنگ کی جانب سے تجھ پر وحی لایا ہوں کہ

’’ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لے لیا ہے‘‘ (تذکرہ، مجموعہ الہامات ۸۰۳، طبع دوم از مرزا قادیانی) مرزا قادیانی وفورِ مسرت سے پھول گیا اور کیف تصور سے جھوم گیا کہ نبوت بھی گھڑی اور صحت وتندرستی سے بھی بے پرواہی ہوئی۔

مگر جھوٹ کی بنیاد پر سچائی کے محل تعمیر نہیں ہوتے خودساختہ خیالات حقائق تبدیل نہیں کر سکتے ‘عوارضات سے دامن چھوٹنا تو دور کی بات جو امراض اب تک نہ تھے وہ بھی لاحق ہوئے۔ دائم المرضی جو تھی وہ قائم رہی۔ مراق، ہسٹیریا یا دورانِ سر، دردِ گردہ، خارش، ذیابیطس کے ساتھ ساتھ پیچس، سرعت بول اور خونی قے بھی آن وارد ہوئے اور پھر ہیضہ شریف تو ایسے آن چمٹے کہ جان سے ہی لے گئے۔ دست زیریں حصہ میں تو جاری ہی تھے منہ سے بھی پاخانہ بہا پتہ چلا کہ وحی تو یہ تھی کہ ’’اے مرزا ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لے لیا ہے‘‘ مگر اس کا مفہوم یوں بنا کہ ’’اے کذاب! اب تو امراض کا گڑھ بنا اور

ذلت کی موت کا سزاوار ہوا۔" بیماریوں کی یلغار نے مرزا قادیانی کے ناک میں ایسا دم کیے رکھا کہ اُس نے اپنے پہلے الہام پر قلم تنسیخ پھیرتے ہوئے ایک جگہ یوں رقم کیا:

"Life of Pain." (لائف آف پین)" (تذکرہ طبع دول دسمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۶۳)

؎ اُلٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا۔
دیکھا اس بیماریِ دل نے آخر کام تمام کیا۔

مرزا قادیانی اس کائنات میں سب سے زیادہ غلیظ، ناپاک اور گنہگار وجود تھا، اسی لیے خدائی انتقام نے اُس کی روح وجسد کی صحت مندیاں اُس سے چھین لی تھیں۔ غضب الٰہی نے صحت کی روح پروروادیوں سے اُس کی ناپاک شخصیت کا رخ بیماریوں کے ذلت کدوں کی طرف موڑ دیا تھا۔ اس عتاب کی بڑی وجہ مرزا کی مخالفت اسلام میں یدطولا لے جانا تھی۔ مرزا قادیانی نے اپنا سارا سرمایہ حیات اسی مشن پر لگا دیا۔ اس جنگ میں اُسکی چالبازیوں، جگر کاویوں اور جان سوزیوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اُس نے اپنے اندر کی انسانیت اور اخلاق کو تھپکی دے کر ہمیشہ کی نیند سلا دیا تھا، جس سے اُس میں جھوٹ، نشہ بازی، دروغ گوئی، لالچ طمع، افترا پردازی۔ دریدہ دہنی، فحش کلامی اور لاتعداد اخلاق سوز گناہوں نے جنم لیا۔ مرزا قادیانی کی انہی احکاماتِ اسلامی کی مخالفتوں، گستاخیوں اور اس کے اخلاق سوز گناہوں نے بیماریوں کا ابرِ زحمت بن کر اُس پر برسنا شروع کر دیا۔ یہ مرزا قادیانی کے اپنے اعمال تھے جن کی ایک سزا بیماریوں کے رُوپ میں اُسے ملی۔

بیماری اور گناہ از قرآن

قرآن عزیز میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما اصابکم مّن مصیبته فبما کسبت ایدیکم

ترجمہ: "تمہاری ہر مصیبت تمہارے ہی اعمال کا نتیجہ ہے"

قرآن کا فیصلہ ہے کہ بدکار نفوس مکافات عمل کی خدائی چکیوں میں ازل سے بلاریب پس رہے ہیں اور ابد تک پستے رہیں گے۔ انکا بیماریوں کی دلدلوں سے نکلنا محال ہوگا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ام حسب الذین یعملون السّیّات ان یسبقونا ط سآء مایحکمونo (۲۹ : ۴)

ترجمہ: ''کیا بدکاروں کا خیال یہ ہے کہ وہ ہم سے بچ کر نکل جائیں گے؟ ان کا یہ خیال نہایت خام ہے اور غلط ہے''۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

ولا یزال الّذین کفروا تصیبهم بما صنعوا قارعة او تحلّ قریباً من دار هم.(۱۳ : ۳۱)

ترجمہ: ''کھڑکھڑاہٹ پیدا کرنے والے حادثے یا تو بدکاروں کو ہمیشہ براہ راست نشانہ بنائیں گے اور یا خوف پیدا کرنے کے لیے ان کے گھروں کے قریب نازل ہوں گے''۔

نفوسِ قدسیہ کو دکھ' بیماریوں سے نجات ملنا:

لیکن دوسری طرف مشیت ایزدی کے سانچوں میں ڈھلنے والے جادۂ تسلیم ورضا کے پیکر جن کی جبینوں سے نور عبادت فضا میں بکھر رہا ہوتا ہے اور جن کے سینوں میں عشق خدا ورسول ، فیاضی ، پاکیزگی ، اور گداز کی شمعیں جل رہی ہوتی ہیں وہ دکھ تکالیف ، بیماریوں اور آفات سے محفوظ ہوجاتے ہیں۔ قرآن مجید اس کی تصدیق یوں کرتا ہے:

وینجیّ الله الذین اتقوا بمفازتهم لهمر لایمسهم السؤ ولا هم یحلنون0 (۳۹ : ٦١)

ترجمہ: ''اللہ نیک لوگوں کو ہر الجھن سے کامیاب بنا کر نکالتا ہے انھیں نہ کوئی دکھ ستا سکتا ہے اور نہ پریشانی''

2 . **ولنجز ینهّم احسن الذّی کا نوا یعملون ط (۲۹ : ۷)**

ترجمہ: ''جو لوگ ایمان لانے کے بعد پاکیزہ ، نیک اور عمدہ کام کریں گے ہم ان کے دکھ یقیناً دور کریں گے اور انھیں بہترین اجر دیں گے''۔

یہ خدائے قادر مطلق کا وعدہ ہے جس میں غلطی کی گنجائش نہیں

ان وعدالله حقّ'

اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے

گناہ اور بیماری کے تعلق پر جدید سائنسی تحقیق:

بھاگو گے پھینک پھینک کے تیغیں لڑائی سے
گر مرد ہو تو اب نہ سرکنا لڑائی سے

دائمی گناہوں سے انسان دائم المریض کیسے بن جاتا ہے؟ ڈاکٹر غلام جیلانی برق صاحب

لکھتے ہیں کہ:

''دنیوی منصوبہ بندی کے لیے دو چیزیں بڑی اہمیت رکھتی ہیں صحیح تجویز اور جسمانی صحت، تجاویز غلط یا خام ہوں تو نتائج کبھی صحیح نہیں نکل سکتے، جسمانی صحت جواب دے جائے تو انسان چارپائی کا بوجھ بن جاتا ہے۔ تجاویز عالمِ بالا سے آتی ہیں اور وہاں دو قسم کی طاقتیں رہتی ہیں۔

نیک یعنی ملائکہ

اور بد یعنی شیطان

یہ دونوں طاقتیں دماغ میں مسلسل تجاویز ڈالتی رہتی ہیں۔ جب کسی انسان کا تعلق ملائکہ سے کٹ جائے تو اس پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے اور پھر اس کی تجویز کا انجام تباہ کن ہوتا ہے۔ ایسا آدمی ایسی بس پر سوار ہوتا ہے جس نے آگے چل کر کسی کھڈ میں گرنا ہو۔ اللہ کے نیک بندوں کو ایسے حوادث سے دوچار نہیں ہونا پڑتا۔ ملائکہ ان کے دماغ میں صحیح تجاویز ڈالتے ہیں: **له معقبٰت منۢ بين يديه و من خلفه يحفظونه من امر الله** ؕ (رعد: ۱۱)

ترجمہ: ''ہم نے انسان کے آگے اور پیچھے محافظ مقرر کر رکھے ہیں جو اسے ہمارا اشارہ پا کر ہر مصیبت سے بچاتے ہیں۔''

اور گنہگاروں سے یہ محافظ چھین لیے جاتے ہیں:

سانحہ:

پادری لیڈ بیٹر یورپ کے بہت بڑے عیسائی صوفیاء میں سے تھے اور تیسری آنکھ سے جسم لطیف کو دیکھ سکتے تھے۔ یہ ایک کتاب میں لکھتے ہیں کہ میں نے ایک مزدور کے جسم لطیف کو دیکھا تو وہ ناسوروں سے بھرا نظر آیا۔ اسے پاس بلا کر اس کے جسم خاکی کا معائنہ کیا تو وہاں بھی تین ناسور نظر آئے۔ میں نے اسے اپنے پاس رکھ لیا۔ ہر روز اس سے عبادت اور زبور مقدس کی تلاوت کراتا تھا۔ اندازاً دو ماہ کے بعد اسے مکمل شفا ہو گئی۔ میں نے اس کے جسم لطیف پر نظر ڈالی تو وہ بھی صحت پا چکا تھا۔ اس واقعہ اور بعد کے لاتعداد تجربات سے لیڈ بیٹر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بیماری پہلے جسم لطیف کو لگتی اور وہاں سے جسم خاکی میں منتقل ہوتی ہے اور یہ امراض گناہ (بدزبانی، بدکاری، بداندیشی وغیرہ) سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسمائے الٰہیہ اور آیات میں یہ طاقت موجود ہے کہ گناہ کے اثرات کو زائل کر دیں اس لیے اگر کوئی شخص

گناہوں کی وجہ سے مبتلائے امراض ہے تو وہ تین کام کرے۔

اوّل: گناہ سے توبہ

دوم: عبادت، درود، تلاوت

سوم: زبان، قلم، ہاتھ اور مال سے انسانی خدمت

مرض لازماً دور ہو جائے گا۔ (لیکن دائم المرض مرزا قادیانی ان تینوں کاموں کے بالکل برعکس کرتا۔ ناقل)

موجودہ صوفیائے مغرب سالہا سال کی تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جسم لطیف ایک سانچہ ہے جس میں جسم خاکی ڈھلتا ہے۔ اگر سانچہ ٹیڑھا یا بدنما ہو تو ڈھلی ہوئی چیز کا بدنما ہونا یقینی ہے۔ گناہ سے جسم لطیف بدنما اور اطاعت وعبادت سے حسین ودلکش بن جاتا ہے۔ بدکاروں کے اجسام لطیفہ مرجھا جاتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے چہروں پر خشکی یبوست اور نحوست ناچنے لگتی ہے (ثبوت کے طور پر مرزا قادیانی کی تصویر دیکھئے۔ ناقل)

امریکہ کا ایک ڈاکٹر کہتا ہے:

The mind is the natural protector of the body . Vice of all sorts produces leprosy and other diseases in the soul which reprodvces them in the body. Anger changes the chemial properties of the saliva to a poison dangerous to life ----- on the other hand love, good will , benevolence and kind liness tend to stimrlate healthy, purifying and life- giving flow of bodily secretions which eounteract the diseases givin effects of the vices. (In tune with the infinite - by R.W. Trine p.39)

ترجمہ: دماغ جسم کا فطری محافظ ہے۔ گناہ کسی قسم کا بھی ہو جسم لطیف (روح) میں مختلف امراض پیدا

کرتا ہے اور وہاں سے یہ بیماریاں جسم میں منتقل ہو جاتی ہیں۔ غصہ سے تھوک میں ایسی کیمیائی تبدیلی آتی ہے کہ وہ خطرناک زہر میں بدل جاتی ہے۔ دوسری طرف محبت، نیک دلی، فیاضی اور مہربانی سے جسم میں ایسی رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں جو گناہ کے امراض آفریں اثرات کو دور کر دیتی ہیں۔

حضرت مسیحؑ اور مریض

آپ جانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام زبردست روحانی طاقت کے مالک تھے۔ آپ مادر زاد اندھوں' بہروں اور برسوں کے کوڑھیوں اور فالج زدہ انسانوں کو صرف چھو کر اچھا کر دیتے تھے۔ جب کوئی مریض آپ کے پاس جاتا تو پوچھتے

Do You belive?

ترجمہ: کیا تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو؟

اور پھر اسے اچھا کرنے کے بعد ہدایت دیتے:

Go and sin no more

ترجمہ: جاؤ اور آئندہ گناہ نہ کرو

آپ کا ارشاد ہے:

My words and life of to them that find them and health to all their flesh.

ترجمہ: دکھ اسی وقت تک باقی رہتا ہے جب تک کہ گناہ باقی رہے۔ گناہ چھوڑتے ہی دکھ دور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دُکھ کا سبب باقی نہیں رہتا۔ (بحوالہ من کی دُنیا)

منفی خیالات سے بیماری، پروفیسر گنس کے تجربات

ہر ایک جذبے اور خیال کا ہمارے دماغ پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ خیالات کی تیزی کے مطابق ہی ہمارے ماتھے پر لکیریں کھنچ جاتی ہیں۔ پروفیسر گنس نے ایسے تجربات کئے ہیں' جن سے واضح ہو گیا ہے کہ منفی خیالات کے ذریعے جسم کے اندر ایسے عناصر کی آمیزش ہو جاتی ہے' جس سے خون کے دورے کا مکمل عمل مضر رساں ہو جاتا ہے۔ بُرے خیالات کے زہریلے اثرات کا براہ راست اثر جسم کے غذائی

حصوں پر پڑتا ہے' جوں ہی دل میں کوئی برا خیال آتا ہے تو جسم کے اندر کیمیکل کمپاؤنڈ میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔ اس سے صحت پر براہ راست اثر پڑتا ہے' چونکہ ہر خیال کا براہ راست اثر جسم پر پڑتا ہے' اس لئے برے خیالات ہمارے جسم کو کمزور اور بیمار بناتے ہیں۔ (ورلڈ مین اینڈ ڈیمنڈ بحوالہ سنت نبوی اور جدید سائنس جلد 3 ص 151)

ڈاکٹر نارمن اور الیگزس کیرل کی تحقیقات

ڈاکٹر نارمن وینسینٹ پیلا اپنی کتاب ''مثبت سوچ کے حیرت انگیز نتائج'' میں لکھتے ہیں کہ ''بعض خیالات انسانی جسم کو بیمار کردیتے ہیں۔ ان خیالات میں نفرت، خوف اور کشیدگی قابل ذکر ہیں۔

الیگزس کیرل کہتے ہیں کہ رشک، نفرت اور خوف فطری تقاضے ہیں' لیکن ان میں شدت کی وجہ سے جسم میں کیمیائی تبدیلیاں ہوجاتی ہیں۔ اس کے برخلاف اچھے یا مثبت خیالات مثلاً محبت، یقین و اعتماد اور سکون کے جسم پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور جسم امراض سے محفوظ ہوجاتا ہے۔''

(مہلک عادات' نبوی طریقے اور جدید سائنس)

فزیالوجسٹ ریچٹ کی تحقیق

فرانس کے مشہور فزیالوجسٹ (ریچٹ) نے اپنی کتاب

(Thirty years psychical Research)

''تھرٹی ییر فیزیکل ریسرچ'' میں لکھا ہے کہ:

''گناہوں کی وجہ سے اس (مرزا قادیانی۔ ناقل) کی روح ''ناپاک ہو کر آئندہ آنیوالے اجسام کو بھی ناپاک کردیتی ہے اور یہ گناہوں کا عذاب دراصل مرض کی موروثیت کہلاتا ہے''

راک فیلر انسٹی ٹیوٹ کے مشاہدات

ہرنام داس کویراج اپنی تصنیف ''غذا سے حسن صحت وتوانائی'' ص ۱۶ پر رقم طراز ہے کہ:

''یہ قدرت کے منشا کے عین مطابق ہے کہ اگر انسان اخلاقی دماغی اور جسمانی گناہوں سے بچ کر رہے تو کمزوری، بڑھاپا...... پر غلبہ پایا جاسکتا ہے۔''

ایک امریکن سائنس دان نے بجا فرمایا ہے۔

Man never dies, he kills himself

یعنی انسان کبھی مرتا نہیں۔ یہ اپنے آپ کو خود مار دیتا ہے نیویارک کے راک فیلر انسٹی ٹیوٹ میں مشاہدے اور تجربے کئے گئے اور ثابت کیا گیا کہ جب جب کوئی بیمار ہوا' جب جب کوئی کسی بیماری کا شکار ہوا تب تب انسان کی اپنی خطا اُس کے چسکے، اس کی اپنی نفسانی خواہشات اور اس کی اپنی بدعملیاں ذمہ دار تھیں۔"

آیات قرآنی اور ان سائنسی تشریحات سے یہ حقیقت عین الیقین کی طرح آشکار ہو جاتی ہے کہ مستقل بدکوشیوں سے جہاں نورانیت و روحانیت پاش پاش ہو جاتی ہے وہاں بدنی امراض کے بھڑکتے آتش کدوں میں صحت و نجات بختیاں بھی گر کر خاکستر ہو جاتی ہیں الحمداللہ! مسلمان ایسے دین کا پیرو کار ہے جو اُسے مکمل ضابطہ حیات عطا کرتا ہے، اسلامی تعلیمات میں مسلمان کو خدا اور رسول کی مکمل اطاعت شعاری کا حکم ہے جس سے وہ گناہوں اور بدکاریوں سے بچ کر بیماریوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔ جدید تحقیقات کے مطابق دُنیا بھر میں مسلمان سب سے کم بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ خطرناک بیماریوں کا سب سے زیادہ شکار یہودی' دوسرے نمبر پر عیسائی اور تیسرے نمبر سکھ اور ہندو چوتھے نمبر پر مختلف قومیں، جبکہ مسلمان صرف پانچ فیصد سے کم ہوتے ہیں۔

"جی این این" کے سروے کے مطابق اگر دُنیا میں سو کینسر کے مریض ہوں تو مذہبی لحاظ سے **40** فیصد یہودی، **30** فیصد عیسائی، **15** فیصد ہندو اور سکھ، **10** فیصد مختلف قوموں کے افراد جب کہ مسلمان صرف **5** فیصد اس موذی مرض کا شکار ہوں گے۔ (بحوالہ ماہنامہ راہنمائے صحت دسمبر **1999**ء)

لیکن مختلف بیماریوں کا جب قادیانیوں خصوصاً مرزا قادیانی پر سروے کیا گیا تو ایک نہایت دلچسپ رپورٹ یہ سامنے آئی کہ بیماریوں کے معاملہ میں مرزا قادیانی یہودیوں سے بھی دس قدم آگے نکل گیا اور اس قدر بیماریوں کا شکار ہوا کہ پوری دُنیا میں اتنا بڑا بیمار شخص آج تک پیدا نہیں ہوا، اس لیے اگر اُسے بیماریوں کا عالمی چیمپئن کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

ہم اپنے اس دعوے کے ثبوت وصداقت میں مرزا قادیانی کی بیماریوں کی ادنیٰ جھلک بحوالہ کتب قادیان پیش کرتے ہیں جو اُسکی حیات بد کی بدکاریوں کو واضح کرتے ہوئے اُسکی جھوٹی نبوت پر

سچ کی ملمع سازی کو چاک کرتی ہے۔

مرزا قادیانی کی بیماریاں:

دائم المریضی:

مرزا قادیانی راقم ہے:

"میں ایک دائم المرض آدمی ہوں" (مبارک ہو۔ ناقل)

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ ص ۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا قادیانی نے خود کو دائم المرض لکھ کر اپنے قلم سے اپنی ہی جھوٹی نبوت کو سب کے سامنے واضح کر دیا ہے۔ مرزا قادیانی کو دعویٰ نبوت کرنے کا تو بہت شوق تھا لیکن اُسے کسی نے یہ نہیں بتایا کہ نبی کبھی دائم المرض نہیں ہوا کرتا اور جو دائم المرض ہو وہ نبی نہیں ہو سکتا۔

بیماریوں کی برسات:

"ہمیشہ درد سر اور دورانِ سر اور کمی خواب اور تشنج دِل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ بیماری زیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے۔"

(لیکن پھر بھی تو نے گناہ نہ چھوڑے۔ ناقل)

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ ص ۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

سو سو دفعہ پیشاب اور عوارض ضعف:

"اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دِن کو پیشاب آتا ہے۔ اور اس قدر پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔" (ایضاً)

قارئین! مرزا قادیانی پر خدائی پکڑ اور عذاب الٰہی کا مشاہدہ کیجیئے کہ بقول اُس کے اُسے دن یا رات کو سو سو دفعہ پیشاب آتا ہے ایک دن یا رات 12 گھنٹوں کی ہوتی ہے۔ 12 گھنٹوں کے اگر منٹ نکالے جائیں تو اُن کی تعداد 720 بنتی ہے۔ 720 منٹوں میں سے اگر 20 منٹ نکال بھی دیئے جائیں تو باقی 700 منٹوں میں مرزا قادیانی کو 100 سو دفعہ پیشاب آتا تھا۔ یعنی ٹھیک سات (7) منٹ بعد پیشاب کی گھنٹیاں اُسے بیت الخلاء میں لے جاتی تھیں۔ اور سارا دن یہی سلسلہ جاری رہتا۔ ایسے

شخص کے متعلق تو نبوت کا تصور کرنا بھی کفر ہے۔ لیکن تعجب ہے مرزائیت کے انتخاب پر جو ایسے شخص کو نبی مان کر خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔

دورانِ سر اور ہسٹیریا کا دورہ:

مرزا بشیر احمد ایم۔ اے قادیانی ابن مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دورانِ سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی مگر یہ دورہ خفیف تھا پھر اس کے کچھ عرصے بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرمانے لگے آج کچھ طبیعت خراب ہے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کا ایک گاگر گرم کر دو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہوگی چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا خراب ہوگئی ہے۔ میں پردہ کرا کر مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔''

؎ کب تلک سکہ چلے گا جھوٹ کا
آخر اللہ کی پکڑ میں آگیا
یہ خدائی قہر کی ہے ابتداء
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا
(ناقل)

(سیرت المھدی حصہ اول ص ۱۳ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

پٹھوں کا کھچاؤ اور سر چکراؤ:

''والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ خاکسار

نے پوچھا دوروں میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھینچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

مراق، غم اور سوئے ہضم:

"مراق کا مرض حضرت صاحب کو موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اسباب کے ماتحت پیدا ہوا تھا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت تفکرات، غم اور سوئے ہضم تھا۔ جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامت مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔" (رسالہ ریویو قادیان ص ۱۰، بابت اگست ۱۹۲۶ء)

قادیانیو! ہمارا دعویٰ ہے کہ کسی سچے نبی کو مراق (یعنی جنون) کی بیماری نہیں ہو سکتی۔ تم ثابت کرو کہ کسی سچے نبی کو بھی مراق کی بیماری ہوئی ہو اور منہ مانگا انعام حاصل کرو۔ لیکن میرا تجربہ ہے کہ:

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

ہسٹیریا:

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

خونی قے:

پھر یک لخت بولتے بولتے آپ کو ابکائی آئی اور ساتھ ہی قے ہوئی جو خالص خون کی تھی جس میں کچھ خون جما ہوا تھا اور کچھ بہنے والا تھا۔ حضرت نے قے سے سر اُٹھا کر رومال سے اپنا منہ پونچھا اور آنکھیں بھی پونچھیں جو قے کی وجہ سے پانی لے آئی تھیں۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۸۰ از مرزا بشیر احمد قادیانی)

(اُس دن ضرور کسی کی غیبت یا چغلی کی ہوگی۔ ناقل)

تیس برس سے بیماریاں:

مرزا قادیانی اپنی تصنیف نسیم دعوت'' میں رقم طراز ہے:

'' مجھے دو مرض دامن گیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصے میں کہ سر درد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا۔ یہ دونوں بیماریاں قریب تیس برس سے ہیں۔''

(نسیم دعوت ص ۶۸، مصنفہ مرزا قادیانی) (لیکن پھر بھی تجھے عقل نہ آئی۔ ناقل)

نامردی:

مرزا قادیانی نے اپنی نامردی کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا کہ:

'' ایک ابتلا مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا۔ کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا۔ اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا...... میری حالت مردی کالعدم تھی۔ اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔ اس لئے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا (اور بعض نہایت ہی خوش ہوئے۔ ناقل)...... کہ آپ بباعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ تھے۔''

(تریاق القلوب، ص ۳۵، مصنفہ مرزا قادیانی، مندرجہ تذکرہ ص ۱۲۹، ایڈیشن دسمبر ۱۹۳۵ء)

'' جب میں نے شادی کی تھی تو اس وقت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔''

(خاکسار غلام احمد قادیان ۲۲ فروری ۱۸۸۷ء مکتوب احمدیہ جلد پنجم خط نمبر ۱۴، منقول از نوشتہ غیب مؤلف خالد وزیر آبادی)

مرزا قادیانی نے اپنی ساری زندگی نامردی کے گھوڑے پر بیٹھ کر گزاری، اُسے تمام عمر ذیابیطس، مرض قلب، ہائی بلڈ پریشر اور پیشابی نظام کی خرابیاں دامن گیر رہیں۔ تھائی لینڈ کے ماہر بولیات (یورولوجسٹ) ڈاکٹر اپیچیت کونگا نند کے مطالعے نے ثابت کیا ہے کہ عدم استادگی (نامردی) کی بڑی وجہ (یہی) ذیابیطس، مرض قلب، ہائی بلڈ پریشر اور پیشابی نظام کی خرابیاں ہوتی ہیں۔ (ہمدردِ صحت فروری ۲۰۰۱ء ص ۱۱)

مرزا قادیانی کی نامردی پر اُسکے اپنے اعتراف اور اس ٹھوس ثبوت کے بعد یقیناً اُس کی اولاد کے وجود کا سوال پیدا ہوگا تو تحقیق بتلاتی ہے کہ وہ تمام کی تمام اولاد مرزا قادیانی کی نہیں بلکہ اوروں کی خصوصاً قادیانی خلیفہ اول حکیم نورالدین کی ہے۔ مرزا قادیانی کی شادی بڑھاپے میں ایک دوشیزہ نصرت جہاں بیگم سے ہوئی تھی، مرزا کی زندگی تو پہلے ہی بیماریوں کی وجہ سے موت کی ہچکیاں لے رہی تھی اور اوپر سے نامردی کی مصیبت، یہی وجہ تھی کہ نصرت جہاں بیگم مرزے کے جواں مرد مریدوں کو پسند کرتی تھی اور بے غیرتی کا جھنڈا لہراتے ہوئے مرزا قادیانی کو چھوڑ کر زیادہ تر اُس کے مریدوں کے ساتھ شاپنگیں کرتی پھرتی اور راتیں باہر رہتی۔ مرزا قادیانی کا ایک عقیدت کیش ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی لکھتا ہے:

''بیوی صاحبہ مرزا جی کے مریدوں کو ساتھ لے کر لاہور سے کپڑے بھی خود ہی خرید لایا کرتی تھیں۔''

(کشف الظنون مرتبہ ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی لاہور ص ۸۸)

اس سفر میں ایک دن اور رات سے زیادہ عرصہ بھی لگ جاتا تھا۔ اور اس کے ہمسفروں میں حکیم نورالدین قادیانی بھی ہوتا جس کی شکل اور مرزا قادیانی کے نام نہاد بیٹوں (مرزا بشیر احمد قادیانی، مرزا بشیر الدین قادیانی) کی شکلوں کی مشابہت بھی بہت سے راز فاش کر دیتی ہے۔

دورے کی سختی سے ٹانگیں باندھنا

مرزا بشیر احمد قادیانی راقم ہے:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا افضل احمد کو بھی اطلاع دے دی اور وہ دونوں آ گئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت (مرزا) صاحب کو دورہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس وقت میں نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا افضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک رنگ جاتا تھا۔ اور وہ کبھی اُدھر بھاگتا تھا اور کبھی اِدھر، کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے۔''

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۲ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

سخت بیمار

''میں (مرزا قادیانی) چندروز سے سخت بیمار ہوں بعض اوقات جب دورہ دورانِ سر شدت سے ہوتا ہے تو خاتمہ زندگی محسوس ہوتا ہے۔ ساتھ ہی سر درد بھی ہے۔ ایسی حالت میں روغن بادام سر اور پیروں کی ہتھیلیوں پر ملنا اور پینا فائدہ مند محسوس ہوتا ہے۔''

(مرزا قادیانی کا خط حکیم محمد حسین قریشی کے نام...... خطوط امام بنام غلام ص ۵)

دل گھٹنے کا دورہ اور ہاتھ پاؤں سرد

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ اس وقت غروبِ آفتاب کا وقت بہت قریب تھا مگر آپ نے روزہ توڑ دیا۔''

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۳۱)

اوپر نیچے عوارضات

''دو مرض میرے لاحق حال ہیں۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسرا بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاب ہے اور یہ دونوں (امراض) مرضیں اس زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۲۰۶ '۲۰۷ مؤلفہ مرزا قادیانی)

(منقول از اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۳۶ نمبر ۴۷ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۴۸ء)

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

قادیانیو! دیکھا تم نے مرزا قادیانی بھی بیماری اور گناہ کے تعلق پر معترف ہے اور خود اس بات کا مصدق ہے کہ جب سے اُس نے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا (یعنی بہتان عظیم کا آغاز کیا)

تب سے اُس پر بیماریوں کے تیر برس رہے ہیں۔

عصبی کمزوری

''حضرت (مرزا) صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دورانِ سر، دردِ سر، کمی خواب، تشنجِ دِل، بدہضمی،

اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا‘‘

(رسالہ ریویو قادیان بابت مئی ۱۹۳۷ء)

پیر اور بدن کی بے آرامیاں

’’ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود سر کے دورہ میں پیر بہت جھسواتے تھے اور بدن زور سے دبواتے تھے، اس سے آپ کو آرام محسوس ہوتا تھا‘‘

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۸۷)

(اُلجھی لٹ سلجھ جاتی اگر دُنیائے مرزائیت میں کوئی غیرت مند بدن دبانے کی خدمت سرانجام دیتے ہوئے گلا بھی دبا دیتا تو آنے والے کئی نفوس کا ایمان بچ جاتا۔ ناقل)

دردِ گردہ کی تکلیف

’’ایک دفعہ حضرت صاحب کو بہت سخت دردِ گردہ ہوا جو کئی دن تک رہا۔ اس کی وجہ سے آپ کو بہت تکلیف رہی اور رات دن خدام باہر کمرہ میں جمع رہتے۔‘‘ (گناہوں کا انجام۔ ناقل)

(ذکر حبیب ص ۱۲۹ از مفتی محمد صادق قادیانی)

دورانِ سر کی تکلیف

’’خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو کبھی کبھی دورانِ سر کی تکلیف ہو جاتی تھی۔ جو بعض اوقات اچانک پیدا ہو جاتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب گھر میں ایک چار پائی کو کھینچ کر ایک طرف کرنے لگے تو اس وقت اچانک چکر آ گیا اور لڑکھڑا کر گرنے کے قریب ہو گئے۔ مگر پھر سنبھل گئے۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۱۳)

؎ ابھی کھا کہ ٹھوکر سنبھلنے نہ پائے
کہ اور کھائی ٹھوکر سنبھلتے سنبھلتے

(ناقل)

سخت بیماری نبض بند

’’بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد نے بواسطہ مولوی رحیم بخش ایم اے کہ ایک مرتبہ والد

صاحب (مرزا قادیانی) سخت بیمار ہوگئے اور حالت نازک ہوگئی اور حکیموں نے ناامیدی کا اظہار کر دیا اور نبض بھی بند ہوگئی مگر زبان جاری رہی۔ والد صاحب نے کہا کیچڑ لاکر میرے اوپر اور نیچے رکھو چنانچہ ایسا کیا گیا اور اس سے حالت روبہ اصلاح ہوگئی" (جیسی روح ویسا علاج۔ ناقل)

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۲۱)

دماغی کمزوری کا حملہ اور بے ہوشی

"پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوا کہ جب حضور سخت جسمانی محنت کیا کرتے تو اچانک آپ کے دماغ پر ایک کمزوری کا حملہ ہوتا اور بے ہوش ہو جاتے۔" (پرانا جوتا سنگھاتے تو ہوش آ جاتا۔ ناقل)

(منظور وصال از مفتی محمد صادق قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء)

پاخانے سے تکلیف

"ایک انگریزی وضع کا پاخانہ جو ایک چوکی ہوتی ہے اور اس میں ایک برتن ہوتا ہے۔ اس کی قیمت معلوم نہیں۔ آپ ساتھ لاویں۔ قیمت یہاں سے دیجاوے گی۔ مجھے دورانِ سر کی بہت شدت سے مرض لگی ہوئی ہے۔ اِس لئے ایسے پاخانہ کی ضرورت پڑی۔ اگر شیخ صاحب کی دوکان پر ایسا پاخانہ ہو تو وہ دے دیں گے مگر ضرور لانا چاہیے"

(مرزا قادیانی کا خط محمد حسین قریشی کے نام...... خطوط امام بنام غلام ص ۶)

مقعد سے خون اور سخت درد

"اسی طرح ایک دفعہ زحیر اور اسہال خونی کی سخت بیماری ہوئی۔"

(مرزا قادیانی کا خط حکیم نور الدین کے نام' مکتوبات جلد پنجم نمبر دوم' ص ۱۱۹)

"ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن تک پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے" (گندی کرتوتوں کا نتیجہ۔ ناقل)

(حقیقۃ الوحی ص ۳۳۴ مصنفہ مرزا قادیانی)

دست ہی دست

"باوجود یہ کہ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ مگر جس وقت

بھی پاخانے کی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔ اسی طرح جب روٹی کھانے کے لئے کئی مرتبہ کہتے ہیں تو بڑا جبر کر کے جلد جلد چند لقمے کھالیتا ہوں۔ بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دیکھائی دیتا ہوں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھا رہا ہوں۔ میری توجہ اور خیال اسی طرف لگا ہوتا ہے۔'' (ارشاد مرزا قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۵ نمبر ۴۰)

(منقول از کتاب منظور الٰہی ص ۳۳۹ مؤلف محمد منظور الٰہی قادیانی)

(اگر یہی خیال اور توجہ فکرِ آخرت پر صرف ہوتی تو پاخانوں کی اس یلغار سے یقیناً نجات مل جاتی۔ ناقل)

حافظہ کی تباہی وابتری

''مکری اخویم سلمہ میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔'' (تیرا سارا وجود ہی ابتر تھا۔ ناقل)

(خاکسار غلام احمد از صدر انبالہ احاطہ ناگ پھنی)

(مکتوب احمدیہ پنجم نمبر ۳ ص ۳۱ مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

مرض کا غلبہ

''مخدومی مکرمی حضرت مولوی صاحب اسلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاتہٗ اور اس عاجز کی طبیعت آج بہت علیل ہو رہی ہے ہاتھ پاؤں بھاری اور زبان بھی بھاری ہو رہی ہے۔ مرض کے غلبے سے نہایت لاچاری ہے۔''

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ ص ۱۲۱ مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

بیمار طبیعت

''میری طبیعت بیمار ہے۔ کھانسی سے دم الٹ جاتا ہے'' (ہذیان بکنے کا نتیجہ۔ ناقل)

(مرزا قادیانی کا خط مفتی محمد صادق کے نام..... ذکر حبیب ص ۳۶۴)

سخت درد دانت

''ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ ایک دم قرار نہ تھا کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج بھی ہے اس نے کہا کہ علاج دانداں اخراج دنداں اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا (حقیقت الوحی ص ۳۲۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

(لیکن خوف خدا اور عذاب الٰہی سے کبھی نہ ڈرا۔ ناقل)

بالوں کی بیماری

''آخری عمر میں حضور کے سر کے بال بہت پتلے اور ہلکے ہو گئے تھے۔ چونکہ یہ عاجز ولایت سے ادویہ وغیرہ کے نمونے منگوایا کرتا تھا غالباً اس واسطے مجھے ایک دفعہ فرمایا

'' مفتی صاحب سر کے بالوں کے اُگانے اور بڑھانے کے واسطے کوئی دوائی منگوائیں۔'' (ذکر حبیب ص ۳۷ از مفتی محمد صادق)

(سر میں ڈنگروں کا فضلہ بطور کھاد ڈالتے تو ضرور اس سے فرق پڑ جاتا کیونکہ غلیظ جسم کا علاج تو گندے کیچڑ سے کامیاب رہا ہی تھا اب گنج کا بھی گند سے علاج کر لیتا تو افاقہ یقینی تھا۔ ناقل)

گنجی ٹنڈ

''دوا پہنچ گئی۔ ایک اشتہار بالوں کی کثرت کا شاید لندن میں کسی نے دیا ہے اور مفت دوا بھیجتا ہے۔ آپ وہ دوا منگوالیں تا کہ آزمائی جائے لکھتا ہے کہ اس سے گنجے بھی شفا پاتے ہیں۔''

(مرزا قادیانی کا خط مفتی محمد صادق قادیانی کے نام...... ذکر حبیب ص ۳۶۰)

(کیا گنجی ٹنڈ اچھی نہیں لگتی تھی یا پھر گھر کے بچے ٹھونگے مارتے تھے؟ ناقل)

دماغی بیماری

''میری طبیعت آپ کے بعد پھر بیمار ہو گئی۔ ابھی ریزش کا نہایت زور ہے۔ دماغ بہت ضعف ہو گیا ہے۔ آپ کے دوست ٹھاکر رام کے لئے ایک دن بھی توجہ کرنے کے لئے مجھے نہیں ملا۔ صحت کا منتظر ہوں'' (جس نے نہ ملنا تھا اور نہ ملی۔ ناقل)

(خاکسار غلام احمد مورخہ یکم جنوری ۱۸۹۰ء مکتوبات احمد یہ جلد پنجم نمبر ۲ مولفہ یعقوب علی

عرفانی قادیانی)

بدن سرد، نبض کمزور سخت گھبراہٹ

''کل سے میری طبیعت علیل ہوگئی ہے۔ کل شام کے وقت مسجد میں اپنے تمام دوستوں کے روبرو جو حاضر تھے۔ سخت درجہ کے علاضہ لاحق ہوا اور ایک دفعہ تمام بدن سرد اور نبض کمزور اور طبیعت میں سخت گھبراہٹ شروع ہوئی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا زندگی میں ایک دو دم باقی ہیں بہت نازک حالت ہوکر پھر صحت کی طرف عود ہوا۔ مگر اب تک کلی اطمینان نہیں۔ کچھ کچھ اثرات عود مرض کے ہیں۔''

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول ص ۲۸ مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

کھانسی اور جوشاندہ

''ایک دفعہ حضرت صاحب کو کھانسی تھی۔ حضور نے خرمہ ۲ مرشہ اسی ایک ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پیا۔'' (ذکر حبیب، ص ۲۱۷ از مفتی محمد صادق قادیانی)

کھانسی اور گرم گرم گنڈیریاں

''سفر گورداسپور میں ۱۹۰۳ء میں ایک دفعہ حضرت صاحب کو کھانسی کی شکایت تھی۔ میں نے عرض کی کہ میرے والد مرحوم اس کا علاج گرم کیا ہوا گنا بتلایا کرتے تھے۔ تب حضور کے فرمانے سے ایک گنا چند پوریاں لے کر آگ پر گرم کیا گیا اور اس کی گنڈیریاں بنا کر حضور کو دی گئیں اور حضور نے چوسیں۔''

(ذکر حبیب ص ۱۱۱ از مفتی محمد صادق قادیانی)

مائی اوپیا

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کی آنکھوں میں مائی اوپیا تھا اس وجہ سے پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتے تھے'' (سیرت المہدی حصہ سوئم صفحہ ۱۱۹)

گرمی دانے اور جلون

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ بعض اوقات گرمی میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پشت پر گرمی دانے نکل آتے تھے تو سہلانے سے ان کو آرام آتا تھا بعض اوقات فرمایا کرتے کہ میاں

جلون کرو جس سے مراد یہ ہوتی تھی کہ انگلیوں کے پوٹے بالکل آہستہ آہستہ اور نرمی سے پشت پر پھیرو"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۹۵)

(مرزا قادیانی سخت گرمیوں میں بھی گرم پاجامہ گرم صدری اور گرم کوٹ پہنتا تھا۔ تو پھر اگر اُسے گرمی دانے نکل آتے تھے تو یہ گرمی دانوں کا قصور نہ تھا بلکہ عقل ناقص قصوروار تھی۔ ناقل)

پیچس سے لیٹرین کے چکر

"ایک دن حضور کو پیچس کی شکایت ہوگئی، بار بار قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے حضور نے ہمیں سوئے رہنے کے لئے فرمایا جب حضور رفع حاجت کے لئے اُٹھتے تو خاکسار اسی وقت اُٹھ کر پانی کا لوٹا لے کر حضور کے ساتھ جاتا۔ تمام رات ایسا ہی ہوتا رہا۔"

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۱۳۳ از مرزا بشیر احمد قادیانی)

پھنسی یا کاربنکل

"ایک دن آپ کی پشت پر ایک پھنسی نمودار ہوئی جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ خاکسار کو بلایا اور دکھایا اور بار بار پوچھا کہ یہ کاربنکل تو نہیں۔ چونکہ ذیابیطس کی بیماری ہے۔ میں نے دیکھ کر عرض کیا کہ یہ بال توڑ یا معمولی پھنسی ہے۔ کاربنکل نہیں ہے۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۳۲۷، از مرزا بشیر احمد قادیانی)

دق

"حضرت اقدس نے اپنی بیماری دق کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ بیماری آپ کو حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب مرحوم کی زندگی میں ہوگئی تھی اور آپ قریباً چھ ماہ تک بیمار رہے حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب آپ کا علاج خود کرتے تھے اور آپ کو بکرے کے پائے کا شوربہ کھلایا کرتے تھے اس بیماری میں آپ کی حالت بہت نازک ہوگئی تھی"

(حیاتِ احمد جلد دوم نمبر اول ص ۷۹ مؤلفہ یعقوب علی عرفانی قادیانی)

سل

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ تمہارے دادا کی زندگی میں حضرت مرزا

صاحب کو سل ہوگئی۔ حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہوگئی۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تمہارے دادا خود حضرت صاحب کا علاج کرتے تھے اور برابر چھ ماہ تک انہوں نے آپ کو بکرے کے پائے کا شوربا کھلایا۔“

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۴۲ مولفہ مرزا بشیر احمد قادیانی) (عجیب مرزا تھا جو شوربا بھی کھایا کرتا تھا' پھر تو وہ روٹی پیتا ہوگا۔ ناقل)

زبان میں لکنت

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان میں کسی قدر لکنت تھی اور آپ پرنالے کو پنالہ فرماتے تھے۔“ (سیرت المہدی حصہ دوئم ص ۲۵)

(گویا کہ لفظ ”ر“ زبان سے ادا نہ کرسکتا تھا۔ پھر تو اس محاورے کو کہ ”ایک انار سو بیمار“ اس طرح پڑھتا ہوگا ”ایک انا سو بیما“۔ ناقل)

چشم نیم باز

”آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں اور ادھر ادھر آنکھیں اٹھا کر دیکھنے کی آپ کو عادت نہ تھی بعض اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سیر میں جاتے ہوئے آپ کسی خادم کا ذکر غائب کے صیغہ میں فرماتے تھے حالانکہ وہ آپ کے ساتھ ساتھ جا رہا ہوتا تھا اور پھر کسی کے بتلانے پر آپ کو پتہ چلتا تھا کہ وہ شخص آپ کے ساتھ ہے۔“ (کیا چرس کے سوٹے لگا کر چلتا تھا؟) ناقل)

(سیرت المہدی جلد 2 ص 77 از مرزا بشیر احمد قادیانی)

خارش

”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) کو غالباً ۱۸۹۲ء میں ایک دفعہ خارش کی تکلیف بھی ہوئی تھی۔“

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۵۲)

(لیکن قادیان کے گندے چھپڑوں میں نہانے سے پھر بھی باز نہ آیا۔ ناقل)

جان لیوا کھانسی

”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کو سخت

کھانسی ہوئی ایسی دم نہ آتا تھا۔ البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی۔'' (اور پان پتی والا گرد 300 ہوتا ہوگا۔ ناقل)

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۱۰۳)

انگوٹھے اور گھٹنے کے جوڑوں میں درد

''حضرت صاحب کو کبھی کبھی پاؤں کے انگوٹھے کے نقرس کا درد ہو جایا کرتا تھا ایک دفعہ شروع میں گھٹنے کے جوڑ میں بھی درد ہوا۔ نا معلوم وہ کیا تھا مگر دو تین دن زیادہ تکلیف رہی پھر جونکیں لگانے سے آرام آیا۔''

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۲۸)

(نمرود کی طرح خود کو جوتے لگواتے تو آرام جلدی آجاتا۔ ناقل)

انگوٹھے کی سوجن اور درد

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ نقرس کے درد میں آپ کا انگوٹھا سوج جایا کرتا تھا اور سرخ بھی ہو جاتا تھا اور بہت درد ہوتی تھی۔''

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۲۸)

ٹخنے کا پھوڑا

''ایک دفعہ حضرت صاحب کے ٹخنے کے پاس پھوڑا ہو گیا جس پر حضرت صاحب نے اس پر سکہ یعنی سیسہ کی ٹکیا بندھوائی تھی جس سے آرام آ گیا۔'' (لیکن عارضی۔ ناقل)

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۸)

پھٹی ہوئی ایڑیاں

''پیر کی ایڑیاں آپ کی بعض دفعہ گرمیوں کے موسم میں پھٹ جایا کرتی تھیں۔'' (آوارہ گردی کرنے سے یا گناہوں کی شدت سے: ناقل)

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۵)

سردی سے خنکی

’’ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب متعدل موسم میں بھی کئی مرتبہ پچھلی رات کو اُٹھ کر اندر کمرہ میں جا کر سو جایا کرتے تھے اور کبھی کبھی فرماتے تھے کہ ہمیں سردی سے خنکی ہونے لگی ہے بعض دفعہ تو اٹھ کر پہلے کو دوا مثلاً مشک وغیرہ کھا لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی اور اس کے اثر سے خاص طور پر اپنی حفاظت کرتے تھے چنانچہ پچھلی عمر میں بارہ مہینے گرم کپڑے پہنا کرتے تھے۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ سوئم صفحہ ٦٦)

بخار سے جسم درد

’’ایک دفعہ بمقام گورداسپور ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بخار تھا آپ نے خاکسار سے فرمایا کہ کسی جسیم آدمی کو بلاؤ جو ہمارے جسم پر پھرے خاکسار جناب خواجہ کمال الدین وکیل لاہور کو لایا جو چند دقیقہ پھرے مگر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان کا وجود چنداں بوجھل نہیں کسی دوسرے شخص کو لائیں شاید حضور نے ڈاکٹر محمد اسماعیل خاں دہلوی کا نام لیا۔ خاکسار ان کو بلا لایا جسم پر پھرنے سے حضرت اقدس کو آرام محسوس ہوا۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۴۹)

سردی گرمی

’’گرم کپڑے سردی گرمی برابر پہنتے تھے‘‘ جس سے گرمی دانے نکل آتے اور لوگوں سے کہتا پھرتا کہ میں بہت بڑا حکیم ہوں۔ ناقل) (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۵)

نیم مردہ آنکھیں

’’مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا کہ باہر مردوں میں بھی حضرت (مرزا) صاحب کی یہ عادت تھی کہ آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلیف کے ساتھ آنکھوں کو زیادہ کھولا بھی مگر وہ پھر اسی طرح نیم

بند ہوگئیں۔'' (ان نیم مردہ آنکھوں کے پیچھے دماغ مکمل مردہ تھا۔ ناقل)

(سیرت المہدی حصہ دوص ۷۷ مصنفہ مرزا بشیر احمد)

سرعتِ پیشاب

''والدہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا۔ اس لئے ریشمی ازار بند رکھتے تھے تاکہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جاوے تو کھولنے میں دقت نہ ہو۔ سوتی ازار بند میں آپ سے بعض اوقات گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔'' (سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۵۵، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

(یعنی پیشاب کپڑوں میں ہی نکل جاتا تھا۔ ناقل)

ذیابیطس اور کثرت پیشاب سے ضعف

''اور دوسری بیماری بدن کے نیچے کے حصہ میں ہے جو مجھے کثرت پیشاب کی مرض ہے جس کو ذیابیطس کہتے ہیں اور معمولی طور پر مجھے ہر روز پیشاب کثرت سے آتا ہے اور اس سے ضعف بہت ہو جاتا ہے۔

''(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۰۱ مصنفہ مرزا قادیانی منقول از اخبار پیغام صلح لاہور جلد نمبر ۳۶ نمبر ۴۷ مؤرخہ دسمبر ۱۹۴۸ء)

(لگتا ہے قادیانیوں نے مرزے کے مثانے میں پیشاب کی موٹر فٹ کروا رکھی تھی۔ ناقل)

سفید بال

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرمایا کرتے تھے کہ ابھی ہماری عمر تیس سال ہی کی تھی کہ بال سفید ہونے شروع ہو گئے تھے اور میرا خیال ہے کہ ۵۵ سال کی عمر تک آپ کے سارے بال سفید ہو چکے ہوں گے۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۱ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

داڑھوں کا کیڑا اور زبان پر زخم

''دندان مبارک آپ کے آخری عمر میں کچھ خراب ہو گئے تھے یعنی کیڑا بعض داڑھوں کو لگ گیا تھا جس سے کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی تھی چنانچہ ایک دفعہ ایک داڑھ کا سرا ایسا نوکدار ہو گیا کہ اس سے

زبان میں زخم پڑ گیا تو ریتی کے ساتھ اس کو گھسوا کر برابر بھی کرایا تھا۔‘‘

(اسی ریتی سے چہرے کے ڈنڈ بھی گھسوا لیتے تو شاید کچھ چہرے کی بدنمائی دور ہو جاتی۔ ناقل)

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۶۵)

پاؤں کی سردی

’’جوڑہ جراب خواہ سیاہ رنگ ہو یا کوئی اور رنگ ہو مضائقہ نہیں اس قدر پاؤں کو سردی ہے کہ اٹھنا مشکل ہے۔‘‘

(مرزا قادیانی کا خط حکیم محمد حسین قریشی کے نام..... خطوط امام بنام غلام ص ۷)

مرض الموت ہیضہ

’’والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک دو دفعہ حاجت کے لئے پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ میں نہ جا سکتے تھے۔ اس لئے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر آپ فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ اس پر میں نے گھبرا کر کہا ’’اللہ یہ کیا ہونے لگا‘‘ تو آپ نے کہا یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ کیا آپ سمجھ گئیں تھیں کہ حضرت صاحب کا کیا منشاء ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا ہاں‘‘

(سیرت المہدی ص ۱۱، ۱۲ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی جلد نمبر ۱)

؎ اب تو کہتے ہیں کہ مر کر چین پائیں گے
مر کر بھی چین نہ تو کدھر جائیں گے

مرزا قادیانی کا خسر میر ناصر لکھتا ہے:

''حضرت (مرزا) صاحب جس رات کو بیمار ہوئے۔ اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے آپ کا انتقال ہو گیا۔''

؎ کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا تیرا آنا جانا
(ناقل)

(مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر قادیانی کے خودنوشتہ حالات مندرجہ حیات ناصر ص۱۴ مرتبہ شیخ یعقوب علی تراب)

قارئین محترم! یہ تھی مرزا قادیانی آنجہانی کی بیماریوں کی ادنیٰ جھلک جسے دیکھ کر آپ یقیناً حیرت کی وادیوں میں چلے گئے ہوں گے۔ اور یہ سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ کیا ایک شخص کو اتنی بیماریاں بھی لگ سکتی ہیں؟ لیکن ایک بات جو آپ کی حیرانگی میں مزید اضافہ کرے گی وہ یہ کہ مرزا قادیانی کی رقم کردہ ان بیماریوں کے علاوہ اُسے لاتعداد مزید بیماریاں بھی لاحق تھیں، کمی اس بات کی رہی کہ اُن بیماریوں کی بروقت تشخیص نہ ہو سکی۔ لیکن اگر ان کی تشخیص بھی ہو جاتی تو یقیناً کینسر اور ایڈز کا نام اُن میں سرفہرست ہوتا۔

بہرکیف! مرزا قادیانی کی انہی رقم کردہ بیماریوں نے یہ بات نصف النہار کی طرح واضح کر دی کہ اُسکا یہ شیطانی الہام ''اے مرزا ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لے لیا ہے'' صاف جھوٹا اور من گھڑت ہے۔ اُس کے اِس جھوٹ کے واضح ہو جانے کی صورت میں قادیانیوں کا اُسے نبی ماننا اُسی کی ایک بات کی مخالفت کرنا ہے مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت

ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔" (چشمہ معرفت' ص ۲۲۲' مصنفہ مرزا قادیانی) لہٰذا قادیانی مرزا قادیانی کے فرنبردار تب کہلائیں گے جب وہ اُس کی باقی باتوں پر بھی اعتبار کرنا چھوڑ دیں۔

قارئین کو اس بات کا بڑی شدت سے انتظار ہوگا کہ قرآن وسائنس کی تحقیق کے مطابق (گناہ کرنے سے بیماریاں لگ جاتی ہیں) مرزا قادیانی کی بیماریاں تو رقم کردی گئیں لیکن ابھی اس کے گناہوں کی نشاندہی باقی ہے۔ تو یاد رکھیئے کہ دجال اعظم مرزا قادیانی جہنم مکانی کے تمام گناہوں کو احاطہ تحریر میں لانا انسانی قلم کی دسترس سے باہر ہے کیونکہ مرزا قادیانی کی زندگی کا ہر لمحہ کفر تھا' اُس کی ہر سانس سے زندیقیت پرورش پاتی' اس کی ہر ادا سے سنتِ نبوی ﷺ کی مخالفت جھلکتی' اُس کی ہر سوچ ارتداد کو ہوا دیتی' اُس کی نوکِ قلم ہر وقت خدا اور حبیب خدا کے متعلق زہر اگلتی' اُس کی زبان ہر لمحہ اسلام پر پھبتیاں کستی' اس کے ہاتھوں کے ناخن ہر وقت گنبدِ خضرٰی پر جھپٹنے کے لیے تیار رہتے' اس کے بے ادب پاؤں ہمہ وقت شعائر اِسلام کو روندنے کی دلخراش کوششیں کرتے اور اُس کی آنکھیں سدا خدا کے مقربوں کو گھورتی رہتیں۔ اس لئے ہمارے قلموں میں اتنی سیاہی نہیں کہ مرزا قادیانی کی تمام سیاہ کاریوں' بدکاریوں' گستاخیوں' زبان درازیوں اور خبث بیانیوں کو لکھ سکے۔ لیکن نبی رحمتِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ سے اُمتی ہونے کے ناطے ہم سب پر یہ فرض ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو جہاں تک ممکن ہو ذلیل ورسوا کیا جائے اور ان کے کفریات کو عوام کے سامنے رکھ کر ان گستاخوں کا اصلی چہرہ عیاں کیا جائے۔ چنانچہ زیرِ نظر کتاب کے اگلے صفحات میں مختلف مقامات پر یہ تحقیقات بکھری نظر آئیں گی کہ (بحوالہ کتب قادیان) مرزا قادیانی نے اپنی زندگی میں بڑے بڑے کون سے گناہ کیے' قرآن وسنت کی اُن گناہوں کے متعلق کیا رائے ہے' جدید سائنس ان گناہوں کے نقصانات پر کیا تحقیقات پیش کرتی ہے' اور مرزا قادیانی کو ان سائنسی تحقیقات کے مطابق کتنے نقصانات اُٹھانے پڑے؟

☆☆☆☆

مرزا قادیانی کے کذبات پر اسلامی وسائنسی تحقیقات

فارسی کا مقولہ ہے:

خشتِ اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

یعنی اگر مستری پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی لگا دے اور اُسے آسمان تک بھی لے جائے تو دیوار ٹیڑھی ہی رہے گی۔ یہی حال مرزا قادیانی کے مصنوعی مذہب کا ہے کہ اس کی بنیاد ہی جھوٹ سے ہوئی' انگریز کے ہاتھوں سے لگائی گئی اس خشتِ اول (مرزا قادیانی) کی بنیاد ہی ٹیڑھی ہے تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ باقی قادیانی امت بھی ٹیڑھی نہ ہو۔ اس لئے اول تا آخر سارا قادیانی مذہب ہی جھوٹا ہے۔ اس میں حق و صداقت کے گوہروں کا ملنا ناممکن ومحال ہے۔ مرزائے قادیان کی تمام حیات جھوٹ کی سیاہیوں میں غوطہ زن رہی۔ اُس کی صورت جھوٹی' شخصیت جھوٹی کلام جھوٹا' پیغام جھوٹا' قلم جھوٹی' نظم جھوٹی' اخلاق جھوٹ' کتب کے اوراق جھوٹ' عزت جھوٹی' امت جھوٹی' کام جھوٹے' الہام جھوٹے' الغرض کہ اُس کی چابی ہی جھوٹ تھی جس سے وہ سٹارٹ ہوتا تھا۔ آیئے بطور نمونہ اُس کی چند ایک کذب بیانیوں پر نظر کرتے ہیں:

کذباتِ مرزا

جھوٹ نمبر 1

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے اُن کے حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے

اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ہٰذا خلیفۃ اللہ المہدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایا اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔“

(شہادۃ القرآن در روحانی خزائن ص ۳۳۷ ج ۶ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے اس بات میں سراسر جھوٹ سے کام لیا ہے کیونکہ بخاری شریف میں یہ حدیث ہرگز موجود نہیں۔ میرا موجودہ قادیانی خلیفہ مرزا مسرور احمد سمیت تمام قادیانی اُمت کو چیلنج ہے کہ بخاری شریف سے اس حدیث کو نکال کر دکھائیں اور منہ مانگا انعام حاصل کریں۔ بخاری شریف تو کیا وہ پوری صحاح ستہ میں بھی اس حدیث کا وجود ثابت نہیں کر سکتے انشاء اللہ۔

؎ نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

جھوٹ نمبر 2

”دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑ ہا انسان مر جاتے ہیں اور کروڑ ہا اس کے ارادے سے پیدا ہو جاتے ہیں“

(کشتی نوح ص ۳۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا یہ جھوٹ روز روشن کی طرح عیاں ہے کیونکہ بالفرض اگر ایسا ممکن ہو جائے تو تقریباً دو تین روز کے اندر ہی تمام بنی نوع انسان کا اس دارِ دُنیا سے صفایا ہو جائے اور جن بچوں کی پیدائش ہو وہ بھی کسی انسانی سہارے کی عدمیت پر ایک دو روز میں ہی بلبلاتے ہوئے بحرِ فنا میں غرق ہو جائیں اور اس صفحہ ہستی پر ایک بھی ذی نفس زندہ نظر نہ آئے۔

جھوٹ نمبر 3

”میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان

اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روائتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں اُن کے دلوں سے معدوم ہو جائیں"

(تریاق القلوب ص ۲۷، ۲۸ مندرجہ روحانی خزائن جلد ص ۱۵۵، ۱۵۶ ا مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی کل کتابوں کی تعداد تقریباً 90 کے قریب ہے لیکن اس کے دعوے کے مطابق اُس نے انگریزی اطاعت اور ممانعت جہاد پر اس قدر کتابیں تحریر کیں ہیں کہ اس سے پچاس الماریاں بھر سکتیں ہیں۔ مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کو سچ ثابت کرنا قادیانیوں کے بس کا کام نہیں۔

صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جھوٹ نمبر 4

"تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا"۔ (پیغام صلح ص ۲۷ در روحانی خزائن ص ۴۶۵ جلد ۲۳، مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے یہ ایک صاف کھلا جھوٹ بول کر اپنی کذبیت میں مزید چار چاند کا اضافہ کیا ہے۔ تاریخ کا ایک ادنیٰ سا طالب علم بھی یہ بات جانتا ہے کہ سرکار دو عالم حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے قبل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم پیدا ہوئے تھے۔

"الم یجدک یتیما فاوی" (الضحی: ۷)

جھوٹ نمبر 5

"تاریخ داں لوگ جانتے ہیں کہ آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے" (چشمہ معرفت ص ۲۸۶ در روحانی خزائن ص ۲۹۹ جلد ۲۳ از مرزا قادیانی)

جھوٹ بالکل جھوٹ۔ تاریخ داں لوگ تو دو کنار کسی ایک مؤرخ کی تحریر میں بھی اس طرح کی بات نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے۔

جھوٹ نمبر 6

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدمؑ پر قیامت آجائے گی‘‘۔ (ص۲۵۲\۱۰۴ازالہ طِ ۱۲،)

مرزا قادیانی نے یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت بڑا جھوٹ باندھا ہے موجودہ اکیسویں صدی مرزا قادایانی کے جھوٹ کو واضح کر رہی ہے کہ ابھی تک قیامت نہیں آئی اس لئے نہ ہی کسی حدیث میں بنی آدمؑ پر سو سال تک قیامت آجانے کا ذکر ہے اور نہ ہی عقلاً یہ بات درست۔ لیکن قادیانی اُمت کی ہٹ دھرمی دیکھیئے کہ اس کے باوجود بھی مرزا کو نبی مان رہی ہے کیا بات یہ تو نہیں:

؎ شاید اسی کا نام ہے مجبوری وفا
تم جھوٹ کہہ رہے ہو مجھے اعتبار ہے

جھوٹ نمبر 7

’’لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی پیشگوئیاں پوری ہوتیں جس میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو:

(۱) اِسلامی علماء کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھائے گا۔

(۲) وہ اس کو کافر قرار دیں گے۔

(۳) اور اس کے قتل کے فتوے دیئے جائیں گے۔

(۴) اور اس کی سخت توہین ہوگی۔

(۵) اور اس کو دائرہ اِسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔

سو ان دنوں میں وہ پیش گوئی انہیں مولویوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی‘‘ (اربعین حصہ ۳ ص ۷ اور روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۴۰۴)

مسیح موعود کے متعلق یہ پیشگوئیاں نہ تو قرآن عزیز میں مذکور ہیں اور نہ ہی احادیث میں کہیں ان کا ذکر ہے۔ مرزا قادیانی نے یہاں جی بھر کر جھوٹ بول کر اپنے کاذب ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔

جھوٹ نمبر 8

’’سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا۔ سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا

سے ہی حاصل کرے گا۔ اور قرآن وحدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔ پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلاواسطہ میرے پر کھولے گئے۔''

(ایام الصلح' مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۳۹۴ از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک صریح جھوٹ ہے جو اُس نے اپنی فطرت کے مطابق بولا ہے۔ حالانکہ خود اُس کا اعتراف موجود ہے کہ اس نے عربی' فارسی' قواعد' صرف ونحو' منطق اور حکمت وغیرہ کی تعلیم فضل الٰہی' گل علی شاہ' فضل احمد نامی استادوں سے حاصل کی۔ چنانچہ اپنی کتاب ''کتاب البریہ'' میں رقم طراز ہے:

''جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کیے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا تھا کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے، وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا' حاصل کیا۔

(کتاب البریہ حاشیہ ۱۶۲، ۱۶۳ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۸۰' ۱۸۱ از مرزا قادیانی)

جھوٹ نمبر 9

مرزا قادیانی نے ہندوستان کے کرشن کنہیا کو نبی ثابت کرنے کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ افتراء پردازی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

("کان فی الھند نبیاً اسود اللون اسمہ کاھنا)

ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ کا تھا اس کا نام کاھنا تھا یعنی کنہیا جس کو کرشن کہتے ہیں۔"

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۰ روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۳۸۲ از مرزا قادیانی)

حالانکہ اس حدیث کا کہیں بھی ان الفاظ کے ساتھ ذکر موجود نہیں ہے۔

جھوٹ نمبر 10

"تفسیر ثنائی میں لکھا ہے کہ ابو ہریرہؓ فہم قرآن میں ناقص تھا اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابو ہریرہؓ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا۔" (۲۰۴/ ۲۳۰ ضمیمہ نصرۃ الحق از مرزا قادیانی)

ہرگز تفسیر ثنائی میں یہ نہیں لکھا ہے۔

ے کیا جھوٹ کا شکوہ تو یہ جواب ملا
تقیہ ہم نے کیا تھا ہمیں ثواب ملا

جھوٹ کے متعلق مرزا قادیانی کے فتاوے

ے آپ ہی اپنے ذرا جو روستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

مرزا قادیانی جھوٹ بولنے والوں کے متعلق رقم طراز ہے:

(۱) "وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔" (شحنۂ حق جلد دوم ص ۶۰ از مرزا قادیانی)

(۲) "جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے" (حقیقۃ الوحی ص ۲۰۶ از مرزا قادیانی)

(۳) "جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں" (حاشیہ ص ۲۴ اربعین نمبر ۳)

(۴) "جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔" (چشمہ معرفت ص ۲۲۲ از مرزا قادیانی)

(۵) "جھوٹ ام الخبائث ہے" (اشتہار مرزا در تبلیغ رسالت جلد ۷ ص ۲۸)

(۶) ''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں''
(تتمہ حقیقۃ الوحی در روحانی خزائن ص۴۵۹ ج۲۲)

(۷) ''جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا''
(انجام آتھم مصنفہ مرزا قادیانی در روحانی خزائن ص۴۳ ج۱۱)

(۸) ''ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم در روحانی خزائن ج۲۱ ص۲۹۲ از مرزا قادیانی)

مرزائے قادیان کے جھوٹ ہر خاص و عام پر اظہر من الشمس ہیں اور اُس کے جھوٹ کے متعلق فتاویٰ جات بھی سب سے زیادہ اُسی پر فٹ بیٹھتے ہیں گوبلسر 1884ء میں سکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا وہ اس قدر جھوٹ بولتا کہ لوگ اُسے جھوٹوں کا بادشاہ کہنے لگے لیکن مرزا قادیانی گوبلسر کو بھی جھوٹ بولنے پر مات دے گیا اور جھوٹوں کا عالمی بادشاہ کہلایا۔ اپنے جھوٹ بولنے کے باعث اُس نے نہ صرف روحانیت کش اعزازی ڈگریاں اور انعامات حاصل کیے بلکہ جسمانیت کش ٹرافیز اور ورلڈ کپ بھی جیتے جس سے بیماریاں اُس کا مقدر بن گئیں۔ جس کی معمولی سی جھلک آپ نے گذشتہ صفحات میں ملاحظہ فرمائی آئیں اب سچ بولنے اور جھوٹ کہنے پر ماہرین نفسیات کی آراء اور ماڈرن سائنسی تحقیقات پڑھتے ہیں۔

سچ کے فوائد اور جھوٹ کے نقصانات پر سائنسی تحقیقات

ٹروتھ تھراپی کی رپورٹ:

سچ بولنے سے انسان کی جسمانی اور دماغی صحت بہتر ہوتی ہے۔ اس امر کا انکشاف برطانیہ میں ''ٹروتھ تھراپی'' کے عنوان سے شائع ہونے والی ایک خصوصی رپورٹ میں کیا گیا۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ جھوٹ بولنا انسان کی صحت کو متاثر کرتا ہے۔ خاص طور پر جھوٹ بولنے والی خواتین بے خوابی کا شکار ہو جاتی ہیں اور یہی کیفیت اگر بڑھ جائے تو السر کا باعث بھی بن جاتی ہے۔ ''ٹروتھ تھراپی'' کے ایک ماہر بریڈلمینڈ کے مطابق حقائق کو کھولنے والے کڑوے سچ بولنے سے جسمانی اور دماغی صحت بہتر ہوتی ہے اور جھوٹ بولنے والی خواتین حقائق چھپا چھپا کر مختلف نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ جھوٹ بولنے

والی خواتین کو اکثر اپنا جھوٹ ثابت کرنے کے لئے نظریں گاڑھ کر بات کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔

ماہرین کے نزدیک جھوٹ بولنے سے عورت (و مرد) کی جسمانی ساخت کے علاوہ خوبصورتی پر بھی برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق دنیا میں فرانس، برطانیہ اور جرمنی کی خواتین سب سے جھوٹی جبکہ امریکہ کی خواتین جھوٹ اور سچ مکس کر کے بولتی ہیں۔

(بحوالہ پیرا سائیکالوجی کے کرشمات)

آر ڈبلیو۔ ٹرائن کی تحقیقات:

آر ڈبلیو۔ ٹرائن اپنی تصنیف " In tune with the inlinite، p 132 پر لکھتے ہیں:

God is the source of infinite peace, and the moment we come in to harmony with him there comes to us an inflowing tide of peace, for peace is harmomy. Millions of people are weary with cares, travelling the world over, buying cars, building mansions and amasing wealth, yet peace is beyond their reach. Peace does not com from outside, it springs from within. If we regulate ourselves in accordance with the promptings of the soul, the higher forms of happiness will enter our life when we are true to the eternal principle of truth and justice, that governs the universe, we wiil be peaceful and undis tur bed. God is the power house of the universe and he who attaches his belts to him draws power from all sources and then transmits it to others."

(In tune with the infinite, P . 132)

ترجمہ: ''اللہ بے کراں سکون کا منبع ہے، جب ہم اس سے ہم آہنگ ہو جاتے ہیں، تو ہم پہ سکون برسنے لگتا ہے، کیونکہ سکون و ہم آہنگی ایک ہی چیز ہیں۔ کروڑوں انسان گرفتار مصائب ہیں۔ ان کے دل، دماغ اور جسم بے چین ہیں، وہ لمبے لمبے سفر کرتے ہیں، کاریں خریدتے، محل بناتے اور دولت کے انبار لگاتے ہیں، لیکن پھر بھی بے چین رہتے ہیں، کاش انھیں معلوم ہوتا کہ سکون باہر سے نہیں آتا بلکہ دل ہی میں جنم لیتا ہے۔ اگر ہم روح کی پکار کو سن کر اپنی زندگی اس کے مطابق ڈھال لیں تو ہمارا دل فردوسی مسرت سے معمور ہو جائے۔ اگر ہم عدل و صداقت کو جن کے بل پہ یہ کائنات قائم ہے، اپنا لیں تو ہم ایک ایسا عمیق اطمینان حاصل کر لیں گے، جسے کوئی فکر اور کوئی پریشانی برہم نہیں کر سکے گی۔ اللہ کائنات کا پاور ہاؤس (منبع توانائی) ہے، جو شخص اپنا پٹہ اس سے جوڑ لیتا ہے، وہ ہر ماخذ سے توانائی حاصل کرتا اور پھر اسے دوسروں تک منتقل کرنے کا واسطہ بنتا ہے۔''

جھوٹ سے امراضِ دل اور ذہنی بیماریاں

ڈاکٹر آر۔ اے امتیاز صاحب لکھتے ہیں:

''جھوٹ کا اثر امراضِ دل کے ساتھ ساتھ اعصابی نظام پر بھی ہوتا ہے اعصابی نظام کے بگڑنے سے ذہن بگڑ جاتا ہے۔ (یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کے اعصابی اور ذہنی نظام دونوں میں خلل تھا۔ ناقل) عادی جھوٹ بولنے والے کی نفسیاتی اور جسمانی مشینری کا یہ حال ہوتا ہے کہ ان پر مسلسل چوٹیں پڑتی رہتی ہیں۔ اس تخریبی عمل سے یہ دونوں مشینریاں بگڑ جاتی ہیں۔ پھر لوگ یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ فلاں آدمی تو بدل ہی گیا ہے وہ یہی ذہنی بگاڑ ہوتا ہے۔ یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ انسان کا کردار اس کی اٹانومی بدل دیتا ہے ایسے برے اثرات عادی جوئے بازوں میں نظر آتے ہیں۔

جھوٹ اور جوا بازی کے بد اثرات تقریباً ایک جیسے ہی ہوتے ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جواباز جھوٹ ضرور بولتا ہے اور عادی جھوٹا جوا ضرور کھیلتا ہے۔

ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹر شنائیڈر کی ریسرچ

جرمنی کے ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹر شنائیڈر نے چار سال ریسرچ کر کے یہ رپورٹ تیار کی ہے کہ صرف جھوٹ بولنے کی عادت ہی امراض دل پیدا کرنے کے لئے کافی ہے

(صحت اور ہومیو پیتھی ص ۶۴، ۶۵ از ڈاکٹر آر۔ اے امتیاز)

جھوٹ سے مرض الزائمر کا حملہ

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ جھوٹ امراض دل کا باعث بنتا ہے اب ایک نئی تحقیق یہ بھی سامنے آئی کہ ایک نئی مرض الزائمرز (ALZEIMER's) نام سے دریافت ہوئی ہے یہ مرض بھی جھوٹ بولنے والوں کو لاحق ہوتی ہے اس کی علامات بڑی عجیب سی ہیں مریض اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بھول جاتا ہے یہاں تک کہ کھانا پینا بھی بھول جاتا ہے۔ (ایضاً ص ۲۲۸، ۲۲۹)

مرزا قادیانی مرضِ الزائمر کے پنجے میں

قادیانیو! پڑھو اور مرزائیت سے توبہ کے جام پیتے جاؤ۔ یہ حقیقت طشت ازبام ہو چکی کہ مرزا قادیانی جھوٹ کا مردار کھایا کرتا جس سے اُسے خدائی پکڑ یعنی مرض الزائمر کے پنجے نے دبوچ لیا۔ محققین نے مرض الزائمر کا سبب جھوٹ بتایا ہے اور اس کی علامات میں مریض کا اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بھول جانا اور کیا کھایا کیا پیا سب کچھ بھول جانا دریافت کیا ہے مرزائے قادیان میں ان سب علامات کی موجودگی اُس کے کذاب ہونے پر صدائیں دے رہی ہے۔ پڑھیئے:

عزیزوں اور دوستوں کو بھول جاتا

مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(۱) ”آپ (مرزا قادیانی) کو اس بات کا بہت کم علم ہوتا تھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب یا کوئی اور بزرگ مجلس میں کہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ جس بزرگ کی ضرورت ہوتی خصوصاً جب حضرت مولوی نورالدین صاحب کی ضرورت ہوتی تو آپ فرمایا کرتے مولوی صاحب کو بلاؤ۔ حالانکہ اکثر وہ پاس ہی ہوتے تھے۔“ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۵۶)

(۲) ”بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سیر کو جاتے ہوئے آپ کسی خادم کا ذکر غائب کے صیغہ میں فرماتے تھے حالانکہ وہ آپ کے ساتھ ساتھ جا رہا ہوتا تھا اور پھر کسی کے جتلانے پر آپ کو پتہ چلتا تھا کہ وہ شخص آپ کے ساتھ ہے۔“

(سیرت المہدی حصہ دوم، ص ۷۷، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

کیا کھایا کیا پیا سب بھول جاتا

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(۱) ''بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دیکھائی دیتا ہوں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتا نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھا رہا ہوں۔''

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی' مندرجہ اخبار الحکم قادیان' جلد ۵' نمبر ۴۰)

(منقول از کتاب منظور الٰہی' ص ۳۴۹ مؤلفہ محمد منظور الٰہی قادیانی)

(۲) ''بارہا آپ (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ ہمیں تو کھانا کھا کر یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کیا پکا تھا اور ہم نے کیا کھایا''

(سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۱ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

جھوٹ اور سچ بنظر اسلام

جھوٹ کی تردید اور سچ کی تائید میں جو ہدایات ہمیں دین قیم نے فراہم کی ہیں اُن کی نظیر دوسرے مذاہب میں ملنا ناممکن ومحال ہے۔ اسلام نے جھوٹ بولنے کو گناہ کبیرہ قرار دیا ہے قرآن عزیز میں خدائے لم یزل نے جھوٹ بولنے والوں کے متعلق فرمایا:

انمّا یفتری الکذب الذین لا یومنون بایٰت اللّٰہ ج واو لیٓک ھم الکذبون

(النحل ۱۰۵\۱۶)

''جھوٹ صرف وہ لوگ باندھتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور یہی لوگ اصل جھوٹے ہیں۔''

جھوٹ کے متعلق ہادی عالم' سراپائے رحمت' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

ایاّ کم والکذب فاءنّ الکذب یھدی اِلیٰ الفجور و اِن الفجور یھدی اِلی النآر (البخاری' ۶۰۹۴)

''جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ حق سے ہٹ جانے کی طرف لے جاتا ہے اور حق سے ہٹ جانا آگ کی طرف لے جاتا ہے۔''

ایک اور حدیث پاک میں ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''سچ کو لازم پکڑو کیونکہ سچ نیکی کی طرف ہدایت کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف ہدایت کرتی ہے اور آدمی سچ کہتا رہتا ہے اور سچ کہنے کی پوری کوششیں کرتا رہتا ہے یہاں تک اسے اللہ کے ہاں بہت سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ برائی کی طرف ہدایت کرتا ہے اور برائی آگ کی طرف ہدایت کرتی ہے اور آدمی جھوٹ کہتا رہتا ہے اور جھوٹ کہنے کی پوری کوششیں کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے ہاں بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

(متفق علیہ) بخاری ۶۰۹۴، مسلم البر والصلۃ ۱۰۵۱)

قرآن وحدیث کے ان ارشادات سے پتہ چلتا ہے کہ جھوٹ انسان کو حق وصداقت کی دلنشیں شمعوں اور روحانی منزلوں سے بہت دُور لے جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کے مرتد ہونے کی بڑی وجہ بھی یہی تھی کہ جب اُس نے صداقت کے پھولوں کو روندتے ہوئے جھوٹ کی جبیں بوسی شروع کی تو رفتہ رفتہ وہ حق کی ضیاء پاشیوں سے دور ہوتا چلا گیا اور آخر اسی جھوٹ کے سہارے ایک دن مدعی نبوت بن کر جہنم کے بھڑکتے آتشکدوں کا مقدر بن گیا۔

مزاح میں جھوٹ بولنا بھی باعثِ ہلاکت ہے

''بہز بن حکیم اپنے باپ سے وہ اس (بہز) کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے اس شخص کے لئے جو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تاکہ اس کے ساتھ لوگوں کو ہنسائے خرابی ہے اس کے لئے پھر خرابی ہے اس کے لئے۔'' (اسے تینوں نے روایت کیا اور اس کی اسناد قوی ہے) (ابوداؤد ۴۹۹۰، ترمذی ۲۳۱۵) (السنن الکبریٰ للنسائی التفسیر)

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرات صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ (مزاح میں بھی) سچی بات ہی کہتا ہوں۔'' (مشکوٰۃ شریف)

قادیانیوں کو بھی یہ بات تسلیم ہے کہ مزاح میں بھی جھوٹ بولنا صحیح نہیں۔ قادیانی عورتوں کے رسالے ''ماہنامہ مصباح'' میں لکھا ہے:

''تو ہنسی میں بھی کبھی جھوٹ نہ بول تو ہمیشہ سچ بول''

(ماہنامہ مصباح جنوری ۲۰۰۳ء صفحہ ۲۵)

مغربی ماہرین کی تحقیقات

بنجمن کاوسٹر کے نظریات:

سکاٹ لینڈ کا وہ شخص جس نے زندگی گزرانے کے سنہری اور راہنما اصولوں پر لوگوں کو اکٹھا کیا۔ بنجمن کاوسٹر کے مطابق میرے تین اصول مندرجہ ذیل ہیں:

ا: کبھی لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹی بات نہ کہی جائے۔

۲: ہر شخص کی طرف توجہ کر کے ہی بات کہی جائے۔

۳: کسی کا مذاق نہ اڑایا جائے۔

جھوٹی بات سے ہنسانا

معاشرتی تبدیلیوں کے اتار چڑھاؤ میں آپ کو ایسے لوگ بہت ملیں گے جو ہر وقت لوگوں کا دل جیتنے کے موڈ میں رہتے ہیں لیکن ان کا طریق کار بالکل غلط ہے ایسے لوگ ہمیشہ اس وقت مایوس ہوتے ہیں جب وہ جھوٹی بات اور داستان سے لوگوں کا دل جیتنے کی کوششیں کرتے ہیں لیکن یہ بات چونکہ جھوٹی ہوتی ہے اس لئے اس کا اثر وقتی ہوتا ہے دائمی نہیں۔

اگر آپ اپنی بات کا اثر دائمی اور لازمی رکھنا چاہتے ہیں تو پھر سوچ لیں کہ آپ گفتگو میں سچ کو لازم جانیں۔

(بنجمن کاوسٹر کے نظریات بحوالہ سن)

محبت کی موت

ایس آر گاوٹ اپنے افسانے ''محبت کی موت'' میں لکھتا ہے کہ میرا بار ہا کا گمان اس میں آ کر مضبوط ہوا ہے کہ محبت سچائی کا نام ہے اس سچائی میں پیار ہے انس ہے اور محبت ہے جب بھی اس سچائی میں جھوٹ کی ملاوٹ ہو جائے اس وقت محبت کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

ہنسی مذاق حد درجہ نقصان دہ ہے لیکن کچھ مناسب سود مند کسی شخص کے لئے۔ ہر اس شخص کے لئے جو اپنی ہنسی میں سچائی کا لحاظ رکھے۔ سچائی کو ملحوظ رکھے۔ کیونکہ سچائی کا لحاظ ہی محبت کی زندگی ہے اور

محبت میں جھوٹ محبت کی موت ہے۔

(بحوالہ محبت کی موت' ایس آر گاوٹ)

مزاح میں جھوٹ' قادیانی رسائل کے گوہر پارے

مذہبِ قادیان چونکہ جڑ سے ہی کھوکھلا اور جھوٹا ہے اس لئے اس کا ہر فرد ہی جھوٹ کی گنگا میں بھیگا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کے تمام مذہبی اخلاقیات سوز رسائل و جرائد بھی جھوٹ کی سیاہیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ انھیں میں سے ایک قادیانیوں کے اطفال کی مذہبی تعلیم و تربیت کے لیے نکلنے والا رسالہ ''ماہنامہ تشحیذ الاذہان'' بھی ہے۔ اس رسالے کے ہر شمارے میں ایک یا دو صفحات پر مشتمل جھوٹے اور بے سروپا لطائف ''مسکرایئے'' ''ہنس دیجیے نا'' کے عنوانات سے چھپتے ہیں جو اسلامی تعلیمات اور جدید سائنسی تحقیقات سے بالکل متضاد ہیں۔ بطور ثبوت صرف چند ایک رقم کیئے جاتے ہیں:

۱: ''ایک چیونٹی دوڑتی ہوئی کہیں جا رہی تھی۔ اس کی سہیلی چیونٹی نے پوچھا۔ ایسی کیا جلدی ہے کہاں جا رہی ہو؟ چیونٹی بولی۔ دراصل آج دو ہاتھیوں کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے دونوں کو خون کی ضرورت ہے میں خون دینے جا رہی ہوں۔ اگر وقت پر نہ پہنچی تو کیا فائدہ''

(بحوالہ ماہنامہ ''تشحیذ الاذہان'' ربوہ اگست ۱۹۹۸ء ص ۴۰)

۲: ''ایک مچھر ایک دن ایک آدمی کو صبح کو کاٹ لیتا ہے۔
آدمی مچھر سے: بھائی تمہاری ڈیوٹی تو رات کو ہوتی ہے۔
مچھر: مہنگائی بہت ہے اوور ٹائم لگا رہا ہوں۔''

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان'' ربوہ ستمبر ۱۹۹۷ء ص ۳۳)

۳: ''ماسٹر: اسلم تم اتنی دیر سے سکول کیوں آئے؟
اسلم: جناب بارش کی وجہ سے راستے میں کیچڑ تھا۔ میں ایک قدم چلتا تو دو قدم پیچھے پھسل جاتا۔
ماسٹر: پھر تم یہاں تک کیسے پہنچے؟
اسلم: جناب میں نے منہ اپنے گھر کی طرف کر لیا تھا۔''

(ماہنامہ ''تشحیذ الاذہان'' ربوہ' جولائی ۱۹۹۷ء' ص ۴۰)

یہ ہیں قادیانیوں کے بچوں کی ابتدائی مذہبی تعلیم وتربیت کے چند نمونے۔

ان جھوٹے بے سروپا لطائف کو نہ صرف قادیانیوں کے بچے پڑھتے اور آگے پھیلاتے ہیں بلکہ قادیانی عورتوں سمیت ہر خاص وعام اس فعل قبیح کو سرانجام دیتا ہے۔

میرا اس مذہبِ قادیان کو جھوٹا گردانے اور اس پر لعنت بھیجنے کی ابتدائی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جب قادیانی پوپ ہماری مذہبی تربیت کے آغازِ سفر سے ہی ہمیں جھوٹ کے جام زہر نوشی کے لیے پیش کررہے ہیں اور کچھ عرصہ بعد تو ہمیں جھوٹ کے غلیظ جوہڑوں میں دھکا دے کر نہلایا بھی جائے گا۔ اس لئے عاقبت اندیشی اور حقیقت شناسی یہی ہے کہ اس باطل مذہب اور اس کے بانی کو ہمیشہ کیلئے دھتکار کر اسلام کی چوکھٹ چوم لی جائے جس سے حقیقت وصداقت کے انوار پھوٹ کر چہار دانگِ عالم کو روشن کررہے ہیں۔

یا یھا الذین ا منوا اتقو اللہ و کو نو امع الصّدقین

(التوبہ ۹\۱۱۹)

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈر جاؤ اور سچوں کے ساتھی بن جاؤ۔''

☆☆☆☆

مرزا قادیانی کی دورخی پالیسی، اسلام اور ماڈرن سائنس کی نظر میں

کیا آپ نے کبھی ایسے شخص کو دیکھا ہے جس کی زبان تضاد بیانیوں کی ایک رنگ برنگی چھا بڑی ہو، جس کی تحریریں عدم مطابقت کا لامتناہی سلسلہ ہو۔ جو ایک لحہ قبل کسی بات میں ''ہاں'' کہے لیکن اگلے ہی لمحے وہ اُسی بات میں ''ناں'' کہتا دیکھائی دے جو پہلے کسی بات کی تائید کرتا ہو اور بعد میں تردید۔ جس کی زبان میں ایسا ٹکراؤ ہو کہ ایک بات دوسری سے نہ ملے۔ اگر آپ کبھی ایسے آدمی سے نہیں ملے تو لیجئے ہم آپ کو کذابِ قادیان مرزا قادیانی سے ملوائے دیتے ہیں جس کی زبان ارض وسماء کے قلابے تک ملا دیا کرتی تھی۔

مرزا قادیانی کی تضاد بیانیاں

۱: رسول آنا بند:

مرزا قادیانی ختم نبوت کے عقیدے کے بارے میں لکھتا ہے:

''قرآن کریم بعد خاتم النبین کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔''

(ازالہ اوہام ص ۷۶۱ مصنفہ مرزا قادیانی)

۲: ''رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبرئیل حاصل کرے۔ اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔'' (ایضاً ص ۶۱۴)

۳: ''خدا وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔''

(کتاب مزکور ص ۱۴۰ جلد ۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

اس کے خلاف قادیان میں رسول

لیکن پھر مرزا قادیانی خودنوازی کرتے ہوئے قلابازی کھا کر کہتا ہے:

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا''

(دافع البلاء ص ۱۱ مطبوعہ ۱۹۰۲ء مصنفہ مرزا قادیانی)

۲: غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ

مرزا قادیانی ایک جگہ لکھتا ہے:

''جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اسی کا نام پاک کر اسی واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت اس طور کا نبی اور کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا سو اب بھی میں انہی معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا''

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص ۴ مصنفہ مرزا قادیانی)

''اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی''

(تجلیات الٰہیہ ص ۲۵ از مرزا قادیانی)

تشریعی نبوت کا ادّعاء

''اگر کہو کہ صاحب الشریعتہ افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے۔ نہ ہر ایک مفتری تو اول یہ دعویٰ بے دلیل ہے خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی اُمت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعتہ ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی''۔ (رسالہ اربعین نمبر ۴، ص ۷۰۶ مصنفہ مرزا قادیانی)

تناقض کے پیچھے تعارض کا شور
تعارض کی دم میں تناقض کی ڈور

۳: احادیث میں عیسیٰؑ کے نزول الیَ السماء کا ذکر موجود نہیں

’’بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے۔ لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا‘‘

(حمامۃ البشریٰ، مطبوعہ ۱۸۹۴ء، مصنفہ مرزا قادیانی)

احادیث میں ذکر موجود ہے

’’صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔‘‘

(ازالہ اوہام، ص ۹۲۷۔۸۱، مطبوعہ ۱۸۹۱ء مصنفہ مرزا قادیانی)

۴: عیسیٰؑ کی قبر بلدہ قدس میں ہے

’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ ہیں‘‘

(اتمام الحجۃ، مصنفہ مرزا قادیانی شہادت محمد سعید طرابلس، ص ۲۰)

عیسیٰؑ کی قبر کشمیر میں ہے

’’خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے وہ مر گیا اور اس کی قبر سرینگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یعنی ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفّیٰ پانی کے چشمے تھے۔ سو وہی کشمیر ہے اس وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، ص ۱۰۱، مصنفہ مرزا قادیانی)

۵: چاروں انجیلیں محرف ومبدل ہیں

"عیسائیوں اور یہودیوں نے اپنے دجل سے خدا کی کتابوں کو بدل دیا" (نور القرآن، جلد اول نمبر ۶، مصنفہ مرزا قادیانی)

"انجیل اور تورات ناقص اور محرف اور مبدل کتابیں ہیں۔"

(دافع البلاء ص ۱۹، مصنفہ مرزا قادیانی)

"چاروں انجیلیں نہ اپنی صحت پر قائم ہیں اور نہ بہ سبب اپنے بیان کی رو سے الہامی ہیں اور اس طرح انجیلوں کے واقعات میں طرح طرح کی غلطیاں پڑ گئیں اور کچھ کا کچھ لکھا گیا۔"

(براہین احمدیہ، حصہ چہارم، ص ۳۳۱، طبع قدیم، مصنفہ مرزا قادیانی)

انجیلیں محرف ومبدل نہیں:

"یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف ومبدل ہیں ان کا بیان قابل اعتبار نہیں ایسی بات وہی کرے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے"

(چشمہ معرفت، ص ۵۷ حاشیہ مطبوعہ ۱۹۰۸ء مصنفہ مرزا قادیانی)

؎ جیسا موسم ہو مطابق اُس کے دیوانہ تھا وہ
مارچ میں بلبل تو جولائی میں پروانہ تھا وہ

۶: مسیح ابن مریم کا نزول

"هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیحؑ کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ مسیح کے ذریعے ظہور میں آئے گا۔ مسیحؑ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ ان کے ہاتھ سے اِسلام جمیع آفاق میں پھیل جائے گا۔" (ملخص براہین احمدیہ ص ۴۹۸-۴۹۹ مصنفہ مرزا قادیانی)

مسیح ابن مریم کی وفات

"قرآن شریف قطعی طور پر اپنی آیات بینات میں مسیح کے فوت ہو جانے کا قائل ہے۔"

(ص ۱۴۲-۱۲۰ ازالہ طبع ۲،۱ مصنفہ قادیانی)

"قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں"

(ص ۱۴۶ ایام الصلح اُردو، مصنفہ مرزا قادیانی)

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سرا سر موم ہو یا سنگ ہو جا

مرزا قادیانی کی زبان وکلام کی ان تضاد بیانیوں نے اُس کی جھوٹی نبوت ورسالت کی شہ رگ پر خود بخود چُھری پھیر دی ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید چونکہ خداتعالیٰ کا برحق اور سچا کلام ہے اس لئے اس نے اپنے متعلق فرمایا "اگر یہ کلام اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سے اختلاف پائے جاتے"۔

یہ آیت کریمہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو مکھن سے بال کی طرح باہر نکال پھینک رہی ہے اور بتا رہی ہے کہ کلام اللہ سچا ہے اس لیے اس میں کوئی اختلاف یا تناقض نہیں، ہاں اگر یہ کلام خداتعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو اس میں بھی مرزا قادیانی کے جھوٹے کلام کی طرح کھلا تناقض ضرور پایا جاتا۔ تو گویا خداتعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا کلام اختلاف سے پاک اور کسی بھی جھوٹے مدعی نبوت کا خودساختہ کلام اختلافات کی غلاظت سے لتھڑا ہوا ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی اس بات کی تائید یوں کرتا ہے۔

۱: "جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۱، ص ۲۷۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

۲: "اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔"

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی، ص ۱۸۴، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۲۲، ص ۱۹۱، مصنفہ مرزا قادیانی)

۳: "ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔"

(ست بچن ص ۳۱، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۰ ص ۱۴۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے واضح متناقض اور اُس کے ان فتاویٰ کی موجودگی میں کسی بھی ہوش ربا انسان کا اس کو نبی تسلیم کرلینا حیرت وتعجب کی بات ہے۔ اس قماش کے چالباز اور نوسرباز کو نبی ورسول ماننا تو کجا

ایک صحیح انسان ماننا بھی عقل انسانی کی توہین ہے۔

مرزا قادیانی ایک خوشامدی اور منافق انسان تھا جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا۔ اس لیے کہ لوگ اُس کے عقیدت کیش اور معتقد بن جائیں۔ وہ جیسا دیس ویسا بھیس کی پالیسی کو اپنائے ہوئے تھا جس سے لوگ اُس کے دامِ تزویر میں پھنس جاتے۔ جب کوئی معترض اُس سے پوچھتا کہ کیا تو نے ختم نبوت کی فولادی دیوار کو توڑنے کی کوشش کرتے ہوئے دعویٰ نبوت کیا ہے تو مرزا قادیانی فوراً آگے سے کہہ دیتا کہ ”نہیں نہیں میں تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا آخری نبی مانتا ہوں اور آپ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں“ لیکن جب وہ اپنے پکے مریدوں کے پاس جاتا تو اُن کے سامنے اس سے بالکل اُلٹ بیان دے دیتا۔ آخر لوگوں کو ساری زندگی اسی طرح کے چکر دیتے دیتے ایک دن خود بڑا چکر کھایا اور غلاظت پر گر کر جان دے دی اور مکرّر کر کے وادیِ جہنم میں پہنچ گیا۔

؎ اللہ جسے توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں
فیضانِ محبت عام تو ہے عرفانِ محبت عام نہیں

تضاد بیانی پر قرآن وسائنس کی رائے

قرآن عزیز نے تضاد بیان شخص کو گمراہ کہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واذ لقوا الذین اٰمنوا قالوآ اٰمناّ ج واذا خلوا الیٰ شیطینھم لا قالوآ اناّ معکم لا انماّ نحن مستھزءُ ونO ۱۴ اللہ یستھزی بھم و یمدّ ھم فی طغیا نھم یعمھون O ۱۵ اولیک الذین اشتروا الضّللة بالھدیٰ ص......(سورہ البقرہ' آیت ۱۴' ۱۵)

ترجمہ: ”اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یوں ہی ہنسی کرتے ہیں' اللہ ان سے استھزا فرماتا ہے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی“۔ (کنز الایمان)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بات کہنے کے مختلف انداز اس لئے سیکھے کہ اس کے ذریعہ لوگوں کے دلوں کو قید کرے (یعنی معتقد

بنائے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے نہ فرض قبول فرمائیں گے نہ نفل۔ (مشکوٰۃ شریف)

جرمن ہیلتھ سینٹر کے انکشافات

جرمن ہیلتھ سینٹر کی سالانہ رپورٹ کے مطابق:

ایسے لوگ جو دورخی بات کرنے کے عادی ہوں وہ ہمیشہ اپنی ساکھ اور معیشت ختم کر بیٹھتے ہیں۔

ایسے لوگ جو ہر مجلس میں وہاں کی بات کرنے کے عادی ہوں اور جیسی لوگوں کی زبان ویسی ہی ان کی زبان ہو تو ایسے لوگ ہمیشہ ناکام زندگی گزارتے ہیں۔

ڈاکٹر سکلاس ماہر نفسیات کی ماہرانہ تحقیق کے مطابق بھی جب ہمیں اپنی ترتیب کو زندگی کے مطابق پرکھنا ہو تو فوراً اپنے انداز زندگی پر غور کریں کیا ہم ایسا تو نہیں کر رہے کہ دن اور رات میں تضاد ہو؟ کیا ہماری گفتگو میں تضاد تو نہیں ہے؟ کیا ہمارے اُٹھنے بیٹھنے میں تضاد تو نہیں؟ کیا ہم معاشرے کے ساتھ دورخی زندگی گزار رہے ہیں یا ایک رخی ہر بات بالکل محفوظ رہے۔ آخر میں ماہرین نے اس بات کا اندازہ لگایا ہے کہ کون لوگ اپنے کس طرز عمل سے آخر کار معیشیت میں (یا مذہبیت میں) شکست کھا جاتے ہیں تو پھر یہ طے ہوا ہے کہ وہ لوگ جو معاشرے کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن دراصل وہ معاشرے کو دھوکہ نہیں دیتے بلکہ خود دھوکا کھا جاتے ہیں۔ (بحوالہ رپورٹ جرمن ہیلتھ سینٹر فرینکفرٹ)

پتا چلا کہ نہ صرف دین اسلام بلکہ جدید سائنس نے بھی مرزا قادیانی کی منافقانہ روش اور دو رخی بات کرنے کو نہایت ہی برا اور منفی (NEGATIVE) عمل قرار دیا ہے۔

☆☆☆☆

مرزا قادیانی کی دشنام طرازیاں اِسلام وسائنس کے آئینہ میں

فحش گوئی پر اِسلامی تنبیہات

اِسلامی تعلیمات میں فحش گوئی، بدکلامی اور دشنام طرازی جیسے اخلاق رذیلہ سے مومن کو مجتنب رہنے کی تلقین کی گئی ہے مثلاً

''ترمذی نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے یہ روایت اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی کہ مومن بہت طعنے دینے والا، بہت لعنت کرنے والا، فحش گوئی کرنے والا، بے ہودہ بکنے والا نہیں ہوتا۔'' (ترمذی ۱۹۷۷، حاکم ۱/۱۲، بیہقی ۱/۱۹۳)

اس کے علاوہ ترمذی شریف کی ایک اور روایت میں ہے کہ:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی میزان میں کوئی چیز اچھے خلق سے زیادہ وزنی نہیں ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ بدزبان (گالیاں بکنے والے) بے ہودہ گندی باتیں کرنے والے سے بغض رکھتا ہے''

(ترمذی شریف ۲۰۰۲)

رہبر عالم سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کی رشد و ہدایت کے لیے نہ صرف اخلاق حسنہ کی تعلیم دی بلکہ خود مجموعہ اخلاق کے ایک بے نظیر پیکر، صبر و تحمل، حلم و عفو کا روشن چاند، عجز و انکسار کا گوہر بے مثل اور شیریٔ لب کی دلربا شمع بن کر نہ صرف خیابانِ ہستی کے نفوس بلکہ عالم بالا کے مکینوں کو بھی ورطۂ حیرت سے انگشت بدنداں کر دیا۔ خدائے لم یزل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یوں گویا ہوا:

''انک لعلی خلق عظیم''

''بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کی بلندیوں پر فائز ہیں۔''

قارئین کرام! آیئے اب آپ کو قادیانیوں کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کی اخلاقی پستیوں کی

چند جھلکیاں دکھاتے ہیں۔

اخلاق وتہذیب مرزا

سرزمین پنجاب میں قادیان کی مٹی سے نکلنے والی غلاظت مرزا قادیانی جو محمدؐ ثانی کا مدعی تھا اُس میں اخلاق حسنہ کی ایک ادنیٰ سی جھلک بھی نظر نہیں آتی۔ مرزا قادیانی اخلاقی کمزوریوں، دشنام طرازیوں، دریدہ دہنیوں، فحش کلامیوں اور بدگوئیوں کا ایک غلیظ گٹر تھا۔ وہ ان خصائل میں ایسی مہارت اور جرأت مندی کا مظاہرہ کرتا کہ بدخلقی وبدتہذیبی بھی اُس کے سامنے شرم وندامت سے سرنگوں ہو جاتی، اسی بناء پر اگر اُسے تہذیب شکن اخلاق کے ان فنون کا گرو گھنٹال کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

مرزا قادیانی آنجہانی نے یوں تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور اُمت مسلمہ کی شان میں توہین وتنقیص آمیز الفاظ استعمال کیے ہیں۔ لیکن جو حیا سوز کلمات اور بازاری گالیاں اُس بدلسان نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے الوالعزم سچے پیغمبر کی شان کشی کے عزم میں بکی ہیں اس پر شرافت وانسانیت، تہذیب ومتانت رہتی دُنیا تک لرزہ براندام ہو کر مرثیہ خواں اور ماتم کناں رہے گی۔ اُس دریدہ دہن نے خدا کے اس پیارے اور مقرب نبی پر سب وشتم اور لعن طعن کی جی بھر کر تیر اندازی کی اور اپنی تمام تر اخلاقی کمزوریوں کا آپ علیہ السلام کو نشانہ بنایا۔

مرزا قادیانی کی ان خبث بیانیوں کو کلیجے پر ہاتھ رکھ کر ملاحظہ کیجئے اور بتایئے کہ کیا انھیں پڑھ کر کوئی بھی حلیم سے حلیم شخص اپنے جوش وغضب کو تھپکی دے کر ضبط وتحمل کا مظاہرہ کر سکتا ہے؟ یہ ایسی گستاخ آمیز عبارتیں ہیں کہ انھیں لکھتے ہوئے قلم کا جگر بھی شق ہو جاتا ہے:

ناموس عیسیٰؑ پر مرزا کی زبان درازی کا بھیانک منظر

١: ”آپ کی (عیسیٰ علیہ السلام) عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہ سمجھتے تھے جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔ ہاں آپ کو گالیاں دینی اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آ جاتا تھا اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔“

(ضمیمہ انجام آتھم' حاشیہ ص ۵' ۲۷۵' مصنفہ مرزا قادیانی)

۲: "یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے (اور مسلمانوں کا زندہ رسول) اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑیں گے لڑائیاں ہونگی پس اس نادان اسرائیلی نے اس معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴ کا حاشیہ' ص ۲۷۳' طبع لاہور' مصنفہ مرزا قادیانی)

۳: "اور آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں (اور مسلمان رسول کہتے ہیں) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں' جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پزیر ہوا"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷' ص ۲۷۶' مصنفہ مرزا قادیانی)

۴: "پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متبرک اور راستبازوں کے دشمن (عیسیٰ) کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔" (کتاب مزکور' ص ۸-۹' ص ۲۷۷)

۵: "وہ مسیح ابن مریم ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا۔ مخرج معلوم کی رہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز ہے تولد پاکر مدت تک بھوک اور پیاس اور درد اور بیماری کا دکھ اُٹھاتا رہا۔"

(براہین احمدیہ ص ۳۲۹ طبع لاہور)

۶: "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو کرنا سکھایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا۔"

(چشمہ مسیحی' ص ۹' مصنفہ مرزا قادیانی)

۷: "یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا"

(حاشیہ ست بچن ص ۱۷۱' مصنفہ مرزا قادیانی)

۸: "حضرت عیسیٰ پر ایک شخص نے جوان کا مرید بھی تھا اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا انہوں نے کہا دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے"

(قادیانی اخبار بدر، ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء)

۹: ''مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد۔ نہ حق کا پرستار۔ متکبر، خود بین۔ خدائی کا دعویٰ کرنے والا''۔

(مکتوبات احمدیہ ص ۲۳۔۲۴، جلد ۳)

۱۰: ''لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر (حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر) ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا۔ اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں یا اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اسکی خدمت کرتی تھی۔ اس وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام ''حصور'' رکھا مگر مسیح کا نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس کا نام رکھنے سے مانع تھے۔''

(دافع البلاء، ص اخیر، مصنفہ مرزا قادیانی)

۱۱: آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان میں ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے''

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم، ص ۸، ص ۲۷۶، طبع لاہور، مصنفہ مرزا قادیانی)

۱۲: ''حضرت مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی ہے''

(ازالہ کلاں، ص ۷، جلد ۱، مصنفہ مرزا قادیانی)

یہ ہیں مرزا قادیانی آنجہانی کی وریدہ دہنیاں اور فحش کلامیاں جو اُس نے خدا کے الوالعزم اور برگزیدہ نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بغض و عناد کی بناء پر بزعم خود ان کا مرتبہ گھٹانے کیلئے نفرت و غصہ کی آگ میں جل کر بکیں۔

آیئے اب مرزا قادیانی کی اُن اخلاق شکن گالیوں کا جائزہ لیجئے جو اُس نے علمائے اُمت اور پوری اُمتِ مسلمہ کو نکال کر اپنے کذابِ اعظم ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔

علمائے اِسلام اور اُمت مسلمہ پر گالیوں کی بوچھاڑ

مرزا قادیانی کی علمائے اسلام اور اُمت مسلمہ پر طعن و تشنیع اور زبان درازی کرنے کی بڑی وجہ یہ تھی کہ جب وہ جھوٹا مدعیٔ نبوت تاج و تختِ ختم نبوت پر ڈاکہ زن ہوا تو علمائے اِسلام اُس کی سرکوبی کے لیے میدان جہاد میں سربکف آ نکلے اور اُس کی جھوٹی نبوت کو پوری طرح زِچ اور خائب و خاسر کیا۔ لیکن یہ بات مرزا قادیانی کے لیے موجب تکلیف اور اُس کی زندیقیت پر کاری ضرب تھی اس لیے اُس نے اپنے دفاع اور بدلہ لینے کی خاطر دشنام طرازیوں اور فحش کلامیوں کا حربہ استعمال کرنا شروع کر دیا اور اپنی تمام عمر ہذیان اور خرافات بکنے میں بسر کر دی۔ یہاں بطور ثبوت مرزا قادیانی کی چند گالیاں رقم کی جاتی ہیں جو اُس نے اخلاق و تہذیب کا جنازہ نکالتے ہوئے علمائے اِسلام اور اُمت مسلمہ پر نفرت اور غصہ کے اظہار پر نکالیں۔

۱: "اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے؟ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔"

(انجام آتھم، ص ۱۹، برحاشیہ، درروحانی خزائن جلد ۱۱، ص ۲۱، مصنفہ مرزا قادیانی)

۲: "یہودیوں کے لئے خدا نے اس گدھے کی مثال لکھی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں مگر یہ (علماء) خالی گدھے ہیں۔ یہ اس شرف سے بھی محروم ہیں جو ان پر کوئی کتاب ہو۔"

(ضمیمہ انجام آتھم، ص ۳۱۶، ۳۱۷ درروحانی خزائن ص ۳۴۱، ج ۱۱)

۳: ان العدا صاروا خنازیر الفلا
ونساؤھم من دونھن الا کلب

ترجمہ: "دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔"

(نجم الہدیٰ درروحانی خزائن، ج ۱۴، ص ۵۳، مصنفہ مرزا قادیانی)

۴: اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں مرزا قادیانی نے پوری اُمت مسلمہ جو اُس پر ایمان نہیں رکھتی کو غلیظ گالی دیتے ہوئے لکھا ہے:

"تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبۃ والمودۃ و ینتفع من معار

فهاو يقبلني ويصدق دعوتي. الا ذرية البغايا"

ترجمہ: میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اُٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔"

(آئینہ کمالات اسلام' ص ۵۴۷'۵۴۸' مندرجہ روحانی خزائن جلد ۵ ص ۵۴۷'۵۴۸ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" کی مذکورہ اصل عبارت عربی میں ہے۔ اِس کا ترجمہ ہم نے لکھا ہے۔ مرزا قادیانی نے یہ الفاظ لکھے ہیں۔ "الاذریۃ البغایا۔" عربی زبان میں "بغایا' بغیۃ کی جمع ہے جس کا معنی ہے بدکار' فاحشہ' اور زانیہ عورت۔

ہمارے اس ترجمے کی تصدیق کے لیے دیکھئے "خطبہ الہامیہ' ص ۶۹' مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۶' مصنفہ مرزا قادیانی) جس میں اسی لفظ بغایا کا ترجمہ بازاری عورت (کنجری) کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ نور الحق حصہ اول ص ۱۲۳' مصنفہ مرزا قادیانی' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۸' ص ۱۶۳ میں بھی لفظ بغایا کا ترجمہ نسل بدکاراں' زنا کار' زن بدکار وغیرہ کیا ہے' اور ایسے ہی مرزے کی ایک اور تصنیف انجام آتھم کے ص ۲۸۲' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۱۱ پر بھی۔

۵: "جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔"

(انوار اسلام' ص ۳۰' مندرجہ روحانی خزائن جلد ۹' ص ۳۱ مصنفہ مرزا قادیانی)

۶: مولانا سعد اللہ لدھیانوی کو گالی دیتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے:

ومن اللئام اری رجیلاً فاسقاً غولا یعنا نطفة السفهآء

ترجمہ: اور لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان معلون ہے سفیہوں کا نطفہ"۔

شکس خبیث مفسدومزوّر نحس لیمی السّدفی الجهلآء

ترجمہ: بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھلانے والا منحوس ہے جس کا نام جاہلوں

نے سعد اللہ رکھا ہے"۔

اذیتنی خبثاً فلست بعادق   ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

ترجمہ: تو نے اپنی خباثت سے مجھے بہت دکھ دیا ہے' پس میں سچا نہیں ہوں گا اگر ذلت کے ساتھ تیری موت نہ ہو۔ اے کنجری کی اولاد۔"

(تمتمہ حقیقۃ الوحی' ص ۴۴۵' ۴۴۶' درروحانی خزائن' جلد ۲۲' از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے سخت گو ہونے پر دو عدالتوں کے رائے

رائے چندلال صاحب مجسٹریٹ ضلع گورداسپور کی عدالت میں بمقدمہ حکیم فضل دین بنام مولوی کرم الدین جہلمی۔

مرزا قادیانی نے اپنے بیان میں لکھوایا کہ:

"عین الیقین اور حق الیقین عدالت کے ذریعہ سے میسر آتے ہیں۔"

(ص ۱۴۰' روائداد مقدمہ مرتبہ کرم الدین صاحب جہلمی)

اب ہم عدالت کا فیصلہ بحق مرزا نقل کرتے ہیں' امید ہے کہ قادیانی حضرات اس "حق الیقین" پر "عین الیقین" کریں گے۔

نقل حکم مسٹر ڈگلسن صاحب مؤرخہ ۲۳ اگست' ۱۸۹۷ء

"مرزا غلام احمد کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ جو تحریرات عدالت میں پیش کی گئی ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ وہ فتنہ انگیز ہے۔ ان کی تحریرات اس قسم کی ہیں کہ انہوں نے بلاشبہ طبائع کو اشتعال کی طرف مائل کر رکھا ہے پس ان کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ مناسب اور ملائم الفاظ میں اپنی تحریرات کو استعمال کریں ورنہ بحیثیت حاکم صاحب مجسٹریٹ ضلع ہم کو مزید کارروائی کرنی پڑے گی" (صفحہ ۴۴' روئداد مقدمہ)

عدالت لالہ آتمارام گورداسپور کا فیصلہ

عدالت لالہ آتمارام مہتہ بی۔ اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور نے ۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو یہ فیصلہ دیا۔

"ملزم نمبر 1 (مرزا قادیانی) اس امر میں مشہور ہے کہ وہ سخت اشتعال دہ تحریرات اپنے

مخالفوں کے برخلاف لکھا کرتا ہے اگر اس کے اس میلان طبع کو نہ روکا گیا تو غالباً امن عامہ میں نقص پیدا ہوگا۔ ۱۸۹۷ء میں کپتان ڈگلسن صاحب نے ملزم کو ہجو قسم تحریرات سے باز رہنے کیلئے فہمائش کی تھی۔ پھر ۱۸۹۹ء میں مسٹر ڈوئی صاحب مجسٹریٹ نے اس سے اقرار نامہ لیا کہ ہجو قسم نقص امن والے فعلوں سے باز رہے گا'' (ص ۱۶۰، روئداد مذکورہ)

عدالت کا بیان مظہر ہے کہ مرزا قادیانی طبعاً گندہ دہان ہونے میں مشہور تھا اور اس سے پہلے دو عدالتیں اسے روک بھی چکی ہیں چنانچہ خود مرزا قادیانی راقم ہے کہ:

''ہم نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے سامنے یہ عہد کرلیا ہے کہ آئندہ ہم سخت الفاظ سے پہلے کام نہ لیں گے۔''

(اشتہار مرزا ۲۰ دسمبر ۱۸۹۷ء مندرجہ کتاب البریہ دیباچہ، ص ۱۳ مصنفہ مرزا قادیانی) اس عبارت میں مرزا قادیانی اپنی سخت گوئی کا اقرار کرتا ہے اور آئندہ اس سے احتراز کا وعدہ کرتا ہے مگر ۱۹۰۴ء میں لالہ مہتہ رام کی عدالت کا فیصلہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے وعدہ پر قائم نہ رہا اور ۱۸۹۷ء کے بعد برابر بدگوئی کو کام میں لاتا رہا۔ آہ

؎ نہیں وہ بات کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اُس نے ہاتھ میرے ہاتھ پہ مارا تو کیا مارا

ہمارے ناظرین حیران ہوں گے کہ آخر مرزا قادیانی کو اس سخت گوئی سے فائدہ کیا تھا۔ اس کا ایک جواب تو عدالت دے چکی یعنی ''میلان طبع'' دوسرا جواب مرزا قادیانی کے بیٹے نے دیا ہے کہ: ''جب انسان دلائل سے شکست کھاتا ہے اور ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کرتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اسی قدر اپنی شکست کو ثابت کرتا ہے۔''

(ص ۱۵، انوار خلافت، مصنفہ میاں محمود خلیفہ قادیان، بحوالہ محمدیہ پاکٹ بک بجواب احمدیہ پاکٹ)

گالیوں کے متعلق اقوال مرزا

؎ آپ ہی اپنے ذرا جوروستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

اب مرزا قادیانی کے گالیوں کے متعلق اُس کے اپنے اُن فتوؤں پر نظر کرتے ہیں، جن کی زد

میں وہ خود آتا ہے، لہٰذا قادیانیوں کو چاہئے کہ اِن فتوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کی شخصیت کو پہچان کر دائرہ اِسلام میں داخل ہو جائیں۔ مرزا کہتا ہے:

۱: ''گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں''

(ضمیمہ اربعین نمبر۴، ص۵، روحانی خزائن، جلد ۱۷، ص ۴۷۱، مصنفہ مرزا قادیانی)

۲: ''غلط بیانی اور بہتان طرازی راستبازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔''

(آریہ دھرم، ص ۱۳، مصنفہ مرزاا قادیانی)

۳: ''گالیاں دینا سلفوں اور کمینوں کا کام ہے''

(ست بچن، ص ۲۱، مصنفہ مرزا قادیانی)

۴: ''تجربہ بھی شہادت دیتا ہے کہ ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا خدا کی غیرت اُس کے اُن پیاروں کے آخر کوئی کام دکھلا دیتی ہے پس اپنی زبان کی چھری سے کوئی اور بدتر چھری نہیں۔'' (خاتمہ چشمہ معرفت، ص ۱۵، مصنفہ مرزا قادیانی)

۵: ''جو شخص حقیقت کو نہیں سوچتا اور نفس سرکش کا بندہ ہو کر بدزبانی کرتا ہے اور شرافت کے منصوبے جوڑتا ہے وہ ناپاک ہے۔ اس کو کبھی خدا کی طرف راہ نہیں ملتی۔ اور نہ کبھی حکمت اور حق کی بات اس کے منہ سے جاری ہوتی ہے''۔

(نسیم دعوت، ص ۳، مرزا قادیانی)

۶: ''یاد رکھو کہ ہر ایک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے بلکہ ہر ایک قول اُس کا فساد کے کیڑوں کا ایک انڈا ہوتا ہے بجز اس کے اور کچھ نہیں۔'' (حوالہ مذکور)

۷: ''بدی کا جواب بدی کے ساتھ مت دو نہ قول سے نہ فعل سے''۔

(نسیم دعوت، ص ۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

۸: ''خبردار ہو نفسانیت تم پر غالب نہ آوے۔ ہر ایک سختی کی برداشت کرو ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو''

(نسیم دعوت، ص ۳، از مرزا قادیانی)

۹: ''کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو''

(کشتی نوح' ص ۱۱' مصنفہ مرزا قادیانی)

۱۰: ''ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا (اس کی) چھوٹی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ لیا؟ اس نے جواب دیا۔ ''بیٹی انسان سے ''کت پن'' نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب کوئی شریر گالی دے تو مؤمن کو لازم ہے کہ اعراض کرے نہیں تو وہی ''کت پن'' کی مثال لازم آئے گی۔''

(تقریر مرزا در جلسہ قادیان' ۱۸۹۷ء رپورٹ ص ۹۹)

۱۱: بدتر ہر ایک بد سے ہے جو بد زباں ہے

جس دل میں ہے نجاست بیت الخلاء یہی ہے'' (شعر مرزا قادیانی 'از درثمین)

بدزبانی سے بدنی امراض کے حملوں پر جدید سائنسی تحقیقات

ماہرین نفسیات کی مسلسل تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ کسی شخص کے بدزبانی کرنے کی بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ دوسروں سے نفرت کرتا ہے اور اسی نفرت کے باعث وہ غصہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر تہذیب و اخلاق کے تقاضوں کو کچلتا ہوا فضا میں گالیوں کی بوچھاڑ کرتا جاتا ہے۔ گالیاں بکنے والے شخص کے جذبات میں خصوصاً غصہ اور نفرت کی آمیزش ہوتی ہے اور ان دونوں کا ملاپ بدزبانی کی تحریک کا باعث بنتا ہے۔

بدزبانی اور خوش بیانی پر جب تحقیقات کی گئیں تو یہ بات سامنے آئی کہ ان دونوں طرح کے الفاظ میں زبردست توانائی کا ذخیرہ موجود ہوتا ہے' یہ توانائی شعاعوں کے ذریعے ان الفاظ سے نکلتی ہے جو مثبت بھی ہوتی ہے اور منفی بھی۔ اچھے الفاظ سے مثبت شعاعیں اور بُرے الفاظ سے منفی شعاعیں خارج ہوتی ہیں ڈاکٹر غلام جیلانی برق صاحب لکھتے ہیں کہ:

''ہر لفظ توانائی کا ایک خزانہ ہے۔ اندھیری رات میں کسی مظلوم کی پکار ہزاروں دِلوں کو ہلا دیتی ہے۔ ایک بیمار کی کراہ روح کو چیر کر نکل جاتی ہے کسی آتش بیاں کی تقریر' اورنگ جہانبانی کو اُلٹ سکتی ہے۔

یورپ کے ایک غیب بین نے حروف تہجی کو ''تیسری آنکھ'' سے دیکھا تو اسے مختلف حروف سے مختلف رنگ کی شعاعیں نکلتی دیکھائی دیں اور جب الہامی صحائف کے حروف کو دیکھا تو اِن شعاعوں کا دائرہ وسیع تر پایا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ الہامی الفاظ توانائی کے زبردست یونٹ (HIGHLY

ENERGIESD) ہیں جن سے جسم خاکی کے امراض تک کو دور کیا جا سکتا ہے۔

(جلال و جمال، چٹان ۲۲ فروری ۱۹۶۰ء بحوالہ من کی دنیا)

لیکن جب یہی الفاظ شیطانی فحش کلامیوں پر مبنی ہوں تو جسم انسانی میں ان کی منفی شعاعوں کے ذریعے بیماریاں منتقل ہوتی رہتی ہیں جس سے گالیاں نکالنے والا شخص مرزا قادیانی کی طرح دائم المریض بن کر صحت کی نعمت کھو بیٹھتا ہے۔

پادری لیڈ بیٹر کا مشاہدہ

پادری لیڈ بیٹر اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی کتاب MASTERS AND PATH‘‘ صفحہ نمبر ۳۶ پر رقم طراز ہے: ’’ہمارا ہر لفظ اثیر میں ایک خاص شکل (پھول، موتی، بچھو، انگارہ، سانپ پھوڑا وغیرہ) اختیار کر لیتا ہے۔ مثلاً لفظ ’’نفرت‘‘ سے ایک ایسی خوف ناک اور مکروہ صورت تیار ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یہ چیز دیکھ لی اور اس کے بعد اس لفظ کو کبھی استعمال نہیں کیا۔ بعض الفاظ سے اثیر میں نہایت حسین اشیاء تیار ہوتی ہیں اور ایسے الفاظ کی تکرار (ورد) مفید ہے۔ صرف خیال سے بھی اثیر میں یہ صور تعمیر ہوتی ہے۔‘‘

اسی لیے ہٹسٹ سینسن نے کہا تھا کہ ’’نفرت دشمنوں کو کم اور ہمیں زیادہ نقصان پہنچاتی ہے‘‘۔

ماہر نفسیات ماسٹر کلارک کے تجربات

مشہور ماہر نفسیات ماسٹر کلارک اپنی کتاب EXPERIENS MOST MASTER‘‘ (ایکسپیرینس موسٹ ماسٹر) میں اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’ہر کلام کا ایک اثر ایسٹرل ورلڈ (عالم ملکوت کی سیر حاصل تشریح کے لیے دیکھئے کتاب ’’حجۃ البالغہ‘‘) میں ہمیشہ ہوتا ہے لیکن یہ اثر منفی اور مثبت دونوں ہوتا ہے۔ جب بھی کوئی ایسا کلام جو انسانی معیار سے گرا ہوا ہوتا ہے تو فوراً ایک ہالا سا پیدا ہوتا ہے جس کا رنگ سیاہ یا نسواری ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے تاریکی اور اندھیرا پھیل جاتا ہے۔

اور جب کوئی ایسی گفتگو کی جاتی ہے جو انسانی اخلاق اور تہذیب کے مطابق ہوتی ہے اس سے ایک ھالا پیدا ہوتا ہے جو سبز رنگ کا ہوتا ہے جس سے ہر طرف روشنی ہی روشنی پھیلتی ہے۔ الغرض ہر

لفظ ایک انرجی کا پیٹرن ہے اور لفظ کے مطابق اس سے روشنی نکلتی ہے یہ روشنی سیاہ اور سفید ہوتی ہے۔ یہی منفی روشنی انسانی زندگی پر بیماری بن کر اثر انداز ہوتی ہے''

(بحوالہ ایکسپریس موسٹ ماسٹر)

یہ بات پہلے عرض کی جا چکی ہے کہ کسی شخص کے گالی گلوچ کرنے میں اُس کا غصہ اور نفرت اہم مسبب ہیں۔ ان دونوں کی وجہ سے ہی زیادہ تر لوگ اشتعال میں آکر جو منہ میں آئے بکتے رہتے ہیں اور تہذیب و اخلاق کے شیشوں پر سنگ باری کرتے رہتے ہیں جیسا کہ مرزا قادیانی جو اپنی تمام عمر انبیاء کرام علیہم السلام اور اُمت مسلمہ کو غصہ اور نفرت کی آتش میں جل کر گالیاں بکتا رہا۔ آیئے زیر نظر تحقیق میں مزید دیکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام، عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور جادۂ تسلیم ورضا کے پیکروں پر نفرت اور غصہ کا اظہار کرنے سے صحت پر کیا کیا بد اثرات مرتب ہوتے ہیں اور مرزا قادیانی کی صحت پر کن کن اثرات بد نے حملہ کیا؟۔

کلارک بورڈ آف سائیکالوجی کا تجزیہ

''ڈاکٹرز کے بورڈ نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ انسانی سوچیں جب بھی کسی (نیک) انسان کو نفرت کی نظر سے یا نفرت کی زبان (یعنی گالیوں) سے مخاطب کریں گی تو فوراً ایک ایسا ہارمون بنتا ہے جس میں ہسٹامین کی زیادتی ہوتی ہے اور اس کے نقصانات مندرجہ ذیل اعضاء پر ہوتے ہیں:

:۱ نگاہوں کی کمزوری اور خاص طور پر دور کی نظر زیادہ متاثر ہوگی۔

:۲ جسم ناتواں اور نڈھال ہوگا ذہن پریشان ہوگا۔

:۳ یادداشت میں کمی کا فقدان ہوگا۔

:۴ دِل کے امراض میں اضافہ ہوگا۔

:۵ گردے کے امراض میں اس کی جھلی پر ورم ہوگا۔

ماہرین مزید تجربات کر رہے ہیں کہ آیا اس کا اثر فوری طور پر دماغ پر کتنا ہوتا ہے۔ (بحوالہ نیویارک ٹائم)

ڈیل کارنیگی کی تحقیق

امریکہ کا مشہور ماہر نفسیات اور ماہر معاشرت ڈیل کارنیگی اپنی کتاب ''جو چاہیں وہ کیسے پائیں'' میں رقم طراز ہے کہ:

''جلد کے کئی امراض اور بدہضمی دِل کے امراض، جگر کے امراض، یا دماغی امراض عموماً حسد اور نفرت کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح کے برے جذبات کے ذریعے انسان کے خون میں ایک طرح کا زہر سا گھلنے لگتا ہے۔ اس سے جسم کے بل، حوصلے اور کام کرنے کی صلاحیت کو کیڑا لگ جاتا ہے۔

امریکہ کا ایک ڈاکٹر لکھتا ہے:

ترجمہ: ''دماغ جسم کا فطری محافظ ہے، ہر قسم کا گناہ جسم لطیف میں برص اور دیگر امراض پیدا کرتا ہے اور پھر یہی امراض جسم خاکی میں منتقل ہوجاتے ہیں۔ غصے سے تھوک کے اجزائے ترکیبی ایک خطرناک زہر میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ فوری اور شدید اشتعال سے نہ صرف دِل کمزور ہوجاتا ہے، بلکہ دیوانگی اور موت کا خطرہ ہوسکتا ہے''۔

(IN TUNE WITH THE INFINTE, P. 39)

فرائڈ اور غصہ

ماہر نفسیات فرائڈ نے غصے کے ضمن میں جو تحقیق کی ہے اس کا خلاصہ پیش قارئین ہے۔

''غصہ معاشرے کی ان برائیوں یں سے ہے، جس سے انسان کی شخصی اور تعمیری بلندی کو زوال آتا ہے۔ انسان ہمیشہ ان حالات سے دوچار رہتا ہے، جس کی وجہ سے اس کا اعصاب اور حواس کھنچے رہتے ہیں۔ اس کی یادداشت بھی اس متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

غصہ دراصل حواس اور اعصاب کا ترجمان ہے اور اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اس آدمی میں قوت برداشت کم اور فیصلہ میں عجلت ہے حتیٰ کہ یہ آدمی نادم اور پشیمانی کے حالات سے ہر وقت دوچار رہتا ہے۔'' (سنتِ نبوی اور جدید سائنس، جلد ا ص ۴۳۶)

غصہ اور نفرت کا اظہار زہر قاتل

شراب کے ایک پیالے سے انسانی جسم کو اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا غصے کے ایک گھونٹ سے ہی پہنچ جاتا ہے۔ کسی بھی خیال سے کریکٹر میں اتنی کمزوری نہیں آتی جتنی غصے کے باعث آتی ہے۔ نفرت

ُکے باعث زندگی اتنی کلنک ہو سکتی ہے، جتنی شراب کی پوری بوتل سے نہیں ہو سکتی۔ زیادہ تر نشے، تفکرات اور سوچ وغیرہ سے جسم کو اتنا نقصان نہیں ہوتا۔ جتنا حسد، جلن اور غصے سے ہوتا ہے۔

غصے کی آگ میں لگاتار جلنے کے باعث ہی آج لوگ (مرزا قادیانی کی طرح۔ ناقل) دُکھ پا رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ غصے کے باعث کئی لوگوں کی عمر کم ہو جاتی ہے۔ کچھ لوگ یکا یک اس طرح غصیلے ہو جاتے ہیں۔ کہ اس کے بعد وہ کئی گھنٹوں تک کانپتے رہتے ہیں۔ اور تب تک کام کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ جب تک کہ پوری طرح پرسکون نہیں ہو جاتے۔

میں ایک خاندان کو جانتا ہوں۔ اس کے سب افراد باہم لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ غصے کے باعث انہوں نے اپنے گھر کو دوزخ اور زندگی کو دوبھر بنا رکھا ہے۔ غصے کا دھماکہ ہونے پر دراصل ایک دوسرے کو چیرتے کاٹتے معلوم ہوتے ہیں۔ پل بھر میں ان کے چہرے بدل جاتے ہیں۔ ان کا چہرہ بھیانک طور پر بگڑ جاتا ہے......

کئی لوگ غصے کے رحم وکرم پر ہی زندہ رہتے ہیں۔ غصہ آنے پر وہ خود کو بھی بس میں نہیں رکھ پاتے۔ غصہ سے پاگل ہو کر کئی تو اپنے گھر والوں کو قتل کر ڈالتے ہیں۔ دس منٹ پہلے وہ جس دوست کو گلے لگا رہے ہوتے ہیں اس کی چھاتی میں چھرا گھونپ دیتے ہیں، یا اسے گولی سے اڑا دیتے ہیں۔

ایک عورت سے جو غصے کی آندھی آنے پر خود کو سنبھال نہیں پاتی، غصے کی آندھی چلتی ہے، تو اس کا جسم نڈھال ہو جاتا ہے۔ تب وہ اتنی کمزور ہو جاتی ہے جیسے ایک بچہ ہو۔ غصے کے ایک دھکے سے وہ کئی دن بعد ہی سنبھل پاتی ہے۔

ڈاکٹر لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ غصے کا صحت پر کتنا برا اثر ہوتا ہے۔ میں ایک عورت کو جانتا ہوں۔ ایک بار اسے اتنا غصہ آیا کہ وہ اس کے دھکے کو سنبھال نہ سکی۔ ایک ہی برس بعد اس کے جسم کی ایسی حالت ہوگئی کہ اس کے قریبی رشتے دار بھی اسے مشکل سے پہچان سکے......

نفرت اور غصہ سے دماغی خرابی

کئی لوگ تو شدید جذبات سے بے بس ہو کر زندگی سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ غصہ حسد اور نفرت کے بہاؤ کے دھکے کو برداشت نہ کرنے کے باعث کئی لوگوں کے دِل کی حرکت رُک جاتی ہے۔ جذبات کے بس میں پاگل ہوتے تو کئی لوگ دیکھے گئے ہیں۔ دراصل جو بھی کمزور ہوتا ہے، اسی

پر تیز جذبات کے اس بہاؤ کا برا اثر پڑتا ہے۔ دماغ میں غصہ بھر جاتا ہے' تو دماغ کے سیلز میں ایک بھیانک زہر پیدا ہوجاتا ہے جس سے دماغ کے سیلز ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں اور دماغ خراب ہوجاتا ہے۔ (بحوالہ ورلڈ مین اینڈ ڈائمنڈ)

غصہ اور نفرت کے اظہار سے دائم المرضی اور خرابی معدہ:

مشہور ماہر نفسیات لی گراہم اپنی تصنیف ''ہر دلعزیزی'' ص ۱۳۸ پر لکھتا ہے کہ:

''ماہرین نفسیات کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ غصہ' نفرت اور ذہنی کش مکش کا سب سے زیادہ اثر معدہ پر پڑتا ہے۔

مثال کے طور پر امریکہ کے کروڑ پتی ڈیلر ڈاسٹوں کو لیجئے۔ دس سال قبل وہ انتہائی غربت و افلاس کی زندگی بسر کرتا تھا' آج دولت سے کھیلتا ہے۔ بچپن ہی سے اس کی خواہش تھی کہ وہ اپنے تمام ساتھیوں سے ممتاز زندگی گزارے۔ اُسے اپنے والدین کی محبت نہیں مل سکی تھی اور جھنجھلا کر اس نے یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ دُنیا پر یہ ثابت کردے گا کہ محبت سے محرومی کے باوجود وہ کامیاب ترین انسان بن سکتا ہے' وہ دوسروں کے دل میں جگہ کرنے کے فن سے بخوبی واقف تھا۔ جلد ہی اس نے تین ملین ڈالر کمائے۔ اپنا ایک شاندار دفتر کھولا۔ چار چار سیکرٹریز رکھیں۔ لیکن وہ خوش نہ رہ سکا۔ اور سرطان شکم کے دوروں سے لوٹتا رہا۔ یہ دورے اس وقت پڑتے جب اُسے ذرا بھی اپنی ناکامی کا گمان ہوتا۔

جب درد میں اضافہ ہوجاتا تو وہ ایک دو ہفتہ کے لئے تجارتی دنیا سے دور چلا جاتا۔ اور خوب دودھ پیتا اور وقتی طور پر اُسے آرام آجاتا لیکن جہاں کوئی بات اور ہوتی اور بیماری اسے دبوچ لیتی۔

نہ اسے دوائیں فائدہ کرسکتی ہیں صرف ایک ہی صورت ہے کہ وہ لوگوں سے نفرت کرنا چھوڑ دے''۔ (ہر دلعزیزی' مصنفہ لی گراہم)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شعر ہے

جراحت اللسان لھا التیام — تلوار کا زخم بھر جاتا ہے
ولا ینتام ماجرح اللسان — لیکن زبان کا زخم نہیں بھرتا۔

تقریباً چودہ سو سال بعد ایک مغربی مفکر رابرٹ برٹن نے آپؓ کے اس شعر سے ملتی جلتی بات کہی ہے کہ:

''زبان کا زخم تلوار کے زخم سے گہرا ہوتا ہے''۔

غصہ و بغض کے نقصانات پر قادیانی گواہی:

قادیانی عورتوں کے مذہبی رسالے ''ماہنامہ مصباح ربوہ'' مئی 2000ء ص۱۴ پر رقم ہے کہ:

''ڈیوک یونیورسٹی امریکہ کے ایک سائنس دان ڈاکٹر ریڈفورڈ بی ولیمز کے مطابق غصے اور بغض کینہ رکھنے والے افراد جلد مرجاتے ہیں۔ ان کے مطابق اس سے انسانی قلب کو وہی نقصان پہنچتا ہے جو تمباکو نوشی اور ہائی بلڈ پریشر سے پہنچتا ہے۔ امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کی جانب سے سائنسی ادیبوں کے سیمینار میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ بہت سے لوگ وقت سے پہلے محض بغض اور کینے کے جذبات کی شدت کی وجہ سے چل بستے ہیں۔ غصہ اور بغض قلبی دوروں کے اہم اسباب میں سے ایک ہیں۔ اسی طرح حرص و طمع میں مبتلا بے چین و بے صبر افراد بھی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی تمناؤں اور آرزوؤں کے ہاتھوں اپنی شمع زندگی کو گل کر لیتے ہیں۔

ان کے برخلاف جو لوگ اپنے اعصاب کو قابو میں رکھتے ہیں اور ان کے مزاج میں برداشت' شگفتگی' قناعت اور صبر و شکر کا مادہ ہوتا ہے' زندگی کے حالات کا مقابلہ بہتر طور پر کرتے ہیں۔

ماہرین نے غصیلے اور اعصاب زدہ بے چین اور ضرورت سے زیادہ آرزومند افراد کو زمرہ ''الف'' اور بردبار حلیم اور صابر شاکر لوگوں کو زمرہ ''ب'' میں تقسیم کیا ہے۔ وہ اب اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ زمرہ ''الف'' سے تعلق رکھنے والے افراد بالعموم امراض قلب کی زد میں رہتے ہیں اور انہیں کولیسٹرول کی زیادتی' سگریٹ نوشی اور بیش طنابی (ہائی بلڈ پریشر) کی طرح دورہ قلب کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔

ڈاکٹر ولیمز کے خیال میں امریکا کی نصف آبادی کا تعلق زمرہ ''الف'' سے ہے۔ اس قسم کے لوگوں کو جو خطرات لاحق ہیں ان کا تدارک نفسیاتی تدابیر سے زیادہ ممکن اور آسان ہوگا۔

شمالی کیرولینا کی ڈیوک یونیورسٹی کے ان ۳۳۵ ماہرین قلب جنہوں نے ۲۵ سال قبل میڈیکل کے طلباء کی حیثیت سے جو میڈیکل ٹیسٹ لیے تھے۔ دریافت کیا کہ بغض و عناد رکھنے والے افراد سے تین فیصد کی موت واقع ہوئی۔ یہ وہ لوگ تھے جن میں یہ جذبہ اوروں کے مقابلے میں پچاس فیصد کم تھا جب کہ دیگر اسباب کے علاوہ ایسے شدید جذبات والوں میں موت کی شرح ۱۵% فیصد ریکارڈ کی گئی''۔

(روزنامہ ''اساس'' فیصل آباد' بحوالہ قادیانی رسالہ ماہنامہ مصباح ربوہ' مئی ۲۰۰۰ء ص۱۶)

قادیانیو! مندرجہ بالا تحقیقات اور تمہارے گھر کی گواہیاں اتنی مصدق اور واضح ہیں کہ تم میں سے کسی کی بھی جرأت نہیں کہ ان کو ٹھکرا کر مرزے کی صداقت کے راگ الاپ سکے کیونکہ یہ تحقیقات بتا رہی ہیں کہ صداقت کی شمعوں، عشق الٰہی کے پروانوں اور پاک نفوس کو غصہ اور نفرت کی آگ میں جل کر گالیاں بکنا دراصل اپنی ہی صحت وتندرستی کو پچھاڑ کر ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

ان تحقیقات کے مطابق ایسے شخص کو یہ بیماریاں نوچ نوچ کر کھاتی ہیں:

۱: دائم المریضی
۲: نگاہوں کی کمزوری خصوصاً دور کی نظر
۳: نڈھال جسم یعنی لاچاری
۴: یادداشت میں کمی کا فقدان
۵: دِل کے امراض
۶: بدہضمی، خرابی معدہ
۷: جلد کے امراض
۸: دماغی امراض، دیوانگی، جنون
۹: اعصاب کا کھچاؤ
۱۰: بدنما جسم
۱۱: عمر میں کمی

قرآن عزیز کی آیت مبارکہ ہے:

ولا یزال الذین کفروا تصیبھم بما صنعوا قارعۃٌ اوتحل قریباً من دارھم (۱۳ : ۱۳)

یعنی ”کھڑکھڑاہٹ پیدا کرنے والے حادثے یا تو بدکاروں کو ہمیشہ براہ راست نشانہ بنائیں گے اور یا خوف پیدا کرنے کے لیے ان کے گھروں کے قریب نازل ہوں گے“۔

مرزا قادیانی کی بدکاریوں اور سیاہ کاریوں کا ایک یہ پہلو تو رقم کر دیا گیا ہے کہ وہ انبیاء کرامؑ واُمت مسلمہ سے کھلی عداوت کا اظہار گالیوں کی صورت میں کرتا اب آیئے دیکھتے ہیں کہ جدید سائنسی

تحقیقات نے ایسے شخص کو لگنے والی جن (گذشتہ صفحات کے مطابق) گیارہ (۱۱) بیماریوں کا ذکر کیا ہے وہ تمام بیماریاں مرزا قادیانی کو بھی لگی ہوئی تھیں جنہیں پڑھ کر قادیانیت زمین بوس ہوتی دکھائی دیتی ہے۔

جب گالیاں بنی بیماریاں

مرض نمبر 1: دائم المریضی

”میں (مرزا قادیانی) ایک دائم المرض آدمی ہوں“

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴، ص از مرزا قادیانی)

مرض نمبر 2: نگاہوں کی کمزوری، خصوصاً دُور کی نظر:

”ایک مرتبہ فرمانے لگے میرے لیے کسی نے بوٹ بھیجے ہیں۔ میری سمجھ میں اس کا دایاں بایاں نہیں آتا آخر اس کو سیاہی ڈالنے کے لیے بنالیا گیا“۔

(قادیانی اخبار الحکم، ۱۴ دسمبر ۱۹۳۴ء، ص ۵، کالم نمبر ۲)

”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کی آنکھوں میں مائی او پیا تھا (یعنی دور کی نظر کی کمزوری) اس وجہ سے پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتے تھے“۔

(سیرت المہدی حصہ سوئم، ص ۱۱۹، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

مرض 3: نڈھال جسم یعنی لاچاری:

”مخدومی مکرمی حضرت مولوی صاحب السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ برکاۃ، اور اس عاجز کی طبیعت آج بہت علیل ہو رہی ہے۔

ہاتھ پاؤں بھاری اور زبان بھی بھاری ہو رہی ہے۔ مرض کے غلبے سے نہایت لاچاری ہے“۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲، ص ۱۲۱ مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

گالیاں نکالنے کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ (ناقل)

مرض نمبر 4: یادداشت میں کمی کا فقدان:

”مکری اخویکم سلمہ میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں، یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا“۔

(خاکسار غلام احمد انبالہ اطاطہ ناگ پھنی) (مکتوبات احمدیہ' جلد پنجم نمبر ۳' ص ۳۱' مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

مرض نمبر 5: دِل کے امراض:

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دِل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا مگر آپ نے روزہ توڑ دیا"۔

(سیرت المہدی' حصہ سوئم صفحہ ۱۳۱' از مرزا بشیر قادایانی ابن مرزا قادیانی)

"ہمیشہ درد سر اور دورانِ سر اور کمی خواب اور تشنج دِل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے"۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳' ۴' ص ۴' مصنفہ مرزا قادیانی)

مرض نمبر 6: بدہضمی' خرابی معدہ:

"باوجود یہ کہ مجھے (مرزا قادیانی) اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ مگر جس وقت بھی پاخانے کی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔ اسی طرح جب روٹی کھانے کے لئے کئی مرتبہ کہتے ہیں تو بڑا جبر کر کے جلد جلد چند لقمے کھا لیتا ہوں۔ بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہوں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھا رہا ہوں۔ میری توجہ اور خیال اسی طرف لگا ہوتا ہے"۔

(ارشاد مرزا قادیانی' مندرجہ اخبار الحکم قادیان' جلد ۵ نمبر ۴۰ منقول از کتاب منظور الٰہی' ص ۳۴۹' مولفہ محمد منظور الٰہی قادیانی)

مرض 7: جلد کے امراض:

"ایک دن آپ کی پشت پر ایک پھنسی نمودار ہوئی۔ جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی"

(سیرت المہدی' حصہ سوئم ' ص ۳۲۷' از مرزا بشیر احمد قادیانی)

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ بعض اوقات گرمی میں حضرت مسیح علیہ السلام پشت پر گرمی دانے نکل آتے تھے تو سہلانے سے ان کو آرام آتا تھا بعض اوقات فرمایا کرتے تھے کہ

میاں جلون کرد جس سے مراد یہ ہوتی تھی کہ انگلیوں کے پوٹے بالکل آہستہ آہستہ اور نرمی سے پشت پر پھیرد"۔

(سیرت المہدی، حصہ سوئم، ص ۱۹۵، از مرزا بشیر احمد قادیانی)

مرض نمبر 8: دماغی امراض، دیوانگی، جنون:

"دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرتؐ نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی سو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق اور (ایک نیچے کی دھڑ کی) کثرت بول"

(رسالہ تشحیذ الاذہان، جون ۱۹۰۶ء جلد نمبر ۲، ڈائری مرزا و اخبار بدر، جلد ۲، نمبر ۲۳، مؤرخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

مراق کیا ہے اس کے متعلق قادیانی خلیفہ اول حکیم نورالدین لکھتا ہے کہ:

"چونکہ مالیخولیا جنون کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ اور مالیخولیا مراق میں دماغ کو ایذا پہنچتی ہے اس لئے مراق کو سر کے امراض میں لکھا ہے"

(بحوالہ بیاض نورالدین جز اول ص ۲۱۱)۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی آنجہانی کو بہت شدید دماغی مرض یعنی جنون یا مراق تھا جو مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کا ایک الگ ناقابل تردید ثبوت ہے۔

(اس سلسلے میں مزید ریسرچ کے لیے دیکھئے کتاب ہذا کا مضمون بعنوان "مرزا قادیانی کے مراقی (جنونی) ہونے پر جدید سائنسی تحقیقات")

مرض نمبر 9: اعصاب کا کھنچاؤ:

"والدہ صاحبہ (مرزا کی بیوی) فرماتی ہیں اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا دوروں میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا"۔

(سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۱۳، مرزا بشیر احمد قادیانی)

مرض نمبر 10: بدنما جسم:

''پیر کی ایڑھیاں آپ کی بعض دفعہ گرمیوں کے موسم میں پھٹ جایا کرتی تھیں''۔

(سیرت المہدی' حصہ دوئم' ص ۱۲۵' از مرزا بشیر احمد قادیانی)

یہ مرزا قادیانی کے منہ پھٹ ہونے کا ہی نتیجہ تھا۔ ان ایڑھیوں کی بدنمائی کے علاوہ مرزے کے سارے جسم پر پھوڑے' پھنسیاں' موکے' اُبھار' اور گرمی دانے نکلتے رہتے' جو اُس کے کریلے جیسے جسم پر بڑے فٹ نظر آتے اور اُس کی کریہہ الجسمی کو مزید چار چاند لگا دیتے۔

مرض نمبر 11: عمر میں کمی:

مرزا قادیانی نے اپنی زندگی میں کسی بھی مدعی نبوت کی صداقت کو پرکھنے کے لیے ایک من گھڑت اُصول مقرر کیا تھا' اُس کا کہنا تھا کہ:

۱: ''ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر اور خدا پر افترا کر کے تیئس برس تک مہلت پا سکے..... ضرور ہلاک ہوگا''۔ (اربعین نمبر۴' ص ۶' مصنفہ مرزا قادیانی)

۲: ''صادقوں کا پیمانہ عمر (تیئس سال) کاذب کو نہیں ملتا''۔

(ضمیمہ اربعین نمبر۴' ۳' ص ۲' مصنفہ مرزا قادیانی)

۳: ''اے مومنو اگر تم ایک ایسے شخص کو پاؤ جو..... تیئس برس..... تک وحی الٰہی پانے کا دعویٰ کرتا رہا تو یقیناً سمجھو کہ وہ خدا کی طرف سے ہے ...... ہاں اس بات یا واقعی طور پر ثبوت ضروری ہے کہ اس شخص نے..... تیئس برس کی مدت حاصل کر لی ہے''۔ (اربعین نمبر۳' ص ۲۶' مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی ان تحریروں سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ کوئی بھی جھوٹا مدعی نبوت 23 سال تک زندہ نہیں رہ سکتا اور جو دعویٰ نبوت کرنے کے بعد 23 سال تک زندہ رہے تو یقیناً وہ سچا اور خدا کی طرف سے ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ مرزا قادیانی اس خود ساختہ اُصول یا قانون کے مطابق اپنے دعویٰ نبوت کے بعد 23 سال کا عرصہ زندہ رہا بھی یا نہیں؟ سو قادیانیوں کو تسلیم ہے کہ مرزا قادیانی نے 1902ء میں دعویٰ نبوت کیا' مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان لکھتا ہے کہ:

''تریاق القلوب کی اشاعت تک جو اگست ۱۸۹۹ء سے شروع ہوئی اور ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں

ختم ہوئی آپ مرزا صاحب کا یہی عقیدہ تھا کہ...... آپ کو جو نبی کہا جاتا ہے یہ ایک قسم کی جزوی نبوت ہے (۱۹۰۲ء) کے بعد میں آپ (مرزا) کو خدا کی طرف سے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں"۔

(رسالہ القول الفصل، ص ۲۴، مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان ابن مرزا قادیانی)

خلیفہ قادیان کی یہ تحریر بتا رہی ہے کہ مرزا قادیانی نے ۱۹۰۲ء میں دعویٰ نبوت کیا، اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اپنے ہی من گھڑت اُصول کے مطابق مرزا قادیانی دعویٰ نبوت کے بعد کم از کم 23 سال تک زندہ رہتا (یعنی ۱۹۲۵ء تک حیات رہتا) لیکن اس دھرتی کے سینے میں اتنی قوت برداشت نہیں تھی کو وہ مرزا قادیانی کو ۱۹۲۵ء تک اپنے اوپر چلنے پھرنے دیتی۔ یہی وجہ تھی موت مرزا قادیانی پر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں ہی جھپٹ کر اُس کا کام تمام کر گئی۔ اور اس طرح مرزا قادیانی جہنم مکانی اپنے دعویٰ نبوت کے بعد صرف ٦ سال تک زندہ رہا اور اپنے ہی وضع کردہ اصول کے پہیے کے نیچے آ کر کم عمر اور جھوٹا ثابت ہو گیا۔

قادیانیو! تم نے دیکھا کہ مرزا قادیانی نے جو خدا کے مقربوں کو بداخلاقی اور بدزبانی سے یاد کیا تو قہر خداوندی نے اُس پر بیماریوں اور ذلتوں کی کیسی موسلا دھار برکھا برسائے رکھی۔ لیکن تمہارے لئے اب بھی موقع ہے کہ ہوش کے ناخن لو اور منصف مزاجی کو خاطر میں لاتے ہوئے مرزا قادیانی جیسے بداخلاق اور فحش کلام شخص کو اپنی نوک پا پر رکھ کر دھتکار دو، پھر رحمت عالم، ہادی برحق، مکارم اخلاق کے گوہر بے مثل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور فگن سایہ رحمت میں آ جاؤ کہ یہی عاقبت اندیشی اور عقل سلیم کا تقاضا ہے۔ تمہیں دین اسلام کی اخلاقی تعلیمات میں اتنی طاقت نظر آئے گی کہ دوسرے تمام مذاہب میں اس کی نظیر ملنا ناممکن ہے، آج یورپ کے اہل دانش بھی اسلام کی اخلاقی تعلیمات کی پاور کو تسلیم کرتے ہیں ہنگری کے ایک ممتاز پروفیسر حرمینس نے لکھا ہے کہ:

''اسلام کی اخلاقی تعلیمات میں وہ بے پناہ توانائی ہے کہ...... دُنیا کا کوئی معاشرہ اسلامی نظام اخلاق کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا، یہ نظام ضبط نفس، محنت دیانت، صداقت اور خدمت جیسے اوصاف پر مشتمل ہے اور اس میں بڑی توانائی ہے'' (صحت اور ہومیو پیتھی، ص ۱۹۲)

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو جان کر
بندہ پرور منصفی کیجیے خدا کو جان کر

☆☆☆☆

اطاعتِ والدین بنظرِ اسلام سائنس اور مرزا قادیانی

اِسلام میں اطاعت والدین کو ایک اہم عنصر کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔ خدا اور رسول ﷺ کے بعد حضرت انسان پر سب سے بڑا حق اس کے والدین کا ہے۔ یہ وہ الٰہی تحفہ ہیں جو انسان کو خلعت وجود بخشتے ہیں۔ ماں اور باپ دونوں کو گلدستہ حیات کے وہ دلکش پھول کہہ لیجئے جن کا تصور کرتے ہی ہونٹوں پر مسکراہٹ اور روح میں مٹھاس گھلنے لگتی ہے۔ ان کی بے لوث چاہت زندگی کے تپتے صحرا میں ایک محفوظ پناہ گاہ فراہم کرتی ہے۔ ان کے احسانات عظیمہ کا بدل اُتارنا محال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ان دونوں کی اطاعت گزاری پر بڑا زور دیا ہے اور اُن تہذیبوں اور نظریات کی سختی سے مخالفت کی ہے جو ان کی توقیر و تکریم سے بے اعتناہی اور گستاخی کو دوام بخشتے ہیں۔ دین قیم جملہ معاشروں کو اس بات کی ہدایت کرتا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ بھلائی سے پیش آیئے۔ قرآن عزیز میں ارشاد خداوندی ہے:

ووصینا الا نسان بو الدیه حسنا ط وان جاهدک لتشرک بی مالیس لک به علم فلا تطعهما ط (سورہ العنکبوت آیت ۸)

ترجمہ: ''اور ہم نے آدمی کو تاکید کی کہ اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کر اگر وہ تجھے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرا۔ اُسے جس کا تجھے علم نہیں تو اُن کا کہنا نہ مان''

اچھا برتاؤ کرنا اس بات پر موقوف نہیں کہ ماں باپ مسلمان یا متقی ہوں، بلکہ حکم یہ ہے کہ اگر والدین مشرک بھی ہوں تب بھی حق مادری و پدری ضرور ادا کرے اور اُن کی اطاعت اُس وقت تک کرتا رہے جب تک وہ اُسے دین سے نہ ورغلائیں اور اُس بات کا حکم نہ دیں جسے خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ دُنیاوی امور میں جہاں تک ممکن ہو اُن کی مدارات ضروری ہیں۔

مرزا البشیر الدین محمود احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی اپنی تفسیر کبیر میں رقم طراز ہے:

''مومن کو جب اس کے ماں باپ سے اچھا معاملہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو پھر کس طرح ہوسکتا کہ مومن خدا تعالیٰ سے جو ماں باپ سے بھی زیادہ محسن ہے اچھا معاملہ نہ کرے۔ اور جب ماں باپ خدا تعالیٰ کے خلاف کوئی بات کہیں تو انکی بات کو رد کرے۔ بہر حال اس استثناء کے سوا ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کرے''۔ (تفسیر کبیر جلد ۷، ص ۵۹۲، از مرزا البشیر الدین قادیانی)

سب سے بڑا گناہ:

حضرت صدیق اکبرؓ سے روایت ہے کہ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تم لوگوں کو بڑے سے بڑے گناہ سے خبردار نہ کروں''! صحابہ کرام نے عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضرور آگاہ فرمائیں''! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ یہ دونوں بہت بڑے گناہ ہیں''۔ (ترمذی شریف)

مرزا قادیانی اپنے ایک مرید کو والدین کی اطاعت شعاری پر زور دیتے اور سرزنش کرتے ہوئے ایک خط میں لکھتا ہے:

''خدا اور اس کے رسول کے بعد والدہ کا وہ حق ہے جو اس کے برابر کوئی حق نہیں۔ خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جو والدہ کو بدزبانی سے پیش آتا ہے اور اس کی خدمت نہیں کرتا۔ اور نہ اطاعت کرتا ہے وہ قطعی دوزخی ہے۔ پس تم خدا سے ڈرو موت کا اعتبار نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بے ایمان ہو کر مرو...... جلد توبہ کرو۔ جلدی توبہ کرو۔ ورنہ عذاب نزدیک ہے۔ اس دن پچھتاؤ گے۔ دُنیا بھی جائے گی اور ایمان بھی۔ میں نے باوجود سخت کم فرصتی کے یہ خط لکھا ہے۔ خدا تمہیں اس لعنت سے بچاوے جو نافرمانوں پر پڑتی ہے۔ اگر تمہاری والدہ بدزبان ہے اور خواہ کتنا ہی بدخلقی کرتی ہے۔ خواہ کیسا ہی تمہارے نزدیک بری ہے اور سب باتیں اس کو معاف ہیں۔ کیونکہ اس کے حق ان تمام باتوں سے بڑھ کر ہیں''۔

(رفقائے احمد، جلد ۱۰، ص ۲۷، ملک صلاح الدین قادیانی۔ احمدیہ بک ڈپو قادیان)

مرزا قادیانی کی اس تحریر سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں:

ا: خدا اور رسول کے بعد سب سے بڑا حق والدہ کا ہے۔

۲: اُس کی نافرمانی کرنے والا قطعی جہنمی ہے اور بے ایمان ہو کر مرتا ہے۔

۳: اس کیلئے دُنیا میں بھی ذلت ورسوائی ہے اور آخرت میں بھی عذاب علیم

۴: نافرمانوں پر خدا کی لعنت پڑتی ہے۔

لیکن اس کے برعکس مرزا قادیانی کا اپنے والدین کے ساتھ رویہ کیسا تھا آیئے دیکھتے ہیں:

مرزا قادیانی اپنے والدین کا نافرمان

یوں تو نبوت کے جھوٹے دعوے دار مرزا قادیانی نے وادی جہنم میں اپنے محلات تعمیر کرنے خدا تعالیٰ کی لعنتیں سمیٹنے، اپنی خرابی صحت اور ذلت آمیز موت مرنے کے جہاں اور بہت سے لوازمات اکٹھے کرر کھے تھے وہاں والدین کی نافرمانی کرنے سے ان میں مزید چار چاند کا اضافہ ہو گیا۔ مرزا قادیانی اکثر اپنے ماں باپ کی نافرمانی اور عتاب کا شکار رہتا۔ یہ عادت بچپن سے پروان چڑھی اور جوانی میں اوج کمال تک جا پہنچی۔ جس کا کفارہ مرزا قادیانی کے والدین اُس پر جوتوں اور گالیوں کی بوچھاڑ سے ادا کرتے۔ مرزا قادیانی کی اپنی والدہ کی نافرمانی پر اُس کا بیٹا مرزا بشیر احمد قادیانی اپنی کتاب میرت المہدی میں لکھتا ہے:

والدہ کی نافرمانی

”بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا اُنھوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا کہ یہ لے لو۔ حضرت نے کہا نہیں یہ میں نہیں لیتا۔ اُنہوں نے کوئی اور چیز بتائی حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا، وہ اُس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں، سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھالو حضرت صاحب روٹی پر راکھ کو ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہو گیا“۔ (میرت المہدی، حصہ اول، ص ۲۴۵، از مرزا بشیر احمد قادیانی)

قارئین! ذرا مرزا قادیانی کے ایوانِ عقل میں جھانکیے اور غور کیجئے کہ جب اُس کی والدہ نے اُسے صحیح چیز یعنی گڑ کھانے کو کہا تو انکار کر کے والدہ کی نافرمانی کا مرتکب ہوا اور لعنت الٰہی کا مستحق ٹھہرا۔ لیکن جب اس کی والدہ نے اُس کی نافرمانی سے تنگ آ کر غصے میں اُسے راکھ سے روٹی کھانے کو کہا تو فوراً روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گیا اور رزق کو بھی ضائع کر کے اُس کی توہین کر ڈالی۔

والد کی نافرمانی اور ناراضگی

بچپن سے ہی تن آسانی اور عیش کوشی مرزائے قادیان کی فطرت ثانیہ بن چکی تھی، اُسے محنت طلب کاموں سے چڑ تھی اسی لیے ایسے کاموں سے ہمیشہ دور بھاگتا۔ مرزا قادیانی کو ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھنے چندوں، نذرانوں اور مفت کا مال ہضم کرنے کی بڑی دیرینہ خواہش تھی، لیکن ابھی ایسا ہونا ممکن نہیں تھا کیونکہ اُس کے دعویٰ مسیحیت و نبوت میں کچھ وقت باقی تھا۔ مرزا قادیانی کے والدین کو اُس کی معاش کی بڑی فکر رہتی تھی۔ اُنھیں مرزا قادیانی کا گھر بیٹھ کر مفت کی روٹیاں توڑنے کی حرکت بڑی ناگوار گزرتی تھی۔ اس لیے وہ مرزا قادیانی کو کوئی نہ کوئی کام کرنے کے لیے کہتے اور کوستے رہتے۔ مرزا قادیانی کے والد زمینداری کے شعبے سے منسلک تھے۔ اس لئے اُنہوں نے اُسے بھی اس کام کی ذمہ داری سونپنا چاہی۔ لیکن یہ کام چونکہ جان سوز اور محنت طلب تھا اس لیے مرزا قادیانی کو جان کے لالے پڑ گئے۔ اُس نے اپنی بدنیتی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے:

''والد صاحب موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا، میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہیں تھا اس لیے اکثر والد صاحب کی ناراضگی کا شکار رہتا''۔ (کتاب البریہ، مصنفہ مرزا قادیانی، ص)

یہاں مرزا قادیانی بقلم خود داشگاف الفاظ میں اپنے والد کی ناراضگی اور نافرمانی کا معترف ہے۔ اور اُس کے بیٹے اور بیوی کو بھی یہ بات تسلیم ہے کہ بچپن میں مرزا قادیانی اپنی والدہ کی نافرمانی کا شکار رہتا تھا۔ حالانکہ مرزا قادیانی ایک مدعی نبوت تھا اور یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ نبی بچپن میں بھی نبی ہوتا ہے اور گناہوں سے پاک ہوتا ہے لہٰذا جو گناہ کرے وہ نبی نہیں ہوسکتا۔ اب قادیانیوں کو ماننا پڑے گا کہ مرزا قادیانی اپنے ہی الفاظ کے مطابق والدین کی نافرمانی کا گناہ کرنے سے جہنم میں گیا، بے ایمان ہوکر مرا۔ اور خدا کی لعنتوں کا طوق گلے میں پہنے عذاب آخرت کا مستحق ٹھہرا۔

نافرمانی والدین اور جدید سائنس

اسلام کا ہر حکم دراصل فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔ ارشاد ربانی پر عمل کرنے سے انسانی جسم آفات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ ہر حکم خداوندی میں ان گنت حکمتوں کے خزائن پوشیدہ ہیں یہی وجہ ہے کہ یورپین ڈاکٹرز اور ماہر نفسیات نے ایک لمبی ریسرچ کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مسلمان سب سے کم

ذہنی وجسمانی عوارضات کا شکار ہوتے ہیں۔ آپ اسلامی حکم والدین کی تابعداری ہی لیجئے اسلام کے اس حکم کی اتنی حکمتیں ہیں کہ ان کا مطالعہ کرنے سے جہاں آپ پر حقانیتِ اسلام مزید واضح ہوتی جائے گی وہاں آپ پر یہ بات بھی عیاں ہو جائے گی کہ مرزا قادیانی اپنی تمام عمر ذہنی وجسمانی بیماریوں کے پنجہ خونخوار میں کیوں جکڑا رہا حالانکہ اُس کے من گھڑت خدا نے اُسے یہ بشارت سنا رکھی تھی کہ:

”اے مرزا ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لے لیا ہے“

(تذکرہ مجموعہ الہامات ۸۰۳ طبع دوم از مرزا قادیانی)

آیئے اطاعت والدین پر نہایت اختصار کے ساتھ ماڈرن سائنسی تحقیق ملاحظہ کرتے ہیں:

ڈاکٹر نکلسن اور پروفیسر ملن گیم کی رپورٹ

روحانیت کے مشہور ماہر ڈاکٹر نکلسن ڈیوز اور نفسیات کے ماہر اُستاد پروفیسر ملن گیم کی رپورٹ اور ریسرچ بغور دیکھی جائے تو دونوں کی باتیں ہم آہنگ ہیں۔ ان کی رپورٹ کے مطابق:

”والدین جوں جوں بوڑھے ہوتے جاتے ہیں ان کی محبت بڑھتی رہتی ہے اور والدین محبت کی نگاہوں میں ایک روشنی کا پیٹرن بن کر اولاد کے حق میں صحت اور تندرستی کا باعث بنتا ہے۔

والدین ہزاروں میل دور اپنی نیک تمناؤں کے ذریعے غیر مرئی شعاعوں کا سلسلہ اولاد تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ چاہے والدین بیمار ہوں لیکن ان میں غیر مرئی شعاعوں کی طاقت ہرگز کمزور نہیں ہوتی وہ بڑھتی رہتی ہے۔

والدین اگر قریب ہوں تو ان کی محبت بھری شعاعیں جسم اور اعصاب **(NERVES)** کی تقویت اور لچک کا باعث بنتی ہیں۔ والدین کا لمس ذہنی عوارضات کو ختم کرتا ہے۔ نفسیاتی الجھن کو دور کرتا ہے اور جسم غیر فانی ہو جاتا ہے۔

میں جب اپنی ماں سے محبت بھری نگاہیں ملاتا ہوں تو میرے اندر قرار اور سکون کی لہر داخل ہو جاتی ہے۔“ (اسلام اور مستشرقین)

تمام مغربی ماہرین مسلسل تحقیق کے بعد اس بات پر پہنچے ہیں کہ تعبداری والدین کی غیر مرئی شعاعوں کے یونٹ میں ہلچل پیدا کر دیتی ہے۔ اور پھر ان سے مثبت غیر مرئی شعاعیں نکل کر انسان میں داخل ہو کر اس کی صحت وتندرستی کا باعث بنتی ہیں۔ اور یہی شعاعیں اس کے گرد ایک مضبوط مرکز قائم

کر کے اسے مصائب، آفات اور تکالیف سے بچاتی ہیں۔

پھر جب یہی آدمی نافرمانی کرتا ہے تو اس وقت بھی والدین کی غیر مرئی شعاعوں کے یونٹ میں ہلچل پیدا ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ والدین کا غصہ، غم اور فریاد شامل ہوتی ہے اس لیے اس یونٹ سے منفی شعاعیں نکل کر اس کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس جلد ۱، ص ۲۳۱)

لی گراہم کی تاکید

مشہور ماہر نفسیات لی گراہم کا کہنا ہے کہ:

”آپ اُس وقت تک صحت برقرار نہیں رکھ سکتے جب تک آپ کے تعلقات دوسروں (خصوصاً والدین) سے خوشگوار نہ ہوں اور تعلقات کی خوشگواری کے لئے صحت بہت بڑی شرط ہے“

(ہر دلعزیزی، ص ۱۳۳، مصنفہ لی گراہم)

پانگ کا قول ہے کہ:

”جو زبان ماں کی نافرمانی اور والد کا مذاق اُڑائے اسے کاٹ کر جنگل میں پھینک دو تا کہ اسے چیل، کتے اور کوئے کھا جائیں“۔

درج بالا تحقیقات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا اپنی صحت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اسی لیے مرزا قادیانی اپنی تمام عمر لاتعداد بیماریوں کا شکار رہا اور انہی کو گلے کا ہار بنا کر اس دار فانی سے جہنم مکانی ہو گیا۔

والدین کی نافرمانی پر ذلت آمیز موت

تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

”اللہ تعالیٰ (شرک و کفر کے علاوہ) جس گناہ کو چاہے گا بخش دے گا مگر ماں باپ کی نافرمانی کو نہیں بخشے گا بلکہ مرنے سے پہلے دُنیا میں بھی سزا دے گا“۔ (بیہقی)

مرزا قادیانی کی عبرتناک موت

اس حدیث مبارکہ کے مطابق مرزا قادیانی بھی اپنے والدین کی نافرمانی کرنے کے باعث نہایت عبرتناک موت مرا، وہ ۸ مئی ۱۹۰۸ء کو ہیضے جیسے وبائی مرض (☆ حاشیہ) سے لیٹرین

☆ حاشیہ: مرزا قادیانی نے ہیضے کو خدا کی طرف سے مکذبین کی سزا مانا ہے اور اسے اپنے جھوٹا ہونے کی دلیل ٹھہرایا ہے۔

(اشتہار مرزا بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ، ص ۱۳۳، حصہ اول)

میں دم توڑ کر یہ ثابت کر گیا کہ وہ پر لے درجے کا جھوٹا اور بدکردار تھا مرزا قادیانی کے ہیضے کے متعلق اُس کی بیوی نصرت جہاں بیگم بیان دیتی ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اس کے بعد دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر کے بعد آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چار پائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا۔ تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا۔ مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانے نہ جا سکتے تھے۔ اس لئے چار پائی کے پاس ہی بیٹھ کر آپ فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا۔ اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ پشت کے بل چار پائی پر گر گئے اور آپ کا سر چار پائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی''۔ (سیرت المہدی' جلد ۱' ص ۱۱' ۱۲۴' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر قادیانی نے مرزا قادیانی کے ہیضے کے متعلق صاف لکھا ہے کہ:

''حضرت (مرزا) صاحب جس رات کو بیمار ہوئے۔ اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت کے پاس پہنچا اور آپکا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے آپ کا انتقال ہو گیا''۔

(مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر قادیانی کے خودنوشتہ حالات' مندرجہ حیات ناصر' ص ۱۴' مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی قادیانی)

منہ سے پاخانہ

چوہدری محمد اسماعیل صاحب قادیانی لاہوری بیان کرتے ہیں:

''چند روز ہوئے مجھے ایک قادیانی بزرگ سے جو لاہور میں سکونت پذیر ہیں۔ لاہور سے باہر ایک جگہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اثنائے گفتگو میں میرے منہ سے یہ نکل گیا کہ خواجہ کمال الدین

صاحب مرحوم موت کے وقت بہت خوش تھے۔ وہ بزرگ جھٹ بول اُٹھے کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ محمود (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) کا دشمن موت کے وقت خوش ہو۔ موت کے وقت خواجہ کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا۔ میں نے اس بزرگوار سے دریافت کیا کہ آپ نے خواجہ صاحب کو دیکھا ارشاد ہوا دیکھا تو نہیں مگر جو کہتا ہوں سچ ہے۔ میں نے آیت ثقفنا مالیس لک بہ علم کی طرف توجہ دلائی۔ مگر بے سود مجھے بہت تعجب ہوا بالکل ایسے ہی الفاظ (کہ موت کے وقت منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا۔ مصنف) مخالفین حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق کہتے ہیں۔ اور لاکھ تردید کرو نہیں مانتے"۔ (بھنیاں کے ماند آں رازے سزوسازند محفلہا۔ مصنف)

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور، جلد نمبر ۲۷، نمبر ۱۳، مورخہ ۳ مارچ ۱۹۳۹ء بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ، جلد اول، ص ۱۳۹)

یہ تھا مرزا قادیانی کی دُنیا و آخرت کی بربادی کا حال جو اُسے اپنے والدین کی نافرمانی پر خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور عذاب سہنا پڑا۔ آیئے اب اس بات کی خبر لیتے ہیں کہ کیا مرزا قادیانی اپنے گھر میں ہر کسی کی نافرمانی ایسے ہی کیا کرتا تھا جیسے کہ اپنے والدین کی؟

تصویر کا دوسرا رخ، تابعداری کی انتہا

وہ جس کے کچ کرنے سے مرزا قادیانی چلتا اور رُکتا۔ جس کے جمال جہاں آرا کو دیکھ کر وہ اپنا سب مال و متاع اُس پر نچھاور کرنے کو دوڑتا۔ جسے قادیانی گرو گھنٹال آئینہ سکندری سمجھتا اور اُس کی شوخیوں پر مرمٹتا۔ وہ جس کے اشارہ ابرو پر بے پروا رقص کرتا اور اُس کی تابعداری کو شعار زندگی سمجھتا۔

وہ کون تھی؟

وہ مرزا قادیانی کی چہیتی بیوی نصرت جہاں بیگم تھی، جو ہر پہلو سے اُس کے والدین پر سبقت لے گئی اور درجہ اول کی مستحق قرار پائی۔ اُس پر مرزا قادیانی کی نوازشات کا تذکرہ قادیانی کتب نے کچھ اس طرح کیا ہے:

مرزا بیوی دی گل بڑی مَندا اے

مرزا قادیانی کی رن مریدی پر مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اپنی کتاب ''سیرت المسیح موعود'' میں لکھا کہ اندرون خانہ کی خدمت کار عورتوں کو میں نے بارہا خود تعجب سے کہتے سنا ہے کہ ''مرجا بیوی دی گل بڑی منداا ے'' مرزا بیوی کی بات بہت مانتا ہے''۔ (سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۲۷۶)

ملکہ کا راج

اسی سیرت المہدی، جلد دوم، ص ۱۰۳ پر رقم ہے:

''مکرمی مفتی محمد صادق صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں کسی وجہ سے اپنی بیوی مرحومہ پر کچھ خفا ہوا۔ جس پر میری بیوی نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بڑی بیوی کے پاس جا کر میری ناراضگی کا ذکر کیا اور حضرت مولوی صاحب کی بیوی نے مولوی صاحب سے ذکر کر دیا۔

اس کے بعد میں جب مولوی عبدالکریم صاحب سے ملا تو انہوں نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مفتی صاحب آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہاں ملکہ کا راج ہے، بس اس کے سوا اور کچھ نہیں کہا مگر میں ان کا مطلب سمجھ گیا''۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے یہ الفاظ عجیب معنی خیز ہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو ان دنوں میں برطانیہ کے تخت پر ملکہ وکٹوریہ متمکن تھیں اور دوسری طرف حضرت مولوی صاحب کا اس طرف اشارہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) اپنے خانگی معاملات میں حضرت ام المؤمنین (نصرت جہاں بیگم۔ ناقل) کی بات بہت مانتے ہیں اور گویا کہ گھر میں حضرت ام المؤمنین ہی کی حکومت ہے''۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۰۳)

معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی نافرمانی اور زن مریدی مذہب قادیان کے اہم رکن ہیں۔ اس لیے تمام قادیانیوں کو چاہیے کہ مرزا قادیانی کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے والدین کی خوب نافرمانیاں کریں اور اپنی بیویوں کی مکمل اطاعت کو شعار زندگی بنا کر مرزا کی روح کو شانتی بخشیں۔ اس کے علاوہ تمام قادیانی عورتوں کو بھی خوشی سے نغمہ آرائی کرنی چاہیے کہ اُن کے نبی مرزا قادیانی نے خود زن مریدی کر کے اُن کے شوہروں کو کٹ پتلی بننے کی ترغیب دی اور شوہروں کا ریموٹ کنٹرول والدین سے چھین کر اُن کے حوالے کر دیا۔

☆☆☆☆

انگریزی ادویات اسلام، سائنس اور مرزا قادیانی کی نظر میں

انگریزی ادویات اور اسلام

صرف اِسلام نے مسلمان کی زندگی میں پیش آنے والے تمام امور کی مکمل راہنمائی فرمائی ہے جس سے دوسرے مذاہب قاصر رہے ہیں۔ لہٰذا صرف دین اسلام ہی کو ایک جامع دین کہا گیا ہے۔ اس کی تعلیمات قیامت تک زندہ رہیں گی اور دوسرے مذاہب اور معاشروں کو اپنی صداقت و حکمت کے نور سے معمور کرتی رہیں گی۔

آج یورپ اپنے خودساختہ قوانین وضوابط سے پریشان ہے اور روح وجسد پرور اُصولوں کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ لیکن یہ سکون وراحت اُسے ماسوا اسلامی تعلیمات کے اور کہیں نہیں مل سکتے۔ اسلام نے حلال وحرام اشیاء کے متعلق مسلمان کے لیے آہنی دیواریں کھڑی کر رکھی ہیں، لیکن اہل یورپ ان دیواروں کو محض خیالی ہواؤں میں بنانے والی دیواروں سے زیادہ درجہ نہیں دیتے۔ وہ اسلام میں حلال وحرام کی پابندیوں پر پھبتیاں کستے اور انھیں ظلم کہتے نظر آتے ہیں۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ اہل یورپ کے ہاں حلال وحرام کی کوئی تمیز یا کسوٹی نہیں، اُن کا لباس حرام، خوراک حرام، بستر حرام، مکان حرام حتیٰ کہ جب بیمار ہو جاتے ہیں تو بطور علاج جو انگریزی دوا استعمال کرتے ہیں اُس میں بھی حرام، مکروہ، اور غلیظ اشیاء کی آمیزش کثرت سے ہوتی ہے۔ اگر باقی چیزوں سے قطع نظر اسلام کے صرف اسی اصول صحت کو کہ ”حرام اشیاء میں شفا نہیں“ انھیں یورپین محقق اور ڈاکٹرز کی جدید تحقیقات کے آئینہ نگاہ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ جن اشیاء سے بچنے کا اسلام نے ساڑھے چودہ سو سال قبل حکم فرمایا تھا، آج کے سائنسدان اب تحقیق کر کے اس حکم کی حقانیت کو تسلیم کر رہے ہیں۔

اس سے قبل کہ ہم یورپ کی ان ایجاد کردہ غلیظ اور حرام انگریزی ادویات کے نقصانات پر

یورپین ڈاکٹرز کی تحقیقات اور مرزا قادیانی کی ان ادویات سے رغبت احاطۂ تحریر میں لائیں ہمیں علاج بطور محرمات پر اسلامی مؤقف واضح کرنا ضروری ہے۔

اشیائے حرام سے علاج کی ممانعت

حضرت ام درداءؓ بیان فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللہ تعالیٰ خلق الداء و لحوء فتعا و الا تتندا واو لجرام (طبرانی)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے بیماریاں نازل فرماتے ہوئے ان کا علاج بھی نازل کیا ہے۔ اس لئے علاج کرتے رہنا چاہئے البتہ حرام چیزوں سے علاج نہ کیا جائے''۔

صحیح بخاری میں ہے' ابن مسعودؓ فرماتے ہیں:

ان اللہ لم یجعل شفاء کم فیھا حرّم علیکم

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں شفاء نہیں رکھی ہے جنہیں تم پر حرام کردیا ہے۔

اس کے علاوہ صحیح مسلم میں طارق بن سویدؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب بنانے پر بھی کراہت ظاہر فرمائی۔ طارق نے کہا کہ میں تو دواء کے لیے بناتا ہوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **انہ لیس بدواءٍ و الکنیہ داءٌ**

یہ دوا نہیں مرض ہے۔

حرام اشیاء کے علاوہ معالج اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام برُے اثرات والی دواؤں سے بھی منع فرمایا ہے (نسائی شریف)

ردالمختار میں ہے کہ: **لا یجوز التداوی بالمحرم**

(ردالمختار علی الدر المختار ' ۳۹۸۱۵)

یعنی محرمات کے ذریعہ علاج جائز نہیں ہے۔

حالتِ اضطرار میں بطور علاج محرمات کا استعمال

اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر حالت اضطرار میں یعنی اگر یقین ہو کہ حرام اشیاء کے استعمال کے بغیر موت واقع ہوسکتی ہے تو مجبوری کی خاطر ان حرام اشیاء کو بقدر ضرورت بطور دواء استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

قرآن عزیز نے اس مسئلے کو یوں حل کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انما حرم علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اهل به لغیر اللهۚ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیهؕ ان الله غفور رحیم (البقرہ : ۱۷۳)

ترجمہ: ”اس نے تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون اور سوٴر کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔ تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے“۔

اس آیت میں لفظ ”اضطر“ کی تفسیر کرتے ہوئے محمد علی لاہوری قادیانی بیان القرآن“ میں راقم ہے:

اضطر۔ ضُرّ ہے، اسی لیے ضرورت بمعنی حاجب ہے اور اضطرار باب افتعال ہے جس کی تا کو طا سے بدل دیا ہے اور اس کے معنی ہیں کہ چیز کی طرف احتیاج اور اضطرہ کے معنی ہیں اس کو کسی چیز کا محتاج اور اس کی طرف مجبور کر دیا۔ (ت) اور اضطرار انسان کی اپنی بے اختیاری اور دوسرے کے مجبور کرنے سے بھی ہوتا ہے اور ایسی صورت میں بھی کہ خود انسان اس کے بغیر زندہ رہ سکتا جیسے غذا (غ)“

(تفسیر بیان القرآن جلد ۱، ص ۹۹)

قرآن عزیز میں سورۃ بقرہ کی اس رقم کردہ آیت مبارکہ کے علاوہ سورہ انعام (آیت ۱۴۶) سورۃ نحل (آیت ۱۱۵) سورۃ الانعام (آیت ۱۴۰) اور سورۃ مائدہ (آیت ۳) کے مطالعے سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ حالت اضطرار میں اُن اشیاء کا استعمال بقدر ضرورت جائز ہو جاتا ہے جنہیں شریعت نے عام حالات میں حرام قرار دیا ہے۔ لیکن اگر بقدر ضرورت سے رتی بھر بھی اضافہ کر کے استعمال میں لایا تو وہ حرام کہلائے گا۔

سدی فرماتے ہیں کہ:

”آدمی کے پیش نظر صرف جاں بچانا ہو۔ وہ حرام چیز کو خواہش اور رغبت کے ساتھ نہ کھائے بلکہ ضرورت کی حد تک اس سے فائدہ اُٹھائے“۔ (طبری تفسیر: ۳۲۵\۳)

علامہ ابوبکر حصاصؒ کہتے ہیں کہ جان جانے یا کسی عضو کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اللہ تعالیٰ

نے محرمات کے استعمال کی اجازت دی ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ انسان کسی ایسی جگہ ہو جہاں سوائے مردار کے کچھ دستیاب نہ ہو' دوسرا یہ کہ اسے مردار کھانے پر مجبور کیا جائے اور نہ کھانے میں اس کی جان جانے یا اعضائے جسمانی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو' دونوں ہی پہلو **الا ما اضطرر تم الیه** (الا یہ کہ تم اس کے لیے مجبور ہو جاؤ) کے الفاظ میں داخل ہیں''۔

(حصاص: احکام القرآن: ۱۵۰/۱)

ابن عربی اضطرار کی حسب ذیل شکلیں اور ان کے احکام بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

(۱) کسی ظالم کا جبر و اکراہ اور حرام شے کے نہ کھانے پر اس کی طرف سے تکلیف پہنچنے کا اندیشہ (۲) بھوک اور پیاس کی شدت (۳) فقر و احتیاج جس میں آدمی سوائے حرام کے کوئی دوسری چیز نہ پاسکے۔ ان صورتوں میں حرام چیزوں کی حرمت ختم ہو جاتی ہے اور وہ مباح ہو جاتی ہیں۔ جب تک جبر و کراہ باقی رہے' یہ اجازت بھی باقی رہے گی۔

(ابن عربیؒ' احکام القرآن ۲۳۶/۱)

حرام اشیاء سے علاج صرف اُسی صورت میں کیا جاسکتا ہے کہ جب کوئی مباح چیز موجود نہ ہو اور اُس مرض میں موت واقع ہو جانے کا قوی خطرہ ہو' لیکن کسی جان لیوا مرض میں مباح چیز کی موجودگی کے باوجود حرام اشیاء کی طرف رجوع کرنا یا چراغ حیات کے گل ہونے کا خطرہ نہ ہونے کی صورت میں حرام اشیاء کا استعمال قطعی حرام ہے۔ علامہ ابن حزم ظاہریؒ فرماتے ہیں:

''انسان ہو یا کوئی بھی جانور اور پرندہ چاہے وہ ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول اللحم ان کے پیشاب اور فضلہ کا استعمال حرام ہے' البتہ اگر علاج کے لیے ان کی ضرورت ہو یا ان کے استعمال پر کسی کی طرف سے مجبور کر دیا جائے یا (شدید) بھوک اور پیاس لاحق ہو تو ان کا استعمال ہوسکتا ہے''۔

(المحلی لابن حزم: (۱۶۸/۱)

غیر اضطراری میں مرزا قادیانی کا محرمات سے علاج

حالتِ اضطرار میں مخصوص شرائط کے ساتھ محرمات کے استعمال پر اِسلامی مؤقف واضح کرنے کے بعد ہم مرزا قادیانی کی طرف آتے ہیں۔ اس فرنگی ایجنٹ کا قلب و ذہن نفرت اسلام اور بغض رسول میں اس قدر مستغرق تھا کہ وہ قرآن و سنت کی اصل تعلیمات کو ٹھکراتا ہوا اپنی من گھڑت

شیطانی شریعت کو اسلام کے نام سے پیش کرتا تھا۔ اپنے آقاؤں کی پیروی کرتے ہوئے حلال وحرام کی اسلامی زنجیریں توڑنا اور غیر اضطراری میں ان کے بکثرت استعمال کو شریعت اسلامی کا نام دینا اُس کے عزائم میں شامل تھا۔ مرزا قادیانی انگریز کی تیار کردہ غیر فطری حرام ادویات کو ہمہ وقت اپنے صندوق کی زینت بنائے رکھتا اور نہ صرف خود بلکہ اپنے نام نہاد صحابہ کو بھی ان کے استعمال پر راغب کرتا۔ مرزا قادیانی کا بیٹا' مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مفصلہ ذیل ادویات حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) اپنے صندوق میں رکھتے تھے اور انہی کو زیادہ استعمال کرتے تھے۔ انگریزی ادویہ میں سے کونین ایسٹن سیرپ۔ فولاد۔ ارگٹ۔ وینیم اپی کاک۔ کوکا اور کولا کے مرکبات سپرٹ ایمونیا۔ بیدشک۔ مسٹرنس وائن آف ڈلور آئل۔ کلوروڈین کا کل پل' سلفیورک ایسڈ' ایرومیٹک۔ سکاٹس ایملشن رکھا کرتے تھے...... (یاد رہے کہ ان ادویات میں سے زیادہ تر ادویات حرام اور مسکرات کے حکم میں آتی ہیں۔ ناقل) اور فرمایا کرتے تھے کہ افیون میں عجیب وغریب فوائد ہیں...... ان میں سے بعض دوائیں اپنے لئے ہوتی تھیں اور بعض دوسرے لوگوں کے لئے کیونکہ اور لوگ بھی حضور کے پاس دوا لینے آیا کرتے تھے''۔

(سیرت المہدی حصہ سوم' ص ۲۸۴' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ علاج کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق تھا کہ کبھی ایک قسم کا علاج نہ کرتے تھے بلکہ ایک ہی بیماری میں انگریزی دوا بھی دیتے رہتے تھے اور ساتھ ساتھ یونانی بھی دیتے جاتے تھے''۔

(سیرت المہدی'' حصہ سوم' ص ۲۷۰)

یعنی مرزا قادیانی اسلام میں حلال وحرام کی قید سے بالکل آزاد تھا۔ اُس کا علاج کے معاملہ میں اضطرار کی اسلامی شرط سے آزاد ہو کر انگریزی حرام ادویات کو زیر استعمال لانا قرآن وسنت سے صریح بغض پر دلالت کرتا ہے۔ آیئے اب غیر فطری انگریزی حرام ادویات کا جدید سائنس کی روشنی میں جائزہ لیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو ان حرام اور مسکرات ادویات کے استعمال سے بجائے فائدے کے نقصان ہی ہوتا تھا۔

انگریزی حرام ادویات کے نقصانات پر سائنسی تحقیقات

یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ انگریزی حرام ادویات سے اگر کسی شخص کا علاج کیا جائے تو وقتی طور پر شاید اُسے کچھ آرام محسوس ہو لیکن کچھ عرصہ بعد اُن استعمال کردہ انگریزی ادویات کے بُرے اثرات (SIDE EFFECT) صحت پر دوبارہ حملہ آور ہو جاتے ہیں اور تادیر اپنے اثرات قائم رکھتے ہیں۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جب کسی شخص کو کسی مرض کے علاج میں ایلو پیتھک (انگریزی) ادویات استعمال کرائی گئیں تو اُن کے برے اثرات سے اُس کا جسم بڑی طرح متاثر ہوا اور اُس کی پہلی بیماری رفع ہونے کی بجائے دو تین مزید بیماریوں نے اُسے دبوچ لیا۔ اور بعض اوقات یہی دوا مریض کو موت کے گھاٹ اُتار گئی۔ چند برس قبل ڈاکٹر حضرات نمونیہ کے مریضوں کو برانڈی نمونیہ کُش دوائی سمجھ کر دیا کرتے تھے لیکن تجرباتی اور مشاہداتی دُنیا نے یہ ثابت کر دیا کہ برانڈی جسم انسانی کی قوت مدافعت کو تباہ کر کے اُسے لقمہ اجل بنا دیتی ہے۔ اسی طرح خنزیر (سؤر) کے حرام اور غلیظ لبلبہ سے تیار ہونے والی انسولین نے ذیابیطس کے مریضوں کو شفا بخشنے کی بجائے اُنھیں مزید بیماریوں کا شکار کر دیا اور اب اسے متروک کرنے میں ہی عافیت سمجھی گئی ہے۔

ڈاکٹر جے ایلیس بارکر اور دوسرے ڈاکٹروں کی ریسرچ:-

ڈاکٹر جے ایلیس بارکر اپنی مشہور کتاب:

HOW TO CURE THE INCURABLE" میں لکھتے ہیں:

''چند عشرے قبل ہر مریض کو توانائی کے حصول کے لئے بھاری مقدار میں الکحل (شراب) دی جاتی تھی پھر ایسا وقت بھی آیا کہ مریضوں کے لیے الکحل بند کر دی گئی۔

("HOW TO CURE THE INCURABLE" P. 120)

'' ترجمہ: لاعلاج امراض کا علاج کیسے؟ مترجم ڈاکٹر جاوید اختر بٹ و چوہدری محمد یوسف)

ڈاکٹر جے ایلیس بارکر لمبی ریسرچ کرنے اور مختلف تجربات کے بعد ایلو پیتھک (انگریزی) ادویات کے نقصانات واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ایلو پیتھک (انگریزی) ادویہ کی عمارت ریت کی دیوار پر کھڑی ہے۔ ماہر علم الامراض یہ

بات بھول جاتے ہیں۔ کہ دوائیں زندہ انسانوں کیلئے ہیں۔ جب کہ ان کے علاج کے لئے تمام مطالعہ و تجربات مردہ اجسام کے مطالعہ کی بنیاد پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علاج کی کتابوں میں علم الابدان تمام تر مُردوں پر مبنی ہے جو بالکل بے کار۔ جانوروں پر تجربات کے لحاظ سے بھی یہ علم ناقابل اعتبار ہے......

بخار کو نیچے لانے کے لئے دوائیں تیار ہوئیں انٹی پاپرین دانٹی فیبرین فینا ایکسٹین، ایسپرین وغیرہ۔

ہسٹیر کی ''پریکٹیل تھیراپیوٹکس'' میں لکھا ہے کہ

''انٹی پاپرٹیک (بخار کم کرنے والی) ادویہ پر اعتراض یہ ہے کہ وہ مریض کو دباؤ کا شکار کرتی ہیں اور اس کی قوت مدافعت کو کمزور کرتی ہے''۔

بدقسمتی یہ ہے کہ بڑے بڑے ڈرگ ہاؤسز کے ذریعے ہزاروں ڈاکٹروں کو غلط یا صحیح راہ پر لگا دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر جلدی امراض دور کرنے کے لئے جلد کو زہریلے محلول سے دھو کر زہریلے مرہم لگاتے ہیں جو کہ مرض کو جسم کے اندر واپس داخل کرتے ہیں۔ جب کہ فطرت مرض کو باہر کی طرف نکالتی ہے اس طرح اگر جلدی بیماری سے شفاء ہو جائے تو دِل یا دمہ کا مرضِ پیدا ہو جائے گا۔ یہ بیماری آتشک میں تباہ کن ہے آتشک کے مریض کو مصّفا غذا اور پاخانے کی باقاعدگی اور جلدی مسامات کو سرگرم کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ جسم آتشک کے خلاف ردعمل جلد پر ابھار کی شکل میں ظاہر کرتا ہے۔ دُنیا اسے بیماری قرار دے دیتی ہے۔ مریض یہ چاہتے ہیں کہ مرض میں اضافہ کے بجائے اس کا فوری خاتمہ ہو جائے۔ مریض کی اس خواہش کی تکمیل میں معالج بھی مرض کے مواد کو باہر کی طرف نکالنا نہیں چاہتے اور وہ مرض کو دبا کر آرام دے رہے ہیں۔ حالانکہ اس طرح وہ فطرت کا شفائی عمل روکتے ہیں۔ فطرت کو روکنے کا نتیجہ انتہائی افسوس ناک ہوتا ہے۔ جلدی امراض ختم ہو جاتے ہیں آتشک دوسروں تک پھیل جاتی ہے۔ عشروں پہلے آتشکی ابھار عام تھے۔ جب کہ یہ ابھار اعصابی نظام، حرام مغز اور دماغ تک نہیں پہنچے تھے۔ لیکن آج کل آتشک کو دبانے کا نتیجہ ہے کہ یہ دماغ، اعصابی نظام، مغز اور دیگر اعضاء کو بری طرح متاثر کر رہے ہیں میں نے آتشک کے ایسے لاتعداد مریض دیکھے ہیں جن کو سائنسی ٹیسٹوں کے بعد مکمل صحت یاب قرار دے دیا تھا۔ ان کے بچے بھی صحت مند تھے لیکن وہ فالج یا دیوانگی کے ہاتھوں قابل رحم طور پر موت کے منہ میں گئے جو کہ اس بیماری کی آخری شکل ہے۔ یقیناً یہ نتائج سفلس کے نہیں تھے۔ حقیقت میں یہ نتائج ان زہروں کے تھے جو کہ سفلس کے مشابہ علامات پیدا کر دیتے ہیں۔...... ڈاکٹر ای

بی نیش نے لکھا ہے:

’’جوڑوں کی تکلیف کا ایلو پیتھک علاج یکسر ناکام ہے۔ سوزشی کیفیت تک پہنچنے کے بعد شاید ہی کوئی کیس مکمل شفایاب ہوا ہو۔ اس علاج سے اکثر کیس وقتی (حاد) بیماری سے مزمن مرض کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس طرح علاج کے نام پر عمر بھر کا روگ لگا دیا جاتا ہے۔ مریض اکثر بدشکل ہو جاتے ہیں یا دل کے والو کی خرابی میں مبتلا ہو جاتے ہیں‘‘۔

...... جب ایک ایلو پیتھ معالج ٹیکسٹ کی کتابوں کی پیروی میں سائی لیٹ (انگریزی حرام دوائی) تجویز کرتا ہے تو مریض درد سے فوری افاقہ سے خوش ہو جاتا ہے۔ مگر چند ہفتوں کے بعد وہ دوبارہ اپنے معالج کے پاس آ کر کہہ سکتا ہے۔

’’جوڑوں کی تکلیف میں آپ نے معجزانہ طور پر شفا دی ہے۔ اب آپ مجھے دل کی تکلیف میں شفا دیں‘‘۔

ڈاکٹر دِل کے لئے ڈیجی ٹیلیس کا استعمال کرائے گا۔ یہ دوا دل کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔

ڈاکٹر سر لاڈر برنٹن دواؤں کے اثرات میں ڈیجی ٹیلیس کے بارے میں لکھتا ہے۔

’’ڈیجی ٹیلیس دِل کے عضویاتی نقص کی دوا ہے۔ ایلو پیتھ اسے بڑی مقدار میں دل کے سکون کے لئے استعمال کراتے ہیں۔ مگر آخر کار اس کے نتائج تباہ کن ہوتے ہیں۔ یہ دل کے پٹھوں کو کمزور کرتی ہے اور دھڑکن کو اتنا تیز یا کم کر دیتی ہے کہ نتیجہ دِل کے فیل ہو جانے کی صورت میں نکل سکتا ہے‘‘۔

(بحوالہ "HOW TO CURE THE INCURABLE"

(ترجمہ: لاعلاج امراض کا علاج کیسے؟ مترجم: ڈاکٹر جاوید اختر بٹ و چوہدری محمد یوسف)

ڈاکٹر جے ٹی کینٹ اسی انگریزی دوائی ڈیجی ٹیلیس جو کہ حرام اور مغلظات سے تیار ہوتی ہے کے متعلق اپنی میٹیر یا میڈیکا میں لکھتے ہیں::

’’ایسا وقت آئے گا جب کہ ڈاکٹر ڈیجی ٹیلیس کے استعمال کو ترک کر دیں گے۔ ڈیجی ٹیلیس پر موت کا الزام نہیں آتا اور ڈاکٹر ابھی نہیں سمجھ سکے کہ موت کا سبب یہی دوا ہے‘‘۔

(بحوالہ میٹیر یا میڈیکا)

ڈاکٹر جے ایلسین بارکر کا کہنا ہے:

’’مجھے ایک عورت یاد ہے جو اعصابی اور جسمانی طور پر مکمل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر میرے پاس آئی۔ اس نے ایک سو سے زاید ڈاکٹروں کا علاج کروایا۔ جنہوں نے اسے برومائڈ‘ ویرینال اور دوسری مسکن ادویات استعمال کرائیں۔ یہ ادویہ دماغ کو برباد کرنے والی ہیں (جو حرام اشیاء سے تیار ہوتی ہیں۔ ناقل)......... میرے پاس آنے والے لوگ مختلف وجوہات کی بناء پر میری ہدایات کو مان لیتے ہیں۔ خواہ انہیں اپنی مرغوب ترین اشیاء چھوڑنا ہی پڑیں۔ مسز بی نے دیگر مریضوں کی طرح میری ہدایات کے مطابق اپنی غذا کو بڑی خوشی سے کم کرلیا اور ایلوپیتھی (انگریزی) ادویہ کو پھینک دیا۔ وہ چھڑی کے سہارے چلنے کی عادی ہو چکی تھی۔ ۲۸ مارچ کو اس نے مجھے لکھا کہ

میں کافی بہتر ہوں۔ میں نے چھڑی بھی ترک کردی ہے۔ اب میں کسی سہارے کے بغیر آسانی سے چل سکتی ہوں۔ اللہ کا یہ بڑا شکر ہے اگرچہ مجھے آہستہ آہستہ چلنا پڑتا ہے مگر سہارے کی محتاجی ختم ہوگئی ہے۔ خاص طور پر چڑھائی تو میرے لئے بغیر سہارے کے ممکن ہی نہ تھی‘‘۔

۱۶ اپریل کو اس نے لکھا‘

’’پچھلے ہفتے میرا وزن دو پونڈ اور دو اونس مزید کم ہوا ہے۔ اب میں اپنی طبیعت کو کافی بدلی ہوئی محسوس کرتی ہوں چنانچہ صبح ساڑھے سات بجے ہی میں نچلی منزل پر باورچی خانہ میں آجاتی ہوں اور بیٹوں کے لئے ناشتہ تیار کرنے لگتی ہوں۔

۲۹ اپریل وہ لندن تک سفر کر کے میرے پاس آئی۔ ۱۷ جون کو اس نے لکھا:

’’میرا وزن ۲۵ پونڈ کم ہو چکا ہے اور میں بالکل فٹ ہوں‘‘

(ڈاکٹر جے ایلیس بارکر "HOW TO CURE THE INCUABLE"

قابل رشک صحت کا راز ایلوپیتھک ادویات سے نفرت

ایک ریٹائرڈ فوجی افسر نے شہید پاکستان حکیم محمد سعید سے ایک سوال کا جواب پوچھتے ہوئے لکھا:

’’میری عمر ستر سال ہے۔ بیوی فوت ہو چکی ہے۔ پوتے پوتیوں والا اور نواسے نواسیوں والا ہوں۔ میری صحت غیر معمولی طور پر اچھی ہے۔ میری شکل دیکھ کر کوئی میری عمر کا یقین ہی نہیں کرسکتا۔ روزانہ پانچ کلومیٹر چلنے پر کوئی تھکن محسوس نہیں ہوتی۔ بلڈ پریشر‘ شوگر‘ گیس یا دل کی بیماری کا دور دور تک کوئی نشان ہی نہیں ہے۔ جنسی اعتبار سے بھی بالکل تندرست ہوں۔ ایک مرتبہ کسی بڑی عمر کی بیوہ سے

شادی کرنے کا عندیہ ظاہر کیا تو سارے خاندان میں کہرام مچ گیا کہ "بڈھا اس عمر میں اللہ اللہ کرنے کے بجائے بدمعاشی کی طرف راغب ہے......میری صحت کا راز یہ ہے کہ میں نے ہمیشہ ایلوپیتھی دواؤں سے پرہیز کیا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ کسی زمانے میں سلفاڈرگز کا بے تحاشا استعمال کیا جاتا تھا، مگر بعد میں اس کو صحت کے لیے نقصان دہ سمجھ کر چھوڑ دیا گیا۔ پھر پنی سی لین کا دور شروع ہوا اور ہر مرض میں اس کو امرت دھارا کی طرح استعمال کیا گیا۔ کچھ عرصے بعد اس کو بھی نقصان دہ قرار دے کر چھوڑ دیا گیا۔ آج کل اینٹی بایوٹک دواؤں کا استعمال معصوم بچوں سے لے کر بوڑھے لوگوں تک بے دھڑک کیا جارہا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے میں نے نہ کبھی سلفاڈرگز استعمال کیں، نہ پنی سی لین اور نہ اینٹی بایوٹک۔ میں نے ہمیشہ یونانی طریقِ علاج پر زندگی گزاری ہے۔ بحیثیت طبیب آپ اس بات پر روشنی ڈالیں کہ آیا یہ معمولی سا غیر معمولی واقعہ ہے یا یہ ایک عجوبہ ہے۔

جواب: (از شہید پاکستان حکیم محمد سعید) جسم انسانی ہر لحاظ سے ایک عجوبۂ تخلیق ہے اور دنیا کا کوئی انسان اس کی گہرائیوں تک دسترس حاصل کرنے سے عاجز ہے۔ انسانی جسم ایک مجموعہ فطرت ہے اور اس کے ساتھ لازماً قوانین فطرت کے تابع رہ کر معاملہ کرنا چاہیے اور دوائیں جب تک نباتات اصل کے دائرے میں ہیں فطری ہیں۔ جسم انسانی ان فطری نباتات کا متحمل ہوسکتا ہے۔ مگر جب یہ دوائیں پیچیدگی اختیار کرتی جائیں تو پھر ان پیچیدہ دوائیں بنانے والوں کو خود قدرت حاصل نہیں ہوسکتی ہے کہ یہ غیر فطری دوائیں فطری جسم میں کیا کیا ہنگامے برپا کرتی ہیں۔ آپ کی صحت وطاقت کا راز یقیناً یہی ہے کہ آپ نے فطری جسم سے فطری معاملہ روا رکھا ہے۔

آپ کا یہ تجربہ یقیناً دوسروں کے لئے مشعل راہ ہے......"

(ہمدرد صحت، اپریل ۱۹۹۴ء ص ۳۳، ۳۴)

مختلف اقسام کی غیر فطری، ضرر رساں، اور حرام انگریزی ادویات کے جسم انسانی پر پڑنے والے بداثرات کی مزید واقفیت کے لئے دیکھئے مندرجہ ذیل کتب ورسائل:

1: فیملی ہیلتھ۔ مصنفہ ڈاکٹر آصف محمود جاہ

2: میٹیریا میڈیکا۔ مصنفہ ڈاکٹر جے ٹی کینٹ

3: ہمدرد صحت۔ مئی ۱۹۹۲ء

4: ہمدرد صحت۔ جولائی ۲۰۰۱ء

5: راہنمائے صحت۔ مارچ، اپریل ۱۹۹۷ء

6: راہنمائے صحت۔ دسمبر ۱۹۹۹ء

ان تمام تحریرات سے یہی بات سامنے آتی ہے انگریزی ادویات زیادہ تر حرام و مغلظات سے تیار ہوتی ہیں، جن کے نقصانات ان کے فوائد سے کہیں زیادہ ہیں۔ لہٰذا قادیانیوں کو ماننا پڑے گا کہ مرزا قادیانی ایک کذاب شخص تھا جو اسلامی احکامات کو روندتے ہوئے غیر اضطراری کیفیت میں حرام انگریزی ادویات کا استعمال کثرت سے کرنے باعث تمام عمر بیماریوں کی مہیب دلدلوں میں پھنسا رہا۔

افیون، بھنگ سب جائز

ایک دفعہ میں نے ایک جہاز (افیمی، بھنگی، چرسی) سے پوچھا کہ جناب آپ کو لوگ جہاز کہتے ہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

جواباً کہنے لگا:

''پائن جدوں اسی نشے وچ ہوئیدا اے تے سانوں سارا جگ آپنے توں تھلے لگ دا اے، سانوں ایسراں لگ دا اے کہ جنویں اسی ہواواں وچ اُڈ دے پیئے یاں، شاید ایس واسطے لوکی سانوں جاز آکھدے نیں''۔

یعنی بھائی جان جب ہم نشے میں ہوتے ہیں تو ہمیں سارا زمانہ اپنے سے نیچے لگتا ہے ہمیں ایسے لگتا ہے کہ جیسے ہم ہواؤں میں اُڑ رہے ہیں، شاید اس لئے لوگ ہمیں جہاز کہتے ہیں۔

جب میں نے اُس کا یہ جواب سنا تو میرے آئینہ ذہن پر فوراً مرزا قادیانی کا یہ شیطانی الہام گردش کرنے لگا کہ: ''آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اُونچا بچھایا گیا''۔ (تذکرہ ص ۳۲۰، ایڈیشن ۱۹۳۵ء) اور مجھ پر اس ابلیسی الہام کی حقیقت ظاہر ہوگئی۔ وہ یوں کہ مرزا قادیانی بھی جہازوں (نشئیوں) کی طرح بھنگ، افیم اور شراب کے نشوں سے دُھت ہو کہ بلند ہواؤں میں اُڑتا پھرتا اور اس طرح کے دعوے کرتا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ مرزے کو قادیان کا F16 اور نشئی راکٹ کہا کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی ان نشوں کو برسرعام استعمال تو کرتا لیکن اپنی عصمت دری کے خوف سے انھیں

دواء کا نام دے کر اپنے مریدوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتا، مرزا قادیانی کو دق اور سل کی بیماری تھی اس نے اپنی اس بیماری کو بنیاد بناتے ہوئے افیون اور بھنگ کا نشہ کرنے کے لئے ایک دوائی تیار کی اور اس دوائی میں ان دونوں نشوں کو کثرت سے ملایا۔ سیرت المہدی میں لکھا ہے:

”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) نے سل دق کے مریض کے لئے ایک گولی بنائی تھی، اس میں کونین اور کافور کے علاوہ افیون بھنگ اور دھتورہ وغیرہ زہریلی ادویہ بھی داخل کی تھیں“

(سیرت المہدی، حصہ سوم، ص ۱۱۱، از مرزا بشیر احمد قادیانی)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے اپنی نامردی پر ایک دوا تیار کی تھی جسے قادیانی ”نسخہ زد جام عشق“ کے نام سے پکارتے ہیں اس کے متعلق کہا گیا کہ یہ نسخہ خدا تعالیٰ نے مرزا کو الہام کیا تھا مرزا بشیر احمد قادیانی کا کہنا ہے:

”الہامی ہونے کے متعلق دو باتیں سنی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ یہ نسخہ ہی الہام ہوا تھا۔ دوسرے یہ کہ کسی نے یہ نسخہ حضور کو بتایا۔ اور پھر الہام نے اسے استعمال کرنے کا حکم دیا“۔

(سیرت المہدی، حصہ سوم ص ۵۱)

اس نسخے میں افیون بھی شامل تھی۔ پڑھیئے:

”نسخہ زد جام عشق یہ ہے۔ جس میں ہر حرف سے دوا کے نام کا پہلا حرف مراد ہے: زعفران۔ دارچینی۔ جائفل۔ افیون۔ مشک۔ عقرقرحا۔ شنگرف قیرنفل یعنی لونگ۔ ان سب کو ہموزن کوٹ کر گولیاں بناتے ہیں اور روغن سم الفار میں چرب کر کے رکھتے ہیں اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں“

(سیرت المہدی حصہ سوم، ص ۵۱)

مرزا قادیانی کو افیون سے اس قدر محبت تھی کہ تقریباً تمام ادویات میں اس کو کثرت سے شامل کرتا اور دوائی کے نام پر اپنا یہ نشہ جاری رکھتا۔ اُس نے تریاق الٰہی کے نام سے بہت سی حرام، غلیظ اور مکروہ ادویات کو یکجا کر کے ایک معجون قاتل تیار کیا تھا اس میں بھی افیون کا ایک بڑا حصہ ڈالا تھا ”اخبار الفضل“ قادیان میں ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق بنائی اور اس کا ایک بڑا جز افیون تھا۔ اور یہ دوا کس قدر افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین) کو چھ ماہ سے زاید تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے''

(مضمون میاں محمود احمد' خلیفہ قادیان' مندرجہ اخبار ''الفضل'' قادیان جلد ۱۷' نمبر ۶' مؤرخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

مرزا قادیانی اپنی اس افیون خوری کے نشے کو حکمت و مفاد کا نام دے کر (جسے اسلامی رو سے حرام کہا گیا ہے) اپنے خوشہ چینوں کو یوں بیوقوف بناتا' اُس کا بیٹا لکھتا ہے:

''(مرزا قادیانی) فرماتے تھے کہ افیون میں عجیب وغریب فوائد ہیں''

(سیرت المہدی حصہ سوم' ص ۲۸۴)

کرم کو شیاں ہیں ستم کاریاں ہیں
بس اک دل کی خاطر یہ تیاریاں ہیں

قارئین! غور فرمائیں کہ مرزا قادیانی نے اپنی افیون اور بھنگ کی نشہ خوری کو کیسی کمال عیاری سے گول مول کر دیا اور اُسے عجیب وغریب فوائد کی حامل قرار دیا کہ جسے اسلامی احکامات اور جدید سائنسی تحقیقات نے جسم انسانی کے لیے غیر مفید اور ضرر رساں بتایا ہے۔ یہ کذبیت مرزا کا بین ثبوت ہے۔

افیون و بھنگ اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں

ڈاکٹر و حکیم سید قدرت اللہ قادری لکھتے ہیں:

منشیات میں شراب کے بعد ایسی ادویہ جو عقل کے لیے بے حس کرنیوالی ہیں۔ اسلام نے ''حرام'' قرار دیا ہے جس کے طبی مضرات کو ہم یہاں پیش کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ ان کی تھوڑی بہت طبی افادیت ہو تو بھی اس کے مضر اثرات اور پھر جب کہ (مرزا قادیانی کی طرح۔ ناقل) ان کو عادات میں داخل کر لیا جائے تو یہ خودکشی نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے۔ الخمر یا خامر العقل خمر دہ ہے جو عقل کو ماؤف کر دے اس میں ہر وہ چیز جو عقل پر پردہ ڈال دے اور قوت مدرکہ ممیز اور قوت فیصلہ کو متاثر کر دے وہ خمر ہے جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک حرام قرار دیا ہے۔

مخدرات

مخدر کی جمع ہے اس میں افیون کوکین' گانجہ (بھنگ' کوکا کولا کے مرکبات) اور دیگر وہ تمام چیزیں جو احساس وتمیز کو باطل کر دیں' شامل کی جاتی ہیں۔

اب ہر ایک کے بارے میں ان کے عادی ہو جانے کا طبی پہلو مختصراً درج ذیل کیا جا رہا ہے تا کہ ان بری عادتوں کے نقصانات کا اندازہ ہو۔

افیون گانجہ و دیگر کیمیکلز

اطباء عام طور پر دردوں کی شدت میں افیون یا اس کے مرکبات' مارفین وغیرہ کے انجکشن صرف ایمرجنسی حالت میں استعمال کرتے ہیں لیکن جب ان کے استعمال کی عادت ہو جاتی ہے تو یہ سلو پائزننگ کا فعل انجام دیتا ہے چنانچہ ان کے استعمال سے آدمی ادہانی خیالات کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے۔ اکثر اپنی دنیا بھول کر محض خیالات کی وادیوں میں بھٹکنے لگتا ہے۔ پست ہمتی' اخلاقی گراوٹ بے شعوری بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ اس کا عادی معاشرہ کے لئے ناسور بن جاتا ہے۔ ان تمام عقل وصحت کی بربادیوں کے علاوہ نقصان مایہ وشماتت ہمسایہ کا سبب بن جاتا ہے مالی حالت دن بدن تباہ ہوتی جاتی ہے۔ عادت کی تسکین کے لئے بیوی بچوں کے حقوق مارتا ہے مقروض ہو جاتا ہے حتیٰ کہ چوری وڈکیتی اور قتل وغارت گری کا مرتکب بن جاتا ہے۔ اسلام کا یہ اصول کہ اس نے تمام مضر رساں اور برباد کن اشیاء کو جو نہ صرف صحت کے نقطہ نظر سے بلکہ اور بے شمار اعتبارات مثلاً نفسیاتی' اخلاقی' اجتماعی اور اقتصادی لحاظ سے سخت مضرت رساں ہیں۔ ان کو ”حرام قرار دیا ہے جو نہ صرف مسلمانوں پر بلکہ تمام بنی نوع انسان پر احسان عظیم ہے۔

عادی افیون خوری کی علامات

ڈاکٹر وحکیم سید قدرت اللہ قادری عادی افیون خوری کی علامات بیان کرتے ہوئے راقم ہیں:

مختلف اشخاص میں مختلف علامات ملتی ہیں۔ افیونی کا بیان قابل اعتماد نہیں ہوتا کیونکہ قویٰ عقلیہ میں ضعف آ جانے سے اسے نیک وبد کی تمیز نہیں رہتی۔ اس کی بھوک زائل ہو جاتی ہے۔ منہ خشک اور قبض شدید رہتا ہے سستی' کاہلی' جلد زرد اور خشک رہتی ہے۔ جسم کمزور رعشہ ہو جاتا ہے اور کبھی مالیخولیا

(بیوقوفی) پیدا ہوجاتی ہے اس کا کوئی بیان قابل قبول نہیں رہتا۔ یہی حال مارفین کی پچکاری لینے والوں کا ہوتا ہے۔ (واضح رہے کہ افیون خوری کے باعث مرزا قادیانی میں تقریباً یہ تمام علامات پائی جاتی تھیں مثلاً قویٰ عقلیہ میں ضعف، نیک وبد کی تمیز ختم، بھوک زائل، سستی کاہلی، جلد زرد اور خشک، جسم کمزور اور مالیخولیا وغیرہ۔ ناقل)

بھنگ

گانجہ قنب:

ایک قسم کی مادہ درخت کے پھل، پھول اور رال دار شاخوں کو خشک کر کے دوا یا بطور نشہ آور فلک سیر استعمال کرتے ہیں۔

تھوڑی مقدار میں گھنٹہ دو گھنٹہ بعد ہلکا سرور محسوس ہوتا ہے۔ زیادہ مقدار میں تو زیادہ نشہ ہو کر آدمی بے قابو ہوجاتا ہے۔ آخر میں قوما ہو کر موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ لوگ اس کے بھی بری طرح عادی ہوجاتے ہیں۔ جن کا اخلاقی اعتبار سے کوئی مقام نہیں رہتا۔

(بحوالہ بری عادتوں پر کنٹرول، مصنفہ ڈاکٹر وحکیم سید قدرت اللہ قادری)

افیون ودیگر مسکرات پر یو۔ این او کی پابندی

یواین او (اقوام متحدہ) کے کمیشن متعلقہ مسکرات کے ۱۹۵۸ء کے اجلاس میں اس امر پر اتفاق کیا گیا کہ افیون اور اس کے مرکب اور دیگر اس قسم کی خواب آور اشیاء کے تاجروں کو عبرت ناک سزائیں دینا نہایت موثر اقدامات میں سے ہیں اور اس سلسلہ میں ان ممالک کی خدمات کو سراہا گیا ہے جن میں ایسے مجرمین کو سخت سزائیں مثلاً قید یا موت کی سزا دی جاتی ہے۔ چنانچہ ترکی، ایران اور بعض اور ممالک میں ایسے تاجر پھانسی پر لٹکائے جاتے ہیں۔ امریکہ میں ۱۹۵۸ء میں ایک ایسے تاجر کو دو مختلف جرموں میں بیس بیس سال کی سزا ملی اور ساتھ فیصلہ میں اس کے یکے بعد دیگرے نافذ کئے جانے کا حکم تھا اس مجلس کے اقتصادی ومعاشرتی ادارے کی کمیشن برائے انسداد مسکرات ومنشیات نے اپنے سالانہ اجلاس منعقدہ جنیوا جو ماہ مئی ۱۹۶۱ء میں ہوا یہ تسلیم کیا گیا کہ موجودہ تجویز کردہ سزائیں مختلف ممالک میں ان اشیاء کی تجارت اور سمگلنگ میں روک تھام پیدا کرنے میں ناکام رہی ہیں زیادہ سخت سزائیں تجویز کرنے کی

متعلقہ حکومتوں سے سفارش کی ہے۔

(پی۔ پی۔ اے از جنیوا ۵ جون ۱۹۶۱ء)

کوکا اور کولا کے مرکبات

سیرت المہدی حصہ سوم، ص ۲۴۸ پر ہے کہ مرزا قادیانی کوکا اور کولا کے مرکبات نہ صرف خود بلکہ دوسروں کو بھی استعمال کرواتا تھا اور انھیں ہمہ وقت اپنے صندوق میں لئے پھرتا تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کوکا ہے کیا چیز؟ تو طبی اصطلاح میں کوکا کی تشریح یوں کی جاتی ہے: ایک جھاڑی:

امریکہ کے اینڈیز پہاڑوں میں اُگنے والی ''کوکا'' نامی ایک جھاڑی' جواب کئی دوسرے مقامات پر بھی کاشت کی جاتی ہے۔ اسکی خشک پتیاں تقویت اور سکون کے لیے چبائی جاتی ہیں۔ اور ان سے کوکین اور دیگر القائی دوائیں بنتی ہیں۔ کوکین ایک تلخ قلمی القلی ہوتی ہے جو کوکا کی پتیوں سے حاصل کی جاتی ہے اور طب میں بے حس کردینے یا مخدر دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہے''۔

(بحوالہ ماہنامہ تکبیر ٹائمز، جولائی ۲۰۰۱ء، ۱۰)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ کوکا نامی جڑی بوٹی مسکن بے حس کردینے والی نشہ آور اور مخدر دوا ہے۔ جس کا نشہ متنبی قادیان دوا کے نام سے کیا کرتا تھا

تمام مسکرات زہر قاتل ہیں

کولمبیا کے ایک ہسپتال میں جہاں ایسے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے، زیر علاج ایک 37 سالہ نوجوان مزدور ہیرالڈو بیان کرتا ہے کہ وہ صبح کو نو بجے سے رات 9 بجے تک اپنی پسندیدہ نشہ آور دوا پیا کرتا تھا۔ اس سے اس کے اعصاب بوسیدہ ہو جاتے اور ٹانگیں کپکپانے لگتیں اسے ہر وقت یہ احساس بے چین کیئے رہتا کہ لوگ اس کا پیچھا کر رہے ہیں۔ وہ اپنا کام ٹھیک طور پر نہیں کرسکتا تھا۔ کام پر اس کی توجہ اور گرفت مسلسل ڈھیلی پڑ رہی تھی۔ اس کی بیوی اس سے تنگ آچکی تھی اور اگر وہ نشے سے توبہ نہ کرتا تو وہ یقیناً اسے چھوڑ جاتی۔

پندرہ سالہ طالب علم چیکو کے مطابق اسے اس کے کسی دوست نے سب سے پہلے سگریٹ پلایا۔ یہ اسے بہت اچھا لگا اور وہ اُس کا عاشق ہوگیا۔ وہ ان سگریٹوں پر ہر ہفتے ایک سو امریکی ڈالر خرچ

کرنے لگا۔ وہ اس سے بالکل بے خبر تھا کہ اس کی یہ حرکت اس کی کیا درگت بنا رہی ہے۔ اپنی اس طلب کی خاطر اس نے چوری شروع کر دی تھی۔ نشہ آور دوا کے سگریٹ پی کر وہ ہر وقت بستر میں پڑا رہتا۔ اس کا اسکول چھوٹ گیا تھا۔ وہ تو خدا کا شکر ہے کہ اس کی ماں سے کسی نے اس کی اصل بات بتا دی اور وہ مکمل تباہی سے بچ گیا۔

......غربت وفلاس کے شکار کولمبیا کے باشندے بھی دکھ درد سے نجات کے لیے نشوں کا سہارا لینے پر مجبور ہیں۔ اس ملک کے دیہی علاقوں میں زمانہ قدیم سے لوگ مذہبی تقاریب کے موقعوں پر کوکا کے استعمال کے عادی چلے آ رہے ہیں، لیکن اب چوں کہ نوجوان نسل کے سامنے امریکی نوجوانوں کی بدمست تہذیب وثقافت کے نمونے بھی ہیں اس لئے وہ ان ہی کی طرح ان دواؤں کے تیزی سے عادی ہو رہے ہیں۔ کولمبیا میں نشہ آور ادویہ کے خاتمے کے پروگرام کی بانی ماریا امسابیل کے الفاظ میں:

”میں لوگوں کو کئی سال سے اس مصیبت سے آگاہ کرتی رہی ہوں۔ لیکن کسی کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔ اب اس عادت نے ایک معاشرتی وبا کی شکل اختیار کر لی ہے۔ ہم پہلے نشہ آور دوائیں تیار کرتے تھے، لیکن اب خود انہیں ہڑپ کر رہے ہیں۔ حکومت نے اس مسئلے کو بھی تسلیم نہیں کیا، لیکن اب کہ جب پانی سر سے گزر چکا ہے اس کی شدت کا احساس ہوا ہے“۔

......کولمبیا کے ایک ممتاز ماہر نفسیات نے بتایا کہ اس کے ایک مریض نے ایک رات یہ محسوس کیا کہ بہت سے لوگ اسے ہلاک کرنے کے لیے کھڑکی میں سے داخل ہو رہے ہیں۔ اس نے فوراً اپنی بندوق سنبھالی اور اگر اس کی ماں بھی اس وقت اس کمرے میں آتی تو وہ اسے گولی مار دیتا۔

کولمبیا کے ایک صدر بیلی سارلو بیتانگر نے ۱۹۸۶ء میں صدارت کا عہدہ سنبھالنے کے بعد اس سماجی مسئلے کے حل کے لیے موثر اقدامات کیے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ سال امریکہ کے نشہ آور ادویہ کے انسدادی اداروں کے تعاون سے حکومت نے چار ہزار ٹن چرس اور ڈھائی ہزار کیلو کوکین ضبط کی اور ۱۱۳ ایسی لیبارٹریاں تباہ کیں جہاں یہ دوائیں تیار ہوتی تھیں۔ اس کے علاوہ ایک ہزار افراد کو حراست میں بھی لے لیا۔ یہ مہم کولمبیا کے وزیر انصاف روڈریگولا بونیلا کی نگرانی میں چلائی گئی۔ اس دوران انہیں قتل کر دیا گیا۔ مسٹر بونیلا ان دواؤں کے سخت مخالف تھے اور انہوں نے اس کے خلاف زبردست مہم شروع کر دی تھی۔ اپنے قتل سے تین ماہ پہلے انہوں نے امریکا سے ایک معاہدہ کر لیا تھا جس کے مطابق دونوں ملک

مشہور اسمگلروں کی گرفتاری اور انہیں حوالے کرنے کے پابند ہو گئے۔ چنانچہ ایسے پانچ سو افراد گرفتار کر لیے گئے۔ (مہلک عادات، نبوی طریقے اور جدید سائنس)

تمام نشہ آور ادویات (بھنگ، شراب، افیون، کوکا اور کولا کے مرکبات) کی تردید میں احکامات اسلامی، جدید سائنس اور اہل مغرب کی کاوشیں اس بات کی متقاضی ہیں کہ مرزا قادیانی کو ان حرام اور ضرر رساں ادویات کا استعمال حالت غیر اضطراری میں کرنے اور کروانے پر مجرم، قاتل، گنہگار، نشہ باز اور کذاب قرار دیا جائے۔ لہٰذا قادیانیوں کو چاہیے کہ انصاف کا حق ادا کرتے ہوئے۔ اسلام سائنس اور اہل مغرب کے ان تقاضوں کو تسلیم کر لیں۔ اور اگر نہیں تو پھر مرزا قادیانی کی اس بات کو ہی فیصلہ کن سمجھ لیں، قادیانی ''اخبار الفضل'' ربوہ میں ہے:

''حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے ۱۴ جون ۱۹۰۲ء کی مجلس عرفان میں پان، حقہ، زردہ، تمباکو، افیون وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے نہایت حکیمانہ انداز میں بتایا کہ:

''عمدہ صحت کو کسی بے ہودہ سہارے سے کبھی ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے''۔

(ملفوظات مرزا قادیانی، جلد دوم، ص ۲۱۹، ماخوذ از قادیانی اخبار الفضل ربوہ ۲۱ اکتوبر ۲۰۰۲ء)

لو آپ ہی اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

مرزا قادیانی ایک جعلی حکیم خطرہ جان:

حق وصداقت کی شمع سے فروزاں خدا تعالیٰ کا پیغمبر تو اُس کی رضا جوئی کے تابع رہتا ہے اور تمام علوم بھی اُسی عالم الغیب سے سیکھتا ہے لیکن ابلیسی نبوت کا اُستاد شیطان ملعون اور شیطان صفت انسان بنتے ہیں۔ جھوٹا مدعی نبوت مکتب بھی جاتا ہے، اپنے استادوں سے گالیاں بھیسختا ہے اور مرغا بن کر جوتے بھی کھاتا ہے، جیسا کہ مرزا قادیانی جوان تمام عوامل سے گزر کر فرنگی کے اشارہ ابرو پر مدعی نبوت ہوا۔ مرزا قادیانی نے طب کی بعض کتابیں اپنے والد سے پڑھیں تھیں، وہ اپنی ''کتاب البریہ'' میں لکھتا ہے:

''میں نے فن طبابت کی چند کتابیں اپنے والد سے جو ایک نہایت حاذق طبیب تھے، پڑھیں''

(کتاب البریہ، حاشیہ ص ۱۵۰)

طب جیسے حساس شعبے میں اتنی محدود معلومات کے ہوتے ہوئے مرزا قادیانی نے ستم یہ ڈھایا کہ وہ خود مسند معالجت پر آ بیٹھا اور مختلف امراض کی ادویات سازی کرنے لگ گیا۔ جہلا نے سمجھا کہ شاید یہ بڑے حکیم صاحب ہیں اور غیبی خبریں رکھتے ہیں‘ اس لئے ان کی دی ہوئی دوا ضرور اکسیر اعظم کا درجہ رکھے گی۔ چنانچہ اُنھوں نے یہ سوچ کر مرزا قادیانی سے مختلف امراض کی ادویات لینی شروع کر دیں۔

جب تریاق الٰہی تریاق رسوائی بن گئی

اسی دور میں ایک دفعہ ہندوستان میں طاعون کی وبا پھوٹی‘ اس موقع پر مرزا قادیانی نے یہ پیشگوئی جھاڑی کہ اُسے الہام ہوا ہے کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا‘ مرزا قادیانی کے الفاظ یوں تھے:

”**ما کان الله یحذ بهم وانت فیهم . انه اوی القریة . ولا الا کرام لهلک المقام** خدا ایسا نہیں ہے کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو ان میں رہتا ہے۔ وہ اس گاؤں کو طاعون کی دست برد اور اس تباہی سے بچائے گا۔ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا اور تیرا اکرام مدنظر نہ ہوتا تو میں اس گاؤں کو ہلاک کر دیتا“۔ (تذکرہ‘ ص ۴۳۶)

”اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا“۔ (دافع البلاء‘ ص ۴۔۵ در روحانی خزائن جلد ۱۸‘ ص ۲۲۵۔۲۲۶‘ از مرزا)

مرزا قادیانی کی اس پیشگوئی نے پورا ہونے سے صاف انکار کر دیا اور مرزا کی مزید ذلت ورسوائی کا سبب بن گئی۔ قادیان میں طاعون کی وبا اس قدر زور دار حملہ آور ہوئی کہ قادیانیوں کو خش وخاشاک کی طرح بہا کر لے گئی اور مرزا قادیانی سمیت اُس کے اُمتی چیخ اُٹھے:

”اے خدا ہماری جماعت سے طاعون کو اٹھا لے“

(اخبار بدر قادیان‘ ۴ مئی ۱۹۰۵)

”ایک دفعہ کسی قدر شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی“

(حقیقۃ الوحی‘ ص ۲۳۲۔ در روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۴۳‘ از مرزا قادیانی)۔

قادیان میں طاعون کی وباء پھوٹنے کی وجہ سے مرزا قادیانی کے گرد پھر مریضوں کا ہجوم لگ گیا۔ ایسی صورت میں مرزا قادیانی نے اپنی حکیمی جھاڑتے ہوئے بھنگ کا گھوٹا پی کر ایک دوائی تیار کی

جسے ''تریاق الٰہی'' کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اس دوائی کی تیاری میں مرزا نے طب سے بے بہرہ وری اور حقیقت ناشناسی کا ثبوت یوں بہم پہنچایا کہ جتنی بھی دیسی اور انگریزی ادویات ہاتھ لگتی گئیں انھیں اکٹھی کر کے مکس کرواتا گیا اور آخر بہت سی فالتو، حرام، مکروہ، غیر ضروری اور ضرر رساں ادویات کا معجون قاتل تیار کر ڈالا۔ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد قادیانی نے اس بات کا اقرار یوں کیا ہے کہ:

''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) نے طاعون کے ایام میں ایک دوائی ''تریاق الٰہی'' تیار کرائی تھی۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے ایک بڑی تھیلی یاقوتوں کی پیش کی۔ وہ بھی سب پسوا کر اس میں ڈلوا دیئے۔ لوگ کوٹتے پیستے تھے۔ آپ اندر جا کر دوائی لاتے اور اس میں ملواتے جاتے تھے۔ کونین کا ایک بڑا ڈبہ لائے اور وہ بھی سب اسی کے اندر اُلٹا دیا۔ اسی طرح کی وائنیم پی کی ایک بوتل لا کر ساری اُلٹ دی (مگر چند سطور بعد مرزا بشیر احمد قادیانی اس بات کا بھی اقراری ہے کہ۔ ناقل) طبی تحقیق کرنے والوں کے لئے علیحدہ علیحدہ چھان بین بھی ضروری ہوتی ہے۔ تاکہ اشیاء کے خواص متعین ہو سکیں''۔

(سیرت المہدی، حصہ سوم، ص ۳۱۸، ۳۱۹)

حکیم نورالدین کا اقرار

جب حکیم نورالدین خلیفہ قادیان نے مرزا قادیانی کی یہ احمقانہ حرکت دیکھی تو بے ساختہ اُس نے بھی کہہ ہی دیا کہ مرزا قادیانی کی یہ بنائی ہوئی دوا کسی طبی فائدے کی بجائے غیر جاندار اور بے اثر ہے ملاحظہ ہو۔

مرزا بشیر احمد قادیانی سیرت المہدی میں لکھتا ہے کہ:

(''تریاق الٰہی'' میں مرزا قادیانی نے) دیسی اور انگریزی اتنی دوائیاں ملا دیں کہ حضرت خلیفہ اوّل (حکیم نورالدین) فرمانے لگے کہ طبی طور پر تو اب اس مجموعہ میں کوئی جان اور اثر نہیں رہا''۔

(سیرت المہدی حصہ سوم، ۲۱۸)

اُلٹی ہوگئیں سب تدبیریں

مرزا قادیانی کے بنائے ہوئے اس مضر رساں نسخے جسے ''تریاق الٰہی'' کا اعزاز حاصل تھا لوگوں نے کثیر تعداد میں استعمال کیا، لیکن صحت کے ان طلب گاروں کے ساتھ مرزا قادیانی کی

روحانیت اور اُس کے ''تریاق الٰہی'' نے کیا سلوک کیا؟ پڑھیئے:

○ ''اس جگہ (قادیان) زور طاعون کا بہت ہو رہا ہے۔ کل آٹھ آدمی مرے تھے اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے''۔ (مرزا قادیانی کا مکتوب محررہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۴ء)

○ ''قادیان میں ابھی تک کوئی نمایاں کمی نہیں ہے۔ ابھی اس وقت جو لکھ رہا ہوں ایک ہندو بیجناتھ نام جس کا گھر گویا ہم سے دیوار بہ دیوار ہے۔ چند گھنٹہ بیمار رہ کر راہی ملک عدم ہوا''۔ (مکتوبات احمدیہ' جلد پنجم نمبر چہارم' ص ۱۱۶)

○ ''مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ!

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاۃ......! اس طرف طاعون کا بہت زور ہے۔ ایک دو مشتبہ وارداتیں امرتسر میں بھی ہوئی ہیں چندروز ہوئے ہیں میرے بدن پر بھی ایک گلٹی نکلی تھی''۔

(مکتوبات احمدیہ ' جلد پنجم نمبر اول' مکتوبات نمبر ۳۸)

○ ''قادیان میں طاعون آئی اور بعض اوقات کافی سخت حملے بھی ہوئے...... پھر خدا نے حضرت مسیح موعود کے مکان کے اردگرد بھی طاعون کی تباہی دکھائی اور آپ کے پڑوسیوں میں کئی موتیں ہوئیں''۔

(سلسلہ احمدیہ' جلد اول' ص ۱۲۲)

یہ تھا کذاب قادیان کی روحانیت اور ''تریاق الٰہی'' کا فیض کہ جس شخص نے طاعون کی وبا کا شکار نہیں بھی ہونا تھا' اُسے بھی طاعون نے پچھاڑ کر مرزا کی کذبیت اور اُس کی جعلی حکمت خطرہ جان کو سب کے سامنے افشاں کر دیا۔ اور یہ ثابت کر دکھایا کہ:

؎ مرجے دے لکیاں آکھے تے گندی موت مرجاویں گا
تے جے لائی لو محمدؐ سوں رب دی ترجاویں گا
(مصنف)

مرزا کی جعلی حکیمی کے مزید نمونے:

جو غذا نقصان پہنچاتی اُسے زیادہ استعمال کرتا

مرزا قادیانی کو دستوں کی بیماری تھی' جاہل سے جاہل ترین حکیم بھی اس بات سے آشنا ہے کہ

دستوں میں دودھ کا استعمال مزید دستوں کا باعث بنتا ہے‘ لیکن جاہلیت کے عالمی گولڈ میڈلسٹ کا اعزاز متنبی قادیان کو ہی حاصل تھا کہ وہ دستوں میں بھی دودھ کا استعمال زیادہ کر دیتا تھا‘ جس سے اُس پر دستوں کی مزید برسات برس پڑتی اور تقریباً سارا دن اُس کا لیٹرین کے چکروں میں گزرتا۔

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

”دودھ کا استعمال آپ اکثر رکھتے تھے اور سوتے وقت تو ایک گلاس ضرور پیتے تھے اور دن کو بھی‘ پچھلے دنوں میں زیادہ استعمال فرماتے تھے کیونکہ یہ معمول ہو گیا تھا کہ ادھر دودھ پیا اور ادھر دست آ گیا‘ اس لیے بہت ضعف ہو جاتا تھا، اس کے دور کرنے کو دن میں تین چار مرتبہ تھوڑا تھوڑا دودھ طاقت قائم کرنے کو پی لیا کرتے تھے“۔

(سیرت المہدی‘ حصہ دوم‘ ص ۱۳۴)

قادیانیو! خصوصاً قادیانی ڈاکٹرز‘ حکیمو اور میڈیکل افسرو‘ مرزے کے اس جاہلانہ عمل کی پیروی کرتے ہوئے تم پر بھی لازم ہے کہ جب تمہیں دستوں کا مرض آ گھیرے تو تم صحت کے سائنسی و طبی تمام قوانین و ضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فوراً دودھ کا استعمال زیادہ کر دو اور لیٹرین کو بار بار اپنے دیدار کا شرف بخشو اور اگر دست مزید ترقی کرتے جائیں تو مزید دودھ منگواتے جاؤ‘ پیتے جاؤ‘ اور ساتھ ساتھ اپنے جعلی نبی کے طبی نسخوں کی بھی داد دہی کرتے جاؤ۔

گرمی دانوں کا علاج گرم کپڑے

”گرمی دانے“ جیسا کہ نام سے ظاہر کہ جسم پر نکلنے والے وہ اُبھار جو گرمی کے باعث نمودار ہوتے ہیں۔ ساری دُنیا کے ڈاکٹر و حکیم حتیٰ کہ ایک عام انسان بھی اس بات سے بخوبی آشنا ہے کہ اگر جسم پر گرمی دانے نکل آئیں تو گرم لباس سے مکمل مجتنب رہنے میں ہی دانش مندی و عافیت ہے۔ لیکن مرزائے قادیان کی عقل و حکمت کی داد دیجیے کہ شدید موسم گرما میں جب گرمی دانوں کا عذاب اُس کے سارے جسم کو پوٹوہار بناتا تو بجائے نرم و سرد لباس کے وہ مزید گرم لباس پہن لیتا۔

مرزا بشیر احمد قادیانی نے لکھا ہے:

”بعض اوقات گرمی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) کی پشت پر گرمی دانے نکل آتے تھے“۔

پھر مرزا قادیانی ان گرمی دانوں کا علاج کیسے کرتا' مرزا بشیر احمد قادیانی ہی لکھتا ہے کہ:

''بدن پر گرمیوں میں عموماً ململ کا کرتہ استعمال فرماتے تھے اس کے اوپر گرم صدری اور گرم کوٹ پہنتے تھے۔ پاجامہ بھی آپ کا گرم ہوتا تھا۔ نیز آپ عموماً جراب بھی پہنتے تھے''

(پھر گرم پانی سے نہاتا بھی ہوگا اور دھوپ کے نیچے بیٹھ کر آٹھ دس انڈے ہڑپ کر کے کہتا ہوگا کہ میں خاندانی حکیم ہوں۔ ناقل)

(سیرت المہدی' حصہ اول' ص ٦٦)

مرغا ذبح کروا کے سر پر باندھ دیا:

ایک دفعہ قادیان میں مرزا قادیانی کا ایک عزیز سخت بیمار ہوگیا' جس سے اُس کا دماغ بھی کافی متاثر ہوا۔ مریض کے گھر والوں نے مرزا قادیانی کو بطور معالج اُس کا علاج کرنے کے لئے بلوایا۔ مرزا قادیانی نے وہاں بھی اپنی جاہلیت کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے اُس مریض کا علاج یہ تجویز کیا کہ ایک مرغا ذبح کروا کہ ویسے ہی خون میں لتھڑا ہوا اُس بیچارے کے سر پر باندھ دیا۔

سیرت المہدی میں مرزا بشیر احمد قادیانی اس واقعہ کے متعلق یوں رقم طراز ہے:

''حضرت والدہ صاحبہ یعنی ام المؤمنین اطال اللہ بقائہا نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ مرزا نظام الدین صاحب کو سخت بخار ہوا۔ مرزا نظام الدین صاحب کے عزیزوں نے حضرت صاحب کو اطلاع دی۔ اور آپ فوراً وہاں تشریف لے گئے اور مناسب علاج کیا۔ علاج یہ تھا کہ آپ نے مرغا ذبح کرا کے سر پر باندھا''۔

(سیرت المہدی' حصہ سوم' ص ۴۷' از مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے متعلق اس طرح کے درجنوں حوالہ جات پیش کیے جاسکتے ہیں۔ جن سے وہ جعلی معالج یا نیم حکیم تو بڑی دور کی بات ایک کم فہم انسان بھی ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن قادیانیوں کی مرزا قادیانی کے متعلق اندھی تقلید کی انتہا دیکھئے کہ بجائے مرزے کی ان بیہودہ اور جاہلانہ حرکات دیکھ کر اُس سے عقیدت کے تمام بندھن توڑ کر اسلام کے چمنستان روح افزا میں داخل ہوتے وہ اب تک اُسے ''علم الطب'' کا شہنشاہ تصور کیے ہوئے ہیں۔ قادیانیوں کا روزنامہ اخبار ''الفضل'' اپنے ۱۲۱ اکتوبر ۲۰۰۲ء کے شمارے میں لکھتا ہے:

''سیدنا وامامنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (مرزا قادیانی) نے اپنی روحانی آنکھ اور چشم بصیرت سے جہاں ''علم الادیان'' پر ایسی انقلابی روشنی ڈالی کہ دن چڑھا دیا وہاں ''علم الابدان'' یعنی میڈیکل سائنس اور طب کے سلسلہ میں بھی پوری عمر بے شمار روحانی تجربات و مشاہدات کے بعد دُنیائے طب کے لئے ایسے بیش قیمت راہنما اصول رکھے جو صرف اور صرف ایک ربانی مصلح ہی کی خدا نما شخصیت سے مخصوص ہو سکتے ہیں اور دعویٰ سے کہا جا سکتا ہے کہ آج تک طب اور سائنس کے ماہر فاضلوں کا لٹریچر ان پہلوؤں کے اعتبار سے بہت حد تک خاموش ہے''۔

قادیانی اخبار ''الفضل'' یہاں جھوٹ بولنے میں اپنے گرو گھنٹال مرزا قادیانی کو بھی مات دے گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے طب کے میدان میں جو انسانیت کش اور مضر رساں اصول مرتب کیے ہیں اُن کی نظیر طب اور میڈیکل سائنس کے ماہرین میں تو کیا کسی فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے اُس شخص میں بھی نہیں پائی جاتی جس کی عقل ہمہ وقت محوئے پرواز رہتی ہے۔

لیکن اگر باقی باتوں سے قطع نظر ایک لمحہ کے لیے مرزا قادیانی کو نیم حکیم بھی تسلیم کرلیا جائے پھر بھی اسلام اور جدید سائنس مرزے کی تردید پر کمر بستہ نظر آتی ہے کیونکہ نیم حکیمی کی گنجائش نہ دین اسلام میں ہے اور نہ ہی جدید سائنس میں ملاحظہ فرمائیں:

جاہل معالج اِسلام اور جدید سائنس کے آئینہ میں

اوّلاً اِسلام نے انسانیت کے لئے حفظانِ صحت کے ایسے اُصول مرتب کیے ہیں کہ بندہ زیادہ سے زیادہ بیماریوں سے قبل از وقت بچا رہے۔ تاہم اگر کوئی بیماری حملہ آور ہو جائے تو اس کا مناسب علاج بھی پیش کیا ہے۔ طب کو باقاعدہ ایک فن کے طور پر پروان چڑھانے اور اس فن کے ماہرین پیدا کرنے میں سب سے زیادہ دخل اسلام کو حاصل ہے دُنیا میں سب سے پہلے ہسپتال مسلمانوں ہی نے قائم کیے اور سب سے پہلے رجسٹرڈ ڈاکٹروں اور سرجنوں کا ایک باقاعدہ نظام بھی انہی نے وضع کیا تاکہ مختلف بیماریوں کا صحیح طبی خطوط پر علاج کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اُمت مسلمہ کے لئے مشعل راہ (اور اُمت مرزا کے لئے باعث حق شناسی) ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"ومن تطبب ولم یعلم منه الطب قبل ذلک فهو ضامن".

(سنن ابن ماجہ:۲۵٦)

جس شخص نے علم الطب سے ناآگہی کے باوجود طب کا پیشہ اختیار کیا تو اُس (کے غلط علاج۔ مضر اثرات) کی ذمہ داری اُسی شخص پر عائد ہوگی۔

حضور نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کا واقعہ ہے ہ آپؓ بیمار ہوگئے ان کے علاج کے لئے دو طبیب آئے۔ آپ ﷺ بھی موقعہ پر تشریف فرماتھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ دونوں میں سے جس کا تجربہ زیادہ ہے وہ علاج کرے۔ چنانچہ ان دونوں میں سے جس طبیب کا علم طب پر عبور اور تجربہ زیادہ تھا۔ اُس نے اُس صحابی رسول کا علاج کیا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

ایکما اطب من تطبب وهو لا یعرف طبا فهو ضامن. (ابوداوٗد کتاب الطب)

اگر کسی نیم حکیم کی وجہ سے کوئی مرگیا تو اس کی موت کا ذمہ دار وہ ڈاکٹر اور حکیم ہوگا۔

اس فرمان نے جہاں لوگوں کو طب میں تخصیص کے لئے مہمیز دی وہاں اسلام کی اولین صدیوں میں ہی جعل سازوں سے بچنے کے لئے میڈیکل کا ایک باقاعدہ امتحانی نظام وضع کرنے میں بھی مدد ملی یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں بڑے بڑے ماہرین طب اور سرجن پیدا ہوئے۔

دُنیا میں سب سے پہلے ڈاکٹروں اور طبیبوں کے لیے امتحانات اور رجسٹریشن کا باقاعدہ نظام عباسی خلافت کے دور میں ۹۳۱ء میں بغداد میں وضع ہوا جسے جلد ہی پورے عالم اسلام میں نافذ کردیا گیا۔ واقعہ یوں ہوا کہ ایک جعلی حکیم کے ناقص علاج سے ایک مریض کی جان چلی گئی۔ اُس حادثے کی اطلاع حکومت کو پہنچی تو تحقیقات کا حکم ہوا۔ پتہ یہ چلا کہ اُس عطائی طبیب نے میڈیکل کی مرّوجہ تمام کتب کا مطالعہ نہیں کیا تھا، اور چند ایک کتابوں کو پڑھ لینے بعد مطب (CLINIC) کھول کر بیٹھ گیا تھا۔

اُس حادثے کے فوری بعد حکومت کی طرف سے معالجین کی باقاعدہ رجسٹریشن کے لئے ایک بورڈ بنایا گیا۔ جس کی سربراہی اپنے وقت کے عظیم طبیب سنان بن ثابت کے ذمہ ہوئی۔ اُس بورڈ نے سب سے پہلے صرف بغداد شہر کے اطباء کو شمار کیا تو پتہ چلا کہ شہر بھر میں کل 1000 طبیب ہیں۔ تمام اطباء کا باقاعدہ تحریری امتحان اور انٹرویو لیا گیا۔ ایک ہزار میں سے 700 معالج پاس ہوئے۔ چنانچہ رجسٹریشن کے بعد

اُنھیں پریکٹس کی اجازت دے دی گئی۔ اورنا کام ہوجانے والے 300 اطباء کو پریکٹس کرنے سے روک دیا گیا۔

61 ھ کے مشہور طبیب ابن سہیل بغدادی نے اپنی مشہور کتاب ''مختارات'' میں مسند معالجت پر بیٹھنے کے لیے چند ضروری شرائط رقم کیں ہیں۔ اور لُطف یہ کہ مرزا قادیانی میں اُن رقم کردہ شرائط میں سے ایک شرط بھی نہیں پائی جاتی۔ ابن سہیل بغدادی لکھتے ہیں کہ:

''اس معالج پر اعتماد کیا جانا چاہیئے جس نے علم طب کی تحصیل اپنے وقت کے بڑے بڑے اساتذہ فن سے کی ہو اور عملی مشق و تجربہ کے لئے ایک مدت دراز تک ماہرین کی خدمت میں رہا ہو اور ان کی نگرانی میں مریضوں کی دیکھ بھال اور علاج معالجہ کیا ہو اور ان بزرگوں سے سند مہارت حاصل کی ہو' تب جا کر بیماریوں کی طرف رجوع کرے''۔

اِسلام اور مسلمان اطباء کی ان ہدایات سے آج عالمی ادارہ صحت W.H.O (World Health Organization) کی تنظیم بھی متفق ہے اور قانوناً مطالبہ کرتی ہے کہ تمام عطائی (Quacks) کی پریکٹس کو مسدود کر دیا جائے۔

(Preventive and social Medicine' By Dr. Seal P. 160)

یورپ میں عطائیت کے خاتمے کیلئے سب سے پہلا قانون ۱۸۲۱ء میں معرض وجود میں آیا۔ اس کی رو سے ہر وہ شخص جو علاج معالجے کا دعویدار ہے لیکن اس کے پاس کسی مستند محکمے' کالج یا انسٹیٹیوٹ کی سند یا اجازت نہیں تو قانوناً ایسے شخص کو پریکٹس کرنے کی قطعی اجازت نہیں اور اگر ایسے معالج سے کسی مریض کو نقصان پہنچا تو اس کا تاوان معالج کو ادا کرنا پڑے گا۔

(لاء آف میڈیکل جنرل' ۲۶)

قادیانیو! سوچو کہ اگر مرزا قادیانی آج اس دور میں زندہ ہوتا تو یقیناً ایک مجرم کی حیثیت سے اس پر مقدمہ چلتا اور وہ جعل سازی کرنے اور لوگوں کو موت کے گھوڑے پر سوار کرنے کے جرم میں پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیا جاتا۔ پھر تم کفِ افسوس ہی ملتے رہ جاتے کہ کاش ہمارا نبی طب وحکمت کے میدان میں قدم نہ رکھتا تو شاید پھانسی کے پھندے سے بچ جاتا اور یہ ذلت ورسوائی دیکھنا نصیب نہ ہوتی۔

☆☆☆☆

مرزا قادیانی کی شراب نوشی اسلام و سائنس کے آئینہ میں

اِسلام میں شراب نوشی کی ممانعت

قرآن عزیز میں خدائے لم یزل نے شراب کو کلیتاً حرام قرار دیا ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا ایھاالذین امنو آ ا نما الخمر والمیسر والا نصاب والا زلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ٥ (الما ئدہ' ۵: ۹۰)

''اے ایمان والو یہ شراب اور جواء اور بت اور جوئے کے تیر سب ناپاک ہیں' شیطان کی کارستانیاں ہیں سو بچو ان سے تاکہ تم فلاح پا جاؤ''۔

ہادی برحق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں بھی شراب کی حرمت پر بہت زور دیا گیا ہے۔

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر' اس کے پینے والے پر' اس کے نچوڑنے والے پر' اس کے بیچنے والے پر' اس کے خریدنے والے پر' اس کے پلانے والے پر' اس کے اُٹھانے والے پر اور اس شخص پر جس کے لئے اُٹھا کر لے جائی گئی''۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ۔ اسوہ رسول اکرم)

صحیح مسلم میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کل مسکر خمر و کل خمر حرام .

''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے''

(صحیح المسلم' ۲:۱٦۸)

ایک اور جگہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

ماأسکر کثیرہ فقلیہ' حرام . (جامع الترمذی ' ۲ : ۹)

جس شے کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار کا استعمال بھی حرام ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے قلب وروح میں اسلامی تعلیمات کی اثر آفرینی بھی کتنی دلکش اور عدیم النظیر تھی کہ مفسرین نے لکھا ہے کہ:

جب حرمت شراب پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مذکورہ بالا سورۃ المائدہ میں واضح حکم نازل ہوا تو حضور رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی کو حکم دیا کہ مدینہ کے گلی کوچوں میں پھر کر با آواز بلند ان آیات قرآنی کی منادی کر دے۔ جب وہ منادی کرنے والا اعلان کرنے نکلا تو کئی جگہ شراب کی محفلیں آراستہ تھیں۔ میخوار جمع تھے پیالے گردش میں تھے۔ جونہی کان میں'' ھل انتمہ منتھون'' کی آواز پہنچی' ہاتھوں پر رکھے ہوئے پیالے زمین پر پٹخ دیئے گئے۔ ہونٹوں سے لگے ہوئے جام خود بخود الگ ہو گئے۔ جام وسُبو توڑ دیئے گئے۔ مشکوں اور مٹکوں میں بھری ہوئی مئے ناب انڈیل دی گئی' وہ چیز جو انہیں از حد عزیز تھی اب گندے پانی کی طرح گلیوں میں بہہ رہی تھی۔

صحابہ کرامؓ کا یہ عمل قرآن سے عشق اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی فیض تربیت کا ایک ادنیٰ سا کرشمہ تھا۔

کذاب قادیان رسیائے مے نوشی

لیکن دوسری طرف نظر کیجئے کذاب قادیان اور مریدان مرزا پر جو بدکاریوں اور سیاہ کاریوں میں اپنی مثل نہیں رکھتے۔ حالانکہ مرزا قادیانی اور اُس کی اُمت کے دعوے تھے کہ:

''جو شخص مجھ (مرزا قادیانی) میں اور محمد مصطفےٰ میں تفریق پکڑتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے''۔ (استغفر اللہ) (خطبہ الہامیہ' ص ۱۷۱' از مرزا قادیانی)

''پس ہر احمدی (قادیانی) کو جس نے احمدیت (قادیانیت) کی حالت میں حضور علیہ السلام (مرزا قادیانی) کو دیکھا یا حضور نے اسے دیکھا صحابی کہا جائے''۔ (نعوذ باللہ)

(اخبار الفضل قادیان' جلد ۲۴' نمبر ۶۴' مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۶ء)

مرزا قادیانی کے دعوے دیکھئے اور اُس کی حرکتیں دیکھئے کہ جہاں وہ دوسرے نشوں (بھنگ'

افیون، کوکا اور کولا کے مرکبات) سے اپنی اور اپنی اُمت کی تسکین افزائی کے ساماں پیدا کرتا وہاں وہ مے نوشی سے بھی عیش کوشی کرتا تھا بلکہ اُمت مرزائیہ کو بھی اس سے فیض یاب کراتا۔ وہ لاہور سے اپنے نام نہاد صحابہ کے ذریعے نہایت نشہ آور شراب (ٹانک وائن) کی بوتلیں منگوا کر پیا کرتا تھا۔ اُس نے اپنے ایک مرید کو نامہ حکم میں لکھا کہ:

”محبی اخویم محمد حسین سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔ اس وقت میاں یار محمدؐ بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیائے خوردنی خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن، ای پلومر کی دکان سے خرید یں۔ مگر ٹانک وائن چاہیے۔ اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام“

(خطوط امام بنام غلام، ص ۵)

سودائے مرزا کے حاشیہ پر حکیم محمد علی پرنسپل طیبہ کالج امرتسر لکھتے ہیں:

”ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے۔ اس کی قیمت ساڑھے پانچ روپے ہے“۔

(۱۲ دسمبر ۱۹۳۲ء ”سودائے مرزا“ ص ۳۹، حاشیہ)

نوٹ فرمائیں کہ ولایتی کذاب ایک طرف تو (نعوذ باللہ) محمد ثانی کا دعوے دار ہے تو دوسری طرف ولائتی نشہ آور شراب کا رسیا۔ اور پھر اپنے اس نشے کی تشنگی کا اظہار باالفاظ اصرار کر رہا ہے کہ یاد رہے کہیں بھول نہ جانا مجھے کوئی معمولی شراب نہیں چاہیے، مجھ ولایتی نبی کو ولایتی شراب ٹانک وائن ہی چاہیے۔ دراصل مرزا قادیانی کی شراب نوشی کے پیچھے اُس کی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت بڑی گالی دینے کی یہ بھیانک سازش کارفرما تھی کہ جب وہ خود کو محمد ثانی کہلوائے گا اور ساتھ بدکاریوں اور نشے خوریوں سے اپنے رذیل خون کو مزید گندہ کرے گا تو لوگوں کے دلوں میں حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہی خیال (Concept) جم جائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی تھے۔ (نعوذ اللہ) اسی لیے کذاب قادیان نے جی بھر کر مغلظات بکیں، جھوٹ بولے، نشے کیے، غیر محرم عورتوں سے ٹانگیں دبوائیں، چوریاں کیں، تھیٹر دیکھے، ماں باپ کی نافرمانیاں کیں، گویا کہ اُس بدکار سے جتنی سیاہ کاریاں ہو سکتیں تھیں اُس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ کر کے کیں، (استغفر اللہ)، لیکن دیکھئے انتقام قدرت کہ خدا تعالیٰ کا قہر اُس دجالِ اعظم پر غموں، مصیبتوں، بیماریوں کی صورت میں برسا اور خوب

موسلا دھار برسا۔ آخر اُس کی زندگی کی دیوار بھی انہیں قہری برکھاؤں سے لیٹرین کے اندر عین غلاظت کے اوپر گر دی گئی۔

پہنچی وہی پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

مرزے کی شراب نوشی پر جدید سائنسی تحقیق

چھڑا تھا بزم میں کل تذکرہ قادیان کے ریزگاروں کا
بڑھی کچھ اس قدر تیغ وسناں تک بات جا پہنچی

جہاں تک شراب کے نقصانات کا تعلق ہے تو یہ ام الخبائث نہ صرف انسانی صحت کی قاتل ہے بلکہ تہذیب و اخلاق بھی اس کی وجہ سے بری طرح پامال ہو جاتے ہیں۔ دیگر نقصانات سے قطع نظر یہاں ہم صرف شراب کے صحت پر پڑنے والے بُرے اثرات مرزا قادیانی کی بیماریوں کو سامنے رکھتے ہوئے واضح کریں گے۔ شاید کہ یہی قادیانیوں کی آنکھیں کھولنے کا سبب بن جائے۔

شراب ذہر ہے' گیلارڈ ہاؤزر کی تاکید

مشہور و معروف نیچرل سائنس کے ڈاکٹر گیلارڈ ہاؤزر اپنی ایک کتاب میں راقم ہیں:

''جب ہم اخبار میں یا کسی اور ذریعہ سے یہ خبر پڑھتے یا سنتے ہیں کہ فلاں شخص ذہر خورانی کیوجہ سے ہلاک ہو گیا اور جہاں ہم ایسی موت پر افسوس کرتے ہیں' وہاں ہم ذہر کیخلاف بھی اپنے دل میں ایک خوف محسوس کرنے لگتے ہیں اور کبھی کبھی اس صورت حال کو بھی کوستے ہیں جس میں کوئی انسان ذہر خورانی کا شکار ہوا...... ہر وہ شخص...... جو شراب پیتا ہے۔ وہ ذہر پی رہا ہے۔ غذائیت سے محروم...... کاربوہائیڈریٹس کا ذہر...... جو شراب میں شامل ہوتا ہے۔

......شراب پینا مذاہب میں گناہ بھی ہے۔ سماجی برائی بھی ہے۔ شرابی معاشرے کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ نشے میں ہوں تو خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔ قانون کا احترام نہیں کرتے...... وہ آدمی جو شراب پیئے ہوئے ہے۔ اس کا چہرہ مسخ ہو گا۔ آنکھیں چڑھی ہوئی۔ قدم ڈگمگاتے اور لڑکھڑاتے ہوئے' زبان میں لکنت' حرکات و سکنات میں ایک عجیب طرح کا بے ڈھنگا پن''۔

(یوں لگتا ہے جیسے ڈاکٹر گیلارڈ ہاؤزر نے مرزا قادیانی کو حالت نشہ میں اپنے روبرو بیٹھا کر یہ

الفاظ لکھے ہیں۔ ناقل) (۱۰۰ سال تک زندہ رہنا کیسے ممکن ہے ص ۸۷، ۸۸)

شراب نوشی یا خودکشی

گارڈن بائرن کا کہنا ہے کہ:

بنجمن فرینکلن کہتے ہیں کہ نو میں سے دس آدمی خودکشی کے مرتکب ہوتے ہیں اور واقعی وہ ہوتے بھی ہیں، وہ لوگ زندگی کی ممکن اور متعینہ مدت کو کاٹ کر کم کر دیتے ہیں اور انکی پیداوارانہ صلاحیت بھی کم ہو جاتی ہے۔ اور جس وقت تک وہ زندہ رہتے ہیں جسمانی صحت کے تمام اصولوں کو پس پشت ڈال دیتے ہیں وہ اپنی قوت ہاضمہ کو غیر متناسب قسم کی غذا کے استعمال سے تباہ کر دیتے ہیں اور جو کچھ باقی رہ جاتا ہے اسے الکوہل (شراب) کافی، اور دیگر زہریلی منشیات سے برباد کر کے چھوڑتے ہیں...... اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کی مشین ناکارہ ہوتی جاتی ہے اس کی معیار کار کم ہوتی جاتی ہے اور موت کے دنوں کو قریب لے آتی ہے اور اسی کا نام خودکشی ہے!"۔

(خود کو بھی موقع دیجئے، مصنفہ گارڈن بائرن، ص ۴۰ ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔ حیدرآباد۔ کراچی)

شراب کا گلے، دانتوں اور نظام ہضم پر اثر

حکیم طارق محمود چغتائی اپنی کتاب "سنت نبوی اور جدید سائنس" جلد ۱، ص ۴۶ پر راقم ہیں کہ شراب کا سب سے پہلا اثر منہ سے شروع ہوتا ہے عام طور پر منہ کے اندر ایک خاص قسم کا زندہ مادہ (FLORA) ہوتا ہے جو ایک لعاب کی صورت میں ہے۔ مگر چونکہ شراب کیوجہ سے اس ماحول کی قوت بتدریج کم ہوتی جاتی ہے اس کا نتیجہ مسوڑوں میں زخم اور سوجن کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ شراب کے عادی لوگوں کے دانت بہت تیزی سے خراب اور فرسودہ ہو جاتے ہیں۔ منہ کے بعد گلے اور خوراک کی نالی (ESOPHAGUS) کی باری آتی ہے۔ یہ دونوں اعضاء ایک دوسرے سے ملحقہ ہوتے ہیں۔ یہ نہایت مشکل کام سرانجام دیتے ہیں اور ان پر نہایت حساس استر (mucous membrance) کی تہہ ہوتی ہے۔ شراب کے اثر سے اس حساس تہہ پر برا اثر پڑتا ہے اور جلن (اور کھانسی) کا باعث ہوتی ہے۔ نتیجتاً ان دونوں اعضاء کے اندر ضعف پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے ان اعضاء کے سرطان (کینسر) کی وجہ سے شراب ہی بیان کی جاتی ہے۔ درحقیقت وہ ادارے جو سرطان

جیسے موذی مرض کے خلاف جنگ میں مصروف ہیں۔ ۱۹۸۰ء کے بعد سے شراب کے خلاف دورس اور سنجیدہ اقدام کرتے رہے ہیں۔

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ شراب کی وجہ سے معدے کی خطرناک بیماریاں (GASTRITIS) پیدا ہوتی ہیں۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ یہ خون میں موجود لائپڈ (LIPID) جو ایک خاص قسم کی چربی ہوتی ہے اس کے استعمال سے تحلیل ہو جاتی ہے۔ یہ یعنی لائپڈ ایک طرح کی حفاظتی تہہ مہیا کرتا ہے جس پر تزابیت یعنی ہائیڈروکلورک ایسڈ کا نقصان دہ اثر نہیں ہوتا۔ اسی تہہ کی وجہ سے معدہ خود اپنے آپ کو ہضم نہیں کرسکتا۔ اگرچہ فی الحال یہ پوری طرح ثابت نہیں ہوا کہ جس طرح شراب گلے اور خوراک کی نالی میں سرطان کا ذریعہ بنتی ہے۔ معدے کے معاملے میں بھی ایسا ہی ہے لیکن اس خیال کو تقویت حاصل ہوتی جارہی ہے کہ معدے کے سرطان میں بھی شراب کا رستانی ہوتی ہے۔ شراب کا سب سے زیادہ نقصان دہ اثر بارہ انگشتی آنت (DUDENUM) پر ہوتا ہے۔ اس جگہ نہایت نازک کیمیائی اثرات وقوع پزیر ہوتے ہیں۔ شراب اس کی اس خاصیت کو متاثر کرتی ہے۔ جو مخصوص ہاضم لعاب خارج کرنے کی صلاحیت سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس کی کیمیائی حساسیت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ہاضمہ کے لئے اس اہم راستے کی تباہی کے بعد شراب جگر سے پیدا ہونے والے ہاضم لعاب (BILE) کے خراج پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ تمام شرابیوں کی بارہ انگشتی آنت اور پتہ کی جھلی ہمیشہ بیماری کا شکار ہوتی ہیں یا ان کا کام اکثر صحیح نہیں ہوتا یہ حالت ہر شرابی کو گیس اور بدہضمی کے ذریعے مصیبت میں ڈالے رکھتی ہے۔ معدے کی یہ تکالیف آنتوں پر بھی اثر ڈالتی ہیں چنانچہ نظام ہضم کا کمپیوٹر کی طرح کام کرنے والے نظام کی حسن ترتیب اور ہم آہنگی بھی تہس نہس ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر نبیل صحی الطویل کا کہنا ہے کہ:

”بعض اوقات شرابی سخت اسہال میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کی ایک توجیہ معالجین یہ کرتے ہیں کہ آنتوں کی غشاء مخاطی میں شراب کے بعض اجزاء کی وجہ سے ہیجان پیدا ہو جاتا ہے جس سے ان کی حرکت دور یہ بڑھ جاتی ہے دوسری توجیہ یہ بھی کی جاتی ہے کہ آنتوں میں وٹامنز کی کمی کی وجہ سے اسہال ہوتے ہیں“۔

(صحت اور حفظان صحت، ص ۷۰ از ڈاکٹر نبیل صحی الطویل)

مرزا قادیانی کے دانتوں، گلے اور نظام ہضم کی تباہی

مرزا قادیانی پر اُس کی شراب نوشی کا سب سے پہلا اثر اُس کے دانتوں پر ہوا، جس سے اُس کے دانت ہمہ وقت خراب رہنے لگے۔ دانتوں کے درد اور کیڑے نے مرزا قادیانی کو خوب تگنی کا ناچ نچایا۔ ملاحظہ ہو۔

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

”دندان مبارک آپ کے آخری عمر میں کچھ خراب ہو گئے تھے یعنی کیڑا بعض داڑھوں کو لگ گیا تھا جس سے کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی تھی، چنانچہ ایک دفعہ ایک داڑھ کا سرا ایسا نوکدار ہو گیا تھا کہ اس سے زبان میں زخم پڑ گیا تو ریتی کے ساتھ اس کو گھسوا کر برابر بھی کرایا تھا“۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۲۵)

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی، ص ۲۳۵ پر لکھا کہ:

- ”ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ ایک دم قرار نہ تھا۔ کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج بھی ہے اس نے کہا کہ علاج دنداں اخراج دنداں اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا“۔ (مگر جس چیز سے دانت خراب ہوتے تھے اُسے لہرا لہرا کر پیتا تھا ۔ناقل)

شراب نوشی کے باعث مرزا کے گلے کی تباہی کا اندازہ مندرجہ ذیل حوالہ جات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

- ”میری طبیعت بیمار ہے۔ کھانسی سے دم الٹ جاتا ہے“

(مرزا قادیانی کا خط مفتی محمد صادق کے نام...... ذکر حبیب، ص ۳۶۴)

- ”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کو سخت کھانسی ہوئی۔ ایسی کہ دم نہ آتا تھا البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی“۔

(سیرت المہدی، حصہ سوم، ص ۱۰۲)

مے نوشی کا معدے اور نظام ہضم پر جو اثر ہوتا ہے اُسے صفحات گذشتہ میں بیان کر دیا گیا ہے۔

یہاں دیکھنا یہ ہے کہ شراب نے مرزا قادیانی کے معدے میں جا کر کیا کیا ستم ڈھائے تو پڑھیئے:

مرزا قادیانی کا اقرار ہے کہ:

- ''مجھے دو مرض دامن گیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سر درد اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا۔ نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا۔ یہ دونوں بیماریاں قریب تیس برس سے ہیں''۔ (نسیم دعوت' ص ٦٨' مصنفہ مرزا قادیانی)

- ''باوجود یہ کہ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ مگر جس وقت بھی پاخانے کی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔ اسی طرح جب روٹی کھانے کے لئے کئی مرتبہ کہتے ہیں تو بڑا جبر کر کے جلد جلد چند لقمے کھا لیتا ہوں' بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دیکھائی دیتا ہوں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھا رہا ہوں۔ میری توجہ اور خیال اسی طرف لگا ہوتا ہے''۔

  (ارشاد مرزا قادیانی' مندرجہ اخبار الحکم قادیان' جلد ۵' نمبر ۴۰)

  (منقول از کتاب منظور الٰہی' ص ۳۴۹' مؤلفہ محمد منظور الٰہی قادیانی)

- ''اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے۔ اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں''۔

  (ضمیمہ اربعین نمبر ۳' ۴' ص ۴' مصنفہ مرزا قادیانی)

؎ بیماریوں میں دھکیل دیتا ہے لازم
یوں تقاضائے فطرت کو پامال کرنا

(مصنف)

شراب کا اعصابی نظام اور دماغ پر اثر

شراب عصبی خلیوں کی اس باریک جھلی میں داخل ہو جاتی ہے جو نامیاتی چربی جیسے مرکب یعنی لائپیڈ (LIPID) حفاظت میں ہوتی ہے۔ اس طرح اس نظام کے برقی رابطہ (ELECTRICAL COMMUNICATION) میں خلل اندازی کرتی ہے یہ خراب

اثر دو مختلف ذریعوں سے ظاہر ہوتا ہے اس کا پہلے پہل اثر نشے کے اچانک حملہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ لیکن اس کا دیر پا اثر بہت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ شراب اعصابی نظام کو روز بروز نقصان پہنچاتی ہے۔ جس سے کئی قسم کی بیماریاں لگنا شروع ہو جاتی ہیں۔ مزید براں اگرچہ شروع میں شراب کا خراب اثر غیر معمولی یا غیر واضح بھی ہو تب بھی اس کے دیر پا خراب اثرات شروع ہی سے مرتب ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ کچھ لوگوں کے یہ دعوے کہ مجھے تو شراب سے نشہ نہیں چڑھتا، مجھ پر شراب کا اثر نہیں ہوتا۔ محض طفل تسلی اور خود فریبی ہے۔

......شراب کا برا اثر اعصابی نظام کے مراکز پر نا قابل علاج حد تک ہوتا ہے۔ الفاظ کا بھولنا اور ہاتھوں کا رعشہ اس اعصابی نقصان کی نشانیاں ہوتی ہیں...... خبر رساں ایجنسی سٹار کی انڈیانا پولیس امریکہ سے ۱۹۵۸ء کی اطلاع کے مطابق انڈیانا یونیورسٹی کے ادارہ ادویہ کے پروفیسر ڈاکٹر رولو ہارجر نے اپنی رپورٹ میں جو طبی قانونی مسائل کی کمیٹی کے کتابچہ کا ایک حصہ ہے بتایا ہے کہ شراب کے نشہ کے اکثر اثرات دماغ پر پڑتے ہیں۔ شراب پیتے ہی خون میں مل کر چند سیکنڈوں میں دماغ میں پہنچ جاتی ہے اور اس کی معمولی مقدار بھی اپنے بد اثرات دکھائے بغیر نہیں رہتی"۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس، جلد اول)

جاپانی سائنسدانوں کی تحقیق

شراب نوشی اعصابی بیماریوں اور نسیان کے مرض میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اس بات کا انکشاف جاپانی سائنس دانوں نے ۹۰۰ شرابیوں پر تحقیق کے بعد کیا۔ تفصیلات کے مطابق ٹوکیو نیپون میڈیکل سکول کے پروفیسر شکیسیو اوٹا کا کہنا ہے کہ ۹۰۰ شرابیوں کے مختلف ٹیسٹوں کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ شراب نوشی سے اعصابی کمزوری اور نسیان کا مرض پیدا ہوتا ہے کیونکہ ۹۰۰ افراد میں سے نصف نسیان کے مرض میں مبتلا تھے۔

(مہلک عادات، نبوی طریقے اور جدید سائنس)

مرزا قادیانی کے اعصاب اور دماغ پر شراب کے اثرات

مندرجہ بالا تحقیقات سے مرزا قادیانی کی کذبیت مزید واضح ہو جاتی ہے۔ جدید سائنس کے

مطابق شراب نوشی سے دماغ اور اعصاب پر بداثرات مرتب ہوتے ہیں لہٰذا شراب نوشی کے باعث مرزا قادیانی کے دماغ اور اعصاب پر کیا بیتی' آیئے ملاحظہ کرتے ہیں۔

رسالہ ریویو قادیان میں ہے:

''حضرت (مرزا) صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر' دردسر' کمی خواب' تشنج دل' بدہضمی اسہال' کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا''۔

(رسالہ ریویو قادیان بابت مئی ۱۹۲۷ء)

مرزا قادیانی اپنی دماغی کمزوری نسیان کے متعلق اپنے ایک مرید کو خط لکھتے ہوئے معترف ہے:

۱۔ ''میری طبیعت آپ کے بعد پھر بیمار ہوگئی۔ ابھی ریزش کا نہایت زور ہے۔ دماغ میں بہت ضعف ہوگیا ہے۔ آپ کے دوست ٹھاکر رام کے لیے ایک دن بھی توجہ کرنے کے لیے مجھے نہیں ملا۔ صحت کا منتظر ہوں۔

والسلام

(خاکسار غلام احمد مؤرخہ یکم جنوری ۱۸۹۰ء)

(مکتوبات احمدیہ' جلد پنجم نمبر۲ مؤلفہ یعقوب علی قادیانی)

۲: ''مکرمی اخویم سلمہ میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کرسکتا۔

(خاکسار غلام احمد از صدر انبالہ احاطہ ناگ پھنی)

(مکتوبات احمدیہ' جلد پنجم' نمبر۳' ص ۳۱' مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

شراب سے جنسی کمزوری اور دیگر امراض

ڈاکٹر نبیل صبحی الطویل کا کہنا ہے:

''بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شراب انسان میں جنسی قوت بڑھاتی ہے' یہ بھی ایک غلطی ہے۔ شراب جنسی خواہشات تو بڑھاتی ہے لیکن عملی قوت جنسی کو کمزور کر دیتی ہے۔''

(صحت اور حفظان صحت' ص ۴۷)

ڈاکٹر نبیل الصبحی الطویل مزید لکھتے ہیں:

''مسلسل شراب پینے کی وجہ سے جسم شراب کا عادی ہو جاتا ہے اور یہ عادت زیادہ سے زیادہ شراب پیئے بغیر اسے سکون نہیں لینے دیتی چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ عادی شرابی نئے شرابی کی بدہضمی عام جسمانی، کمزوری، رعشہ، جسمانی لاغری، تشمع جگر، عصبی الھتاب، آنکھوں میں گڑھے پڑنا، عقل میں فتور، ذہنی اختلال اور جراثیمی و متعدی امراض کا مقابلہ کرنے والی قوت کی کمی جیسے سل ودق وغیرہ''۔

(صحت اور حفظان صحت، ص ۷۶، ۷۷)

مرزا قادیانی پر ان بیماریوں کے حملے

جنسی کمزوری:

''جب میں نے شادی کی تھی تو اس وقت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں''۔

(اسی نامردی کو رفع کرنے کے لیے تو شراب پیتا تھا لیکن اسی شراب نے تجھے ساری زندگی نامرد رکھا۔ ناقل)

(خاکسار غلام احمد قادیان، ۲۲ فروری، ۱۸۸۷ء مکتوبات احمدیہ جلد پنجم خط نمبر ۱۴ منقول از نوشتہ غیب مولفہ خالد وزیرآبادی)

دق

''حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے اپنی بیماری دق کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ بیماری آپ کو حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب مرحوم کی زندگی میں ہوگئی تھی اور آپ قریباً چھ ماہ تک بیمار رہے حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب آپ کا علاج خود کرتے تھے اور آپ کو بکرے کے پائے کا شوربا کھلایا کرتے تھے اس بیماری میں آپ کی حالت بہت نازک ہوگئی تھی''۔

(حیات احمد، جلد دوم نمبر اول، ص ۷۹، مولفہ یعقوب علی قادیانی)

سل

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ تمہارے دادا کی زندگی میں مرزا صاحب کو سل ہوگئی۔ حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہوگئی، والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تمہارے دادا خود حضرت صاحب کا علاج کرتے تھے برابر چھ ماہ تک انہوں نے آپ کو بکرے کے پائے کا شوربا کھلایا تھا''۔ (سیرت

المہدی، حصہ اول، ص ۴۲، مولفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

جسمانی لاغری (کمزوری)

''مخدومی مکرمی حضرت مولوی صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاتہ، اوراس کی عاجز کی طبیعت آج بہت علیل ہورہی ہے۔

ہاتھ پاؤں بھاری اور زبان بھی بھاری ہورہی ہے۔ مرض کے غلبے سے نہایت لاچاری (کمزوری) ہے''۔

(اُس دن زیادہ پی کر ضرور گالیاں بکیں ہوں گی۔ ناقل)

(مکتوبات احمدیہ، جلد پنجم نمبر ۲، ص ۱۲۱ مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

عقلی فتور

''سردی کا موسم تھا۔ آپ (مرزا قادیانی) نے چمڑے کے موزے پہنے ہوئے تھے۔ رات کو سونے لگے تو پاؤں سے جوتا نکالا۔ ایک جوتا نکل گیا۔ دوسرا پاؤں ہی میں رہا اور اس جوتے سمیت ہی تھوڑا بہت حصہ رات کا جو سوتے تھے، سوئے رہے۔ اٹھے تو جوتے کی تلاش۔ ادھر ادھر دیکھا تو پتہ نہیں چلتا۔ ایک پاؤں موجود تھا اور یہ خیال بھی نہ آیا کہ پاؤں میں رہ گیا ہوگا۔ خادم نے کہا شاید کتا لے گیا ہوگا۔ اس خیال سے وہ ادھر اُدھر دیکھنے بھالنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد جو اتفاقاً پاؤں پر ہاتھ لگا تو معلوم ہوا کہ او ہوا! وہ تو پاؤں میں ہی پھنسا ہوا ہے۔ اور ہم خیال کرتے رہے کہ صرف جراب ہی ہے۔ خیر خادم کو آواز دی ''جوتا مل گیا'' پاؤں ہی میں رہ گیا تھا''۔

(مرزا قادیانی کے اس عقلی فتور کو دیکھ کر جوتا بھی ہنستا ہوگا۔ ناقل)

(''حیات النبی'' جلد ۲۔ ا، ص ۱۹۱، مصنفہ شیخ یعقوب علی تراب قادیانی)

مرزا قادیانی کی شراب نوشی پر خود اُس کی بیماریاں گواہی دے رہی ہیں اور چیخ چیخ کر قادیان کے مکینوں، مرزے کے خوشہ چینوں اور مرزا مسرور احمد کے مریدوں سے فریاد رس ہیں کہ مرزا قادیانی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں تھا

رسول اللہ بھی نہیں تھا

نبی اللہ بھی نہیں تھا

ظلی پیغمبر بھی نہیں تھا

مسیح موعود بھی نہیں تھا

امام مہدی بھی نہیں تھا

مجدد زماں بھی نہیں تھا

ایک عام مسلمان بھی نہیں تھا

حتیٰ کہ ایک شریف انسان بھی نہیں تھا

وہ کذاب تھا، دجال تھا، نشہ باز تھا اور سیاہ کار تھا۔

قادیانیو! مرزے کی ان بیماریوں کی یہ التجا سن لو۔

اپنے قدم قادیان کے خارزاروں سے اٹھا کر اسلام کے گلزاروں میں رکھ لو اور اپنے سینوں میں دھڑکتے ہوئے دل اور چلتی ہوئی سانسوں سے فائدہ اٹھا لو کہ ابھی گلشن حیات پر پت جھڑ نہیں آئی ابھی زندگی کے لمحات باقی ہیں۔ ابھی پیغام اجل نہیں آیا

وگرنہ کل مرنے کے بعد

؎ جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کے سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

☆☆☆☆

(حصہ سوم)

مرزا قادیانی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اور

جدید سائنس کی مخالفت میں

لباس سنت اور لباس مرزا

(اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں)

انتخاب لباس

انسان کو زندہ رہنے کے لئے خوراک اور جسم ڈھانپنے کے لئے لباس کی ضرورت ہوتی ہے۔ خوراک کے بعد ملبوسات کی اہمیت سے کسی بھی معاشرے کو انکار نہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ دولت کی فراوانی سے ہوس رانی کی تسکین افزائی کیلئے انسان کا انتخاب ایسا لباس ہو جو بے لباسی کا آئینہ دار ہو یا جس سے جسم تو چھپ جائے لیکن اس کے پس پردہ فیشن پرستی اور لامحدود نفسانی و شیطانی خواہشات کا بھوت کارفرما ہو۔ موجودہ دور مادیت کا دور ہے۔ ہمارے اطراف وکعناف تقلید یورپ اور جدت پرستی کا بازار گرم ہے۔ عالم کفر تہذیب اسلامی اور معاشرت محمدی ﷺ کو نیست ونابود کرنے کی نیت سے روندتا چلا جارہا ہے وہ اپنے اقدامات سے مسلم سینوں سے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اچکنا چاہتا ہے۔ اس کا سب سے سہل حل اس نے یہی تلاش کیا ہے کہ مسلمانوں سے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چھین لی جائے۔ جس سے لازمی طور پر تقلید یورپ سامنے آئے گی اور سنت رسول ﷺ مٹتی جائے گی۔

لیکن مسلمان اور تمام بنی نوع کو یہ باور کر لینا چاہیے کہ مادیت کے اس دور میں انسانیت کی تعظیم وتکریم اور روحانی تسکین وراحت صرف اور صرف احکامات الٰہیہ کی تعمیل اور سنت صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع وپیروی ہی میں پنہاں ہے۔ اور ان سے اعراض برتنا صحتِ انسانی کو داؤ پر لگانا اور عوارضات کو دعوت دینا ہے۔ کیونکہ سنت نبوی صحت اور تقلید کفر بیماری ہے سنت رسول ﷺ کی اہمیت درج ذیل آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ سے خوب معلوم ہو جاتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

۱ : **من یطع الرسول فقداطا ع اللّٰہ** (پ ۵ ۔ع ۔۸)

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

۲ : **لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنہ**

''بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے''۔

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

۱ : **علیکم بسنتی (مشکوٰۃ ' دارمی)**

ترجمہ: ''زندگی کے نشیب وفراز میں میری سنت پر عمل کرنا لازم کرلو''۔

۲ : **والذی نفس محمد بیدہ لوبدالکم موسیٰ فاتبعتمو لا وترکتمونی لفللتم عن سوآء السبیل (دارمی)**

ترجمہ: ''قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! اگر موسیٰ علیہ السلام تمہارے سامنے تشریف لے آتے اور تم ان کی پیروی کر کے مجھے چھوڑ دیتے تو تم سیدھے راستے سے بھٹک جاتے''۔

۳: **من رغب عن سنتی فلیس منی (مشکوٰۃ شریف)**

ترجمہ: ''جس نے میری سنت سے روگردانی کی اُس کا مجھ سے کچھ تعلق نہیں''

۴: **اول ذھاب الدین ترک السنۃ (دارمی)**

ترجمہ: ''دین اسلام کے مٹنے کی ابتداء ترک سنت سے ہوگی''۔

اس لیے ضروری ہے کہ انتخاب لباس بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق ہونا چاہیے۔ اللہ رب العزت نے لباس کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

۱: ''لباس جو جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانپے

۲: (اور) زینت کا سبب بنے''

(القرآن ۷۔۲۵)

بین الاقوامی شہرت کے حامل ڈاکٹر یوسی سیل نے اپنے ٹیکسٹ بک میں لباس کی چند خصوصیات رقم کی ہیں۔ اُس نے لکھا ہے کہ لباس ایسا ہونا چاہیے جو:

ا: جسم کی حفاظت کرے مثلاً اس کو سردی گرمی اور بیرونی صدمات اور حشرات (INSECT SITE) دیگر جانوروں کے کاٹنے سے محفوظ رکھے۔

۲: وہ جسمانی حرارت کومحفوظ وبرقرار رکھنے میں مدد دے۔

۳: وہ شخصی زینت کا سبب بھی ہے۔

چنانچہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس مبارک ان سبھی خصوصیات کا حامل تھا۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس مبارک ایسا تھا کہ جو جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانپتا، زینت کا سبب بنتا، موسموں سے حفاظت اور جانوروں کے کاٹنے سے محفوظ رکھتا، جسمانی حرارت کو محفوظ وبرقرار رکھنے میں مدد دیتا اور بیماریوں میں نافع ہوتا۔

زیر نظر تحقیق میں ہم حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس مبارک کی ان خصوصیات (کہ وہ جسمانی حرارت کو محفوظ و برقرار رکھتا اور بیماریوں سے بچاتا) کی تائید جدید سائنس کی روشنی میں بیان کریں گے۔ اور اس کے ساتھ قادیانیوں کے جعلی نبی مرزا قادیانی کے خلافِ سنت غیر فطری لباس کو جدید سائنس کی روشنی میں نہایت نقصان دہ ثابت کریں گے۔

لباس ٹخنوں سے اوپر اور کالر سے پاک ہو

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، فرماتے تھے، مومن کے تہبند باندھنے کی پسندیدہ حالت آدھی پنڈلیوں تک ہے اور آدھی پنڈلی سے ٹخنے تک کوئی گناہ کی بات نہیں اگر اس سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے اس بات کو آپ ﷺ نے تین بار فرمایا اور تکبر کے طور پر جو شخص اپنی چادر دراز کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

صاحبزادہ مرزا البشیر الدین محمود احمد قادیانی نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ٹخنوں سے نیچے لباس رکھنا خلاف سنت رسول ﷺ ہے، چنانچہ وہ ”دیباچہ تفسیر القرآن“ میں راقم ہے:

”آپ ﷺ اپنا تہ بند یا جامہ ٹخنوں سے اوپر اور گھٹنوں سے نیچے رکھتے تھے، گھٹنوں یا گھٹنوں سے اوپر جسم کے ننگے ہو جانے کو آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔“

(دیباچہ تفسیر القرآن، ص ۳۷۱)

اس کے علاوہ سرکار دو عالم ﷺ نے کالر کا استعمال نہیں فرمایا یہی وجہ ہے کہ اسلامی لباس میں کالر ناپسند کیا گیا ہے۔ (معمولات نبوی ﷺ)

لباسِ مرزا ٹخنوں سے نیچے اور کالر کے ساتھ

فرنگی ہند کے لئے مرزا کے انتخاب کا اولین مقصد یہی تھا کہ قلوب مسلم سے عشق رسول ﷺ نکال کر جہاد اسلامی کے متعلق نفرت بھر دی جائے۔ اور انھیں سنت رسول اللہ ﷺ سے سرکش اور وباغی کر کے انگریز کی غلامی پر مجبور کر دیا جائے۔ چنانچہ عیاران برٹش نے مرزا غلام احمد قادیانی کو انگریزی معاشرت اور انگریزی ملبوسات سے آراستہ کر کے کھلا چھوڑ دیا۔ اسی لیے مرزا قادیانی اپنی تمام عمر سنت رسول ہاشمی ﷺ سے نفرت اور اپنی پیروی کے درس دیتا رہا۔ قاضی محمد یوسف قادیانی لکھتا ہے:

”خدا تعالیٰ نے مرزا صاحب کو فرمایا کہ جس کو میرا محبوب بننا منظور اور مقصود ہو اس کو تیری اتباع کرنی اور تجھ پر ایمان لانا لازمی شرط ہے ورنہ وہ میرا محبوب نہیں بن سکتا۔ اگر تیرے منکر اس تیرے فرمان کو قبول نہ کریں بلکہ شرارت اور تکذیب پر کمر بستہ ہوں تو ہم سزا دہی کی طرف متوجہ ہونگے۔ ان کافروں کے واسطے ہمارے پاس جہنم موجود ہے۔ جو قید خانہ کا کام دے گی۔ یہاں صرف حضرت احمد علیہ اسلام کے منکر اور اطاعت تبعیت میں نہ آنے والے گروہ کو کافر قرار دیا ہے اور جہنم ان کیلئے بطور قید خانہ قرار دیا ہے“۔

(رسالہ احمدی نمبر ۵۔۶۔۷ بابت ۱۹۱۹ء موسوسا النبوۃ فی الالہام ص ۴۰ مؤلفہ قاضی محمد یوسف قادیانی)

یہاں غور کرنا چاہیے کہ اب اگر کوئی شخص مرزا کا اتباع کرتا ہے تو لازمی بات ہے کہ وہ سنت رسول عربی ﷺ چھوڑتا ہے اور اگر سنت نبوی ﷺ اپناتا ہے تو اتباع مرزا چھوٹتی ہے کیونکہ دونوں کا آپس میں بہت بڑا تضاد ہے۔ مرزا قادیانی کے اگر صرف لباس کا ہی جائزہ لیا جائے تو وہ ہمیں سراسر خلاف سنت رسول ﷺ دکھائی دیتا ہے وہ انگریزی طرز کا لباس (قمیض، کوٹ وغیرہ) زیب تن کرتا جو ٹخنوں سے نیچے ہوتا تھا۔ مرزا بشیر احمد ایم۔ اے رقمطراز ہے:

حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کی عادت تھی کہ جیسا کوئی کپڑا لے آئے پہن لیتے تھے...... شیخ صاحب موصوف آپ کے لئے انگریزی طرز کی گرم قمیض بنوا کر لایا کرتے تھے آپ انھیں استعمال فرماتے تھے“۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۶۷)

عبدالقادر قادیانی لکھتا ہے کہ:

"شیخ صاحب موصوف کے آوردہ کوٹ انگریزی طرز کے ہوتے تھے مگر وہ بھی بہت کشادہ اور لمبے یعنی گھٹنوں سے نیچے ہوتے تھے اور چوغہ بھی آپ پہنتے تھے"۔

(حیات طیبہ از عبدالقادر قادیانی ص۴۷۶)

انگریزی ملبوسات خصوصاً قمیض و کوٹ وغیرہ کے تنگ وٹھوس کالر سراسر خلاف سنت رسول ﷺ ہیں۔ ان ملبوسات سے مرزا قادیانی کے ٹخنے چھپے رہتے اور گردن اکڑی رہتی (دیکھئے کتاب ہذا میں مرزا قادیانی کی تصویر) قادیانی امت میں مرزا قادیانی کی یہ انگریزی اتباع اب تک جاری ہے چنانچہ قادیانی خواص سے لے کر عوام تک اور خلیفہ سے لے کر عام قادیانی تک سب کے اجسام پر زیادہ تر انگریزی لباس نظر آتا ہے۔ تنگ کالر ٹائی اور ٹخنوں سے نیچے والے اس انگریزی لباس میں وہ اپنی عبادت بھی کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

من تشبہ بقوم فھو منھم (ابوداؤد شریف)

یعنی جو جس قوم سے مشابہت کرے وہ انھیں میں سے ہے۔ یہ حدیث مبارکہ بتاتی ہے کہ قادیانیت کا انجام بد بھی یقیناً یہود ونصاریٰ میں ہی ہوگا۔ بلکہ ان سے بھی بدتر۔ اور تمام قادیانیت مرزا قادیانی کی رفاقت میں وادی جہنم کی تاریکیوں میں سرگرداں بھٹکتی پھرے گی اور سوچے گی کہ اے کاش: سنت رسول عربی ﷺ اور اتباع رسول ہاشمی ﷺ کو ہی نجات دہندہ سمجھا ہوتا۔ اور مرزا قادیانی پر چار حروف بھیجے ہوتے تو یہ وقت دیکھنا نصیب نہ ہوتا مگر اُس وقت کیا فائدہ پچھتانے کا جب چڑیاں چگ جائیں گی کھیت۔

اتباع سنت رسول ﷺ کن خصوصیات کی حامل ہے اور اس پر عمل کے فوائد اور بے عملی کے کون کون سے نقصانات ہیں اور مرزا کے جسد وشخصیت پر لباس سنت رسول ﷺ کی مخالفت کا کیا اثر ہوا؟ آیئے جدید سائنسی تحقیق سے معلوم کرتے ہیں:

ٹخنوں سے نیچے لباس کی وجہ سے پاگل پن کا خطرہ

طاہر منیر صاحب فوم کا کاروبار کرتے ہیں اچھے پڑھے لکھے ہیں فرمانے لگے "میں امریکہ

(مشی گن سٹیٹ) کے سفر پر تھا وہاں ایک ہیلتھ سینٹر دیکھا۔ میرے دوست نے کہا کہ یہاں چلو آپ کو مزے دار چیزیں دیکھاتا ہوں ہم اکٹھے اس سینٹر میں پہنچے۔ بہت بڑا سینٹر تھا جس کے مختلف شعبے تھے ہم پھرتے پھراتے شعبہ لباس میں پہنچے تو ایک جگہ لکھا ہوا تھا۔ شلوار کو ٹخنوں سے اوپر لٹکاؤ (شلوار میں کہہ رہا ہوں وہاں صرف لباس تھا) اس سے ٹخنوں میں ورم، جگر کی اندرونی ورم اور پاگل پن سے بچ جاؤ گے۔

میں چونک پڑا کہ ہر سینٹر مسلمانوں کا ہے؟ کہا کہ نہیں یہ عیسائیوں کا تحقیقاتی ادارہ ہے۔ اور یہاں پر صحت کے متعلق مختلف عنوانات پر تحقیق کرتے ہیں جن میں بعض اسلامی احکامات بھی زیر بحث آتے ہیں۔

اگر شلوار ٹخنوں کے نیچے ہوگی تو بعض اہم ترین شریانیں (Arteries) اور وریدیں ایسی ہوتی ہیں جن کو ہوا اور پانی کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور اگر وہ ڈھکی رہیں تو جسم کے اندر مذکورہ بالا تبدیلیاں آتی ہیں۔

انگریزی کالر سے غدہ درقیہ کا نقص:

غدہ درقیہ (گردن میں اگلی طرف کا ابھار) جسم کے مختلف نظاموں کی تعمیر وترقی میں حصہ لیتا ہے۔ اس غدہ میں نقص ہونے کی وجہ سے آدمی کا قد اور نشو ونما متاثر ہوتی ہے۔ انگریزی کالر میں گردن آسانی سے اُدھر اِدھر حرکت نہیں کرسکتی جس کی وجہ سے غددہ درقیہ پر رگڑ پہنچتی ہے اور جسم انسانی بے شمار نقائص میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

کالر سے دماغی نقائص اور پاگل پن:

ہمارے دل سے خون دماغی شریانوں کے ذریعے سپلائی ہوتا ہے۔ جب کالر کی بندش شریانوں پر پڑتی ہے تو اس سے دماغ کو خون کی سپلائی کم ہوتی ہے۔ جس کیوجہ سے دماغ کی کمزوری، ضعف بصارت بے خوابی، بالوں کا گرنا اور گنجاپن ہوجاتا ہے حتی کہ بعض حالات میں شریانوں کے مسلسل دباؤ میں رہنے کی وجہ سے موت کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ اگر دماغی محنت کرنے والے اشخاص کالر کا استعمال ترک نہ کریں۔ تو دماغ کی صلاحیتوں میں نقص واضح ہوجاتا ہے اور پاگل پن کا شدید خطرہ ہروقت مریض کے سر پر منڈلاتا رہتا ہے۔

عمل تنفس کی رکاوٹ

ہمارے پھیپھڑے خون سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کو نکالنے اور آکسیجن کو جسم میں داخل کرنے کا ایک انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں لیکن بند کالر کے استعمال سے عمل تنفس میں غیر محسوس طریقے سے رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ عضلات گردن کالر کی بندش اور رگڑ کے عادی بن جاتے ہیں۔ اگر کوئی سیاہ کپڑا پہننے والا بند کالر کی صدری، جیکٹ، شیروانی، قمیض یا ٹائی استعمال کرے تو اپنا دم گھٹتا محسوس کرے گا۔ گردن کی پشت کے عضلات میں کھچاؤ، دباؤ، دماغی سکون میں کمی اور الجھن فوری طور پر محسوس کرے گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ مذکورہ لباس قابل استعمال نہیں بلکہ ان کو استعمال کرتے وقت کالر کی بندش کا خاص خیال رکھا جائے اور ایسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم کالر کو چھوڑ کر بین یا بغیر بین لباس استعمال کریں۔

برطانیہ منیز ڈریس ریفارمر پارٹی کی کاوشیں

مذکورہ خطرات کو مغرب نے محسوس کیا۔ اس ضمن میں **1930** ء میں برطانیہ میں ایک جماعت موجودہ لباس میں اصلاح کی غرض سے قائم کی گئی۔ جس کا نام "منیز ڈریس ریفارمر پارٹی" رکھا گیا۔

اس جماعت نے سب سے پہلے کالر کے خلاف جہاد کا آغاز کیا۔ اور اس کے بارے میں ڈاکٹروں نے استصواب کیا۔ جن کا متفقہ فیصلہ تھا کہ تنگ کالر کے استعمال کو فوراً ترک کر دینا جسم انسانی کیلئے از حد ضروری ہے۔

چنانچہ لندن کے ڈاکٹروں نے "ڈیلی میل" کے ایک نامہ نگار کو ایک بیان دیا۔ وہ مندرجہ ذیل ہے۔

ڈاکٹر الفرڈ سی جارڈن کا بیان

ڈاکٹر الفرڈ سی جارڈن آنریری سیکرٹری منیز ڈریس ریفارمر پارٹی نے کہا کہ گنج کی شکایت عورتوں کی بہ نسبت مردوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ بات پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے کہ مردوں میں کالر اور سخت ٹوپی کا استعمال ان شکایات کا موجب ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ خون ان خلیات تک نہیں پہنچ سکتا۔ جہاں سے بال اگتے ہیں۔ علاوہ ازیں کالر کا استعمال کام کرنے کی صلاحیت کو کم کر دیتا ہے۔

ڈاکٹر گولڈ سیلیسی کا بیان

لندن کے ڈاکٹر گولڈ سیلیسی کی رائے ہے کہ کالر کا استعمال سانس کی آمد و رفت میں رکاوٹ کا باعث ہوتا ہے۔ ہوا جب کاربن لے کر باہر خارج ہونا چاہتی ہے کالر کی بندش اس کی راہ کو بند کر دیتی ہے اور غلیظ ہوا تمام جسم کو گرم اور خون کو کثیف کر کے مسامات بند کر دیتی ہے۔

علاوہ ازیں یہ امر مسلم ہے کہ غدہ ترمسیہ بلوغت سے پہلے جسمانی نشو و نما کا ذریعہ ہے لیکن کالر پہننے کی صورت میں جب یہ غدہ ہوا اور دھوپ سے پوشیدہ رہتا ہے تو جسمانی نشو و نما پر اس کا بہت اثر ہوتا ہے۔ اور یہ امر بچوں میں زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر کالر کے استعمال کا رواج نہ ہوتا تو موجودہ نسل کے آدمیوں کے قد و قامت میں نمایاں فرق ہوتا اور وہ زیادہ مضبوط اور زیادہ قد آور ہوتے۔

آخر میں ایک واقعہ عرض کرنا مناسب ہوگا۔ ایک صاحب مسلسل بدہضمی، دماغی پریشانی۔ سینے کی جکڑن کے مریض رہتے تھے۔ قدرتی طور پر ان کا خاندانی درزی فوت ہو گیا۔ وہ ایک کہنہ مشق اور تجربہ کار درزی کے پاس گئے۔ جب انھوں قمیض کے کالر کی پیائش بتائی تو درزی نے کہا کہ صاحب اس طرح سے آپ دماغ اور معدے کے مریض بن سکتے ہیں ان صاحب کو فوراً عقل آئی اور انھوں نے تنگ گلا رکھوانا چھوڑ دیا۔ اور بالکل تندرست ہو گئے۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس از حکیم طارق محمود چغتائی)

درج بالا تحقیقات سے یہ باتیں سامنے آئیں کہ خلاف سنت رسول ﷺ لباس جو ٹخنوں سے نیچے ہو اور جس کا کالر انگریزی (ٹھوس اور تنگ) ہو اس شخص کو مندرجہ ذیل بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔

۱: ٹخنوں کا ورم

۲: جگر کا اندرونی ورم

۳: پاگل پن

۴: دماغی کمزوری اور دماغی نقص

۵: ضعف بصارت

۶: گردن کے پٹھوں کا رگڑ کی وجہ سے کھنچ جانا اور دوران خون میں کمی۔

۷: بالوں کا گرنا اور گنجا پن

۸: دم گھٹنا

۹: بدہضمی

۱۰: کم خوابی

خلاف سنت رسول ﷺ لباس کے باعث مرزا قادیانی پر بیماریوں کی یلغار

مرزا قادیانی نے سنت رسول عربی ﷺ سے اعراض برتا اور اہل یورپ کی تہذیب و معاشرت کو "لبیک" کہا جس سے وہ اپنی تمام عمر عوارضات کے ذلت کدوں میں اوندھے منہ گرا رہا۔ صرف لباس سنت رسول ﷺ کی مخالفت سے ہی اسے مذکورہ بالا عوارضات لاحق ہو گئے تھے۔ آیئے بیماریوں کی اسی ترتیب سے مرزائے قادیان کی بیماریاں کتب قادیان سے تلاش کرتے ہیں جو یقیناً دلچسپ اور امت قادیان کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

۱۔ مرزا قادیانی کو ٹخنوں کا ورم اور پھوڑے

مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی راقم ہے:

"ایک دفعہ حضرت صاحب کے ٹخنے کے پاس پھوڑا ہو گیا تھا جس پر حضرت صاحب نے اس پر سکہ یعنی سیسہ کی ٹکیہ بندھوائی تھی"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۲۸ از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

۲۔ جگر کا اندرونی ورم بوجہ کھانسی

"ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو سخت کھانسی ہوئی ایسی کہ دم نہ آتا تھا البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے نماز پڑھی"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۰۳)

۳۔ پاگل پن

مرزا قادیانی کو مراق کا مرض تھا جو کہ پاگل پن اور جنون کی ایک قسم ہے وہ اپنی اس بیماری کے متعلق لکھتا ہے:

’’دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی سو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق اور (ایک نیچے کے دھڑ کی) کثرت بول‘‘

(رسالہ تشحیذ الاذھان جون ۱۹۰۶ء جلد نمبر۲ ڈائری مرزا۔ واخبار بدر مورخہ ۷ جون ص ۵)

’’میرا تو یہ حال ہے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں تاہم مصروفیت کا یہ حال ہے کہ بڑی بڑی رات تک بیٹھا کام کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کیے جاتا ہوں‘‘۔

(کتاب منظور الٰہی مرتبہ منظور الٰہی قادیانی ص ۳۲۸ واخبار الحکم جلد ۵ نمبر ۴۰ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

مراق کی تعریف لکھتے ہوئے حکیم نور الدین خلیفہ قادیان راقم ہے:

’’چونکہ مالیخولیا جنون (پاگل پن) کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ اور مالیخولیا مراقی میں دماغ کو ایذا پہنچتی ہے۔ اس لیے مراق کو سر کے امراض میں لکھا ہے‘‘

(بیان حکیم نور الدین جزاول ۲۱۱)

(مرزا قادیانی کے مراق پر جدید سائنسی تحقیق اسی کتاب کے حصہ سوم میں ’’مرزا قادیانی کے مراقی (جنونی) ہونے پر جدید سائنسی تحقیقات‘‘ کے عنوان سے دیکھئے)

۴۔ دماغی کمزوری اور دماغی نقص

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’مکرمی اخویکم سلمہ میرا حافظہ بہت خراب ہے اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔ خاکسار غلام احمد از صدر انبالہ احاطہ ناگ پھنی‘‘ (مکتوب احمدیہ جلد پنجم نمبر ۳ ص ۳۱ مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

مرزا بشیر احمد قادیانی مرزا قادیانی کے دماغی نقص کو واضح کرتے ہوئے راقم ہے!

’’ایک دفعہ کوئی شخص آپ کیلئے گرگابی لے آیا۔ آپ نے پہن لی۔ مگر اس کے الٹے اور سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا۔ کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے۔ اور پھر تکلیف ہوتی تھی۔ بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر فرماتے ان کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی

سہولت کے واسطے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کیلئے نشان لگادیئے تھے مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے'' (سیرت المہدی، حصہ اول ص ۶۷)

''آپ کے ایک بچے نے آپ کی واسکٹ کی جیب میں ایک بڑی اینٹ (روڑا) ڈال دی۔ آپ جب لیٹتے تو وہ چبھتی۔ کئی دنوں تک ایسا رہا۔ ایک دن آپ ایک خادم کو کہنے لگے کہ میری طبیعت خراب ہے اور پسلی میں درد ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے۔ وہ حیران ہوا اور آپ کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ اس کا ہاتھ اینٹ پر جالگا۔ جیب سے اینٹ نکال لی۔ دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ چند روز ہوئے محمود نے میری جیب میں ڈالی تھی اور کہا تھا کہ اسے نکالنا نہیں میں اس سے کھیلوں گا''۔

(''حضرت مسیح کے مختصر حالات'' ملحقہ ''براہین احمدیہ'' طبع چہارم، ص ۱۴)

تف ہے ان لوگوں پر جو یہ پڑھ کر بھی مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔ (ناقل)

۵: ضعف بصارت

مرزا بشیر احمد ایم۔ اے قادیانی لکھتا ہے:

''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کی آنکھوں میں مائی اوپیا تھا اس وجہ سے پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتے تھے'' (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۱۱۹)

''بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سیر کو جاتے ہوئے آپ کسی خادم کا ذکر غائب کے صیغہ میں فرماتے تھے حالانکہ وہ آپ کے ساتھ ساتھ جارہا ہوتا تھا اور پھر کسی کے جتلانے پر آپ کو پتہ چلتا کہ وہ شخص آپ کے ساتھ ہے''

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۷۷)

۶: گردن کے پٹھوں کا کھچاؤ اور دوران خون میں کمی:

''والدہ صاحبہ فرماتی ہیں'' اس کے بعد آپ (مرزا قادیانی) کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ خاکسار نے پوچھا دوروں میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوجاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے''۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

مرزا قادیانی اپنی بیماریوں کے متعلق جن میں دوران خون میں کمی بھی شامل ہے اپنی تصنیف "نسیم دعوت" میں رقم طراز ہے!

"مجھے دو مرض دامن گیر ہیں ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سر درد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا، نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا۔ یہ دونوں بیماریاں قریب تیس برس سے ہیں"

(نسیم دعوت ص ۶۸ مصنفہ مرزا قادیانی)

ذلت کی مار حشر میں دوزخ کی نار ہے
ان کے عدو پر لعنت پروردگار ہے

۷: بالوں کی بیماری اور گنجا پن:

مفتی محمد صادق قادیانی لکھتا ہے:

○۔ "آخری عمر میں حضور (مرزا قادیانی) کے سر کے بال بہت پتلے اور ہلکے ہو گئے تھے چونکہ یہ عاجز ولایت سے ادویہ وغیرہ کے نمونے منگوایا کرتا تھا۔ غالباً اس واسطے مجھے ایک دفعہ فرمایا' مفتی صاحب سر کے بالوں کے اگانے اور بڑھانے کے واسطے کوئی دوائی منگوائیں"۔

(ذکر حبیب' ص ۱۷۳ از مفتی محمد صادق قادیانی)

○۔ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

جزاکم اللہ خیراً کثیر اًفی الدنیا والآخرۃ. دوا پہنچ گئی۔ ایک اشتہار بالوں کی کثرت کا شاید لندن میں کسی نے دیا ہے۔ اور مفت دوا بھیجتا ہے۔ آپ وہ دوا بھی منگوالیں تا کہ آزمائی جائے۔ لکھتا ہے۔ کہ اس سے گنجے بھی شفاء پاتے ہیں۔ والسلام

مرزا غلام احمدؐ عفی اللہ عنہ

(مرزا قادیانی کا خط مفتی محمد صادق کے نام..... ذکر حبیب' ص ۳۶۰ از مفتی محمد صادق قادیانی)

۸: دم گھٹنا

مرزا بشیر احمد قادیانی راقم ہے:

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ

السلام نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دم گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا مگر آپ نے روزہ توڑ دیا''۔

(سیرت المہدی، حصہ سوئم، ص ۱۳۱)

میں نے حضرت ام المومنین سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ حضرت صاحب نے مجھ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھے بعض اوقات کھڑے ہو کر چکر آ جایا کرتا ہے اس لئے تم میرے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیا کرو''۔

(سیرت المہدی حصہ سوئم، ص ۱۳۶)

۹: بدہضمی

''(مرزا قادیانی) ناشتہ باقاعدہ نہیں کرتے تھے۔ ہاں عموماً صبح کو دودھ پی لیتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا کہ کیا آپ کو دودھ ہضم ہو جاتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ہضم تو نہیں ہوتا تھا مگر پی لیتے تھے''۔

(سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۵۰ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی) (بدپرہیز کہیں کا۔ ناقل)

مرزا قادیانی اپنی بدہضمی کے متعلق راقم ہے:

''باوجود یہ کہ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ مگر جس وقت بھی پاخانے کی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔ اسی طرح جب روٹی کھانے کے لئے کئی مرتبہ کہتے ہیں تو بڑا جبر کر کے جلد جلد لقمے کھا لیتا ہوں۔ بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہوں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھا رہا ہوں۔ میری توجہ اور خیال اسی طرف لگا ہوتا ہے''۔

(ارشاد مرزا قادیانی، مندرجہ اخبار الحکم قادیان، جلد ۵، نمبر ۶۰ منقول از کتاب منظور الٰہی، ص ۳۴۹ مؤلفہ محمد منظور الٰہی قادیانی)

۱۰: کم خوابی

''حضرت (مرزا) صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی

اسہال، کثرت پیشاب اور مراق کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا"۔

(رسالہ ریویو، قادیان، بابت مئی ۱۹۳۷ء)

؎ دیکھو گے بُرا حال محمدؐ کے عدو کا
منہ پہ ہی گرا جس نے چاند پر تھوکا

قادیانیو! دیکھا تم نے رسول دشمنی اور انگریز دوستی کا نتیجہ کہ جہاں تمہارے جھوٹے نبی کی سنت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے سے عاقبت خراب ہوئی وہاں دُنیاوی آرام وسکون بھی غارت ہوگیا۔

لیکن تمہیں دعوت ہے کہ تم مشابہت یورپ اور تقلید مرزا کے بندھنوں سے آزاد ہو کر عقل سلیم سے غیر جانبدارانہ غور وحوض کرو کہ سکالر اعظم رحمت دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس مبارک قابل استعمال اور پرُ مفاد ہے یا قادیان کے جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کا انگریزی لباس۔ تم کس کی پیروی کرو گے اور کس کی اتباع کو باعث نجات اور رافع عوارضات سمجھو گے؟ تمہارے پاس دو راستے ہیں تم شاہراہ بہشت کی طرف جانا پسند کرو گے یا شاہراہ ذلت کی طرف کہ جہاں عمیق اندھیروں کے سوا اور کچھ نہیں۔ تم اندھے بن کر ایک اندھے کو اپنا راہنما اور ملجا و ماؤی مت سمجھو کہ بقول مغربی دانشور میتھیو:

"جب اندھے کی راہنمائی اندھا کر رہا ہو تو دونوں گڑھے میں گرتے ہیں"۔

☆☆☆☆

لباسِ سنت بازینت اور لباسِ مرزا بدوضع

(جدید سائنسی ریسرچ)

اسلام میں زیب وزینت کا اختیار

اسلام ہی ایسا دین ہے جس میں گوسائیں اور رہبانیت کی تعلیمات نہیں ہیں۔ البتہ اس کے احکام مناسب‘ ضروری‘ سائنٹیفک‘ اور فطرت انسانی کے عین موافق ہیں۔ اسلام انسانیت کو ایسی متوازن زندگی گزارنے کی پیشکش کرتا ہے جس میں اعتدال کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے لباس میں نہ ہی اتنی زیب وآرائش کی گنجائش دی گئی ہے کہ وہ اسراف کی حدوں کو چھونے لگے اور نہ اتنی سادہ لباسی کا حکم ہے کہ وہ بدوضع‘ بے ڈھنگ اور گندہ معلوم ہو۔

رہبر شریعت حضور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ میں ہمیں زیب وزینت کا رنگ صاف جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک میں تیل ڈالتے۔ کنگھی فرماتے‘ ریش مبارک کے بڑھے ہوئے بال درست فرماتے‘ اُن پر حنا لگاتے‘ چشم انور میں سرمہ ڈالتے‘ اور ہمیشہ پاک وصاف باوضع لباس زیب تن فرماتے جس کا ہر حصہ جسد انور پر اپنی درست جگہ پر ہوتا۔ مگر یہ تمام عوامل تکلفات سے مبرا اور سادگی کے خلاف نہ ہوتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہوا ابتداء ہی میں آپ ﷺ کو دو باتوں کی تعلیم دی گئی۔ ایک وضو اور دوسری نماز۔ اب دیکھا جائے تو یہ دونوں عمل ہی سراسر طہارت و پاکیزگی ہیں۔ ایک جسمانی پاکیزگی وصفائی کو یقینی بناتا ہے اور دوسرا روحانی پاکیزگی کو جلا بخشتا ہے۔ پہلی وحی کے بعد دوسری وحی کا نزول ہوا تو اس میں سرکار دو عالم ﷺ کو واضح حکم دیا گیا:

"وثیالک فطهم والرجز فاهجر"

"(اے حبیب خدا ﷺ) اپنے کپڑوں کو پاک وصاف رکھیے اور گندگی سے بچیئے۔"

ایک دفعہ حضرت عمرؓ دربار نبوی ﷺ میں بہت اُجلا جبہ پہن کر آئے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا۔ غسیلٌ اَم جدیدٌ "نیا ہے یا دھویا ہوا"؟ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: "دھویا ہوا"۔ تو آپ ﷺ نے دعا کی تم نیا کپڑا پہنو (اَلبس جَدیداً) اور اچھی زندگی گزارو (عیش حمیداً) شہادت کی موت نصیب ہو (مُت شهیداً) (جامع صغیر)

حضرت ابوالاحوصؒ کے والد اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے جسم پر نہایت ہی گھٹیا اور معمولی کپڑے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے پاس مال ودولت ہے میں نے کہا۔ جی ہاں۔ دریافت فرمایا کس طرح کا مال ہے۔ میں نے کہا اللہ نے مجھے ہر طرح کا مال دے رکھا ہے اور اونٹ بھی ہیں۔ گائیں بھی ہیں، بکریاں بھی ہیں، گھوڑے بھی ہیں اور غلام بھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب اللہ نے تمہیں مال ودولت سے نواز رکھا ہے تو اس کے فضل واحسان کا اثر تمھارے جسم پر ظاہر ہونا چاہیے۔

(مشکوٰۃ شریف)

حضرت جابرؓ کا بیان ہے ایک بار نبی پاک ﷺ ملاقات کی غرض کے لیے ہمارے گھر تشریف لائے۔ تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو گرد وغبار میں اٹا ہوا تھا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس آدمی کے پاس کوئی کنگھا نہیں جس سے یہ اپنے بالوں کو درست کر لیتا۔ اور آپ ﷺ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس نے میلے کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا اس آدمی کے پاس وہ چیز نہیں (یعنی صابن) جس سے اپنے کپڑے دھو لیتا"۔

(مشکوٰۃ شریف)

ایک شخص نے نبی پاک ﷺ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میں چاہتا ہوں کہ میرا لباس نہایت عمدہ ہو۔ جوتے بھی نفیس ہوں۔ اس طرح اس نے بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ یہاں تک کہ اس نے کہا میرا جی چاہتا ہے کہ میرا کوڑا بھی نہایت عمدہ ہو۔ آپ ﷺ اس کی گفتگو سنتے رہے پھر فرمایا۔ یہ ساری ہی باتیں پسندیدہ ہیں اور اللہ تعالیٰ اس لطیف ذوق کو اچھی نظر سے دیکھتا ہے۔

(مستدرک حاکم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہ

تکبر اور غرور ہے کہ میں نفیس اور عمدہ کپڑے پہنوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ نہیں بلکہ یہ تو خوبصورتی ہے۔ اللہ اس خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔

(ابن ماجہ)

ڈاکٹر وارن کا اعتراف

مشہور مستشرق ڈاکٹر وارن (worn) بلاف نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ جو لوگ اسلام کو فقیری اور تنگدسی کی تعلیم دینے کا مذہب کہتے ہیں شاید ان کا اسلامی مطالعہ نامکمل ہے۔ میں نے کتب اسلامی میں ایسی بے شمار احادیث و واقعات کا مطالعہ کیا ہے جس میں متمول اور صاحب مال کو اچھا لباس، اچھی سواری، اچھی رہائش اور اچھے کھانے پینے کی اجازت دی گئی ہے۔

(بحوالہ اسلام اور مستشرقین)

مرزا بشیر احمد قادیانی کی تصدیق

مرزا بشیر احمد قادیانی انبیاءؑ کی ظاہری صفائی اور زیب و زینت کے متعلق یوں راقم ہے:

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ ظاہری صفائی کے متعلق اسلام میں بڑی تاکید کے ساتھ احکام پائے جاتے ہیں اور غسل کرنے اور کپڑے صاف رکھنے اور خوشبو لگانے کی بہت تاکید آئی ہے۔ کیونکہ علاوہ طبی طور پر مفید ہونے کے ظاہری صفائی کا باطنی صفائی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اور روح کی شگفتگی اور بشاشت جسم کی طہارت اور پاکیزگی سے متاثر ہوتی ہے۔ اس وجہ سے انبیاء اور مرسلین کو خصوصاً ظاہری صفائی کا بہت خیال رہتا ہے۔ اور وہ اپنے بدن اور کپڑوں کو نہایت پاک و صاف حالت میں رکھتے ہیں اور کسی قسم کی عفونت اور بدبو کو اپنے اندر پیدا نہیں ہونے دیتے۔ کیونکہ ان کو بہ وقت خدا کے دربار میں کام پڑتا ہے اور فرشتوں سے ملاقات رہتی ہے"۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۲۰، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی بدلباسی

جھوٹی نبوت کے خارزار وجود مرزا قادیانی کے انگریزی لباس کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مرزا کے لباس میں مشابہت انبیاء اور اسوہ حبیب خدا ﷺ تو بڑی دور کی بات اُس کے

لباس میں خاکروبیت کی جھلک بھی ناپید ومفقود تھی۔ مرزا قادیانی میں لباس کی سلیقہ شعاری سے زیب تنی کی وہ (sence) سینس بھی نظر نہیں آتی جو اُن شخصیات میں پائی جاتی ہے جن کی عقلیں کہیں دور پرواز کرچکی ہوتی ہیں۔ وہ لباس کو اس طریق سے پہنتا تھا کہ قیمتی سے قیمتی ملبوسات بھی اُس کے بدن سے لگنے کے بعد نہایت ہی گھٹیا' غیر معیاری' بے ڈھنگے اور غیر دیدہ زیب بن جاتے اور اُن کی ایسی درگت بن جاتی کہ شاید وہ بھی یہ آہ وزاری اور فریاد کیے بغیر نہ رہتے ہوں گے کہ وہ کس بدذوق کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔ مرزا قادیانی دراصل لباس پہننے کے چند لمحوں بعد ہی اُس کی شان وشوکت' زیب و آرائش' صفائی ونکھار' خوبصورتی اور وقار ایسا ناپید ومفقود کردیتا کہ جیسے یہ صفات پہلے تھیں ہی نہیں۔

زیر نظر تحقیق میں مرزا قادیانی کے لباس میں ان منفی پہلوؤں کو (جو سراسر خلاف سنت رسول ﷺ ہیں) کتب قادیان سے ثابت کیا گیا ہے ملاحظہ ہو۔

بدوضع لباس

مرزا بشیر احمد قادیانی اپنی تالیف ''سیرت المہدی'' میں راقم ہے: ''نہ آپ (مرزا قادیانی) کو کبھی پرواہ تھی کہ لباس عمدہ ہے یا برش کیا ہوا ہے یا بٹن سب درست لگے ہوئے ہیں یا نہیں صرف لباس کی اصل غرض مطلوب تھی۔ بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوئے تھے بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے...... (آپ کو) اصلاح لباس کی طرف توجہ نہ تھی''۔ (اور نہ ہی اصلاح عقاید کی پروا۔ ناقل) (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۶' از مرزا بشیر احمد قادیانی) (وحیات طیبہ' ص ۴۷۶' از عبدالقادر قادیانی)

چابیوں والا ازار بند

''آپ کے پاس کچھ کنجیاں بھی رہتی تھیں۔ یہ یا تو رومال میں یا اکثر ازار بند میں باندھ کر رکھتے تھے''۔

(سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۸' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

(حیات طیبہ' ص ۴۷۸' مصنفہ عبدالقادر قادیانی)

(ازار بند کے ساتھ چابیوں کا گچھا لٹکا کر جب مرزا قادیانی چلتا ہوگا تو چھن چھن کے

میوزک سے ارد گرد کے بچے دھمال ڈالتے ہوں گے۔ ناقل)

اُلٹی جرابیں، اُلٹے بوٹ

"بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تھے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی۔ اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوا ہوتا تھا۔ اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی ہدیۃً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں"۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۵۸، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

"بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتی۔ کبھی تو سرآگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آجاتی۔ کبھی ایک جراب سیدھی دوسری اُلٹی"۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۲۷، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

(وحیات طیبہ، ص ۴۷، مصنفہ عبد القادر قادیانی)

زنانہ لباس یعنی غرارے

"بیان کیا مجھ سے (مرزا بشیر احمد قادیانی) حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اوائل میں غرارے استعمال فرمایا کرتے تھے پھر میں نے کہکر وہ ترک کروا دیئے"۔

(سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۶۶، از مرزا بشیر احمد قادیانی)

غرارہ خالصتاً عورتوں کا لباس ہے جسے مرزا قادیانی بخوشی پہنتا۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ایسے لباس پر لعنت بھیجی ہے جس کے پہننے کے بعد عورت مرد سے یا مرد عورت سے مشابہ معلوم ہو۔ (بخاری شریف)

(قادیانی اخبار الحکم، جلد ۳۸، نمبر ۶، مورخہ ۲ فروری ۱۹۳۵ء)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس مرد پر لعنت فرمائی جو عورتوں کا سا لباس پہنے اور ہر اس عورت پر لعنت فرمائی جو مردوں کا سا لباس پہنے (ابوداؤد)

پُرشکن میلا لباس

مرزا بشیر احمد قادیانی راقم ہے:

''کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ' صدری' ٹوپی' عمامہ رات کو اُتار کر تکیہ کے نیچے ہی رکھ لیتے اور رات بھر تمام کپڑے جنہیں محتاط لوگ شکن اور میل سے بچانے کو ایک جگہ کھونٹی پر ٹانگ دیتے ہیں وہ بستر پر سر پر جسم کے نیچے ملے جاتے اور صبح کو ایسی حالت ہو جاتی کہ اگر کوئی فیشن کا دلدادہ اور سلوٹ کا دشمن ان کو دیکھ لے تو سر پیٹ لے''۔

(سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۸' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی

(وحیات طیبہ' ص ۴۷۸' مصنفہ عبدالقادر قادیانی)

دھبے دار گندے کپڑے

قادیانی اخبار ''الحکم'' میں ہے:

''شیخ رحمت اللہ صاحب یا دیگر احباب کپڑے کے اچھے اچھے کوٹ بنوا کر لایا کرتے تھے۔ حضور کبھی تیل سر مبارک میں لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور داڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض اوقات سینہ تک چلا جاتا جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے''۔

میلیں جیبیں

''آپ (مرزا قادیانی) کو شرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے''۔

(مرزا قادیانی کے حالات' مرتبہ معراج الدین عمر قادیانی' تتمہ براہین احمدیہ جلد اول' ص ۶۷)

(اور یہ بات زبان زد عام تھی کہ مرزا قادیانی گڑ سے استنجا کر لیتا اور مٹی کے ڈھیلے منہ میں ڈال لیتا تھا۔ ناقل)

تنگ پاجامہ

''سفروں میں بعض اوقات تنگ پاجامہ بھی پہنتے تھے''

(سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۲۲۳' از مرزا بشیر احمد قادیانی)

(مرزا قادیانی کا یہ انگریزی تنگ لباس بھی سراسر خلاف سنت تھا۔ حبیب کبریا حضرت محمد

مصطفیٰ ﷺ کا لباس مبارک نہ تنگ اور نہ ہی بہت زیادہ ڈھیلا ہوتا بلکہ ہلکا پھلکا ہوتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ لباس پہننے سے منع فرمایا ہے) (کتب احادیث)

قارئین کرام! درج بالا سطور میں ہمیں مرزا قادیانی کے لباس میں چار منفی چیزیں نظر آتیں ہیں!

اول: مرزا قادیانی کے لباس کی بدوضعی و بے ڈھنگی

دوم: مرزا قادیانی کا زنانہ لباس

سوم: مرزا قادیانی کے لباس پر گندگی اور میل

چہارم: مرزا قادیانی کا چست وتنگ پاجامہ

لباس کی یہ چاروں خامیاں جہاں سنت رسول ﷺ کے خلاف ہیں وہاں خلاف صحت اور خلاف فطرت بھی ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ سائنسدان اور ماہرین نفسیات مرزا قادیانی کے لباس کی ان خامیوں پر کیا رائے زنی کرتے ہیں۔

لباس کی بدوضعی پر ماہرین نفسیات کی آراء

جی کنگ نے کہا تھا کہ لوگوں کی پہچان کپڑوں سے ہوتی ہے کہ وہ کس فطرت کے مالک ہیں۔ مشہور دانشور اور ماہر نفسیات ''لی گراہم'' اپنی تصنیف ''ہردلعزیزی'' میں راقم ہے:

''آپ دیکھنے میں جیسے بھی معلوم ہوتے ہیں۔ اس کا خاصا اثر آپ کی مقبولیت اور ذاتی اقتدار پر پڑتا ہے۔ لوگ سب سے پہلے آپ کی شکل وصورت اور لباس دیکھتے ہیں۔ اگر ان کو آپ کی ظاہری حالت بھلی نہیں معلوم ہوتی تو وہ آپ کے متعلق زیادہ جاننے کی زحمت اُٹھانا گوارا نہیں کرتے......لوگوں کی نگاہیں سب سے پہلے آپ کے کپڑوں پر پڑتی ہیں۔ رفتار گفتار اور طور وطریق کے بعد کپڑے ہی آپ کی شخصیت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یقین نہ آتا ہو تو کسی جگہ ملازمت کی درخواست دے کر دیکھئے جب انٹرویو کے لیے بلایا جائے تو انمل بے جوڑ اور نامکمل کپڑے پہن کر جایئے آپ کو ہرگز ہرگز ملازمت حاصل کرنے میں کامیابی نہ ہوگی۔ اگر آپ نوعمر لڑکی ہیں اور آپ کی منگنی ہو چکی ہے تو اپنی ہونے والی ساس کو دعوت میں مدعو کیجئے اور بے ڈھنگے کپڑے پہن کر زیورات میں لد کر اس کے سامنے چلی جایئے وہ سوچنے پر مجبور ہو جائے گی کہ کہیں اس کا لڑکا آپ کے ساتھ شادی کر کے غلطی تو

نہیں کر رہا ہے (لیکن قادیانیوں کی بے حسی دیکھئے کہ مرزا قادیانی کی اس قدر بدلباسی پر بھی اُسے نبی مان رہے ہیں۔ (ناقل)

..........لارڈ چسٹر فیلڈ نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔

''دیکھ بیٹے اپنے کپڑوں پر خاص توجہ دینا جیسے تمہارے ہم عمر لڑکے کپڑے پہنتے ہوں ویسے ہی تم بھی پہننا۔ تمہارے کپڑوں کو دیکھ کر کوئی یہ نہ کہہ پائے کہ تم حد سے زیادہ لاپرواہی برتتے ہو۔ یا اپنا زیادہ وقت کپڑوں کے انتخاب اور ان کی سلوائی میں ضائع کرتے ہو''۔

لی گراہم مزید لکھتا ہے کہ:

''پہلے یہ فیصلہ کیجئے کہ آپ دوسروں کی نگاہوں میں کیا بننا چاہتے ہیں؟ اور پھر اسی اعتبار سے اپنے لیے کپڑوں کا انتخاب کیجئے۔ زیادہ تر لوگ تعلیم یافتہ، مہذب اور اچھے ذوق کے افراد کو پسند کرتے ہیں (ماسوا قادیانیوں کے۔ ناقل) آپ ان کے اس تقاضا کو کیوں پورا نہیں کرتے۔ ایسے کپڑوں کو بنانے میں زیادہ روپیہ کا خرچ بھی نہیں ہے۔ یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ آپ کس قسم کے کپڑے پہن کر اچھے نظر آسکتے ہیں۔ یہ بات تجربہ اور مشاہدہ سے معلوم ہوسکتی ہے۔...... ظاہر ہے کہ ہم کپڑے صرف اس لیے نہیں پہنتے کہ موسم گرم وسرد سے محفوظ رہیں۔ کپڑے دلکشی پیدا کرنے کے لیے بھی پہنے جاتے ہیں''۔

بدلباسی لاپروا اور گندی ذہنیت کو ظاہر کرتی ہے:

گارڈن بائرن کی تحقیق

معروف مایہ ناز یورپی ماہر نفسیات گارڈن بائرن اپنی تصنیف ''خود کو بھی موقع دیجئے'' میں لکھتا ہے:

''ظاہری شباہت، شخصیت کو بہت کچھ بڑھا بھی سکتی ہے اور گھٹا بھی سکتی ہے اور چونکہ شخصیت کامیابی کی ایک اہم خوبی ہے اس لیے آپ خود کو بنانے سنوارنے میں اور خوش پوشاک رکھنے میں جو روپیہ اور وقت صرف کرتے ہیں، یہ ایک نہایت ضروری صرفہ ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک خوبصورت فراک ایک عورت کی پوری شخصیت کو بدل کر رکھ دیتی ہے، اس سے محض اس کی ظاہری شباہت ہی میں اضافے نہیں ہوں گے، بلکہ وہ ذاتی طور پر بھی خود کو

خوبصورت محسوس کرے گی۔ مردوں کے لیے بھی کپڑے اتنے ہی اثر انگیز ثابت ہو سکتے ہیں، خواہ وہ اس کا اعتراف کریں یا نہ کریں، ہم میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جن کو کپڑے درست نہ ہونے کی صورت میں کسی مہمان کے اچانک نزول سے خفت اُٹھانی پڑی ہوگی۔ آپ ایسی صورتوں میں بڑی کوفت اور نااطمینانی محسوس کرتے ہیں اور کوئی بھی مرد یا عورت اپنی شخصیت کا دلکش انداز میں مظاہرہ نہیں کرسکتے، جب انہیں ہر لحہ یہی خوف کھائے جا رہا ہو کہ ان کی شکل وشباہت ٹھیک نظر آ رہی ہے یا نہیں۔

اچھے لباس میں روپیہ لگانا بہترین مصرف ہے، کوئی ضروری نہیں کہ لباس بہت زیادہ قیمتی ہوں، لیکن اگر وہ اچھے سلے ہوئے ہوں اور خوبصورت مذاق کے ہوں۔ عمدگی سے استری کیے ہوئے ہوں تو آپ خود کو لکھ پتی سے کم محسوس نہیں کریں گے۔ لوگ آپ کو آپ کے لباس سے کس قدر پہچانتے ہیں، آپ کو گمان بھی نہیں ہو سکتا...... لاپرواہی سے پہنے ہوئے گندے لباس، گندے اور لاپرواہ ذہن کا ثبوت دیتے ہیں"۔

لباس کی غیر متناسبی کے متعلق گارڈن بائرن ایک واقعہ لکھتے ہوئے کہتا ہے:

کسی دفتر میں ایک خاتون اسٹینو گرافر تھیں، جن کی انگلیوں کے ناخنوں پر پالش کی زیادتی تھی اور وہ بڑے اطمینان کے ساتھ ان ہی انگلیوں سے ہر روز صبح کو اپنے مالک کے کمرے میں جا کر کسی رپورٹ وغیرہ کو دکھایا کرتی تھیں، مالک بے چارہ خاموش قسم کا انسان تھا اس لیے کچھ نہ بولتا تھا۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد اس کی یہ حالت ہوگئی کہ وہ اپنے مراسلات یا کسی چیز کے متعلق کچھ نہیں سوچ سکتا تھا، اس کے ذہن پر صرف ہر لحہ وہ خون کی طرح سرخ انگلیاں حرکت کرتی ہوئی نظر آتیں نتیجہ یہ ہوا کہ ایک روز وہ صبح سویرے چیخ اُٹھا "خدا کی پناہ! مس بیک! اگر یہ کم بخت انگلیاں مجھے اسی طرح نظر آتی رہیں تو میں پاگل ہو جاؤں گا"۔ انھیں ابھی باہر جا کر اس طرح صاف کیجیے کہ وہ انسانی انگلیاں معلوم ہو سکیں"۔ یہ اور بات ہے کہ وہ خاتون اپنے ساتھیوں سے یہی کہتی پھری کہ اس کا مالک الٹے دماغ کا آدمی ہے اور وہ اس کی آزادی میں مخل ہوا ہے۔

کس شخص کا چہرہ یا لباس اگر حد سے زیادہ نمایاں ہو جائے۔ (جیسا کہ مرزا قادیانی کا اُلٹے بٹنوں، اُلٹی جرابوں، اُلٹے جوتوں اور غرارے والا میوزک لباس۔ ناقل) جو دوسروں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے لگے، تو یہ سوقیانہ ہے اور بد مذاقی کی دلیل ہے اور سستی اور گھٹیا قسم کی شخصیت کو ظاہر کرتا ہے"۔

(بحوالہ خود کو بھی موقع دیجیے، مصنفہ گارڈن بائرن)

بنجانسن کا یہ قول مرزا قادیانی پر نہایت فٹ بیٹھتا ہے کہ:

''اگر لباس بدوضع ہوگا تو حلیہ خراب لگے گا اور اگر حلیہ خراب ہوگا تو ذہانت خراب ہوگی۔

مرزا کا زنانہ لباس ایک نفسیاتی بیماری

مرزا قادیانی اسلامی لباس سے بغاوت کر کے عورتوں کا لباس یعنی غرارہ پہنتا رہا حالانکہ عورتوں جیسا لباس پہننے والے مردوں پر آنحضرت ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ حضور علیہ السلام کی زنانہ لباس کے متعلق اس ممانعت کی حکمت پر آج ساڑھے چودہ سو سال بعد جب تحقیق کی گئی تو بڑی حیرت انگیز معلومات سامنے آئیں اور مرزا قادیانی کی ایک اور نفسیاتی بیماری کا انکشاف ہوا۔ ملاحظہ ہو:

1935ء میں جرمنی کے ڈاکٹر میگنس ہرشفیلڈ نے اس عجیب بیماری کا پہلی مرتبہ مشاہدہ کیا جسے اس نے اپنے تحقیقی مقالات میں کج لباسی (TRANSVESTISM) کے نام سے موسوم کیا۔ اس بیماری کا واضح علامات کے مطابق مرد کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہ زنانہ لباس پہنے اور اپنے آپ کو زیبائش کے لحاظ سے ایک عورت کی صورت پیش کرے۔۔۔

میگنس ہرشفیلڈ کے اس انکشاف کے بعد انگلستان اور امریکہ کے ماہرین نفسیات نے اس موضوع پر مزید مشاہدات کر کے اس کیفیت کو محض کجروی کے طور پر نہیں بلکہ ایک باقاعدہ نفسیاتی بیماری قرار دیا ہے۔ جس میں مریض ہر وقت تفکرات کا شکار رہتا ہے۔ طبیعت گری گری اور لوگوں میں اٹھنے بیٹھنے سے کترانا عام ہوتا ہے۔ اس کیفیت کو احساس کمتری کی بگڑی ہوئی شکل بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔۔۔۔ لکھنو میں جان صاحب نام کے ایک شاعر ہوا کرتے تھے جو اشعار میں اپنا تخلص ''بی جان'' کی شکل میں بیان کرتے تھے۔ مشاعروں میں وہ زنانہ لباس کے ساتھ زیوروں سے آراستہ ہو کر آتے تھے اور اپنی نسوانی نظموں پر داد پاتے تھے۔ بطور شاعر یہ بالکل بے کار تھے۔ مگر اپنی پوچ شاعری کو نسوانی اداؤں اور لہجہ سے ایک انفرادیت دے کر اپنے لیے شہرت کا سامان کر گئے اور ورنہ بطور مرد کسی مشاعرے میں دوسروں کی طرح آتے تو ان کا کوئی ایک شعر بھی داد نہ پاتا۔ ''نظریہ ضرورت'' کے اس استعمال کی مصلحت کے ساتھ ساتھ ان کی بود و باش کردار یا زندگی ایک تندرست انسان کی زندگی نہ تھی۔ ذہنی عوارض کی ابتدائی علامات کے بعد آخر میں پاگل ہو گئے۔

(نبی اکرم ﷺ بطور ماہر نفسیات)

جرمنی کے ڈاکٹر میگنس ہرشفیلڈ اور دوسرے امریکی ماہرین نفسیات کی ریسرچ کی حقانیت دیکھئے کہ لکھنو کے اس شاعر کی طرح ایسی ہی صورت حال مرزا قادیانی کو بھی پیش آئی وہ اپنی اس نفسیاتی بیماری ''کج لباسی'' (TRANSVESTISM) کی بھینٹ چڑھتے ہوئے پاگل ہو گیا تھا۔ مرزا قادیانی کے پاگل ہونے کی ناقابل تردید ٹھوس ریسرچ کتاب ہذا میں ''مرزا قادیانی کے مراقی (جنونی) ہونے پر جدید سائنسی تحقیقات'' کے عنوان سے دیکھئے۔

؎ نہ تم دکھ ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

گندہ، میلا لباس اور جدید سائنس

مرزا قادیانی جیسے غیر متناسب، بدوضع، بے ڈھنگے اور زنانہ لباس کے متعلق ماہرین نفسیات کی تنقیدات پڑھنے کے بعد آیئے دیکھتے ہیں کہ میلے اور گندے کپڑے زیب تن کرنا (جو کہ مرزا قادیانی کی عادت تھی) صحت کے لیے کتنے نقصان دہ ہیں۔

W.H.O اور ریڈ کراس سوسائٹی کی کاوشیں

''صحت'' نہ صرف ایسی حالت کو کہیں گے کہ جس میں بیماری یا کمزوری نہ ہو بلکہ اس میں جسمانی، دماغی اور تمدنی صحت مندیاں بھی شامل ہیں۔ صحت کی عالمی تنظیم (The world health organisation) ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے پاک وصاف رہنے ہی کو خدا پرستی، دینداری اور تقویٰ قرار دیا ہے۔

(cleanliness is next to go) یہ مقولہ کس قدر اہمیت رکھتا ہے صحت مند زندگی کے لیے پہلا زینہ ''صفائی'' ہے۔

جسمانی تندرستی تو بغیر پاکی وصفائی کے نہ صرف محال ہے بلکہ بڑی حد تک ناممکن ہے۔ مذہب اقوام اس حقیقت سے آگاہ ہو کر پوری کوشش سے کام لے رہی ہیں چنانچہ انہوں نے ''لیگ آف ریڈ کراس سوسائٹی (League of Red Cross societies) کا ایک جال سا دنیا میں پھیلا دیا ہے جو منظم طریقہ پر ہمیشہ صحت وصفائی پر زور دیتی رہتی ہے''۔

(آداب صحت و پاکیزگی، از ڈاکٹر و حکیم قدرت اللہ قادری، ص ۳۰)

دراصل گندے اور میلے لباس سے انسانی جسم مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اُس کی وجہ لباس کے ساتھ لگے جراثیم ہوتے ہیں۔ ''علم الجراثیم'' میں ہے کہ:

''تمام امراض کی اصل وجہ ''جراثیم'' (وہ خوردبینی اجسام) ہیں جو حجم میں ایک ملی میٹر کے ہزارویں حصے سے بھی کم ہوتے ہیں اور جو مختلف حیوانی یا نباتاتی اجسام سے اپنا تغذیہ حاصل کرتے رہتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں کیمیاوی تبدیلیاں کی وجہ جراثیمی سمیت (Toxicity) پیدا ہوتی ہے۔ جو نہایت مضر بلکہ خطرناک امراض پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں'' (بحوالہ علم الجراثیم)

جراثیم غلیظ بدبودار، پرتعفن جگہوں، میلے کچیلے کپڑوں اور گرد و غبار سے اٹے ہوئے بستروں پر بکثرت موجود رہتے ہیں (☆ حاشیہ) اور جیسے ہی انسان ایسی چیزوں کی قربت اختیار کرتا ہے وہ مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر نبیل صبحی الطویل اپنی عربی تصنیف ''احادیث فی الصحۃ'' میں لکھتے ہیں:

ترجمہ: ''انسانی جسم کی کھال دو تہوں سے مرکب ہے، ایک اوپر کی تہہ ہے جسے ادمہ کہتے ہیں یہ وہ کھال کا بیرونی حصہ ہے جو نظر آتا ہے۔ اس میں بے شمار مسام ہیں۔ دوسری تہہ جسے بشرہ کہتے ہیں۔ اس میں وہ غدود ہیں جو پسینہ خارج کرتے ہیں یعنی (Wseat Gland) اور وہ غدود جو چکنا مادہ نکالتے ہیں یعنی (sefaceous Glands) شامل ہیں اور ان سب کی نالیوں کے سرے ادمہ میں ہوتے ہیں۔

جلد اپنی اس خاص ترکیب کی وجہ سے باہر سے مواد جذب کرتی ہے اور اندر سے مترشح ہونے

(☆ حاشیہ) یاد رہے کہ مرزا قادیانی کے کپڑوں کے علاوہ اُسکا بستر بھی نہایت گرد و غبار والا اور جراثیم آلود ہوتا تھا۔ ہمیں اس حقیقت سے مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی یوں آگاہ کرتا ہے:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) کو اگر تیمم کرنا ہوتا۔ تو بسا اوقات تکیہ یا لحاف پر ہی ہاتھ مار کر تیمم کر لیا کرتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ تکیہ یا لحاف سے جو گرد نکلتی ہے وہ تیمم کی غرض سے کافی ہوتی ہے''

(سیرت المہدی، حصہ سوم، ص ۲۵۹، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

اس حوالے سے مرزا قادیانی کے بستر (تکیہ اور لحاف) کی گندگی، میل اور گرد و غبار کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ صاف ستھرے تکیے یا لحاف سے کبھی اتنی گرد نہیں نکلتی کہ اُس سے تیمم کیا جا سکے۔

والے مواد نکالتی ہے اس جلد کے ذریعے وہ جراثیم (Mierobes) اور طفیلی کیڑے ہمارے جسم میں داخل ہوتے ہیں جو بیرونی ماحول میں بکثرت پائے جاتے ہیں"۔

(احادیث فی الصحۃ' اُردو ترجمہ صحت اور حفظان صحت' مصنفہ ڈاکٹر نبیل صبحی الطویل' مترجم' امیر الدین مہر' ناشر دعوت اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد)

گندے اور میلے لباس سے خارش

گندے اور میلے لباس یا بستر پر ہزاروں کی تعداد میں جراثیم ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم انسانی جسموں کے مسامات کے ذریعے بدن میں داخل ہو کر بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔ ڈاکٹر و حکیم سید قدرت اللہ قادری نے اپنی کتاب "آداب صحت و پاکیزگی" ص ۱۴۱ پر گندے لباس کے ذریعے پیدا ہونے والی بیماریوں میں سب سے زیادہ لاحق ہونے والی بیماری "خارش" کو لکھا ہے۔

دائم المرضی

خارش کے علاوہ گندے اور میلے لباس سے انسان دائم المرض بن جاتا ہے۔ اس کی احتیاط یہ ہے کہ:

"جسم کے مسامات ہمیشہ صاف اور کھلے رہنا چاہیے ورنہ میل کچیل کے سبب مسامات بند ہو کر اندرونی فضلات باہر نہیں نکل سکتے اور میل کچیل کو اپنا مسکن بنا لیتے ہیں اور قسم قسم کے امراض پیدا ہونے کا سبب بنتے ہیں۔" (آداب صحت و پاکیزگی' ص ۱۴۲)

مرزا قادیانی پر دائم المرضی اور خارش کا عذاب

جدید سائنس سے ثابت ہوا کہ گندے اور میلے لباس یا بستر پر جراثیم ہوتے ہیں' ان جراثیموں کے باعث انسان خارش اور دائم المرضی کا شکار ہو جاتا ہے۔ ہمارا موضوع بحث اس وقت جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کی شخصیت ہے' چنانچہ دیکھنا یہ ہے کہ کیا واقعتاً مرزا قادیانی بھی گندے اور میلے لباس و بستر سے قربت کے بعد جدید سائنس کی بیان کردہ تحقیق کے مطابق خارش اور دائم المرضی کی بھینٹ چڑھا؟

جی ہاں!

مرزا بشیر احمد قادیانی' مرزا قادیانی کو لگنے والی خارش کے متعلق یوں رقم طراز ہے:

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غالباً ۱۸۹۲ء میں ایک دفعہ خارش کی تکلیف بھی ہوئی تھی''۔

(سیرت المہدی حصہ سوم' ص ۵۴)

مرزا قادیانی اپنی دائم المرضی کے بارے میں لکھتا ہے:

''میں ایک دائم المرض آدمی ہوں۔ ہمیشہ درد سر اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے''۔

(ضمیمہ اربعین' نمبر ۳' ۴' ص ۴' مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

تنگ لباسی اور جدید سائنس

ہم نے گذشتہ صفحات میں قادیانی کتاب ''سیرت المہدی'' کے حوالے سے یہ رقم کیا کہ مرزا قادیانی تنگ لباس یعنی تنگ و چست پاجامہ دوران سفر پہنا کرتا تھا۔ تنگ لباس جہاں دین قیم کی تعلیمات کے خلاف ہے وہاں فطرت انسانی اور جدید سائنس بھی اس کی تردید پر ٹھوس دلائل لئے ہوئے ہے۔

تنگ لباس سے مردانہ کمزوری

جدید سائنس کے مطابق مردانہ کمزوری کی ایک بڑی وجہ تنگ و چست پاجامہ یا لنگوٹ بھی ہوتا ہے' حکیم قریشی لکھتے ہیں کہ:

''تنگ لباس مضر صحت ہوتا ہے۔ تنگ لباس سینہ اور چھاتی کو اچھی طرح پھیلنے نہیں دیتا۔ جس سے خون پھیپھڑوں میں اچھی طرح صاف نہیں ہو پاتا'...... اسی طرح تنگ گریباں یا کالر گردن کی رگوں پر دباؤ پیدا کر کے دماغی دوران خون میں رکاوٹ کا باعث ہوسکتا ہے۔ اسی طرح چست و تنگ لنگوٹوں (پاجاموں) یا پتلونوں سے مردوں میں عضو خاص کے دوران خون پر دباؤ بڑھ کر عضو کی بالیدگی (Nourishent) میں کمی یا نقص واقع ہوسکتا ہے اور لڑکیوں کا چست پتلونوں کی رگڑ سے حیوانی جذبات کے ہیجان کا باعث ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ابھی تک روس میں تاپک کی عورتوں کا لباس ڈھیلا ڈھالا ہوتا ہے''۔ (سوویت دیس ۱۱-۸-۱۹۷۸ء)

بچوں میں نمو و بالیدگی کے زمانے میں تنگ لباس نہایت مضر اثرات کا سبب اور مانع نشو و نما

بن سکتا ہے۔

بین الاقوامی شہرت کے حامل ڈاکٹر یوسی سیل نے ہدایت دی ہے کہ لباس نہ بہت تنگ اور ڈھیلا بلکہ اوسط رہے۔ ڈھیلے لباس کے درمیان جو فضا ہے وہ جسم کی حرارت کو بطور ائیر کنڈیشن (Air Condition) قائم رکھنے میں مددگار ہوا کرتی ہے۔

تنگ لباس حادثات سے بچاؤ میں مانع:

تنگ لباس کے بارے میں ڈاکٹر موصوف (یوسی سیل) لکھتے ہیں کہ لباس سے جسمانی نشوونما کی رکاوٹ کے علاوہ سڑک اور آگ کے حادثات میں اس لئے زیادتی ہو جاتی ہے کہ حادثات کی صورت میں قدرتی طور پر بروقت اور غیر شعوری اچانک دفائی (INSTANTDEFENCE) حرکات جو ہر جاندار میں قدرت نے عطا کی ہیں۔ دشواری اور رکاوٹ پڑ جاتی ہے۔ ایسے تنگ لباس کو جسم سے الگ کرنے میں تکلیف ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح بل باٹم (Bail Bottom) کے ڈھیلے پائنچوں سے کئی حادثات دیکھنے میں آتے ہیں۔

(از پریونیٹو میڈیسن، ص ۱۶۵، بحوالہ آداب زوجیت)

مرزا قادیانی مردانہ کمزوری کی زد میں

مرزا قادیانی نے اپنی مردانہ طاقت کو ختم کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور ہر وہ کام کیا جس سے مردانہ قوت کی شہ رگ پر چھری پھرتی تھی۔ جدید سائنس کے مطابق مردانہ کمزوری کی ایک وجہ تنگ وچست پاجامہ یا پتلون پہننا رقم کر دیا گیا ہے۔

چنانچہ مرزا قادیانی کی مردانہ کمزوری کا ایک سبب اُس کا تنگ وچست پاجامہ بھی تھا، جس نے اُسے کہیں کا نہ چھوڑا وہ اپنی مردانہ کمزوری کا اقرار یوں کرتا ہے:

''جب میں نے شادی کی تھی تو اس وقت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں''

(خاکسار غلام احمد قادیان ۲۲ فروری ۱۸۸۷ء مکتوب احمدیہ جلد پنجم خط نمبر ۱۴ منقول از نوشتہ غیب، مولف خالد وزیر آبادی)

☆☆☆☆

مرزا قادیانی کا گندگی سے عشق اور اس کے منفی اثرات

"المرء معه من احب"

اس حدیث رسول ﷺ کا مفہوم ہے کہ جو جس سے محبت کرتا ہے، وہ اُسی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس قول رسول ﷺ سے ہمیں اس بات کی طرف راہنمائی ملتی ہے کہ قادیان کا جھوٹا نبی گندی اور پُرتعفن چیزوں یا جگہوں سے رفاقت پذیری پر کیوں راغب تھا۔

مرزا قادیانی کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اُس کی تمام روح وجسد اور معاشرت گندگی کی سیاہی سے بھیگی ہوئی تھی۔ لیکن ہمیں تعجب مرزا قادیانی کی گندی شخصیت پر نہیں بلکہ اذہان مرزائیہ پر ہے جو مرزا کی شخصیت میں ان خامیوں سے بے اعتنائی برتتے ہوئے یا پردہ پوشی کرتے ہوئے اُس کی جھوٹی نبوت کے ڈھول پیٹ رہے ہیں اور کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسل کی صف پاکیزہ میں مرزا قادیانی کو بھی کھڑا کرنے کی ناپاک کوششوں میں ہمہ وقت مصروف کار ہیں حالانکہ اگر قادیانی ذرہ بھر بھی فہم وبصیرت کو خاطر میں لاتے تو کذبِ مرزا پر یہی ایک دلیل کافی تھی کہ اُسے گندگی سے اندھا عشق تھا، اور گندگی کو اُس سے۔ جس طرح ایک عاشق پر اپنی محبوبہ کی عدم رفاقت گراں گزرتی ہے اسی طرح مرزا قادیانی کا عدم معیت گندگی پر دم گھٹتا۔ یہاں تک کہ جب وہ نڈھال ہو کر بستر مرض پر لیٹتا تو اُس کی صحت یابی بھی گندگی کی ہی مرہون منت ہوتی (جبکہ میڈیکل سائنس کے مطابق بیماری کی بڑی وجہ گندگی ہوتی ہے) آیئے دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی گندہ لباس پہننے یا گندے بستر پر لیٹنے کے علاوہ گندگی سے اور کس کس انداز سے عشق کرتا تھا اور اُس کی رفاقت پذیری کے لیے کیسے کیسے جتن کرتا تھا؟

کیچڑ کا لیپ

مرزا بشیر احمد قادیانی، ابن مرزا قادیانی راقم ہے:

"بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد نے بواسطہ مولوی رحیم بخش ایم اے نے کہ ایک مرتبہ والد

صاحب (مرزا قادیانی) بیمار ہو گئے اور حالت نازک ہو گئی اور حکیموں نے نا اُمیدی کا اظہار کر دیا اور نبض بھی بند ہو گئی مگر زبان جاری رہی۔ والد صاحب نے کہا کہ کیچڑ لا کر میرے اوپر اور نیچے رکھو۔ چنانچہ ایسا کیا گیا اور اس سے حالت روبہ اصلاح ہو گئی''۔

(سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۲۲۱)

؎ میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اُسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں۔

چھپڑ میں تیراکی

مرزا بشیر احمد قادیانی رقم طراز ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے فرمایا:

''کہ میں بچپن میں اتنا تیرتا تھا کہ ایک وقت میں ساری قادیان کے اردگرد تیر جاتا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ برسات کے موسم میں قادیان کے اردگرد اتنا پانی جمع ہو جاتا ہے کہ سارا گاؤں ایک جزیرہ بن جاتا ہے''۔

(سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۲۷۶)

اسی سیرت المہدی کی جلد دوم' ص ۹۷ پر مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں خوب تیرنا آتا ہے اور فرماتے تھے کہ میں ایک دفعہ اوائل عمر میں ڈھاب کے اندر ڈوبنے لگا تھا''۔

یاد رہے کہ قادیان کے اس ڈھاب (چھپڑ) میں برساتی پانی کے علاوہ سارے قادیان کا غلیظ پانی بھی گرتا جس میں مرزا قادیانی تیراکی کیا کرتا تھا۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ کیچڑ کا لیپ کرنے اور گندے یا برساتی پانی میں نہانے سے جسمانی و دماغی صحت کیسے متاثر ہوتی ہے اور کون کون سے امراض جنم لیتے ہیں۔

کیچڑ کا لیپ کرنے اور چھپڑ میں تیراکی کے نقصانات

کیچڑ اور برسات کے آلودہ پانی میں لاکھوں کی تعداد میں جراثیم ہوتے ہیں۔ بدن پر کیچڑ

کالیپ کرنے اور برسات کے آلودہ پانی میں نہانے سے جدید سائنس کے مطابق منہ، ناک، کان اور آنکھوں کے ذریعے سے یہ جراثیم انسانی جسم میں داخل ہو کر بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔

ڈاکٹر نبیل صبحی الطّویل صاحب کا کہنا ہے کہ:

''منہ، ناک، کان اور آنکھیں یہ سب جراثیمی استعمار کی گزرگاہ اور آماجگاہ بنتے ہیں جب جراثیم استعمار کی طرح جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں تو ان میں اور جسم میں مقابلہ شروع ہو جاتا ہے پھر اس مقابلے کے نتیجے میں یا تو جسم مدافعت کے بعد انہیں بھگا دیتا ہے لیکن جنگ کے بعد جو ایک لڑائی میں تھکے ماندے فوجی کی ہوتی ہے یہی حالت جسم کی اس مقابلے کے بعد ہوتی ہے یا یہ جراثیم جسم پر غالب آجاتے ہیں اور اسے مغلوب کر کے اپنے پاؤں جما لیتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر بیماری پیدا کر دیتے ہیں جو تھوڑے عرصے کے بعد مزمن بیماری ہو جاتی ہے جس کے بعد جسم مزید کمزور ہو جاتا ہے اور اس خطرناک استعمار کو باہر نہیں نکال سکتا۔

منہ کے ذریعے سے داخل ہونے والے جراثیم نظام ہضم کو بگاڑتے ہیں منہ اور ناک کے ذریعے حملہ آور ہونے والے نظام تنفس اور دوران خون پر اثر انداز ہوتے ہیں نیز ناک کے ذریعے گھسنے والے دماغ اور جھلیوں اور نتھوں کے نظام کو تہہ و بالا کر دیتے ہیں پھر کانوں کے ذریعے داخل ہونے والے اسی قسم کی تباہی پھیلاتے ہیں۔

(احادیث فی الصحۃ، اُردو ترجمہ، صحت اور حفظان صحت مصنف ڈاکٹر نبیل اصحی الطّویل، مترجم امیر الدین مہر، ص۳۰)

درج بالا تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ کیچڑ اور چھپڑ کے پانی میں چونکہ لاکھوں کی تعداد میں جراثیم ہوتے ہیں اس لئے جب جسم پر کیچڑ کا لیپ کیا جائے یا پھر چھپڑ کے آلودہ پانی میں نہایا جائے گا تو منہ، ناک، کان، اور آنکھوں کے ذریعے سے یہ جراثیم انسانی جسم میں داخل ہو کر درج ذیل بیماریوں کا سبب بنیں گے۔

۱: نظام ہضم کا بگاڑ

۲: دوران خون پر اثر

۳: دماغی نظام کی تباہی

اس کے علاوہ ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے اپنی تصنیف ''فیملی ہیلتھ'' ص ۲۴۹ پر گندے اور سیلابی پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں ہیضہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ لہٰذا قادیانیوں کے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ مرزا قادیانی کو کیچڑ میں لیٹنے اور گندے پانی میں نہانے کے باعث یہ چاروں بیماریاں لاحق تھیں یعنی 'نظام ہضم کا بگاڑ' دوران خون پر اثر' دماغی نظام کی تباہی' اور ہیضہ۔ ڈاکٹر سیموئل سمائلز نے تقاضائے فطرت اور قانون قدرت کے توڑنے والوں کے متعلق صحیح کہا تھا کہ:

''انسان کا یہ فرض ہے کہ صحت کے قانون کو بخوبی سمجھے اور بیماری مرگِ مفاجات وحوادثات کا فکر رکھے۔ قانون قدرت کو توڑ کر ہم اس کے نتائج سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ خواہ اس کے کرنے میں ہم نے اپنی طرف سے اچھا ہی کیا ہو۔ خدا تعالیٰ اپنے قانون کو ہماری جہالت کی مطابقت کے واسطے تبدیل نہیں کرتا۔ اس نے ہمیں عقل عطا کی ہے تا کہ ہم ان کو بخوبی سمجھ کر ان کے مطابق عمل کریں۔ دوسری صورت میں ہمیں غفلت کے برے نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔ یعنی رنج' (بیماری) اور دکھ سہنا ہوتا ہے۔''

(خوشحال زندگی، مصنف ڈاکٹر سیموئل سمائلز، ص ۹۳)

اب میں فیصلہ قادیانیوں پر چھوڑتا ہوں کہ وہ انصاف کے ساتھ یہ تحقیقات پڑھنے کے بعد مرزا قادیانی کو نبی یا رسول مانتے ہیں یا ایک گندہ اور غلیظ کذاب۔

؎ اب جس کا جی چاہے وہ پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سرعام رکھ دیا

☆☆☆☆

مرزا قادیانی کے ایک جوتا پہننے پر اسلامی وسائنسی تنبیہ

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا۔ گرمیوں کی ایک سپیدہ سحر تھی۔ آفتاب پوری آب وتاب کے ساتھ اپنی کرنوں سے بزم ہستی کو منور کررہا تھا۔ چھٹی کا دن تھا کہ باہر سے کسی نے دروازے پر دستک دی۔ جب دیکھا تو میرا ایک قریبی دوست فیاض احمد خاں کھڑا تھا۔ جب اس سے ملاقات ہوئی تو دوران گفتگو اس نے جلو موڑ نہر میں نہانے اور تیراکی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ چنانچہ میں راضی ہوگیا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد ہم دونوں جلو موڑ نہر میں تیراکی سے لطف اندوز ہورہے تھے۔ شام کو جب واپسی کا قصد کیا تو فیاض احمد کے پاؤں سے ایک جوتا غائب تھا۔ دراصل دوران تیراکی ایک جوتا پانی کی لہروں کی نذر ہوگیا تھا جوتے کی تلاش جاری ہوئی لیکن وہ کہاں ملنے والا تھا۔ اس لیے مجبوراً فیاض احمد نے ایک ہی جوتا پہن کر چلنے کا ارادہ کیا۔ ویگن میں آدھ گھنٹہ سفر کے بعد اسٹیشن سے گھر تک فیاض احمد پندرہ منٹ ایک ہی جوتے سے پیدل چلتا رہا۔ گھر پہنچنے تک اس کے سر میں شدید درد ہورہا تھا۔ اصل میں ناہموار (un- balance) چال چلنے سے اس کا اعصابی نظام متاثر ہوا۔ جس کی وجہ سے سر میں شدید درد ہونا شروع ہوگیا۔

ہدایت نبوی اور جدید سائنس

مفکر عالم، سرور کونین حضرت محمد عربی ﷺ کا ہر حکم اپنے اندر بے شمار حکمتیں اور مصلحتیں سموئے ہوئے ہے۔ آپ ﷺ کے فرمودات یقیناً ہر انسان کیلئے تاقیامت واجب العمل ہیں۔ ان ارشادات پر عمل پیرائی کے بعد ہر انسان مفادات کے خزائن سے ہمیشہ سیر ہوتا آیا ہے اور ہوتا رہے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے انسانی ہدایت کا کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا یہاں تک کہ جوتا پہنے اور چلنے کے سلیقوں سے بھی امت کو آگاہی فرمائی۔

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کہ ایک جوتا پہن کر کوئی نہ چلے یا دونوں پہن کر چلو یا دونوں اتار کر چلو“ (ترمذی)

قدرت نے انسان میں ایک اعصابی نظام قائم کر دیا ہے۔ اس اعصابی نظام کا مرکز دماغ اور حرام مغز ہے جب ایک پاؤں ننگا اور دوسرے پاؤں میں جوتا ڈال کر چلا جائے تو اس سے اعصابی نظام اور دماغ بہت متاثر ہوتا ہے بے ڈھنگی چال سے انسانی پٹھوں میں کھچاؤ پیدا ہو جاتا ہے جس سے پٹھے مسلسل درد کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر نکس وزیٹر کی ہدایات

ڈاکٹر نکسن وزیٹر نے سالہا سال کی تحقیق کے بعد اس بات کی بار بار تنبیہ کی ہے کہ اکثر اوقات ننگے پاؤں چلا کرو بغیر جوتے کے بھی چلنا مفید ہے اور ایک پاؤں میں جوتا اور دوسرا خالی بہت نقصان دہ ہے کیونکہ میں نے ایسے مریضوں کو لنگڑی کے درد میں یعنی shotitica میں مبتلا پایا ہے

(بحوالہ کیور میڈیکل)

ایک جوتے سے آدمی غیر متوازن چال چلتا ہے جس سے اس کی عزت وقار اور وجاہت میں فرق آتا ہے اور وہ معاشرے کی نظروں کا مرکز بن جاتا ہے۔ اسلام انسان کو پر کشش اور باوقار شخصیت بننے کی دعوت دیتا ہے لیکن بے ڈھنگی چال سے انسانی شخصیت متاثر ہوتی ہے اس لیے حضور اکرم ﷺ نے ایک جوتا پہن کر چلنے سے منع فرمایا ہے۔

مرزا قادیانی کی بے ڈھنگی چال

اس کے باوجود مرزا قادیانی کئی میل تک صرف ایک ہی جوتے کی مدد سے پیدل سفر کیا کرتا تھا۔ ایک سچا لطیفہ مشہور ہے کہ ایک نہایت کنجوس آدمی اپنی ایک آنکھ پر پٹی باندھ کر کہیں جا رہا تھا۔ کسی نے پوچھا کیا ہوا جناب آپ کی آنکھ ٹھیک تو ہے نا؟ کنجوس آدمی نے جواب دیا کہ بھائی میری دونوں آنکھیں ٹھیک ہیں اور پٹی میں نے اس لیے باندھی ہوئی ہے کہ جب ایک آنکھ سے بالکل درست نظر آ رہا ہے تو دوسری آنکھ خواہ مخواہ کیوں استعمال کی جائے۔ شاید مرزا قادیانی بھی ایسا ہی نہ سوچتا ہو کہ جب ایک جوتے سے انسان چل سکتا ہے تو دوسرا جوتا کیوں گھسایا جائے یا ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مرزاا قادیانی غیر متوازن چیزوں کو بہت پسند کرتا تھا اور اسی شوق میں ہمیشہ اس کے کپڑوں کے بٹن غیر متوازن، اس کی چال غیر متوازن، اس کی آنکھیں غیر متوازن اس کے دعوے غیر متوازن اور اس کی سوچ غیر متوازن رہی۔ اور تیسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس کے دماغ نے اس سے تعلق منقطع کر کے دور کسی جنگل کی راہ لے لی ہو اور اس کی مخبوط الحواسی اسے اس طرح کی حرکات وسکنات کرنے پر مجبور کرتی ہو مرزا قادیانی

کے مرید اس کی فاتر العقلی سے خوب آشنا تھے اور وقتاً فوقتاً اسے اس کی بے وقوفیوں سے آگاہ کرتے رہتے تھے۔ مرزا قادیانی کا مرید یعقوب علی عرفانی قادیانی لکھتا ہے:

''ایک مرتبہ مرزا صاحب اور سید محمد علی شاہ تلاش روزگار کے خیال سے قادیان سے چلے۔ کلانور کے قریب ایک نالے سے گزرتے ہوئے مرزا صاحب کی جوتی ایک پاؤں نکل گیا مگر اس وقت انہیں معلوم نہ ہوا۔ جب تک وہاں سے بہت دور جا کر یاد نہیں کرایا گیا''۔

(حیات النبی جلد اول ص ۵۸ مؤلفہ یعقوب علی عرفانی قادیانی)

؎ جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
دربدر یونہی خوار پھرتے ہیں

بہر کیف! مرزا قادیانی کی ایک جوتے سے چلنے کی یہ ڈسکو عادت اتنی پختہ ہوگئی تھی کہ دن رات میں زیادہ وقت وہ ایک ہی جوتے سے رفاقت رکھتا یہاں تک کہ رات کو جب بستر خواب پر ہوتا تب بھی اکثر ایک ہی جوتا مرزا قادیانی کے پاؤں کے ساتھ چمٹا رہتا اور مرید بیچارہ چارپائی کے نیچے صرف ایک جوتا دیکھ کر دوسرا جوتا سارے گھر میں ڈھونڈتا پھرتا۔

مرزا قادیانی کا مرید یعقوب علی عرفانی قادیانی لکھتا ہے:

''سردی کا موسم تھا آپ نے چمڑے کے موزے پہنے ہوئے تھے رات کو سونے لگے تو پاؤں سے جوتا نکالا۔ ایک جوتا تو نکل گیا دوسرا پاؤں ہی میں رہا۔ اور اس جوتے سمیت ہی تھوڑا بہت حصہ رات کا جو سوتے تھے سوئے رہے اٹھے تو جوتے کی تلاش' اِدھر اُدھر دیکھا تو پتہ نہیں چلتا۔ ایک پاؤں میں موجود تھا اور یہ خیال بھی نہ آیا کہ پاؤں میں رہ گیا ہوگا۔ خادم نے کہا شائد کتا لے گیا ہوگا۔ اس خیال سے وہ ادھر ادھر دیکھنے بھالنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد اتفاقاً پاؤں پر ہاتھ لگا تو معلوم ہوا کہ اوہو! وہ تو پاؤں میں ہی پھنسا ہوا ہے۔ اور ہم خیال کرتے رہے کہ جراب ہی ہے۔ خیر خادم کو آواز دی جوتا مل گیا پاؤں ہی میں رہ گیا تھا''

(حیات النبی جلد ۱۔ ح ص ۱۹۱۔ مصنفہ شیخ یعقوب علی عرفانی قادیانی)

؎ الٹی سمجھ بھی خدا کسی کو نہ دے
گر دے زندگی تو ایسی بدادا نہ دے

☆☆☆☆

مرزا قادیانی کی غذا' مقدار اور طریقۂ طعام

(سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس سے ایک تجزیہ)

رہبر شریعت' سرور دو عالم' خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے زندگی کے تمام پہلوؤں اور گوشوں کو آراستہ اور شائستہ بنانے کے لیے بنی نوع کی مکمل راہنمائی فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے انسانیت کو تمیز وحسن' عالی ظرفی' لطافت احساس وحسن ذوق' وقار وشائستگی' خیر خواہی ونرم خوئی' استقلال و پامردی' فرض شناسی' تزئین معاشرت اور خوراک کھانے کے سلیقہ وتہذیب کی تعلیمات سے بھی تشنہ نہیں رکھا۔ آج غیر مسلم اہل دانش اور سکالرز بھی اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ صرف اسلامی تعلیمات ہی اپنے اندر جامعیت ومانعیت لئے ہوئے ہیں۔ اور فطرت کے عین مطابق ہیں۔

اسلام نے جہاں تک انسان کی خوراک کا انتخاب کیا اور اُسے اس کے کھانے کے آداب واطوار سے آشنا کیا ہے وہ اتنے صحت نواز اور دلکش ہیں کہ ان کی مثال دوسرے تمام مذاہب میں ملنا محال ہے۔ قادیانیوں کا معروف فزیشن ڈاکٹر لطیف احمد قریشی' ایف۔ آر۔ سی پی۔ ماہر امراض قلب اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے قادیانی رسالہ ماہنامہ ''انصار اللہ'' کے ایڈیٹر نصر اللہ خاں ناصر کو امراض قلب سے بچاؤ پر انٹرویو دیتے ہوئے کہتا ہے۔

''آج کل ہماری غذائیں صحت کے لئے مفید نہیں اور پھر ہمارے روزمرہ کے معمولات بھی امراض قلب کا باعث ہیں۔ اسکے علاوہ ہماری بعض عادتیں دل کی خون کی نالیوں کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ اور بعض قسم کی بیماریاں بھی ہیں جو کہ خون کی نالیوں کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ تو یہ چیزیں ہیں کہ ہم ان کے بداثرات سے بچیں تو (Stomic heart Diseases) معدے اور دل کی بیماریوں سے نجات مل جاتی ہے۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ قرآن وحدیث نے غذاء اور دیگر انسانی معمولات کے

متعلق جو ہدایات ہمیں دی ہیں۔ اگر ان پر عمل کیا جائے تو انسان نہایت صحت مند زندگی گزار سکتا ہے اور عوارض سے بچ سکتا ہے“۔

(ماہنامہ انصار اللہ، ستمبر ۲۰۰۰ء، ص ۳۷)

زیر نظر تحقیق میں ہم نے اسلام کی کھانے کے متعلق ہدایات کو جدید سائنس کی رو سے ثابت کیا ہے کہ وہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں اور ساتھ جھوٹے مذہب کے جھوٹے بانی مرزا قادیانی کے کھانے کیطور طریقوں کا جدید سائنس کی روشنی میں پوسٹ مارٹم کیا ہے کہ وہ کتنے صحت کش اور سنت رسول ﷺ کے خلاف تھے۔

اسلام میں سادہ غذا

تاجدار ختم نبوت ﷺ کی غذا مبارک سادہ ہوتی تھی۔ آپ ﷺ نے چٹ پٹی اور چٹخارے دار اشیاء سے مسلمان کو مجتنب رہنے کی تلقین کی ہے۔ کیونکہ یہ اشیاء صحت کے لئے مضر ہوتی ہیں۔ اور جو چیز صحت کے لیے نقصان دہ ہو وہ ایمان کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ قادیانیوں کو بھی یہ حقیقت تسلیم ہے، اُن کے روزنامہ اخبار ”الفضل ربوہ“ میں ہے کہ:

”مضر صحت چیزیں مضر ایمان ہیں“

(الفضل ۲۱ اکتوبر، ۲۰۰۲، ص ۴)

مرزا قادیانی کی چٹخارے دار کراری غذا

مرزا قادیانی چٹخارے دار کراری غذائیں بڑے ذوق وشوق سے کھاتا تھا۔ ملاحظہ ہو۔

- ”میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے“۔

(سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۱۸۱ از مرزا بشیر احمد قادیانی)

- ”مرغ کا گوشت ہر طرح کا آپ کھا لیتے تھے۔ سالن ہو یا بھنا ہوا، کباب ہو یا پلاؤ۔ مگر اکثر ایک ہی ران پر گزارہ کر لیتے تھے“۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۳۲، مرزا بشیر احمد قادیانی)

- ”گوشت کی خوب بھنی ہوئی بوٹیاں بھی مرغوب تھیں“۔ (سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۱۸۱)

چٹ پٹی کراری غذائیں اور جدید سائنس

ماہرین خوراک و غذائیات نے چٹ پٹی مصالحے دار کراری اشیاء کے استعمال سے جسم انسانی پر پڑنے والے نقصانات پر کافی تحقیقات کیں ہیں۔ جنہیں یہاں مختصر طور پر درج کیا جاتا ہے۔

راجسٹ بورن، کنیڈا کا مشہور ماہر غذا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ:

”سادہ اور تندرست کھانا تندرستی اور تازگی کا باعث ہے کیونکہ انسانی جسم کا نظام اس کھانے کے موافق ہے۔ جبکہ ایسا کھانا جس میں مرچ مصالحہ کی وجہ سے مصنوعی لذت اور لطافت پیدا کی ہوئی ہو وہ قطعی صحت کے لئے مفید نہیں۔

......ان غذاؤں کی وجہ سے السر (Ulcer) معدے کی تیزابیت (Acidity of stmack)، بدہضمی (Indigestion) اور بواسیر (Plies) پیدا ہو رہی ہیں“۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس، جلد اول، ص۲۲۲)

لی گراہم ایک مقبول ماہر نفسیات اور ماہر غذا ہے۔ وہ اپنی مقبول کتاب ”ہر دلعزیزی“ کے ص ۱۳۸ پر صحت مند رہنے کے لیے غذا کے متعلق دس اصول تحریر کرتا ہے، جس میں سے آٹھواں اُصول یہ ہے:

”اگر آپ کو کھانا بدمزہ معلوم ہو تو نہ کھایئے۔ مصالحہ دار چٹپٹا کھانا کھانے سے احتراز کیجئے“

اس کے علاوہ ماہر غذا ہرنام داس کویراج نے مصالحہ جات والی کراری غذاؤں سے بچنے کے متعلق لکھا ہے کہ مصالحہ جات سے بچنے والا ذہر سے محفوظ رہتا ہے۔ (غذا سے حسن صحت، ص۷۱)

مرض ذیابیطس میں شدید میٹھی اشیاء کا استعمال

مرزا قادیانی ذیابیطس (شوگر) کا مریض تھا (☆ حاشیہ) پرہیز کا تقاضا ہے کہ حالت ذیابیطس میں میٹھی اشیاء کا استعمال بند کر دیا جائے۔ لیکن اس کے برعکس مرزا قادیانی کے ہاتھ طرح طرح کی میٹھی اشیاء پر جھپٹتے، اُس کی زبان بار بار تقاضا کرتی، اُس کے پیٹ کی ”ھل من مزید“

(☆ حاشیہ) مرزا قادیانی اپنی بیماری زیابیطس کے متعلق تحریر کرتا ہے:

اور دوسری بیماری بدن کے نیچے کے حصہ میں ہے جو مجھے کثرت پیشاب کی مرض ہے جس کو زیابیطس کہتے ہیں اور معمولی طور پر مجھے ہر روز پیشاب کثرت سے آتا ہے اور اس سے ضعف بہت ہو جاتا ہے“۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص۲۰۱، منقول از اخبار پیغام صلح لاہور، جلد ۳۶، نمبر ۴۷ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۴۸ء)

کی پکار اُس کی حرص کو مزید تقویت بخشتی اور وہ مٹھائیوں، میٹھے بسکٹوں، میٹھے چاولوں، شیر مالوں اور فرنیوں سے منہ اور پیٹ کی طلب دور کرنے کی ناکام کوششیں کرتا رہتا۔ جس سے اُس کی شوگر کا پارہ مزید ہائی ہونے لگتا اور وہ مرزا سے انتقام لیتے ہوئے اُسے گھسیٹ گھسیٹ کر اُس کا انجر پنجر ہلا دیتی۔

مرزا قادیانی کو دراصل بچپن ہی سے شرینیوں، شکر اور فرنیوں سے اتنا عشق تھا کہ اس عشق کی پیاس بجھانے کے لیے وہ چوریاں کرتا، جھوٹ بولتا اور اپنے آڑے آنے والی ہر چیز کا صفایا کرتا جاتا۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا قادیانی کی بچپن میں کی گئی شکر کی چوری کا اعتراف یوں کرتا ہے:

''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا۔ تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ۔ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا۔ اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی بس پھر کیا تھا۔ میرا دم رُک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا''۔

(سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۲۴۴، مصنفہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

مرزا قادیانی نے جب بچپن کے دائرے سے نکل کر جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تو پیٹ کے اس ہمالیہ نے اُسے مزید اندھا کر دیا۔ پیٹ کی خواہشات اس کے گلے کا پھندا بن گئیں، اُس کا پیٹ اُسے ہر وقت انگلش کھانوں اور میٹھی اشیاء کے مطالبے کرتا رہتا۔ مرزا قادیانی پیٹ کی اس آگ کو بجھانے کے لیے جتنی بھاگ دوڑ اور کاوشیں کرتا وہ اتنی ہی کم ہوتیں اور آخر ایک وقت وہ بھی آ گیا کہ اُس کے پیٹ نے اُسے کہیں کا نہ چھوڑا اور اُس کا دم لیٹرین میں نکلوا کر ہی بس کیا۔

مرزا قادیانی نے حالت شوگر (ذیابطس) میں جن میٹھی اشیاء کا استعمال کثرت سے جاری رکھا اُن میں سے بعض کا ذکر یہاں بحوالہ کتب قادیان پیش کیا جاتا ہے۔

مٹھیائیوں کا سدا بہار استعمال

مرزا قادیانی کا صاحبزادہ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

''بازاری مٹھیائیوں سے بھی آپ کو کسی قسم کا پرہیز نہ تھا۔ نہ اس کی پرچول تھی کہ ہندو کی ساختہ ہے یا مسلمانوں کی لوگوں کی نذرانہ کے طور پر آوردہ مٹھائیوں میں سے بھی کھا لیتے تھے اور خود بھی

روپیہ دو روپیہ کی مٹھائی منگوا کر رکھتے تھے"۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۳۵)

ہندوؤں کی مٹھائیاں

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہندوؤں کے ہاں کا کھانا کھا بھی لیتے تھے اور اہل ہنود کا تحفہ از قسم شرینی وغیرہ بھی قبول فرما لیتے تھے اور کھاتے بھی تھے۔ اسی طرح بازار سے ہندو حلوائی کی دکان سے بھی اشیائے خوردنی منگواتے تھے۔ ایسی اشیاء اکثر نقد کی بجائے ٹوبنو کے ذریعے سے آتی تھیں۔ یعنی ایسے رقعہ کے ذریعے جس پر چیز کا نام اور وزن اور تاریخ اور دستخط ہوتے تھے۔ مہینہ کے بعد دکاندار ٹوبنو بھیج دیتا اور حساب کا پرچہ ساتھ بھیجتا۔ اس کو چیک کرکے آپ حساب ادا کر دیا کرتے تھے"۔

(سیرت المہدی، حصہ سوم، ص ۲۷۷۔۲۷۸، از مرزا بشیر احمد قادیانی)

شرینی سے پیار

"آپ (مرزا قادیانی) کو شرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اس جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے"۔

(مرزا صاحب کے حالات، مرتبہ معراج الدین عمر قادیانی تتمہ براہین احمدیہ، جلد اول، ص ۶۷)

(پیٹ کی خواہشات نے مرزا قادیانی کی اتنی مت ماردی تھی کہ اکثر لوگوں سے سنا گیا کہ مرزا بعض اوقات گڑ سے استنجا کر لیتا تھا اور مٹی کے ڈھیلے منہ میں ڈال لیتا تھا۔ (ناقل)

فیرینی، میٹھے چاول

"عمدہ کھانے یعنی کباب، مرغ پلاؤ یا انڈے اور اسی طرح فیرینی چاول وغیرہ تب ہی آپ کہہ کر پکوایا کرتے تھے"۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۳۳، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

(یعنی کھانوں سے پکا اور سچا عشق کرتا تھا۔ ناقل)

''میٹھے چاول، گڑ یا قند سیاہ میں پکے ہوئے پسند فرماتے تھے ابتداء میں چائے میں دیسی شکر (جو گڑ کی طرح ہوتی ہے) ہی ڈال کر استعمال فرماتے تھے''۔

(سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۱۸۲)

''اور میٹھے چاول تو خود کہہ کر پکوالیا کرتے تھے مگر گڑ کے اور وہی آپ کو پسند تھے''۔ (سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۳۲)

ولایتی بسکٹ

''ڈبل روٹی چائے کے ساتھ یا بسکٹ اور بکرم بھی استعمال فرمالیا کرتے تھے''۔ (سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۳۲، از مرزا بشیر احمد قادیانی)

ولایتی (میٹھے) بسکٹوں کو بھی جائز فرماتے تھے۔ اس لیے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس میں چربی ہے کیونکہ بنانے والے کا اعادہ تو ممکن ہے پھر ہم ناحق بدگمانی اور شکوک میں کیوں پڑیں''۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۳۲)

(ولایتی جھوٹے نبی کی پسند ولایتی بسکٹ نہیں ہوں گے تو اور کیا ہوگا۔ ناقل)

میٹھی روٹی

''حضرت صاحب کو میٹھی روٹی پسند تھی''۔

(سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۲۴۴)

(لیکن اتنا میٹھا کھانے کے باوجود بھی زبان ہمیشہ کڑوی اور تلخ ہی رہی۔ ناقل)

شیرمال

''علاوہ ان روٹیوں کے آپ شیرمال کو بھی پسند فرماتے تھے''۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۳۲، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

بلی کو چھچھڑوں کے خواب:

مرزا قادیانی کی میٹھی اشیاء سے چاہت اور رغبت مندرجہ بالا حوالہ جات سے خوب معلوم ہو رہی ہے۔ ماہرین نفسیات کے مطابق جسے جس چیز سے محبت یا چاہت ہوتی ہے وہ اُس کے دماغ پر

اس قدر چھا جاتی ہے کہ رات کو خوابوں میں بھی اُس سے ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ یہی حال مرزائے قادیان کا تھا۔ اُسے خوابوں میں بھی طرح طرح کے کھانوں خصوصاً میٹھی اشیاء کا دیدار ہوتا رہتا۔ مرزا قادیانی کے خودساختہ الہامات ووحی کے مجموعے تذکرہ میں لکھا ہے:

''(مرزاا قادیانی) نے فرمایا'

ایک خوان میرے آگے پیش ہوا ہے اس میں فالودہ معلوم ہوتا ہے اور کچھ فیرنی بھی رکابیوں میں ہے۔ میں نے کہا کہ چمچہ لاؤ تو کسی نے کہا کہ ہر ایک کھانا عمدہ نہیں ہوتا سوائے فیرنی اور فالودہ کے''۔

(تذکرہ' ص ۴۸۲)

''آپ نے ایک بار خواب میں نہایت خوش نما برفی ایک ڈبہ میں دیکھی''۔

(مکاشفات' ۳۷)

''ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) نے فرمایا'' اس مینار کے سامنے دو فرشتے میرے سامنے آئے جن کے پاس دو شیریں روٹیاں تھیں اور وہ روٹیاں انہوں نے مجھے دیں اور کہا کہ ایک تمہارے لئے اور دوسری تمہارے مریدوں کے لئے ہے''۔

(سیرت المہدی' حصہ سوم' ص ۲۶۳' از مرزا بشیر احمد قادیانی)

شدید میٹھی اشیاء کا دماغی اور مزاجی کیفیت پر منفی اثر

شوگر کا مریض مرزا قادیانی ان میٹھی اشیاء کا استعمال کثرت سے کر کے اپنے پیٹ سے تو وفا کی ہر طرح کی کوششیں کرتا رہا لیکن اپنی صحت اور عزت کا کس قدر جنازہ نکالتا رہا آیئے جدید سائنسی ریسرچ سے معلوم کرتے ہیں:

جدید سائنس کے مطابق:

''دماغی صحت اور مزاجی کیفیت پر منفی اثر ڈالنے والی غذاؤں میں مٹھائی' میٹھے بسکٹ' کوفی اور چپس سرفہرست ہیں۔ جو لوگ ان شیاء کو موڈ ٹھیک کرنے اور اضمحلال دور کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں وہ در حقیقت اپنا موڈ اور بگاڑ لیتے ہیں۔

برطانیہ میں ذہنی صحت سے متعلق ایک ادارے ''مائنڈ'' کے زیر اہتمام ساڑھے پانچ سوافراد کی غذا کا مشاہدہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ چوکلیٹ اور مٹھائی سے مزاجی کیفیت عارضی طور پر تو ٹھیک ہو جاتی ہے، لیکن کچھ دیر بعد ان اشیاء کا منفی اثر شروع ہو جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق مزاجی کیفیت پر سب سے اچھا اثر ڈالنے والی غذا کیلا اور ٹیونا جیسی روغنی مچھلی، کدو، سورج مکھی کے بیج اور پھل اور جئی ہیں۔

ہم جو کچھ کھاتے ہیں اس کا نہ صرف ہمارے جسم پر اثر پڑتا ہے بلکہ اس سے ہماری ذہنی اور جذباتی کیفیت بھی متاثر ہوتی ہے''۔

(ہمدرد صحت، جولائی ۲۰۰۱ء، ص ۶۲)

جرائم میں اضافہ

کیا جرائم کا غذائی عادات سے بھی تعلق ہوتا ہے؟

مغرب کے لیے یہ یقیناً ایک نیا پہلو ہے اور اب اس پر وہاں سنجیدگی سے غور وخوض بھی ہونے لگا ہے۔ کیلی فورنیا یونیورسٹی (اسٹیلیس لاس) کے سماجیات کے ایسوسی ایٹ پروفیسر اور جرائم کے مطالعے کے ڈاکٹر اسٹیفن شونکتھیلر نے اس پہلو کا بڑی تفصیل سے جائزہ لے کر گویا تحقیق کا ایک نیا باب کھولا ہے۔ متعدد مطالعات کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ غذا اور جرائم کا بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے دیگر محققین کے ساتھ مل کر جو وسیع مطالعہ کیا ہے اس سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ امریکی نوجوانوں کی غذائی عادات ان میں سماج دشمن سرگرمیوں کو جنم دے رہی ہیں۔ اس سلسلے میں نوجوانوں میں شکر کے زیادہ استعمال کے علاوہ غذاؤں میں شامل کیے جانے والے رنگ اور انھیں محفوظ اور ذائقہ دار بنانے والے مختلف کیمیائی اجزاء کی شمولیت انھیں جرائم پر اکسا رہی ہے۔

ان کی مطالعاتی ٹیم نے اپنے کام کا آغاز ورجینیا کے بچہ جیل میں بند ۲۷۶ بچوں کی غذاؤں میں شکر کم کرنے اور تازہ سبزیاں اور ریشے کی مقدار بڑھانے اور انھیں مختلف کیمیکلز ملی غذاؤں سے دور رکھنے کا مشورہ دیا۔ اس تبدیلی کے بڑے مثبت نتائج سامنے آئے۔ ان مجرم بچوں کے رویوں میں نمایاں تبدیلی آئی اور ان کی خراب عادات میں ۴۸ فی صد کمی ریکارڈ کی گئی۔ مار دھاڑ، دھمکی، حکم عدولی اور بیش فعالی (HAIPER ACTIVETY) (ہائپر ایکٹی ویٹی) کے واقعات میں نمایاں کمی ہوگئی۔

اسی قسم کے تجربات امریکا کے مختلف بچہ جیلوں میں بند آٹھ ہزار نوجوانوں پر بھی کیے گئے۔ ان سے جرائم کی شرح میں ۴۷ فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ اس کے ساتھ ان بچوں کی نفسیاتی جانچ پڑتال سے بھی ان کی عادات اور رویوں میں نمایاں بہتری دیکھی گئی۔

......اب ماہرین یہ بات پوری شدت کے ساتھ محسوس کررہے ہیں کہ (مرزا قادیانی کی طرح۔ ناقل) امریکی غذا افراد تفریط کا شکار ہے۔ امریکی یقیناً بعض غذائی اجزا ضرورت سے زیادہ کھارہے ہیں اور بعض اہم اجزاء کی ان کی غذا میں بڑی قلت ہے۔ بعض نوجوانوں کی غذا میں حراروں کی کمی ہوتی ہے اور بعض ضرورت سے زیادہ حرارے استعمال کرتے ہیں اس سلسلے میں یہ بات تسلیم کی جارہی ہے کہ امریکی اپنی غذا میں شکر بہت استعمال کررہے ہیں۔ بعض لوگ ۶۰ فیصد غذائی حرارے صرف شکر سے حاصل کرتے ہیں جب کہ انھیں ۳ فیصد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ پھر شکر میں صرف حرارے ہوتے ہیں کسی قسم کے حیاتین اور معدنی نمک، ریشہ وغیرہ بالکل نہیں ہوتا اس کے علاوہ شکر جسم کو اہم غذائی اجزاء سے محروم بھی کردیتی ہے۔ مثلاً حیاتین ب ۶ کا دشمن سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ شکر فولک ایسڈ، میگ نیزئیم اور جست کی دشمن بھی ہوتی ہے۔ (ہمدرد صحت، فروری ۲۰۰۱ء)

زیادہ چینی سے حیوانی جذبہ کی زیادتی

ڈاکٹر آر۔ اے امتیاز اپنی تصنیف ''صحت اور ہومیو پیتھی ص ۱۰۱ پر تحریر کرتے ہیں:

''نمک اور چینی کا انسانی صحت اور انسانیت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔

پیراسائیکالوجی والے کہتے ہیں کہ زیادہ چینی سے انسان میں حیوانی جذبہ زیادہ ہوجاتا ہے اور یہی چیز ہومیو پیتھی بھی ثابت کرتی ہے کہ سورا کے مریض میٹھی چیز کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ سورا کا انسانیت کے ساتھ کیا تعلق ہے یہ تو ہر ہومیو پیتھی جانتا ہے''۔

مرزا قادیانی ایک بھیانک مجرم اسلام

شیرینی کے متعلق یہ تحقیقات شوگر کے مریض مرزا قادیانی کو ایک حیوان صفت مجرم ثابت کررہی ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اہل یورپ کے چینی اور میٹھی اشیاء کے کثرت استعمال پر کیے گئے ان تجربات ومشاہدات (زیادہ میٹھی چیزوں کے استعمال سے انسان حیوان صفت مجرم بن جاتا ہے) میں

کہاں تک سچائی ہے۔

اسلام اور قادیانیت کے مطالعے سے یہ بات نصف النہار کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اہل یورپ کی یہ تحقیقات اسلام کے اس اصول صحت کہ ''بسیار خوری سے پرہیز اور پرہیز علاج سے بہتر ہے''۔ کی تائید کیے ہوئے ہیں اور درست ہیں۔

مرزا قادیانی نے شوگر کا مریض ہونے کے باوجود اپنی تمام عمر شیریں اشیاء کا استعمال کثرت سے کیا یہی وجہ تھی کہ وہ سائنسی تحقیق کے مطابق ایک حیوان صفت مجرم بن گیا۔ اُس کے جرائم اپنے اندر بحر بیکراں کی وسعت لیے ہوئے ہیں۔ اس کے جرائم کی گنتی اتنی ہے جتنی صحرائے بے پایاں میں ریت کے ذروں کی ہوتی ہے۔ یہاں اُس کے بڑے بڑے جرموں میں سے صرف چند ایک جرائم بحوالہ کتب قادیان تحریر کیے جاتے ہیں، جنہیں پڑھ کر ہر باغیرت عاشق رسول کی جبین یقیناً عرق آلود ہو جاتی ہے۔ اور وہ غم وغصے سے پارہ بن جاتا ہے۔

جرم ۱: گستاخی خدا

مرزا قادیانی کا مرید قاضی یار محمد قادیانی لکھتا ہے:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے'' (معاذ اللہ)

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی)

جرم ۲: گستاخی رسول ﷺ

''نبی ﷺ سے دین کی تکمیل اشاعت نہ ہو سکی۔ میں نے پوری کی ہے''۔ (معاذ اللہ)

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ، ص ۱۶۵، مصنفہ مرزا قادیانی)

جرم ۳: گستاخی انبیائے کرامؑ

''آنچہ دادست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم

ترجمہ: خدا نے جو پیالے ہر نبی کو دیئے ہیں، ان تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے دیا ہے۔ میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہوگیا، ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے"۔ (نعوذ باللہ)

(نزول المسیح، ص ۱۰۰، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸، ص ۴۷۷، ۴۷۸، از مرزا قادیانی)

جرم ۴: گستاخیِ قرآن

"قرآن خدا کی کتاب اور میرے (مرزا) منہ کی باتیں ہیں"۔

(استغفر اللہ) (تذکرہ ص ۱۰۲، ۱۰۳)

جرم ۵: گستاخیِ حدیث

"جو حدیث میرے خلاف ہے وہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دو"۔

(نعوذ باللہ) اعجاز احمدی، ص ۳۰، مصنفہ مرزا قادیانی)

جرم ۶: گستاخیِ صحابہؓ

"بعض نادان صحابہ جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا"۔

(نعوذ باللہ) ضمیمہ نصرت الحق، ص ۱۲۰، مصنفہ مرزا قادیانی)

جرم ۷: گستاخیِ ابوبکرؓ و عمرؓ

"ابوبکر و عمر کیا تھے وہ حضرت مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے"۔ (معاذ اللہ)

(ماہنامہ المہدی بابت جنوری فروری ۱۹۱۵ء، ۲، ۳ صفحہ ۵۷ احمدیہ انجمن اشاعت لاہور)

جرم ۸: گستاخیِ شیر خداؓ

"پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو اور ایک علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود

ہے۔ اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علیؓ) کو تلاش کرتے ہو"۔ (معاذ اللہ)

(ملفوظات احمدیہ، ص ۱۳۱ جلد اول)

جرم ۹: گستاخیِ امام حسینؓ

"کربلا میرے روز کی سیر گاہ ہے۔ حسین جیسے سینکڑوں میرے گریبان میں ہیں"۔

(نعوذ باللہ)(نزول المسیح، ص ۹۹، مصنفہ مرزا قادیانی)

جرم ۱۰: گستاخیِ اُمت مسلمہ

"جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں"۔

(انوار اسلام، ص ۳۰، روحانی خزائن، جلد ۹، ص ۱۳۱، از مرزا قادیانی)

ان گستاخانہ عبارات میں مرزا قادیانی نے اپنے غلیظ قلم کے ساتھ جس بے باکی سے خداتعالیٰ، کتاب اللہ اور اس کے مقربوں کی توہین کا ارتکاب کیا ہے، اس کی مثال پوری تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی۔ مرزا قادیانی کی یہ بکواسات آج بھی چھپ رہی ہیں۔ اور ان کا جواب روز محشر ہم سب کو دینا ہوگا۔ کہ تمہارے ہوتے ہوئے خداتعالیٰ کو برا بھلا کہا گیا، حضور رحمت عالمیان ﷺ کی گستاخی کی گئی، انبیائے علیہم السلام پر زبان درازی کی گئی، کتاب وسنت پر توہین آمیز الفاظ استعمال کیے گئے، شمع ناموس رسالت کے پروانوں خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین پر پھبتیاں کسی گئیں کسی تم نے کیا کیا؟ تمہارے قلب وجگر کس قدر شق ہوئے؟ تمہاری آنکھوں میں کتنی سرخ ڈوریاں اتریں؟ خدا نے تمہیں ہاتھوں سے نوازا تھا ان ہاتھوں سے کس گستاخ کا منہ توڑا۔ تمہیں عمدہ ذہن عنایت کیا گیا تھا، اس ذہن سے کتنے کفریہ منصوبے ناکامی کی بھینٹ چڑھائے۔ تم کو علم کی شمع سے روشن کیا گیا تھا، اس روشنی سے کتنی ارتدادی اندھیر نگریوں کو ضوفشاں کیا۔ تمہیں دولت کی نعمت سے سرفراز کیا گیا تھا، اس نعمت سے کتنے مرتدوں کی زندگانیوں کو عبرت کی زنجیروں میں جکڑا۔ تم کو ٹانگوں جیسی سہولت سے آراستہ کیا گیا تھا، ان کو خاطر میں لاتے ہوئے کتنے زندیقوں کی سرکوبی کی۔ لیکن اُس وقت جب تمام رشتے ناطے کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ جائیں گے، ہمارے اپنے ہمارا ساتھ دینے سے انکار کر دیں گے،

بھوک اور پیاس کا قحط پڑے گا زبان سوکھ کر کانٹا بن جائے گی' انسان اپنی کوہنیوں تک اپنا گوشت کھاجائے گا۔ سورج سوانیزے پر آجائے گا۔ اور پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا تو ایسی حالت میں ہمارے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہ ہوگا' ہماری زبان قبرستان کی خاموشی کا روپ دھار لے گی' اور ہم پر خدا تعالیٰ کا عذاب مسلط کر دیا جائے گا جس سے ہماری مبہوت شکلیں مسخ کر کے ہمیں آتش جہنم کی طرف سدھار دیا جائے گا۔

خدارا! اب بھی موقع ہے' ابھی جسد و روح کا ناطہ نہیں ٹوٹا ابھی زندگی کی آبشار گر رہی ہے۔ گستاخوں کی سرکوبی کر لے۔ ختم نبوت کے باغیوں کے خلاف محاذ آراء ہو کر سنت صدیقؓ زندہ کر دے اور شفاعت رسول اللہ ﷺ کا حقدار بن جا جنت تیری منتظر ہے۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

☆☆☆☆

مرزا قادیانی کا بوتلوں سے عشق اور جدید سائنس

مرزا قادیانی کھانوں کا بہت بڑا حریص تھا اُس کے پیٹ کی آگ اُسے حلال وحرام اور مضر صحت اشیاء کے استعمال کی تمیز سے روکے ہوئے تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ آتش شکم کو بجھانے کے لیے سوڈا لیمونڈ جیسی مضر رساں بوتلیں کثیر تعداد میں استعمال کرتا تھا۔ عبدالقادر قادیانی اور مرزا بشیر احمد قادیانی کا کہنا ہے:

''زمانہ موجودہ کے ایجادات مثلاً برف اور سوڈا لیمونڈ جنجر وغیرہ بھی گرمی کے دنوں میں پی لیا کرتے تھے بلکہ شدت گرمی میں برف بھی امرتسر' لاہور سے خود منگوالیا کرتے تھے''۔

(حیات طیبہ' ص ۴۸۳' از عبدالقادر قادیانی وسیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۴' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

اس کے علاوہ سیرت المہدی حصہ دوم' ص ۱۳۷ پر یہ بھی لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کوکا۔ کولا بھی استعمال کیا کرتا تھا۔

سوڈا لیمونڈ اور کوکا۔ کولا کے نقصانات

قادیانیوں کے روزنامہ اخبار ''الفضل ربوہ'' میں ہے کہ:

''مضر صحت چیزیں مضر ایمان ہیں''۔

(الفضل ۲۱ اکتوبر ۲۰۰۲ء' ص ۴)

آیئے جدید سائنسی تحقیق سے معلوم کرتے ہیں کہ کوکا۔ کولا کے مرکبات اور سوڈا لیمونڈ کی بوتلیں صحت وتندرستی کے لیے کتنی مضر ہیں جس سے نہ صرف مرزا قادیانی کی کذبیت سے مزید پردہ اٹھے گا بلکہ یہ حقیقت بھی افشاں ہو جائے گی۔ کہ قادیانیوں کا مرزے کو خاندانی طبیب اور نبی اللہ مان کر اُس کی اتباع کرنا کتنی بڑی بیوقوفی ہے۔

کوکا۔ کولا کا تعارف

لفظ کوکا کولا جیسا کہ ظاہر ہے دو الفاظ کوکا اور کولا سے مل کر بنا ہے دیکھنا یہ ہے کہ کوکا ہے کیا چیز؟ تو طبی اصطلاح میں کوکا کی تشریح یوں کی جاتی ہے:

''ایک جھاڑی: امریکہ کے اینڈیز پہاڑوں میں اگنے والی کوکا نامی ایک جھاڑی' جواب کئی دوسرے مقامات پر بھی کاشت کی جاتی ہے اس کی خشک پتیاں تقویت اور سکون کے لیے چبائی جاتی ہیں اور ان سے کوکین اور دیگر القائی دوائیں بنتی ہیں۔ کوکین ایک تلخ قلمی القلی ہوتی ہے جو کوکا کی پتیوں سے حاصل کی جاتی ہے اور طب میں بے حس کر دینے یا مخدر دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہے جبکہ ''کوکا'' ایک ایسا کاربونی مشروب ہے جو مختلف شیریں اجزاء خوشبودار اشیاء تیزابوں اور کوکا درخت کے بیجوں کے ست نیز کوکا پودے کی پتیوں سے بنایا جاتا ہے''۔

مندرجہ بالا تشریح سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ''کوکا' کولا'' قطع نظر دوسرے کیمیائی عناصر کے ایک نشہ آور یا بے حس کرنے والے مشروب کا نام ہے جسے پی کر انسان مستی و سرشاری کی کیفیت میں کچھ دیر کے لئے کھو جاتا ہے۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اس قسم کا مسکن یا نشہ آور مشروب معدے اور اعصاب کے لئے فائدہ مند ثابت ہو''۔

(ماہنامہ تکبیر ٹائمز' جولائی ۲۰۰۱ء' ص ۱۰)

ہڈیوں میں فیکچر کا خطرہ

شکاگو (A.F.P.) سوڈا (لیمونڈ) یا کولا مشروبات پینے والی کم عمر لڑکیوں میں ہڈیوں کے فیکچر کا خطرہ تین گناہ زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بات بوسٹن میں چا سو کم عمر لڑکیوں پر تحقیق کے بعد بتائی گئی لڑکیاں دودھ کی جگہ سوڈا (لیمونڈ) وغیرہ پیا کرتی ہیں جس سے ہڈیوں کی نشوونما کیلئے مناسب مقدار میں کیلشیم نہیں ملتا۔

(بحوالہ جنگ ۱۶ جون ۲۰۰۰ء)

معدے اور دانتوں کی تباہی

ڈاکٹر آر۔ اے امتیاز صاحب لکھتے ہیں کہ:

”کیفین کی بہت مناسب مقدار بھی معدے میں تیزابی مادے پیدا کرتی ہے پھر جلد ہی یہ مادے معدے میں زخم کا باعث بنتے ہیں۔

امریکہ میں ایک ڈاکٹر کے پاس ایک عورت السر معدہ کے علاج کے لیے آئی تو ڈاکٹر نے پوچھا کہ آپ کولا والے مشروبات کتنے استعمال کرتی ہیں؟ کہنے لگی کہ بہت زیادہ استعمال کرتی ہوں۔ ڈاکٹر نے کپ میں تھوڑا سا کوک ڈالا اور ایک پرانا دانت لے کر اس میں ڈالا' دس منٹ بعد دانت اوپر سے کھایا جا چکا تھا حالانکہ دانت کی اوپر کی سطح بہت سخت ہوتی ہے۔ اس نے عورت سے کہا کہ اتنی سخت ہڈی کو یہ مشروب کھا گیا ہے معدہ اس سے کیونکر محفوظ رہ سکتا ہے لہٰذا دائمی تندرستی کے لیے سادہ اور قدرتی غذائیں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہیں“۔ (صحت اور ہومیوپیتھی' ص ۳۷' از ڈاکٹر آر۔ اے امتیاز)

ذہنی سکون غارت

اسی کتاب کے ص ۱۲۳ اپر ڈاکٹر صاحب مزید لکھتے ہیں کہ:

”کولا (سوڈا لیمونڈ)' چاکلیٹ اور ان سے تیار ہونے والی چیزوں میں جو فرحت بخش چیز شامل ہے وہ ہے کیفین۔ کیفین کے بارے میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ الکوحل کی طرح نشہ تو نہیں لاتی مگر اس کے مسلسل استعمال سے لوگ اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔ یہ اعصاب کو سکون دیتی ہے اور جسم میں چستی پیدا کرتی ہے جس سے تھکاوٹ کا احساس نہیں رہتا پھر خیالات کی آمد میں تیزی سے اضافہ کرتی ہے اور کبھی تو اس حد تک خیالات کی بھرمار کرتی ہے کہ انسان کا ذہنی سکون ہی غائب ہو جاتا ہے۔

جس تھکاوٹ کو دور کرنے کے لیے ان مشروبات کا سہارا لیا جاتا ہے وہ تھکاوٹ جسم کا ایک واضح اشارہ ہے کہ اب مجھے آرام کی ضرورت ہے محرک اشیاء کے استعمال سے تھکاوٹ تو ختم نہیں ہوگی۔ صرف تھکاوٹ کا احساس تھوڑی دیر کے لیے جاتا رہے گا۔ کیفین کی مناسب مقدار بھی معدے میں تیزابی مادے پیدا کرتی ہے پھر جلد ہی یہ مادے معدے میں زخم کا باعث بنتے ہیں“۔

غذائی ہاضمہ کی موزنی (RHYTHM) میں خرابی

ہر چند کہ کولا مشروبات (کوکا کولا۔ سوڈا لیمونڈ وغیرہ) بنانے والے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان میں حیاتین ج شامل کر دی گئی ہے' مگر یہ مشروبات اکثر مغذیات (حیاتین و معدنیات) سے خالی ہوتے

ہیں جن کی حراروں کے صحیح استعمال کے لیے جسم کو نہایت ضرورت ہے۔ دراصل ان مصنوعی مشروبات کا قدرتی مشروبات سے کوئی مقابلہ نہیں جن میں حیاتین ج کے علاوہ حیاتین الف، حیاتین ب، مرکب کے مختلف اجزا اور پوٹاشیم، میگ نیزئیم وغیرہ ہوتے ہیں۔ جو ''کولا مشروبات'' میں نہیں ہوتے۔ جو افراد یہ مشروبات پیتے ہیں وہ دودھ اور پھلوں کے رس بھی کم استعمال کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ کولا مشروبات کھانوں کے درمیانی اوقات میں لیے جاتے ہیں جن سے غذائی ہاضمہ کی موزونی (RHYTHM) خراب ہوتی ہے۔ جو فطری قوانین کی بنیاد ہے'' (ہمدرد صحت، اپریل ۲۰۰۰ء، ص ۵۵)

عورتوں کو اسقاط حمل کا خطرہ

امریکا میں ہونے والے ایک وسیع طبی مطالعے نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ دوران حمل اعتدال کے ساتھ تمباکو نوشی کرنے والی خواتین کے لیے اسقاط حمل کا خطرہ ۸۸ فی صد بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح کو کین استعمال کرنے سے اسقاط کے خطرے میں ۴۰ فیصد اضافہ ہو جاتا ہے۔ واضح رہے کہ کولا مشروبات (کوکا، کولا، سوڈا لیمونڈ) میں کوکین شامل رہتی ہے تحقیق کے مطابق دراصل تمباکو اور کوکین کے استعمال سے رحم کو خون کی فراہمی میں کمی آ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ دونوں نشے صحت کے لیے بھی کئی اعتبار سے مضر ثابت ہوتے ہیں۔ (ہمدرد صحت، دسمبر ۱۹۹۹ء، ص ۱۱)

مندرجہ بالا تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی کہ کوکا کولا اور سوڈا لیمونڈ کے استعمال سے انسانی صحت اس قدر متاثر ہوتی ہے کہ مختلف عوارضات انسان کو اپنی زد میں لے لیتے ہیں۔ جن میں سے اہم امراض

معدے کی تباہی
دانتوں کی بربادی
عورتوں میں ہڈیوں کے فیکچر کے خطرے کی زیادتی
اور اسقاط حمل کے خطرات ہیں

اس سے یہ واضح ہو گیا کہ مرزا قادیانی کی شخصیت بالکل قابل اعتماد نہیں۔ وہ اس طرح کہ انسانی صحت کے لیے نہایت مضر واثر سوڈا لیمونڈ اور کوکا کولا کے استعمال کرنے سے مرزا قادیانی خود بھی دانتوں اور معدے کی تباہی کا شکار ہو گیا تھا۔ اب قادیانیوں کو جان لینا چاہیے کہ جو شخص خود اس بات سے آگاہ نہیں کہ کونسی چیز صحت کے لیے کس قدر مضر یا فائدہ مند ہے وہ طبیب تو کہلا نہیں سکتا چہ جائے کہ وہ اُسے نبی مانیں۔

☆☆☆☆

قادیانی اخبار ''الفضل'' کی خوراک مرزا پر تنقید

قادیانیوں کے روزنامہ اخبار ''الفضل ربوہ'' نے ۱۲ ستمبر ۲۰۰۱ء کے شمارے میں پراٹھے کے استعمال پر تنقید کرتے ہوئے لکھا:

''پراٹھا صحت کے لئے سخت مضر ہے:

ان غذاؤں کے شوقین حضرات کو پڑھ کر کچھ افسوس ہوگا کہ یہ غذائیں انسانی صحت کے منافی ہیں۔ ان اشیاء کو گھی یا تیل میں تلا جاتا ہے اس تلنے سے ان اشیاء پر چکنائی کا ایک غلاف چڑھ جاتا ہے۔ جس سے یہ اشیاء بڑی ثقیل اور دیر ہضم ہو جاتی ہیں جب یہ اشیاء معدہ میں جاتی ہیں تو معدہ کو ان اشیاء کے ساتھ چکنائی کو بھی ہضم کرنا پڑتا ہے۔ بالعموم لوگوں کے معدے پہلے ہی کمزور ہوتے ہیں اور پراٹھا وغیرہ ثقیل اشیاء کے استعمال سے معدہ کے فعل میں مزید خرابی پیدا ہوتی ہے جب غذا ہضم نہیں ہوتی تو بدن کمزور ہو جاتا ہے۔ کمزوری کو دور کرنے کے لئے مقوی غذاؤں کا استعمال ضروری ہے۔

چنانچہ پراٹھا پر زور دیا جاتا ہے۔ اس طرح معدہ کی خرابی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ بعض حضرات اس حقیقت کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ بدن کو طاقت مہیا کرنے کیلئے غذا کا جزو بدن بننا ضروری ہے۔ اگر معدہ کا فعل درست ہو تو معمولی غذا بھی جسم کے لئے مقوی ہوگی۔ معدہ کا فعل درست نہیں ہوگا تو پراٹھا اور دیگر مقوی غذائیں بھی بیکار ہونگی۔ بلکہ معدہ پر بوجھ ہوں گی...... پراٹھا غذائی اجزاء سے بھرپور نہیں ہے اس میں فقط چکنائی اور نشاستہ دار اجزاء ہیں۔ یہ لحمی اجزاء پروٹین حیاتین اور معدنی نمکیات سے محروم ہے۔ اس طرح انسانی بدن کے لیے مکمل غذا نہیں ہے مگر بالعموم پراٹھا کھانے والے کا ذہن یہی ہوتا ہے کہ وہ ایک مفید غذا استعمال کر رہا ہے اسے کسی اور غذا کی ضرورت نہیں ہے اس طرح پراٹھا کا شائق جہاں غذائی کمی کا شکار ہوتا ہے وہاں معدے کو بھی کمزور کر لیتا ہے''۔

اسی طرح پراٹھے کو نقصان دہ قرار دیتے ہوئے قادیانیوں کی عورتوں کے رسالے ''ماہنامہ مصباح'' میں یہ بات چھپی کہ:

''پوریاں، پراٹھا اور زیادہ مکھن لگا کر ڈبل روٹی کھانے کو صحت بخش ناشتہ نہیں کہا جاسکتا''۔

(ماہنامہ مصباح، جولائی ۲۰۰۰ء، ص ۲۷)

قادیانیوں کے اخبار ''الفضل'' اور ان کی عورتوں کے رسالے ''ماہنامہ مصباح'' کی ان مذکورہ تحریرات کا ایک ایک لفظ نہ صرف مرزا قادیانی کی پیروی کی موت ہے بلکہ قادیانیت پر گرزِ محمود کا کام دے رہا ہے اور یہ بتا رہا ہے کہ مرزا قادیانی ایک غیر طبیب، کم علم، جاہل اور بد پرہیز شخص تھا جس کے پیچھے چلنا صحت کو قتل کرنا ہے۔ وہ ایسے کہ پراٹھا مرزا قادیانی کی پسندیدہ خوراک تھی۔ وہ پراٹھے کا بڑا شائق اور دلدادا تھا۔ مرزا بشیر احمد قادیانی اور عبدالقادر قادیانی لکھتے ہیں کہ:

''رمضان کی سحری کے لیے آپ (مرزا قادیانی) کے لیے سالن یا مرغی کی ران اور فرنی عام طور پر ہوا کرتے تھے اور سادہ روٹی کی بجائے ایک پراٹھا ہوا کرتا تھا''۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۲۶ از مرزا بشیر احمد قادیانی وحیات طیبہ، ص ۴۸۵ از عبدالقادر قادیانی)

؎ الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اب میں قادیانیوں پر چھوڑتا ہوں کہ وہ ان حقائق کا مطالعہ کرنے کے بعد مرزا قادیانی کی پراٹھے کھانے کی ضرر رساں پیروی پر لعنت بھیجتے ہوئے اُس سے عقیدت کے تمام رشتے توڑتے ہیں یا پھر اپنے اخبار ''الفضل'' اور رسالے ''مصباح'' میں رقم کردہ پراٹھے کے نقصانات پر ان سائنسی تحقیقات کو جھوٹا اور غلط قرار دیتے ہیں۔

☆☆☆☆

مرزا قادیانی کے وقتِ طعام پر اسلام وسائنس کی ضرب کاریاں

کھانے میں وقت کی اہمیت

خدائے رب العالمین کی عنایات بے پایاں میں سے ایک نہایت بیش بہا عنایت اور نعمت وقت ہے خدا تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے' ارشاد ہوتا ہے:

"لکل امة اجل"

(سورۃ یونس: ۱۰ آیت ۴۹)

"یعنی ہر گروہ کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔" اس لیے وقت کے بغیر نہ ہی کوئی کام ٹھیک ہوتا ہے اور نہ ہی جچتا ہے۔

اگر آپ ان گنت سیاروں کی حرکت و جمود' گردش لیل ونہار' شب وروز کی تبدیلی اور موسموں کے تغیر پر ہی غور کریں تو معلوم ہوگا کہ یہ سب اپنے اپنے مقررہ وقت پر ہی کام کرتے ہیں اور بالفرض اگر ان سے وقت چھین کر انہیں بے وقت کر دیا جائے تو یقیناً ارض وسماء کی ہر چیز تباہی و بربادی کی بھینٹ چڑھ جائے گی۔

وقت کی جو اہمیت زندگی کے باقی کاموں میں ہے وہی اہمیت کھانے پینے میں ہے۔ کھانے پینے کے اوقات اور صحت کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ حلال اور غیر مضر صحت کھانا دستیاب ہوتے ہوئے اُسے اُس کے کھانے کے مقررہ وقت پر ہی استعمال کرنا صحت ہے وگرنہ بیماری۔ حکیم بقراط کا قول ہے:

"بعض اوقات بے وقت کھانے سے ایسا فساد ہو جاتا ہے جیسا زہر ہے"۔

مثلاً صبح کا ناشتہ مہیا ہوتے ہوئے اتنی دیر میں کرنا کہ دوپہر ہو جائے یا رات کا کھانا سونے سے پانچ دس منٹ پہلے کھانا نہ صرف صحت کو داؤ پر لگانا ہے بلکہ اسلامی تعلیمات کے بھی برعکس ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''بہترین ناشتہ وہ ہے جو صبح کیا جائے اور یہ جتنی جلد کیا جائے اتنا ہی اچھا ہے''۔

(مسند فردوس الالیلمی)

علی الصبح ناشتہ کی افادیت میں فارسی کا ایک شعر مشہور ہے۔

؎ یک لقمہ پگا ہی
بہ از صد مرغ و ماہی

''ایک نوالہ جو علی الصبح کھایا جاتا ہے اپنی افادیت میں سو مرغ اور مچھلی سے بہتر ثابت ہوتا ہے''۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف علی الصبح کوئی مقوی حلوہ، دودھ، کھجور اور شہد کا شربت استعمال کرتے رہے ہیں۔ آیئے زیر نظر تحقیق میں دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی جسے قادیانی اُمت طبیبِ اعظم اور رسول خدا مانتی ہے اُس کے کھانے کے اوقات کیا تھے اور جدید سائنسی تحقیق اُس بارے میں کیا رائے پیش کرتی ہے؟۔

مرزا قادیانی کا وقت طعام

مرزا بشیر احمد قادیانی ''سیرت المہدی'' میں رقم طراز ہے:

''کھانے کا وقت بھی (مرزا قادیانی) کا کوئی خاص مقرر نہیں تھا۔ صبح کا کھانا بعض اوقات بارہ بارہ ایک ایک بجے بھی کھاتے تھے...... غرض کوئی وقت معین نہیں تھا''۔

(سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۵۱)

''عموماً آپ صبح کا کھانا ۱۰ بجے سے ظہر کی اذان تک اور شام کا نماز مغرب کے بعد سے سونے کے وقت تک کھالیا کرتے تھے۔ کبھی شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا تھا کہ دن کا کھانا آپ نے بعد ظہر کھایا ہو''۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۲۹، از مرزا بشیر احمد قادیانی و حیات طیبہ، ص ۴۷۹، از عبدالقادر قادیانی)

پتا چلا کہ مرزا قادیانی کی شکل کے علاوہ اسکے کھانا کھانے کے اوقات بھی غیر متوازن اور غیر معیاری تھے۔ وہ صبح کا ناشتہ نہیں کرتا تھا بلکہ دوپہر کا کھانا کھاتا تھا، علی الصبح ناشتے کا ٹائم تقریباً چھ سات بجے اور عام صبح تقریباً آٹھ نو بجے ہوتا ہے۔ بارہ یا ایک بجے کھائی جانے والی خوراک ناشتہ

(Brakefast) نہیں بلکہ دوپہر کا کھانا (Lunch) کہلاتی ہے۔ جدید سائنسی تحقیق نے صبح ناشتہ نہ کرنے یا بہت دیر سے کرنے کو صحت کے لیے نہایت مضر بتایا ہے

ناشتہ دیر سے کرنا یا نہ کرنا مضر صحت ہے

ماہرین غذائیت ناشتہ کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ ان کی رائے یہ ہے کہ ناشتے کی طرف سے بے پروائی کارگزاری پر بڑی طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ تندرستی برقرار نہیں رہتی۔ کارخانوں میں مزدوروں کے ناشتہ نہ کرنے یا ناکافی ناشتہ کرنے کے سبب ہی سے عام طور پر حادثات زیادہ ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ تفریحی کھیلوں میں بھی ایسے شخص کو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی جس نے اچھی طرح ناشتہ نہیں کیا ہے۔

حال ہی میں پچاس ہزار طلبہ کا امریکہ میڈیکل ایسوسی ایشن اور غذائیات کے ادارے کی نگرانی میں معائنہ کیا گیا تھا۔ اس معائنے سے معلوم ہوا کہ تخمیناً ۶۵ فیصد طلبہ کو اگر ان کی جسمانی حالت کے اعتبار سے دیکھا جائے۔ تو بہت کم ناشتہ مل رہا تھا ان میں سے آٹھ ہزار تو کبھی ناشتہ ہی نہیں کرتے تھے۔

صنعتی اداروں میں جب پیداوار کم ہونے کے اسباب کی تحقیقات کی گئیں تو معلوم ہوا کہ آدھے کارکن ایسے تھے جو صبح کو کام پر آنے سے پہلے ناشتہ نہیں کرتے تھے۔ ایسے لوگ جو سخت محنت اور مشقت کے کام انجام دیتے ہیں وہ اگر ناشتہ نہیں کرتے تو یہ بات ان کی صحت کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔

امریکی فوج میں کارگزاری کے انجنیئروں نے آرڈیننس فیکٹریوں میں ایک ہزار حادثات کے اسباب کی تحقیقات کی تھیں۔ ان تحقیقات سے معلوم ہوا کہ جن کارکنوں کو ضرر پہنچا تھا وہ بغیر ناشتہ کیے اپنے کام پر آتے تھے۔ اس کے نتیجے میں تھکان اور بے پروائی پیدا ہوئی اور وہ حادثے کا شکار ہو گئے۔

جان ہاپکنس یونیورسٹی کے ڈاکٹر ای۔ وی میک انسانی جسم پر خوراک کے اثرات کے محققوں میں بہت نمایاں حیثیت رکھتے ہیں' ان کا بیان ہے کہ پوشیدہ بھوک بہت مضر بلکہ مہلک عارضہ ہے۔

فریڈرک سونڈرن صاحب ''کرسچین ہیرلڈ'' میں لکھتے ہیں کہ میں پہلے خاصا بھاری ناشتہ کیا کرتا تھا لیکن رفتہ رفتہ میں نے اسے کم کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ میرا ناشتہ صرف ایک چھوٹا سا توسٹ اور ایک پیالی قہوہ رہ گیا۔ معمولی طور پر میں صبح کے نو بجے کے قریب سرگرم مستعد اور خوش وخرم رہتا تھا۔ مگر ناشتے کی مقدار کم کرنے کے بعد جیسے جیسے صبح گزرتی جاتی میں کمزوری اور پستی محسوس کرنے لگتا۔ گیارہ بجتے بجتے میری طبعیت بہت گرنے لگتی۔ یہاں تک کہ مجھ سے چلا پھرا بھی نہ جاتا تھا۔ دوپہر کا کھانا بہت

ہلکا ہونے کے باوجود مجھے نیند آنے لگتی تھی اور جب تک گھنٹہ بھر سونہ لوں میں کسی سے بات تک نہ کر سکتا تھا۔

مجھے خیال ہوا کہ میری صحت میں کچھ خرابی پیدا ہوگئی ہے چنانچہ میں ڈاکٹر سے ملا۔ پورے طور پر معائنہ کرنے کے بعد کوئی خاص خرابی میری صحت میں نہ نکلی۔ ڈاکٹر نے مجھ سے پوچھا: ناشتہ میں کیا کھایا تھا؟ اور جب میں نے اپنے ناشتے کا حال اسے بتایا تو ڈاکٹر بولا یہی ہے تمہاری بیماری' پوشیدہ بھوک تمہیں ستاتی ہے' میں نے اپنے نکلے ہوئے پیٹ کی طرف اشارہ کیا۔ ڈاکٹر نے کہا! بے شک تمہارا پیٹ باہر نکلا ہوا ہے مگر تم صحیح طریقے پر کھانا نہیں کھاتے...... ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق میں نے ناشتے میں پھل' اناج' انڈے ٹوسٹ اور قہوہ اچھی طرح سیر ہو کر کھانا شروع کر دیئے۔ میں آہستہ آہستہ کھاتا تھا اور گھڑی نہیں دیکھتا تھا اس سے مجھے فائدہ پہنچا اور جو تھکان اور افسردگی مجھ پر صبح ہی سے طاری ہو جاتی تھی وہ جاتی رہی۔ چڑچڑا پن بھی دور ہو گیا۔ اسی طرح دوپہر کے کھانے میں بھی مناسب تبدیلیاں کی گئیں اس کا بہت اچھا اثر شام تک قائم رہا۔ اس دن سے برابر صبح کا ناشتہ میری اہم ترین خوراک بن گیا۔

سونڈرن صاحب کا ذاتی تجربہ ہم میں سے اکثر کے لیے سبق آموز ہے۔ ناشتے کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے ایوڈا یونیورسٹی کے سائنس دانوں نے حال ہی میں مختلف عمروں کے والنٹیر دں کا ایسے آلات اور ایسی تدبیروں سے امتحان کیا جن سے ایک فرد کی کارکردگی' ذہنی مستعدی اور تھکان کی طرف میلان کا بالکل صحیح اندازہ کیا جا سکے۔ پہلے دو ہفتے تک والنٹیر دں کو کافی بھاری ناشتہ دیا گیا اس کے بعد ہفتے تک بالکل ناشتہ نہیں دیا گیا۔ پھر کچھ دن تک صرف قہوے کا ایک پیالہ دیا گیا اور اس کے بعد چند روز تک بہت ہلکا ناشتہ کرایا گیا۔ نتائج سے بہت اہم باتیں معلوم ہوئیں کافی بھاری ناشتے کے مقابلے میں ناکافی' ہلکے بے کار اور غیر اطمینان بخش ہونا بالکل واضح ہو گیا۔ ناکافی ناشتے سے مجموعی کارکردگی اور ذہنی مستعدی بہت کم ہو گئی اور پٹھے زور کے ساتھ کپکپانے لگے پٹھوں کا کپکپانا تھکان کی علامت ہے اسی کی وجہ سے صنعتی اداروں میں زیادہ تر حادثات واقع ہوتے ہیں۔

ان دو ہفتوں میں جب ناشتہ بالکل نہیں دیا گیا مجموعی کارکردگی اور ذہنی مستعدی جتنی معمولی طور پر ہونی چاہیے تھی اس سے نصف سے بھی کم ہو گئی اور پٹھوں کا کپکپانا خطرناک حد تک پہنچ گیا۔

ان نتائج اور دوسری تحقیقات کی بنیاد پر غذائیات کے ماہر اس امر پر متفق ہیں کہ ایک شخص کی دن بھر کی غذائی ضرورتوں کا ایک چوتھائی اور ایک تہائی حصہ ناشتے میں ملنا چاہیے اور اس میں غذا کے ضروری اجزاء شامل ہونے چاہیے۔

......ناشتے میں ناکافی وٹامن اور معدنی اجزاء کی کمی کی وجہ سے خون کی کمی یا انیمیا پیدا ہو جاتا ہے اس سے خون پتلا پڑ جاتا ہے اور جلد زرد اور کھردری ہو جاتی ہے۔ اور پھنسی پھوڑے نکلنے لگتے ہیں اور آنکھوں کے نیچے حلقے پڑ جاتے ہیں''۔

(بحوالہ ونسٹ ہائزر ریسرچ میڈیکل گزٹ)

گھر کی گواہی

اس کے علاوہ قادیانیوں کی عورتوں کے مذہبی رسالے ''ماہنامہ مصباح نے بھی ناشتہ نہ کرنے یا دیر سے کرنے کے نقصانات کے متعلق لکھا:

''ناشتے سے بے پرواہی کارگزاری پر اثر انداز ہوتی ہے۔ صبح کا ناشتہ کیوں ضروری ہے؟ اس سوال کا آسان سا جواب یہ ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی صبح خوشگوار ہو، دن بھر آپ اپنے آپ کو چاق و چوبند، طاقتور اور تندرست و توانا محسوس کریں تو یہ خواہش صرف اس وقت پوری ہو سکتی ہے جب آپ غذائیت سے بھرپور ناشتہ کریں۔ چاہے آپ عمر کے کسی بھی حصے میں ہوں صبح کا ناشتہ ہر شخص کیلئے ضروری ہے۔

ناشتے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جب ہم صبح سو کر اٹھتے ہیں تو اس وقت ہم تقریباً دس گھنٹے بھوکے ہوتے ہیں اور ہمارے جسم میں خوراک کی شدید کمی ہوتی ہے، جو ہمارے جسم کی تروتازگی سے محروم کر دیتی ہے۔ لہٰذا جسم میں شوگر یا گلوکوز کی کمی کو پورا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ صبح باقاعدگی سے ناشتہ کریں۔

ماہرین غذائیات ناشتے کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ ان کے مطابق ناشتے کی طرف سے بے پرواہی کارگزاری پر بڑی طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ تفریحی کھیلوں میں بھی دلچسپی نہیں رہتی۔ جو لوگ صبح ناشتہ نہیں کرتے۔ اور صرف ایک کپ چائے یا کافی پی کر کام میں مصروف

ہو جاتے ہیں۔ وہ خود کو عموماً تھکا تھکا محسوس کرتے ہیں۔ انہیں علم نہیں ہوتا کہ یہ کیفیت صبح ناشتہ نہ کرنے کے سبب سے ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر ہمارے جسم کو توانائی نہیں ملے گی۔ تو بھلا کیا کام کرے گا اس لئے غذائیت سے بھرپور ناشتے کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ جو بچے صبح ناشتہ کئے بغیر سکول جاتے ہیں وہ نہ صرف پورا وقت کلاس میں سست رہتے ہیں بلکہ پڑھائی پر توجہ بھی نہیں دے پاتے اور کھیل میں بھی ان کی کارکردگی مایوس کن ہوتی ہے ایسے بچے بیمار لگتے ہیں۔ جب کہ انہیں کوئی بیماری نہیں ہوتی صرف صبح کا ناشتہ کرنے سے وہ بھی دوسرے بچوں کی طرح چست اور چاق و چوبند ہو سکتے ہیں۔

صبح کا ناشتہ کرنے کی وجہ سے ہمارے جسم میں چربی کی مقدار نارمل رہتی ہے کیونکہ جب جسم کو صحیح اوقات میں کھانا نہیں ملتا تو اس کی چربی جمع کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یعنی ناشتہ نہ کرنے کی وجہ سے جسم میں چربی کی مقدار بڑھ جاتی ہے ماہرین غذائیات اس امر پر متفق ہیں کہ ایک شخص کی دن بھر کی غذائی ضرورتوں کا ایک تہائی حصہ ناشتے میں ملنا چاہیے اور اس میں غذا کے ضروری اجزاء شامل ہونے چاہئیں''۔

(بحوالہ ''ماہنامہ مصباح ربوہ'' جولائی ۲۰۰۰ء ، ص ۲۷)

ناشتہ دیر سے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق یہ سائنسی تحقیقات خصوصاً گھر کی گواہی سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی بے وقت ناشتہ کرنے کی حرکت نہایت صحت شکن ہے جس سے انسان کو تھکان، جسمانی سستی، ذہنی کمزوری، اور پھنسی پھوڑے نکل آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی بھی ناشتے میں بے پرواہی برتنے کے باعث انھیں بیماریوں (تھکان، سستی، جسمانی و ذہنی کمزوری اور پھوڑے پھنسیوں) کا شکار رہتا تھا۔

☆☆☆☆

مرزا قادیانی کے طریقۂ طعام پر سنت نبوی ﷺ

اور

ماڈرن سائنس کی تردید

ہاتھ دھونے کے بعد کپڑے سے مت پونچھو

حضور انور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”کھانے سے پہلے منہ ہاتھ دھونے والا، وضو کرنے والا مفلس اور تنگ دست نہ ہوگا۔ کھانے سے پہلے جو ہاتھ دھوئیں انہیں تولیہ یا رومال سے نہ پونچھا جائے“۔

(شمائل ترمذی، شمائل رسول)

مرزا قادیانی، سنت نبوی ﷺ کی مخالفت میں

مرزا قادیانی جس نے ہر گوشۂ حیات میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور دانستہ ہر اُس کام سے اُلٹ کیا جو ہادی عالم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں کیا۔ حضور ﷺ کے اس واضح ارشاد ”کہ کھانا کھانے سے قبل کسی چیز سے ہاتھ صاف نہ کرو“ کے ہوتے ہوئے کذاب قادیان دانستہ کھانا کھانے سے قبل ہاتھ دھو کر اُنھیں کپڑے یا تولیہ سے پونچھا کرتا تھا مرزا بشیر احمد قادیانی رقم طراز ہے:

”کھانے سے پہلے عموماً اور بعد میں (مرزا قادیانی) ضرور ہاتھ دھویا کرتے تھے اور سردیوں میں اکثر گرم پانی استعمال فرماتے۔ صابون بہت ہی کم برتتے تھے۔ کپڑے یا تولیہ سے ہاتھ پونچھا

کرتے تھے"۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۳۶)

مرزا قادیانی کا کھانے سے قبل ہاتھ دھو کر انھیں تولیہ یا کپڑے سے صاف کرنے کا مقصد لوگوں کو یہ باور کروانا تھا کہ حضرت محمد ﷺ کی سنت یا حدیث کی اُسکی بات یا عمل کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں"۔ اپنی ایک کتاب میں مرزا قادیانی احادیث نبوی ﷺ پر زہر افشانی کرتے ہوئے رطب اللسان ہے:

''تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں۔ اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں''۔

(اعجاز احمدی، ص ۳۰، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۹، ص ۱۴۰، از مرزا قادیانی)

یہاں قادیانیوں کی ہدایت کے لیے مرزا قادیانی کو سنت نبوی ﷺ اور حدیث نبوی ﷺ کی مخالفت کرنے سے ہونے والے نقصانات جدید سائنس کی روشنی میں پیش کیے جارہے ہیں، جنہیں پڑھ کر قادیانیوں پر لازم ہو جائے گا کہ وہ حدیث نبوی ﷺ یا سنت نبوی ﷺ کے مقابلے میں مرزا قادیانی کی بات یا عمل کو مرزے کی جائے موت لیٹرین میں پھینک کر منصف مزاجی اور حق شناسی کا مظاہرہ کریں۔

ہاتھ دھو کر کپڑے سے نہ پونچھنے کی سائنسی توجیہ

ایک ٹرک ڈرائیور کا یہ واقعہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ وہ ٹرک میں مال لے کر کسی دوسرے شہر کی جانب عازم سفر تھا۔ راستے میں کسی ہوٹل کے قریب وہ شکم سیری کے لیے کھانا کھانے اُترا۔ ہاتھ دھو کر کھانا کھانے سے قبل اُس نے اپنے ٹرک کے ٹائر چیک کیے اور کھانا کھانا شروع کر دیا۔ لیکن اس سے قبل کہ وہ کھانا کھا کر اُٹھتا اُس کی روح جسد عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ اُس کی موت کیسے ہوئی؟ حالانکہ دوسرے لوگ جنہوں سے اُسی ہوٹل سے کھانا کھایا تھا وہ بالکل ٹھیک تھے۔ کافی تحقیق کرنے کے بعد اُس کی موت کی وجہ یہ معلوم ہوئی کہ اُس نے کھانا کھانے سے قبل ہاتھ دھونے کے بعد جن ٹائروں کو چیک کرنے کے لیے ہاتھ لگائے تھے کچھ دیر قبل اُن کے نیچے ایک زہریلہ سانپ کچلا گیا تھا۔ جس سے ٹائروں پر ابھی تک تازہ زہر لگا ہوا تھا۔ اس طرح اُس ٹرک ڈرائیور کے ہاتھوں پر بھی زہر لگ گیا جو کھانے میں شامل ہو کر اُس کی موت کا سبب بنا۔

اس واقعہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ سے روگردانی کرنے کے نقصانات سے بخوبی آشنائی ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر و حکیم سید قدرت اللہ قادری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے سے قبل ہاتھ دھو کر انھیں کسی چیز سے صاف نہ کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''یہ بظاہر ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے مگر اسلام ایک عملی سائنٹیفک مذہب ہے۔ کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھونے کے بعد اگر انھیں تولیہ یا رومال سے پونچھا جائے تو اس بات کا قوی احتمال یقیناً موجود رہے گا کہ تولیہ یا رومال میں موجود جراثیم جو مختلف امراض کے ہو سکتے ہیں۔ اس طرح قبل غذا، نم یا گیلے ہاتھوں پر فوراً تولیہ سے منتقل ہو جاتے ہیں اور گیلا پن جراثیم کی پرورش کے لئے بے حد ضروری (MEDIA) بن سکتا ہے اور اِس طرح یہ جراثیم استعمال کی جانے والی غذا میں شامل ہو کر جسم میں داخل ہو جاتے ہیں جو مختلف امراض کا سبب بنتے ہیں۔'' ''میڈیکل ڈائجسٹ'' مئی جون ۱۹۷۰ء نے اس بارے میں لکھا ہے کہ:

''چودہ سو سال قبل بیکٹیریا یالجی (علم الجراثیم) کا کوئی وجود نہ تھا لیکن تعلیم دینے والا معلوم ہوتا ہے ضرور بیکٹیریا لوجسٹ تھا ورنہ کھانے سے قبل دھوئے ہوئے ہاتھوں کو کپڑے سے خشک کرنے کو منع کرنا اور کھانے کے بعد اس کی اجازت دینا کیا معنی رکھتا؟ یقیناً اس میں حکمت اور اللہ کی رحمت ہے''۔

(کھانے پینے کے آداب، ص ۸۲، از ڈاکٹر و حکیم سید قدرت اللہ قادری)

ان تحقیقات سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ سے کنارہ کشی کرنا اور مرزا قادیانی کی اتباع و پیروی کرنا کتنا ہلاکت خیز ہے، جس کی واضح مثال آپ کے سامنے ٹرک ڈرائیور کی موت اور مرزا قادیانی کی بیماریاں ہیں۔

مرزا قادیانی بائیں ہاتھ سے پانی پیتا

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

''آپ (مرزا قادیانی) پانی کا گلاس یا چائے کی پیالی بائیں ہاتھ سے پکڑ کر پیا کرتے تھے''۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۳۱)

بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے اخبار ''الفضل'' کی تائید

قادیانیوں کے روزنامہ اخبار ''الفضل'' کے شمارے ۲۷ ستمبر ۲۰۰۲ء ص ۳ پر یہ حدیث مبارکہ لکھی ہے:

''حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے نہ پیئے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے''۔

(مسلم کتاب الاشربۃ باب اداب طعام والشراب)

قادیانیو! اب تو یقین کرلو کہ شیطان اور مرزا قادیانی میں کوئی فرق نہیں اور شیطان اور مرزا قادیانی کی حرکتیں بالکل ایک ہی ہیں۔

بائیں ہاتھ سے پینا صحت یا بیماری؟

سائنسدان اس بات کو تسلیم کرچکے ہیں کہ انسانی ہاتھوں سے غیرمرئی شعاعیں (Invisible Rays) خارج ہوتی رہتی ہیں۔ دائیں ہاتھ سے مثبت (Positive) شعاعیں کھانے پینے میں مل کر انسانی صحت پر اچھا اثر ڈالتی ہیں لیکن جب بائیں ہاتھ سے کوئی چیز کھائی یا پی جائے تو اس سے نکلنے والی منفی (Negative) شعاعیں جسم انسانی پر منفی اثرات مرتب کرتی ہیں جس سے انسان بیمار ہوجاتا ہے۔

سائنسدانوں کی ہاتھوں کے متعلق اس سائنسی ریسرچ سے جہاں سنت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت آشکار ہوتی ہے وہاں مرزا قادیانی کی بیماریوں کی ایک اور وجہ بھی معلوم ہوجاتی ہے۔

مل کر کھانے میں برکت ہے

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

''اکٹھے ہوکر کھاؤ۔ الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ (ابن ماجہ)

ایک اور جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں بہتر وہ ہے جو دوسروں کو کھانا کھلائے''۔ (مستدرک)

قادیانیوں کے روزنامہ اخبار ''الفضل'' کے شمارے ۲۷ ستمبر ۲۰۰۲ء ص ۳ پر ''آداب طعام''

کے عنوان سے یہ حدیث مبارکہ درج ہے کہ:

''ایک دفعہ حضرت رسول اکرم ؐ کے بعض اصحاب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ؐ ہم کھاتے ہیں مگر ہم سیر نہیں ہوتے۔ فرمایا شاید تم اکیلے اکیلے کھانا کھاتے ہو۔ انہوں نے مثبت میں جواب دیا فرمایا اکٹھے مل کر کھانا کھایا کرو اور بسم اللہ پڑھا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں برکت ڈال دے گا''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الاطعمۃ باب الاجتماع علی الطعام)

مرزا قادیانی اکیلا کھانا کھاتا

مرزا قادیانی چونکہ ایک بخیل شخص تھا اس لیے وہ اپنے ساتھ کسی دوسرے کو کھانا کھلانے سے پرہیز کرتا تھا اور اکیلا ہی کھانا کھاتا تھا۔ مرزا بشیر احمد قادیانی نے ''سیرت المہدی'' میں اور عبدالقادر قادیانی نے ''حیات طیبہ'' میں لکھا ہے کہ:

''باہر جب کبھی آپ (مرزا قادیانی) کھانا کھاتے تو آپ کسی کے ساتھ نہ کھاتے تھے...... اگرچہ اور مہمان بھی سوائے کسی خاص وقت کے الگ الگ ہی برتنوں میں کھایا کرتے تھے''۔

(سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۰' وحیات طیبہ' ص ۴۷۹)

مرزا قادیانی کے اکیلا کھانا کھانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ بڑے عجیب وغریب طریقے سے کھانا کھاتا۔ اُس کے کھانے کا انداز پوری انسانیت سے ہی نرالا تھا۔ ملاحظہ ہو۔

سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۳۱ پر لکھا ہے:

''بعض دفعہ تو دیکھا گیا کہ آپ (مرزا قادیانی) صرف روکھی روٹی کا نوالہ منہ میں ڈال لیا کرتے تھے۔ اور پھر انگلی کا سرا شوربے میں تر کر کے زبان سے چھوا دیا کرتے تھے تاکہ لقمہ نمکین ہو جائے۔''

اپنے مریدوں میں کھانا کھانے سے مرزا قادیانی کو اس بات کا خوف تھا کہ کہیں کوئی ذی فہم مرزائی مجھے اس طرح پاگلوں کی طرح کھانا کھاتا دیکھ کر مرزائیت سے تائب نہ ہو جائے، لہٰذا وہ چھپ کر کھاتا اور اس میں کئی حکمتیں سمجھتا۔

مل کر کھانے کی سائنسی وضاحت

پتھالوجی (Pathology) کے ایک پروفیسر نے انکشاف کیا کہ جب مل کر کھانا کھایا جاتا ہے تو تمام کھانے والوں کے جراثیم کھانے میں مل جاتے ہیں دوسرے تمام امراض کے جراثیموں کے ختم کر دیتے ہیں اور اس طرح وہ کھانا بے ضرر بن جاتا ہے۔ اور کھانے میں بعض اوقات شفاء کے جراثیم مل کر تمام کھانے کو شفاء بنا دیتے ہیں جو کہ معدہ کے بعض امراض کے لئے مفید ہے۔

بندہ کو ایک صاحب ملے بہت اچھی گفتگو اور اعلیٰ شخصیت کے مالک تھے۔ فرمانے لگے کہ میں پہلے پاگل تھا اور اتنا عرصہ پاگل خانے میں داخل رہا اور پاگل خانے کا داخلہ فارم دکھایا میں بہت حیران ہوا اور پوچھا کہ آپ پھر تندرست کیسے ہوئے؟ کہنے لگے کہ جب میرا علاج کرا کرا کر گھر والے تھک گئے تو مجھے پاگل خانے میں داخل کرا دیا وہاں ایک دفعہ بالکل ہوش میں بیٹھا تھا تو ایک صاحب نے کہا کہ مسلمان کے جھوٹے میں شفاء ہے تو اس دن سے میں نے لوگوں کا جھوٹا سنت سمجھ کر کھانا شروع کر دیا اور صرف سات (۷) ماہ میں تندرست ہو گیا۔

ایک اور صاحب گوجرانوالہ کے ملے۔ دل کے پرانے مریض تھے کہنے لگے جب سے میں نے جھوٹا کھانا سنت سمجھ کر کھانا شروع کیا ہے اس وقت سے اب تک مجھے دل کی تکلیف پھر نہیں ہوئی۔

ایک اور صاحب فرمانے لگے میرا ایک دوست تھا اسے ۱۹۷۰ء میں آخری سٹیج کی ٹی بی ہو گئی وہ دوائیاں استعمال کر کر کے تنگ آ گیا لیکن افاقہ نہ ہو۔ آخر کسی سے سنا تو دوائیاں چھوڑ کر مسلمانوں کا جھوٹا کھانا شروع کر دیا اور صرف (۴) ماہ کے علاج میں بہترین افاقہ ہو گیا مجھے ۱۹۹۶ء میں شداد پور ملا بالکل تندرست تھا۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس، جلد، ص ۹۱، ۹۲)

لیول پاول کی تحقیق

لیول پاول مشہور پیرا سائیکالوجسٹ ہے اس کا کہنا ہے میں نے ہر حرف کی علیحدہ طاقت کو محسوس کیا اور ایسٹرل ورلڈ میں اس کی خاص روشنائیاں لہریں محسوس کیں۔ میں نے محسوس کیا جب آدمی کی نیت و کردار اور معاملات درست ہوں تو اس کے الفاظ مثبت لہریں بن کر نکلتی ہیں جو کہ غیر مرئی

(Invisible) طور پر چیزوں کے حجم کو بڑھا دیتی ہیں یا پھر ان کے اندر مثبت لہروں کی زیادتی کی وجہ سے ایک خاص قسم کی تہہ چڑھ جاتی ہے شرط نیت معاملات اور اخلاق کی درستگی ہے"۔

(بحوالہ پیرا سائیکالوجی کا کرشمہ)

لیکن مرزا قادیانی کی نہ نیت اچھی تھی' نہ معاملات اور نہ ہی اخلاق تو پھر وہ کیسے اپنا کھانا دوسروں کے ساتھ مل کر کھا سکتا تھا۔

ٹہلتے ہوئے کھانا عادتِ مرزا

ٹہلتے ہوئے کھانا بھی مرزا قادیانی کی دشمن صحت عادت تھی۔ وہ اپنی اس عادت سے مجبور ہو کر اکثر چہل قدمی کرتے ہوئے اپنی پسندیدہ غذا پکوڑے کھایا کرتا تھا۔ سیرت المہدی میں لکھا ہے:

''حضرت صاحب اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے۔ کبھی کبھی مجھ سے منگوا کر مسجد (قادیانی عبادت خانے۔ ناقل) میں ٹہلتے ٹہلتے کھایا کرتے تھے''۔

(سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۱۸۱' از مرزا بشیر احمد قادیانی)

سنت نبوی ﷺ بیٹھ کر کھانا

مرزا قادیانی کا ٹہلتے ٹہلتے پکوڑے کھانا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض کی وجہ سے تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی مکرم ﷺ کو کھجور کھاتے دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم زمین سے لگ کر اس طرح بیٹھے تھے کہ دونوں گھٹنے کھڑے تھے''۔

(مسلم شریف)

آیئے جدید سائنسی تحقیق سے اس بات سے آگاہی حاصل کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو اس سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ازراہِ بغض روگردانی کرنے سے کن کن بیماریوں کا سامنا کرنا پڑا۔

ٹہلتے ہوئے کھانا بیماری ہے

ڈاکٹر بلن کیور آف اٹلی مشہور عام ڈاکٹر ماہر اغذیہ ہے۔ اس کی تحریک ہر وقت یہی ہے کہ کم

سے کم غذا کھاؤ۔

اس کا کہنا ہے کہ کھڑے ہو کر غذا نہ کھاؤ ایسا کرنے سے تم دل کے امراض میں پھنستے جاؤ گے۔

اس کا کہنا ہے کہ بیٹھ کر کھاؤ اور کم کھاؤ کیونکہ کھڑے ہو کر کھانا نفسیاتی امراض پیدا کرتا ہے اور ایک مرض ایسے پیدا ہوتا ہے جس میں آدمی کو اپنوں کی پہچان ختم ہو جاتی ہے

(سنت نبوی اور جدید سائنس' جلد ا' ص۹۹)

گیلارڈ ہاؤزر کی ہدایت

نیچرل سائنس کے مشہور و معروف ڈاکٹر گیلارڈ ہاؤزر ماہر اغذیہ کی کھانے کے متعلق ہدایات ہیں کہ:

''جب آپ کام کر رہے ہوں تو کبھی کھانا نہ کھایئے۔ عام اور سادہ لفظوں میں یہ بات یوں بھی کہی جا سکتی ہے کہ جب آپ کچھ بھی کر رہے ہوں' کسی بھی چھوٹے بڑے کام میں مصروف ہوں۔ کھانا مت کھایئے۔ کھانا کھاتے وقت اور کچھ نہ کیجئے اور اپنی پوری توجہ کھانے پر صرف کریں۔ بعض لوگ ایسا بھی کرتے ہیں کہ اخبار اور کتاب بھی پڑھ رہے ہیں اور ساتھ ساتھ کھانا بھی کھا رہے ہیں کسی ایک چیز پر نگاہ بھی رکھے ہوئے ہیں اور کھانے کا عمل اور شغل بھی جاری ہے۔ کچھ لوگ کھانا کھانے کے دوران اُٹھ کر ادھر کا کوئی کام بھی کر لیتے ہیں اور پھر آ کر کھانا شروع کر دیتے ہیں۔

اگر آپ کسی ایسی عادت میں مبتلا ہیں تو اس عادت کو فی الفور آج ہی ترک کر دیجئے۔

(بحوالہ ۱۰۰ سال تک زندہ رہنا کیسے ممکن ہے۔ ص ۶۱' ۶۲)

قادیانیو! گیلارڈ ہاؤزر کی ہدایات کے مطابق مرزا قادیانی کی ٹہلتے ہوئے کھانے کی عادت کو جسے تم اس کی سنت کہتے ہو ٹھکراتے ہوئے آج ہی اس پر لعنت بھیج دو۔ تم نے پڑھا کہ اٹلی کے ڈاکٹر بلن کیور نے کھڑے ہو کر کھانے کے نقصانات پر لکھا ہے کہ ایسے شخص کو دل کے امراض لگ جاتے ہیں اور اپنوں کی پہچان ختم ہو جاتی ہے۔ دیکھو تمہارے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کو بھی دل کے امراض لگ گئے تھے۔ اور اپنوں کی پہچان ختم ہو گئی تھی۔

امراضِ دِل

مرزا بشیر احمد قادیانی کا کہنا ہے:

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا مگر آپ نے روزہ توڑ دیا''۔

(سیرت المہدی، حصہ سوم، ص ۱۳۱)

''والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا دوروں میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے''۔

(سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۱۳)

ے ہلاکتوں میں جا پڑے گا، بربادیوں میں جا رُلے گا
بیماریوں نے آ ستایا، آتشوں میں جا جلے گا
خلافِ فطرت جو بھی چلا، جلد یہ آواز سنے گا
نبی کی سنت سے جو پھرا، خباثتوں میں جا پھنسے گا

(ناقل)

اپنوں کی پہچان کا خاتمہ

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

''آپ (مرزا قادیانی) کو اس بات کا بہت کم علم ہوتا تھا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب یا کوئی اور بزرگ مجلس میں کہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ جس بزرگ کی ضرورت ہوتی خصوصاً جب حضرت مولوی نور الدین صاحب کی ضرورت ہوتی تو آپ فرمایا کرتے مولوی صاحب کو بلاؤ حالانکہ اکثر وہ پاس ہی ہوتے تھے''۔

(سیرت المہدی، حصہ سوم، ص ۵۶)

کبھی کہتا ہوگا مجھے بلاؤ میں کہاں ہوں۔ (ناقل)

''بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سیر کو جاتے ہوئے آپ کسی خادم کا ذکر غائب کے صیغہ میں فرماتے تھے حالانکہ وہ آپ کے ساتھ جارہا ہوتا تھا۔ اور پھر کسی کے جتلانے پر آپ کو پتہ چلتا جاتا کہ وہ شخص آپ کیساتھ ہے''۔

(سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۷۷)

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید

کھانے کو ضائع مت کرو

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ تاجدار ختم نبوت ﷺ نے انگلیوں اور برتن کے چاٹنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

(مسلم شریف)

قادیانیوں کے روزنامہ اخبار ''الفضل'' نے اپنے ۲۷ ستمبر ۲۰۰۲ء کے شمارے میں ''آداب طعام'' کے عنوان سے یہ حدیث مبارکہ نقل کی ہے کہ:

''حضرت بابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ گر پڑے تو شک ڈالنے والی چیز کو اس سے جدا کر کے کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے''۔

(ترمذی ابواب اطعمته باب فی اللقمه' تشط)

سائنسی توجیہ

ڈاکٹر و حکیم سید قدرت اللہ قادری اپنی تصنیف ''کھانے پینے کے آداب'' ص ۸۳ پر یہی احادیث نقل کرنے کے بعد ان کی سائنسی توجیہ بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

اس سے رزق کی عظمت اور نعمت کی قدر کا احساس دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ جس سے کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے ناقدر لوگ کتنی غذا روز برباد کرتے ہیں۔

آج کل دستر خوان پر گری ہوئی شے کو اُٹھا کر کھانا معیوب اور خلاف شان سمجھا جا رہا

ہے اور اسی جھوٹی شان میں آ کر کھانے کے برتن میں کافی غذا چھوڑ دی جاتی ہے۔ جس سے رزق جو قابل استعمال تھا۔ ناکارہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح معیشت میں تنگی اور بے برکتی رونما ہونے لگتی ہے اس طرح یہ حماقت تکبر اسراف کی تعریف میں آ کر معیشت میں تنگی کا باعث بن جاتی ہے۔

رزق کا قدردان

ایسے شخص کیلئے حضور ﷺ نے فرمایا:

''اس کے رزق میں برکت ہوگی اور اس کے بال بچے صحت وعافیت پائیں گے۔''

''عاش فی ساعة وعوفی فی دلده''

اور فرمایا کہ ایسا شخص نہ صرف غربت ومحتاجی سے بچتا ہے بلکہ وہ کوڑھ جذام سے بھی بچتا ہے اور اس کی اولاد سے بے وقوفی اور حماقت دور ہو جاتی ہے۔

اور رزق میں وسعت ہو جاتی ہے۔ **اعطی سعة من الرزق ''**

(مسلم شریف)

ناظرین کرام! غور فرمائیں کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ (گرا ہوا لقمہ کھانے) کے کس قدر فوائد ہیں۔ آیئے اب قادیانیوں کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کا گھٹیا عمل دیکھتے ہیں کہ وہ رزق کا کس انداز سے ستیاناس کرتا تھا۔

رزق کا گستاخ

۱۵ ستمبر ۲۰۰۱ء کے قادیانی اخبار ''الفضل'' میں ہے:

''حضرت مصلح موعود (مرزا قادیانی کا نام نہاد بیٹا مرزا بشیر الدین قادیانی) فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے کھانے کا ڈھنگ بالکل نرالا تھا میں نے کسی اور کو اس طرح کھاتے نہیں دیکھا۔ آپ پھلکے سے پہلے ایک ٹکرا علیحدہ کر لیتے اور پھر لقمہ بنانے سے پہلے آپ انگلیوں سے اس کے ریزے بناتے جاتے...... پھر ان میں سے ایک چھوٹا سا ریزہ لے کر سالن سے چھو کر منہ میں ڈالتے۔ یہ آپ کی عادت ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ دیکھنے والے تعجب کرتے''۔

(اخبار ''الفضل ربوہ'' ۱۵ ستمبر ۲۰۰۱ء، ص ۲، و اخبار الفضل قادیان ۷ مئی ۱۹۳۶ء)

مرزا بشیر احمد قادیانی کا کہنا ہے:

''کھانا کھاتے ہوئے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکرے کرتے جاتے تھے۔ کچھ کھاتے تھے کچھ چھوڑ دیتے تھے۔ کھانے کے بعد آپ کے سامنے سے بہت سے ریزے اُٹھتے تھے''۔

(سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۵۱)

اگر آج قادیانیوں کا دامن پکڑ کر کہا جائے کہ تم بھی اسی طرح کیا کرو جس طرح مرزا قادیانی رزق کا ستیاناس کرتا تھا تو وہ ہرگز مرزے کے اس فضول عمل کو نہیں اپنائیں گے۔ کیونکہ مہنگائی کے اس دور میں مرزے کا یہ گھٹیا اور نقصان دہ عمل یقیناً قادیانی معیشت کو متاثر کرے گا۔ اس لیے قادیانیوں کا حوصلہ نہیں کہ وہ اپنے جھوٹے نبی کے اس معیشت کو نقصان پہنچانے والے عمل پر لبیک کہیں۔

☆☆☆☆

آنسو بہانا۔ سنت نبویؐ جدید سائنس اور مرزا قادیانی کی نظر میں

خوشی اور غم۔ فطرت انسانی میں حکمت رحمانی کے تحت دونوں محسوسات کی آمیزش کر دی گئی چنانچہ حیات انسان میں دونوں جذبات دیکھنے میں آئے۔ کبھی تقدیر بشر مژدہ جانفزا لائی تو کبھی غموں کے پہاڑ دے گئی۔ کبھی صفحۂ ہستی پر طلسماتی سپیدۂ سحروں کا قبضہ رہا تو کبھی شب دیجور نے اپنی حکمرانی قائم کی۔ جب نوید مسرت آئی تو انسان مسکرایا اور جب غمی نے اپنا تسلط قائم کر لیا تو آنسو ٹپکتے دکھائی دیئے۔

یہ دونوں عمل آدمی کی زندگی کا حصہ تو ہیں ہی لیکن ان دونوں کا اظہار نہایت ضروری ہے ماہرین صحت اس بات پر متفق ہیں کہ خوشی کے وقت مسکرانا اور غمی کے وقت آنسو بہانا بہت ضروری ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے آنسو

مسلمانوں کے لیے سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ حضور ﷺ خوشی کا اظہار مسکرا کر اور غمی کا اظہار سیل اشک کی روانی سے کرتے۔ آپ ﷺ ایک قلب گداز کے حامل تھے۔ زندگی کی سخت جانیوں اور مصائب و شدائد پر آپ ﷺ نے تحمل مزاجی، بردباری اور حوصلہ مندی کا اظہار فرمایا۔ مگر غم و الم کے وہ فطری جذبات گاہے گاہے آنسوؤں کے ستارے بن کر مژگان رسول ﷺ پر چمک اٹھے اور کبھی رخ انور پر ڈھلک گئے لیکن یہ کیفیت آہ و بکا یا اس نوعیت کی کسی دوسری منفی شکل اختیار نہ کرتی۔ اور یہی آپ ﷺ کی سیرت کا اعجاز ہے۔

نصر اللہ خاں ناصر قادیانی حضور ﷺ کی عبادت میں سوز و گداز کے متعلق لکھتا ہے "بار بار کے افعال و اعمال (عبادات۔ ناقل) سے اس عظیم الشان محبؐ کے دل میں آتش محبت بھڑکتی تھی اور دل میں

سوز وگداز کی کیفیت پیدا ہوتی تھی۔ چنانچہ آپ کی نماز کے سوز وگداز کو یوں دیکھا کہ۔ حضرت عبداللہ بن الشخیر بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد سے روایت ہے۔

قَال اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلّی الله عَلَيه وَسَلَم وَهُو يُصَلّي وَلِجوُ فِهٖ اَزيزٌ، كَاَزيزِ المرِ جلِ مِنَ البُكاءِ

(شمائل الترمذی)

''فرمایا کہ میں رسولؐ کے پاس آیا آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے رونے سے آپؐ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے کی طرح آواز آ رہی تھی''

(انصار اللہ ربوہ دسمبر ۱۹۹۵ ص ۱۴)

اور آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی

صحیح مسلم'' مسند احمد وغیرہ میں ابو ہریرہؓ اور حضرت بریدہؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے۔ تو قبر انور کے پاس بیٹھ کر بے اختیار رونے لگے۔

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو صحابہ کرامؓ تھے وہ بھی آپ کو روتے دیکھ کر بے اختیار رو پڑے۔ راویہ بریدہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اکرم ﷺ کو اتنا روتے ہوئے نہ دیکھا تھا جتنا نبی کریم اپنی والدہ کی قبر کے پاس بیٹھ کر روئے۔

(صحیح مسلم۔ مسند احمد)

اپنے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کی وفات پر

جب سرور کائنات ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیمؓ کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ اسی طرح جب آپ ﷺ کے نواسے ابن زینبؓ کا انتقال ہوا تو آپ کی آنکھوں سے آنسوں رواں ہو گئے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا؟

فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھ دی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صرف انھیں بندوں پر رحم فرماتا ہے جو رحم کرنے والے ہیں۔

(آداب زندگی)

یہ رونا محمد ﷺ بن عبداللہ کا فعل ہے

حدیث مبارکہ میں ہے کہ:

ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ عدالت سے ایک شخص کے قتل کا حکم صادر ہوا۔ اس شخص کے قتل کے بعد اس کی بیٹی نوحہ کرتی ہوئی رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچ گئی۔ اس کا نوحہ سن کر آپ ﷺ بھی رو پڑے۔ صحابہ کو حضور ﷺ کے رونے پر تعجب ہوا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ رونا محمد ﷺ بن عبداللہ کا فعل ہے اور مجرم کو قتل کرانا محمد رسول اللہ ﷺ کا فعل تھا“۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا رونا

ہمارے اسلاف بہت دانش مند تھے۔ پیغمبر اپنی اولاد کے انتقال پر رونے کو نبوت کے وقار کے منافی نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام خدا کے حضور میں بے تحاشا روتے تھے فرمایا کرتے تھے ”میرا سر آنسوؤں سے لبریز اور میری آنکھیں آنسوؤں کا فوارا ہیں“۔

مرزا قادیانی رونا پسند نہیں کرتا تھا

اُس کذاب کے دل میں شیطانیت گھر کر چکی تھی۔ اس کا قلب ایک سنگِ سیاہ کی مانند تھا۔ فطرت نے انسان کو سوز و گداز سکھایا مگر وہ دجال تقاضائے فطرت کو اپنی نوک پا پر رکھتا۔ لیکن جب فطرت اس سے انتقام لینے پر آئی تو مرزا قادیانی سے بھاگا نہ گیا۔ فطرتی کلاشنکوف سے مرزا قادیانی کا سارا جسم چھلنی ہو گیا اور ہر نشان مرزا کے جسم پر ایک بیماری چھوڑ گیا۔ پس یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مرزا قادیانی نے فطرت سے بغاوت کی اور ذلتوں، بیماریوں اور پستیوں میں جا گرا۔

مرزا قادیانی کے مریدوں کا بیان ہے کہ اس کو ہم نے کبھی روتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اُس کا قریبی ساتھی مفتی محمد صادق ”سیرت المہدی“ کے حوالہ سے اپنی کتاب ”ذکر حبیب“ میں لکھتا ہے:

”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مکرمی مفتی محمد صادق نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک دفعہ نماز استسقاء ہوئی تھی جس میں حضرت صاحب بھی شامل ہوئے تھے۔ لوگ اس نماز میں بہت روئے تھے مگر حضرت صاحب میں ضبط کمال کا تھا۔ اس لیے میں نے آپ کو روتے نہیں دیکھا“۔

اسی کتاب کے اگلے صفحے پر مفتی محمد صادق قادیانی مزید لکھتا ہے:

''حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر میں نے بہت غور سے دیکھا مگر میں نے آپ کو روتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حالانکہ آپ کو مولوی صاحب کی وفات کا نہایت صدمہ تھا''۔

(ذکر حبیب ص ۳۲۳۔۳۲۴ بحوالہ سیرت المہدی)

مرزا قادیانی کے عقیدت کیش مرزا کا نہ رونا اس کا ضبط سمجھتے تھے حالانکہ قصہ کچھ اور تھا۔ وہ مرزا قادیانی کی اُس سنگدلی کو نہ بھانپ سکے جو اس کی گھٹی میں شامل تھی۔ اسے کسی کے جینے مرنے سے کیا وہ تو صرف اپنی دھن میں مگن رہتا۔ حالانکہ وہ وقت بھی آیا کہ جب مرزا کے گھر میں اس کے جوان بیٹے کی لاش پڑی تھی۔ اس کی امیدوں کا فانوس بجھ چکا تھا۔ اس کا لخت جگر اس سے بہت دور جا رہا تھا۔ ہر طرف آہ و زاری کی دلخراش صدائیں گونج رہی تھیں۔ چیخوں کا بازار گرم تھا' ہر آنکھ پر نم تھی لیکن مرزا قادیانی کے آنسوؤں کے سامنے اس کا پتھر دل حائل تھا۔ دراصل وہ خواہ مخواہ کا صدمہ مول نہیں لینا چاہتا تھا۔ وہ بظاہر اتنا کر سکتا تھا کہ لوگوں کے سامنے اپنے بیٹے کی وفا شعاریوں کو بیان کرے۔

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود لکھتا ہے:

''آپ (مرزا قادیانی) کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے۔ آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی۔ بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا تو شدت مرض میں مجھے غش آ گیا۔ جب ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے کہ یہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا''۔

(انوار خلافت ص ۱۹۱ از مرزا بشیر الدین محمود)

آنسو ضبط کرنے نقصانات۔

ڈاکٹر جان ٹفنی اور دوسرے سائنسدانوں کی تحقیق:

آکسفورڈ یونیورسٹی کے محققین کے مطابق آنسو آنکھوں کو نمی فراہم کرتے ہیں اور جلن پیدا ہونے سے بچاتے ہیں۔ آنسوؤں میں انٹی بیکٹیریل عوامل موجود ہوتے ہیں جو اس مضر بیکٹیریا کو

انفیکشن کرنے سے پہلے پاش پاش کر دیتے ہیں۔ آنسو آنکھ کے ڈھیلے کی سطح کو جسے کورینا کہتے ہیں آکسیجن اور غذائیت مہیا کرتے ہیں، کورنیا میں خون بہم نہیں پہنچتا۔ آنسوؤں کے بغیر آنکھ سوکھ سکتی ہے (☆ حاشیہ) اور اس میں سوجن ہو سکتی ہے اس سے کورینا پر زخم آنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے..... ڈاکٹر جان لُفنی کے مطابق آنکھوں میں نمی کا کم ہونا بہت دردناک اور تکلیف دہ ہوتا ہے اور ہمارے پاس اس کا مکمل علاج نہیں۔

(ماہنامہ صحت اپریل ۲۰۰۱ جلد نمبر ۵۰ شمارہ نمبر ۴)

ماہر نفسیات لی گراہم کی تنبیہ:

مشہور و معروف ماہر نفسیات لی گراہم کا کہنا ہے کہ ”ماہرین کا خیال ہے کہ جب آپ پر کسی مصیبت کا پہاڑ ٹوٹے تو بہتر یہی ہے کہ آپ خوب جی بھر کر آنسو بہا لیں بری خبر سن کر یا کسی عزیز کی اتفاقیہ موت کی خبر سن کر غمدیدہ ہو جانا عین فطرت ہے صرف شرط یہ ہے کہ یہ اظہار غم وقتی ہو۔ اگر کسی خبر سے دل کو صدمہ پہنچتا ہے۔ تو سخت دل بننے کی کوشش نہ کیجئے اور آنسوؤں کو پی نہ جایئے۔ کیونکہ آپ جذبات کے آگے بند باندھ دیں گے تو ان میں اور طغیانی کیفیات پیدا ہو جائیں گی اور آج نہیں کل یہ لاوا اور زیادہ تباہ کن بن کر آپ کی پوری زندگی طغیانی کی ذد میں لے آئے گا۔ آنسو بہانے کیلئے ہماری آنکھوں میں ایسے غدود موجود ہیں جو آنسو بہاتے ہیں رونا کوئی شرمناک فعل نہیں ہے۔ شرمناک تو اسی وقت بنتا ہے جب رونے کا تسلسل قائم رہے اور کوئی معقول وجہ بھی نہ ہو“۔

(ہردلعزیزی ص ۱۱۴ مصنف لی گراہم)

آنسو بہانے کے فوائد

مغربی دانشور مسٹر (Ovid) اووڈ اپنے ساتھیوں کو رونے کی تلقین کیا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ ”رونے سے سکون ملتا ہے اور غم آنسوؤں میں بہہ جاتا ہے“۔

کینسر سے نجات

ایک آدمی نے بتایا کہ اس کی بیوی کو کینسر ہو گیا کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ صرف ایک ماہ زندہ رہ سکتی ہے۔ اس کا علاج ممکن نہیں ہے۔ اب وہ اللہ کے حضور روتی رہی گڑگڑاتی رہی

(حاشیہ ☆) مرزا قادیانی کی تصویر میں اس کی آنکھوں کو بغور دیکھئے، نور و ضیاء سے محروم آنکھیں اور انکا سوکھا پن مرزا قادیانی کے کاذب ہونے پر زور زور سے صدائیں دے رہا ہے۔ ہے کوئی قادیانی جو تعصب کی عینک اتار کو غور و فکر کرے۔ ناقل

پورا ایک مہینہ اسے روتے اور توبہ استغفار کرتے گزر گیا۔ اس کی صحت بجائے گرنے کے بہتر ہوتی چلی گئی۔ ایک ماہ مزید گزر گیا اور وہ بالکل تندرست ہو گئی۔

پھر وہ دوبارہ ڈاکٹروں کے پاس گئی چیک کرایا کینسر کا نام و نشان تک نہ تھا۔ ڈاکٹر نے پوچھا کہ کس سے علاج کرایا؟۔ اس نے کہا میں نے کسی سے علاج نہیں کرایا بلکہ یہ سمجھ کر اب تو مجھے مر جانا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی اللہ سے مانگ لوں چنانچہ مہینہ تو میرا روتے ہی گزر گیا۔

اٹلی کا ڈاکٹر تھا اس نے کہا'' تجربہ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ رونے سے زہریلے مادے بہہ جاتے ہیں۔ اور انسان تندرست رہتا ہے۔''

(بحوالہ صحت اور ہومیو پیتھی ص ۱۰۲)

یہ حقیقت تو بارہا ہمارے قارئین کے علم میں آ چکی ہے کہ مرزا قادیانی تندرستی برقرار رکھنے والے ہر عمل کا گلا گھونٹ کر اُسے قادیان کی مٹی میں دفن کر دیا کرتا تھا۔ اور بیمار رہنے والی حرکات سے عشق کیا کرتا تھا۔ لہٰذا بوقت غم اُس کا اشک روانی نہ کرنے سے بھی منشاء یہی تھا کہ کہیں اس کی بیماریاں آنسوؤں میں نہ بہہ جائیں اور وہ تندرست نہ ہو جائے۔ اسے کہتے ہیں بیماریوں سے سچا اور پکا عشق۔

؎ اپنی عمر تمام گلے کا ہار بنائے رکھا انہیں
اس عجب شخص کو بیماریوں سے کتنا عشق تھا

(مصنف)

☆☆☆☆

مرزا قادیانی کی بیہودہ شاعری

اسلام وسائنس کے کٹہرے میں

نبی اکرم ﷺ شاعر نہیں تھے

وما علمنه الشعر وما ینبغی له ط

"اور ہم نے ان (حضور ﷺ) کو شعر کہنا نہ سیکھایا اور نہ ہی وہ (یعنی شعر) ان کی شان کے لائق ہے" (یسین آیت ۶۸)

شاعری کرنا چونکہ کسی بھی نبی کے شایان شان نہیں اس لیے سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العزت نے شعر گوئی پر ملکہ نہیں دیا۔ یہی وجہ ہے کہ شعر گوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت میں نہیں پائی گئی۔ اس آیت مقدسہ کا یہ معنی ہرگز نہیں ہے کہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر کا معنی یا علم نہیں دیا گیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کلام شعری یا غیر شعری میں امتیاز نہیں کر سکتے تھے کیونکہ مشکوٰۃ شریف کی حدیث مبارکہ میں ہے:

"عن عائشه قالت ذکر عندرسول الله صلی الله علیه وسلم الشعر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هو کلام حسنه وقبیحه قبیح"

(مشکوٰۃ شریف، ص ۴۱۰)

ترجمہ: "ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کے سامنے شعر کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ شعر ایک کلام ہے اگر اس کا مضمون اچھا ہو تو شعر اچھا ہے اور اگر مضمون برا ہو تو شعر برا ہے"۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ:

”عن ابی بن کعب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر لحکمة“.

(مشکوٰۃ شریف، ص ۴۰۹)

ترجمہ: ”ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض شعر حکمت والے ہوتے ہیں“۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ شاعری کا علم اور اس میں امتیاز کرنا جانتے تھے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے شاعری کی اچھائی، برائی اور اس کی خوبیوں، خامیوں سے اُمت کو مطلع فرمایا۔ علامہ اسماعیل حنفیؒ لکھتے ہیں:

”تحقیقی بات یہ ہے کہ قرآن کریم کے فرمان وَمَا یَنْبَغِیْ لَہٗ کا مطلب یہ ہے کہ منصب نبوت کے اعتبار سے شعر کہنا آپ کے مناسب نہیں ہے کیونکہ معلم من اللہ سوا حق کے کچھ نہیں کہتا اور یہ نبی علیہ السلام کے فی نفسہٖ شعر گوئی پر قادر ہونے کے منافی نہیں۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ شعر کی اچھائی اور برائی کو جانتے تھے۔ اور اس کے وزن اور قافیہ وغیرہ سے واقف تھے اور جو نظم کرنے کو جانتا ہو وہ اس پر قادر کیسے نہیں ہوسکتا کہ ان ہی مسائل اور احکام کو نظم کی شکل میں بیان کرے لیکن قدرت اس باب میں فعلیت کو مستلزم نہیں ہے تاکہ احکام شرعیہ لفظ شعر اور شاعری کے اطلاق سے محفوظ رہیں کیونکہ یہ لفظ کذب اور تخیلات کا وہم پیدا کرتا ہے“۔ (روح البیان ج ۳، ص ۲۸۲)

مذکورہ بالا عبارت سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر کہنے کی قدرت تو تھی لیکن مہارت نہ تھی، اور آپ ﷺ سے شعر اس لیے بطریق انشاء صادر نہیں ہوا کہ یہ آپ ﷺ کی شان کے لائق نہ تھا۔ آپ ﷺ کے علاوہ دوسرے تمام انبیاء کرام علیہم السلام بھی شعر گوئی سے بالکل پاک تھے۔ علامہ سید ومنہوی مصری شیخ جملؒ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جو شخص یہ کہے کہ آدم علیہ السلام نے شعر کہا تھا اس نے جھوٹ بولا۔ محمد ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سب کے سب شعر گوئی سے پاک ہونے میں برابر ہیں“۔ (الشرح السبوط)

مرزا قادیانی بحیثیت شاعر

مرزا قادیانی خود کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی صفات کا مظہرِ اتم اور محمد ثانی کہا کرتا تھا (معاذ اللہ) حالانکہ حضرت محمد ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام شعر گوئی سے بالکل پاک تھے لیکن مرزا قادیانی خوب شعر وشاعری کیا کرتا تھا۔ (مرزا قادیانی کی شاعری کو قادیانیوں نے درثمین نامی ایک کتاب میں اکٹھا کیا ہے) اس لیے وہ اپنے ان دعوؤں میں 'کذاب' مفتری' اور زندیق ثابت ہوتا ہے۔

لیکن اگر اس تحقیق سے صرفِ نظر کرتے ہوئے صرف مرزا قادیانی کی لغو' لچر اور آوارہ عاشقانہ شاعری پر ہی نظر کر لی جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ ایک شریف انسان کہلانے کا بھی حق دار نہیں ہے۔ اس سے قبل کہ ہم مرزا قادیانی کی اس بیہودہ بازاری شاعری سے آپ کو متعارف کروائیں' ضروری ہے کہ ایسی بیہودہ' لغو اور لچر عاشقانہ شاعری کے متعلق اسلام اور جدید سائنس کو سامنے رکھتے ہوئے اس سے آگاہی حاصل کرلی جائے۔

لغو اور بازاری شاعری پر اسلام وسائنس کی رائے

اسلام میں لوگوں کو اس شاعری کی تو اجازت دی گئی ہے جس میں خدائے رحیم کی واحدانیت، حمد وثنا اور ہادی کونین ﷺ کی تعریف وتوضیع بیان کی جائے۔ یا جو کم از کم حدودِ شرعی سے باہر نہ ہو' لیکن لغو' آوارہ' لچر اور بازاری عاشقانہ شاعری سے مکمل طور پر مجتنب رہنے کی سختی سے تلقین کی گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

''البتہ انسان کا باطن (پیٹ وغیرہ) پیپ سے بھر جائے جس سے اس کے معدہ وغیرہ کو خراب کر کے رکھ دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا باطن (لغو اور لچر) شعروں سے بھر جائے''۔ (مشکوٰۃ شریف)

دراصل لغو اور لچر عاشقانہ شاعری سے روحانیت اور نفسیات کو شدید دھچکا لگتا ہے جس سے انسان کے نفسیاتی مریض ہونے کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔ لغو شاعری سے بے خوابی اور جنونی امراض کا گھیرا تنگ ہو جاتا ہے جس سے نہ صرف دُنیاوی زندگی بلکہ اخروی حیات بھی برباد ہو جاتی ہے۔

لغو عاشقانہ شاعری سے پودے مرجھا گئے

حکیم طارق محمود صاحب چغتائی بیان کرتے ہیں کہ ''یہ بات مجھے ایک پاکستانی پروفیسر نے

اپنے تجربات کے لحاظ سے بتائی' وہ صاحب امریکہ میں سالہا سال سے مقیم ہیں ان کا بیان ہے کہ میری ایک امریکن پروفیسر سے بہت عرصہ دوستی رہی ہے۔ وہ امریکن دراصل پودوں کی نشوونما اور ان کی پرورش پر ریسرچ کر رہا تھا۔ امریکہ میں اس کا بہت نام تھا۔ اس امریکن نے بتایا کہ میرا وسیع تجربہ ہے کہ جب بھی میں گنگنایا ہوں یا میں نے ایسے اشعار پڑھے ہیں جن میں ظاہری عشق یا لغو الفاظ تھے میں نے اپنے پودوں کو مرجھایا ہوا دیکھا اور ان کی نشوونما میں مسلسل کمی دیکھی اور جب میں نے ان اشعار کو نہ پڑھا بلکہ بائبل مقدس کو پڑھا تو پھر میں نے اپنے آپ کو بھی مسرور پایا اور پودوں کی نشوونما میں بہت زیادہ بہتری محسوس کی۔''

(سنت نبوی اور جدید سائنس' ص ۳۹' جلد ۳)

مرزا کے چہرے پر اُس کی لغو عاشقانہ شاعری کا اثر

کیا قادیانیوں نے کبھی غور کیا کہ ان کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کا چہرہ حسن وزیبائی سے محروم کیوں ہے؟ اور اس چہرے سے بدصورتی کیوں ٹپکتی ہے؟۔ نہ رعنائی نہ زیبائی' نہ شوکت' نہ تمکنت اور نہ ہی وجاہت۔ آخر یہ سب چیزیں کہاں غائب ہو گئیں؟۔

اس کی کئی ایک وجوہات میں سے ایک وجہ مرزا قادیانی کی آوارہ عاشقانہ شاعری بھی ہے۔ اس شاعری کی مرزا قادیانی کو ترغیب دینے والی محرک اول وہ دوشیزائیں تھیں جو اُس کے قلب عاشقانہ میں رہتی تھیں۔ مرزا قادیانی اُن کے غم فراق میں تڑپتا' کوستا' اور سسکتا رہتا' لیکن فائدہ ندارد۔

اُس کے دِل مضطرب میں ہر وقت اُنہی کا چرچا رہتا تھا' کہ جب مرزا قادیانی رات کو نیند کے گھوڑے پر سوار ہو جاتا تو خواب میں پھر وہی چشم غزالیں' سرمہ آگیں' آہوئے رم خوردہ' کشور چین' لب لعلین' دُرج یاقوت' کلائی بلوریں اور رخسار تابناک رات بھر اُس کے دل پر چھریاں چلاتے' اور جب صبح آنکھ کھلتی تو حالت غسل میں ہوتا۔ (☆ حاشیہ) پھر قلم اور کاغذ لے کر بیٹھ جاتا اور یوں آوارہ عاشقانہ شاعری سے شب ہجر کی داستاں رقم کرتا۔

(☆ حاشیہ) اس سلسلے میں بطور ثبوت مرزا قادیانی کا صرف ایک خواب ملاحظہ کریں۔ وہ کہتا ہے:

''آج میں نے بوقت صبح صادق چار بجے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

مرزا قادیانی کی لغو عاشقانہ شاعری

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد قادیانی اپنی کتاب سیرت المہدی میں لکھتا ہے:

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا سلطان احمد صاحب سے مجھے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ایک شعروں کی کاپی ملی ہے جو بہت پرانی معلوم ہوتی ہے۔ غالباً نوجوانی کا کلام ہے۔ حضرت صاحب کے اپنے خط میں ہے، جسے میں پہچانتا ہوں، بعض شعر بطور نمونہ درج ذیل ہیں:

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا میرے دل ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے

……

ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے
مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے
اُس کے جانے سے صبر دِل سے گیا
ہوش بھی ورطہ عدم میں پڑے

……

سبب کوئی خداوند بنا دے
کسی صورت سے وہ صورت دِکھا دے
کرم فرما کے آ او میرے جانی
بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے

(گذشتہ حاشیہ) اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے۔ تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے۔ اور اس مشک کو اٹھا کر لایا ہوں۔ اور وہ پانی لا کر ایک گھڑے میں ڈال دیا ہے۔ میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی۔ یکا یک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آ گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے۔ پیروں سے سر تک سرخ لباس پہنے ہوئے شاید جالی کا کپڑا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لیے اشتہار دیئے تھے۔ لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی۔ گویا اس نے کہا۔ یا دل میں کہا کہ میں آ گئی ہوں۔ میں نے کہا یا اللہ آ جاوے۔ ''فالحمدللہ علی ذالک''

(تذکرہ مجموعہ الہامات، ص ۸۳۱، طبع دوم۔ مرزا غلام احمد قادیانی)

کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر
دِلا اِک بار شور و غل مچا دے

……

نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پا کی
سمجھ ایسی ہوئی قدرت خدا کی
مرے بُت اب سے پردہ میں رہو تم
کہ کافر ہوگئی خلقت خدا کی

……

نہیں منظور تھی گر تم کو اُلفت
تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا
مری دلسوزیوں سے بے خبر ہو
مرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا
دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یا جاں
کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا“

……

(سیرت المہدی، جلد اول، ص ۲۳۲، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

؎ نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

(ناقل)

جب ایسی شاعری کرنے کے بعد بھی تسکین قلب نہ ہوتی اور بات بنتی نظر نہ آتی تو مرزا قادیانی بجائے ایسی عاشقی سے توبہ کرنے کے اپنا سارا غصہ آریوں پر نکالنا شروع کر دیتا اور اُن کی عورتوں کے خلاف ایسی بیہودہ شاعری کرتا کہ بعض قادیانی عورتوں کی جبینیں بھی شرم وندامت سے عرق آلود ہو جاتیں کہ اُن کا نبی کتنا بے شرم اور کتنا بے حیا ہے۔ آیئے بطور ثبوت مرزا قادیانی کی اس بیہودہ شاعری کے بعض اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

اپنی کتاب آریہ دھرم میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"چپکے چپکے حرام کروانا
آریوں کا اصول بھاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں
جس کو دیکھو وہی شکاری ہے
غیر مردوں سے مانگنا نطفہ
سخت خبث اور نابکاری ہے
غیر کے ساتھ جو کہ سوتی ہے
وہ نہ بیوی زن بزاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے
ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط
یار کی اس کو آہ وزاری ہے
دس سے کروا چکی زنا لیکن
پاک دامن ابھی بچاری ہے
گھر میں لاتے ہیں اس کے یاروں کو
ایسی جورو کی پاسداری ہے
اسکے یاروں کو دیکھنے کے لیے
سر بازار ان کی باری ہے
ہے قوی مرد کی تلاش انھیں
خوب جورد کی حق گذاری ہے"

(آریہ دھرم، ص۷۵،۷۶، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۰، ص۷۵،۷۶ از مرزا قادیانی)

قادیانیو! اگر تم اپنے نبی مرزا قادیانی سے ذرا بھر بھی محبت کرتے ہو تو تمہیں تمہارے مرزے کا ہی واسطہ ہے کہ مرزا قادیانی کے ان اشعار کو کس بڑے سے چارٹ پر لکھوا کر اپنے گھروں کی دیواروں

پر چسپاں کرلو اور ہر روز علی الصبح اپنے بیوی بچوں سمیت شرم وحیا کے تمام کپڑے اتار کر اونچی آواز میں ان اشعار کا ورد کیا کرو۔ ورنہ ہم سمجھیں گے کہ تمہیں اپنے نبی مرزا قادیانی اور اُس کے کلام سے کوئی محبت نہیں۔

بیہودگی کی انتہا

ایک دفعہ میرا ایک رشتے کا مرزائی کزن جو کراچی سے لاہور اپنے ماموں سے ملنے آیا تھا خواہ مخواہ میرے پاس آکر بیٹھ گیا اور شعر وشاعری پر گفتگو شروع کر دی۔ اس نے مجھے کوئی شعر سنایا تو جواباً میں نے بھی اُسے ایک شعر سنا ڈالا۔ وہ شعر یہ تھا:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور بندوں کی آر

شعر سن کر اُس نے زور زور سے ہنسنا شروع کر دیا اور کہنے لگا کہ عرفان صاحب! یہ شعر کہیں آپ کا تو نہیں۔ میں نے کہا نہیں بھئی یہ شعر میرا نہیں بلکہ کسی اور کا ہے۔ پھر کہنے لگا یہ جس کسی بھی بے وقوف کا شعر ہے اُس کی واقعی مت ماری گئی ہے بھلا کوئی اپنے آپ کو انسانوں کی جائے نفرت یعنی شرم گاہ بھی کہتا ہے۔ اف! بیہودگی کی انتہا کر دی۔

میں نے کہا کہ ہوسکتا ہے یہ شعر اُس کہنے والے نے نہایت عاجزی سے کہا ہو۔ جواباً کہنے لگا عرفان صاحب! آپ بھی کتنی جاہلوں والی باتیں کرتے ہیں یہ کیسی عاجزی ہے کہ کوئی خود کو انسانوں کی جائے نفرت یعنی شرم گاہ کہنا شروع کر دے۔ میں اُس کے منہ سے یہی سننا چاہتا تھا اور جھٹ سے اٹھ کر میں نے اُس کے سامنے مرزا قادیانی کا شعری مجموعہ ''درثمین'' کھول کر رکھ دیا جس میں مرزا قادیانی کا یہی شعر لکھا ہوا تھا۔

اُس نے جیسے ہی دیکھا کہ یہ شعر کسی اور کا نہیں بلکہ اُس کے حضرت جی مرزا قادیانی کا اپنا ہے تو فوراً اُس کا رنگ زرد پڑ گیا اور لگا اور اپنے کانوں کو ہاتھ لگانے اور توبہ استغفار کرنے کہ اُس نے اپنی زبان سے اپنے حضرت صاحب کے متعلق کیا کیا کہہ دیا ہے۔

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے
صاحب کو اپنے حسن پہ کتنا غرور تھا

☆☆☆☆

بلوغت کی شادی۔ سنت نبوی ﷺ، جدید سائنس اور مرزا قادیانی کی نظر میں

ابتدائے آفرینش میں جب جسم سے روح کا اولین میلان ہوتا ہے تو ان کا سکون حرکت سے بدل جاتا ہے اور ارکان جسم اپنے افعال میں مصروف عمل ہو جاتے ہیں وقت کی منازل طے کرنے سے جہاں انسانی روح قوی ہوتی جاتی ہے وہاں اعضاء جسمانی کی بھی نشو ونما ہوتی رہتی ہے۔ اور ساتھ ساتھ ان کی قوت اعمال اور عزیمت افعال بھی روبہ ترقی رہتی ہے جب کوئی بچہ دائرہ بلوغت میں قدم رکھتا ہے تو اس کے قویٰ میں ایک قدرتی تحریک عمل پیدا ہوتی ہے جو قبل از بلوغت جمود وسکون کی کیفیت میں تھی۔ عمر کے اس حصہ میں قوت تولید حرکت میں آتی ہے اور ہر مرد وزن میں باہمی ربط اور اتحاد کا میلان بیدار ہوتا ہے عمر کے اسی حصہ میں شادی کو عین فطرت کہا گیا ہے۔

ساقی کوثر، ہادی کونین ﷺ نے انسانیت کی توجہ اسی طرف مبذول کرائی کہ:

"بلوغ کے فوراً بعد نکاح مسنون ہے" (اسوۂ رسول اکرم ﷺ)

افسوس ناک بات یہ ہے کہ اس مادرِ گیتی نے اپنے اندر سے ایسے نفوس باطلہ بھی پیدا کئے جنہوں نے شریعت اسلامی اور فطرت انسانی کے حسین پھولوں کو اپنے پاؤں سے مسلنا چاہا۔ انہوں نے واضح اسلامی احکامات کے ہوتے ہوئے اپنی تعلیمات کو ترجیح دی۔ انہی میں سے ایک جھوٹا مدعی نبوت مرزا قادیانی بھی تھا۔ جو امت مسلمہ کے سامنے فنافی الرسول کا لیبل چپکا کر آیا لیکن جب اس کی تلاشی لی گئی تو شیطانیت اور فرعونیت کی تعلیمات برآمد ہوئیں۔ وہ یورپی کلچر کو اسلامی تہذیب کے نام پر عام کرتا رہا اس کی ساری زندگی اسی شیطانی مشن کو دوام بخشنے میں گزری۔ یہی وجہ ہے کہ یورپی معاشرے اور

تہذیب قادیان میں زبردست مماثلت دیکھنے میں آتی ہے۔

یورپی اور قادیانی کلچر میں مماثلت

یورپ میں قبل از بلوغت جنسی تعلقات قائم کرنا برائی تصور نہیں کیا جاتا وہاں پرائمری سکول کی ہر دوسری بچی کے بستہ سے مانع حمل گولیاں برآمد ہوتی ہیں۔ جب بچی گھر سے سکول جانے لگتی ہے تو اس کی ماں بطور یاددہانی پوچھتی ہے کہ بیٹی بستہ میں کنڈوم رکھ لیا ہے نا! ان ممالک کی معاشرت بچوں کو بھی اس جنسی سیلاب میں بہا کر لے گئی ہے۔ روزنامہ "جنگ" لندن میں حال ہی میں ایک خبر شائع ہوئی جسے پڑھ کر یورپ کی جنسی بے راہ روی کا اندازہ ہو جائے گا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

دس سالہ بچے کا ساتھی طلبہ پر حملہ

"گلاسکو آکر شائر کا دس سالہ بچہ مقامی ایجوکیشن کونسل کے لئے دردِ سر بن گیا ہے یہ بچہ جس کا نام قانونی وجوہات کی بناء پر صیغہ راز میں رکھا گیا اس کو سکول میں اپنی ساتھی طالبہ پر جنسی حملہ کرنے کے الزام میں ایک دوسرے سکول میں ٹرانسفر کر دیا گیا تھا"۔

("جنگ" لندن ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء)

فحاشی کے کاروبار میں سولہ برس سے کم عمر لڑکیوں کی دلچسپی

لندن: سولہ سال سے کم عمر کی لڑکیاں جنہیں فحاشی کے کاروبار پر پولیس نے وارننگ دی ہے ان کی تعداد میں ۱۹۹۰ء کے مقابلے میں گذشتہ سال بتیس فیصد اضافہ ہوا ہے ہوم آفس کے مطابق بعض علاقوں میں ان لڑکیوں کی تعداد میں خوفناک اضافہ ہوا ہے۔ ویسٹ پارکشائر مانچسٹر اور کلولینڈ میں یہ تعداد اسی فیصد بڑھی ہے رپورٹ میں کہا گیا کہ اسکول کی عمر کی جو لڑکیاں اپنا جسم فروخت کرتی ہیں ان کی تعداد میں کمی ہونی چاہیے تھی۔ لیکن ایسا محض اس لیے نہیں ہوا کہ پولیس انہیں سوشل سروسز کرنے کے محکمہ کے پاس بھیجنے کی بجائے تنبیہ کر کے چھوڑ دیتی ہے"۔

(بحوالہ "جنگ" لندن ۱۹۹۳-۰۹-۰۶)

الختصر یہ کہ یورپ میں نابالغی میں جنسی تعلقات قائم کرنا ایک فیشن بن چکا ہے۔ کم عمری میں نکاح کر کے یا بغیر نکاح دونوں طرح سے جنسی تعلقات قائم کرنا اسلام اور ماہرین جنسیات نے منع فرمایا ہے۔

مرزا قادیانی کی اولاد کی شادیاں قبل از بلوغت

مرزا قادیانی بھی اہل یورپ سے سبق سیکھ کر اپنی اولاد کی شادیاں زمانہ بلوغت سے پہلے ہی کر دیا کرتا تھا۔ اُس کا مرید اپنی کتاب ''سیرت مسیح موعود'' میں لکھتا ہے۔

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے طرز عمل سے پایا جاتا ہے کہ آپ حالات زمانہ کو مدنظر رکھ کر یہ پسند فرماتے تھے کہ بچوں کی شادی بدو شباب سے کچھ پہلے ہو جاوے تا کہ جب وہ زمانہ بلوغت میں قدم رکھیں اور ان کی زندگی میں ایک تغیر کا دور شروع ہو وہ اپنی رفیقہ زندگی اور مونسہ کو موجود پائیں چنانچہ آپ نے تمام بچوں کی شادیاں چھوٹی عمر میں کر دی تھیں حضرت ام المومنین (نصرت جہاں بیگم اہلیہ مرزا قادیانی۔ ناقل) کی روایت سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے اس طرز عمل کے متعلق حضور کا منشاء صاف کر دیا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔ ''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت صاحب نے تم بچوں کی شادیاں تو چھوٹی عمر میں کر دی تھیں۔ مگر ان کا منشاء یہ تھا کہ زیادہ اختلاط نہ ہوتا کہ نشو و نما میں کسی قسم کا نقص نہ پیدا ہو''

(سیرت مسیح موعود ص ۳۸۶،۳۸۵ مصنفہ یعقوب علی عرفانی قادیانی)

ذرا مرزا قادیانی کی دانشمندی دیکھئے۔ کہ وہ ایک طرف تو اسلامی حکم کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور دوسری طرف ایک غیر اسلامی عمل میں سائنسی اور طبی مفاد کا خواہاں ہے۔ یاد رہے کہ اسلام اور سائنس میں کسی قسم کا کوئی تناقض نہیں۔ اسلام کا ہر حکم اپنے اندر بے شمار اسرار و رموز اور حکمتیں سموئے ہوئے ہے۔ اسلام اور سائنس میں ٹکراؤ ناممکن ہے۔ مرزا قادیانی کو بھی اس بات کا اعتراف تھا۔ وہ ایک جگہ لکھتا ہے:

''سائنس اور مذہب میں بالکل اختلاف نہیں بلکہ مذہب سائنس کے مطابق ہے اور سائنس خواہ کتنی ہی عروج پکڑ جائے مگر قرآن کی تعلیم اور اصول اسلام ہرگز ہرگز نہیں جھٹلا سکے گی''

(ملفوظات جلد۵ ص ۴۷۷)

سائنس جہاں دین محمدی ﷺ کی تائید کرتی ہے وہاں مرزا قادیانی کے خود ساختہ اعمال و نظریات کی دھجیاں بھی فضائے بسیط میں اڑاتی ہوئی نظر آتی ہے۔ آیئے مرزا قادیانی پر لعنت بھیجتے ہوئے جدید سائنسی تحقیق پڑھتے ہیں جس سے نہ صرف نوعمری (نابالغی) کی شادی کے نقصانات کا پتہ چلتا ہے۔ بلکہ مرزا قادیانی کی دانشمندی اور اس کی نیم حکیمی بھی عیاں ہو جاتی ہے۔

نوعمری (نابالغی) کی شادی سے سرطان کا خطرہ

ڈاکٹر جے شری رائے چودھری کی رائے ہے کہ ایسی خواتین جو خود کو رحم کے سرطان سے محفوظ رکھنا چاہتیں ہیں تو انھیں اس نصیحت (یعنی نوعمری (نابالغی) کی شادی (جنسی اختلاط) ان کے لیے اتنی ہی خطرناک اور نقصان دہ ہے جتنی تمباکو نوشی) پر بے حد سنجیدگی سے غور کر کے اور بھی دیگر حفاظتی اقدام کرنا چاہیے۔

ڈاکٹر جے شری چودھری چترنجن نیشنل کینسر ریسرچ سینٹر کلکتہ (بھارت) کی ڈائریکٹر ہیں۔ مذکورہ بالا ہدایات انھوں نے اپنے خطاب (لیکچر) میں دیں۔ جو اس سینٹر کی پلاٹینم جوبلی کے موقع پر منعقد ہوا تھا۔

بقول ڈاکٹر جے سری رائے چودھری بلاشبہ رحم کا سرطان سب سے زیادہ عام ہے۔ اس کے بعد چھاتی (پستان) پیٹ نرخرہ، ناک اور حلق کا پچھلا حصہ اور سانس کی نالی کے سرطان کا نمبر آتا ہے۔ اس رحم کے سرطان کے بارے میں کافی تحقیقی مواد موجود ہے اور پیشگی معلومات اور مناسب احتیاط سے اس موذی مرض سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر جے شری رائے چودھری نے نیشنل کینسر کنٹرول پروگرام میں اپنی ہدایات میں بتایا کہ مریض خواتین کے تفصیلی معائنے سے پتہ چلا کہ فم رحم کے سرطان کا تناسب (سرطان کی مریض عورتوں میں) چالیس فیصد تھا۔ ایسی تمام خواتین ۳۶ سے چالیس ۴۰ کی عمر کے گروپ میں تھیں۔ وہ لڑکیاں جن کی نابالغی میں شادی ہوگئی تھی اس مرض میں زیادہ مبتلا پائی گئیں۔

(ہمدرد صحت مئی ۱۹۹۲ء ص ۳۳)

اٹلی کے مقام بلاجیو میں انسداد امراض کے بین الاقوامی فیڈریشن کا ایک مشاورتی اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں بین الاقوامی ماہرین نے جن خیالات کا اظہار کیا ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

موت کا خطرہ اور دیگر مسائل

سنگاپور یونیورسٹی کے پروفیسر شان رتنم نے جو آئی پی ایف کے بین الاقوامی میڈیکل ایڈوائزری پینل (آئی ایم اے پی) کے رکن ہیں، کہا کہ (کم عمری میں) لڑکیوں کو حاملہ ہونے سے روک دیا جائے۔ تو عورتوں نیز بچوں کی صحت سے متعلق پیدا ہونے والے بہت سے مسائل کی روک

تھام ہوسکتی ہے۔ ڈاکٹر انجیلے پٹروس بروزئین، صدر شعبہ خاندانی صحت ادارہ عالمی صحت، نے اس امر سے اتفاق کیا کہ ماں بننے والی لڑکیاں جس قدر کم سن ہوں گی ان کے لئے جسمانی صحت کے عواقب بھی اس قدر سنگین ہوں گے۔۔۔۔ پروفیسر رتنم نے خیال ظاہر کیا کہ نوعمری کے حمل کے نتائج صرف ماؤں اوران کے بچوں ہی کونہیں بھگتنے پڑتے بلکہ سارا معاشرہ پریشان ہوتا ہے۔۔۔۔

کم سنی کے حمل کا ایک بڑا خطرہ ہائی بلڈ پریشر ہے جس سے زچہ اور بچہ دونوں کی موت واقع ہوسکتی ہے۔ ایک خطرہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بچے کا سر ماں کے پیٹرو سے بڑا ہوتا ہے۔ جس کے سبب وضع حمل کے وقت شدید درد ہوتا ہے۔ طبعی عمر میں پیدا ہونے والے بچے کا پیدائش کے وقت جتنا وزن ہونا چاہیے، کم سن ماؤں کے بچے اس قدر وزنی نہیں ہوتے جس کے سبب ایسے بچوں کی پوری طرح ذہنی وجسمانی نشوونما ممکن نہیں ہوتی۔۔۔۔

جنسی امراض

نوجوانوں کے لئے ایک خطرہ ایک سے دوسرے میں منتقل ہونے والے جنسی امراض کی صورت میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ پروفیسر فتح اللہ کا کہنا ہے کہ ان امراض کے عواقب بڑے ہی خطرناک ہوتے ہیں۔ یہ بیماریاں اکثر مردوں اور عورتوں کو اولاد پیدا کرنے کے ناقابل بنادیتی ہیں۔ بعض ملکوں میں جنسی بیماریاں بہت بڑھ رہی ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو کم سنی کی شادی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جنسی امراض کے وافر علاج نکل آنے کے سبب نوجوان اِن امراض کی طرف سے بے پروائی برتنے لگے ہیں۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس جلد۴ ص ۲۸۵)

گھر کی گواہی

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد قادیانی نے بھی کم عمری کی شادی کو نقصان دہ کہا ہے۔ اس کی تالیف ”سیرت المہدی“ حصہ سوم ص۹۰ پر لکھا ہے:

”بے شک کم عمری کی شادی میں بعض جہت سے نقصان کا پہلو ہے“

مرزا قادیانی کا اپنے بچوں کی شادیاں قبل از بلوغت کرنے سے منشاء یہ تھا کہ اسلامی تعلیمات کی خوب تذلیل کی جائے۔ اور جہاں تک ہو سکے ان کی مخالفت میں کمر بستہ رہ کر مسلم نفوس کے ذہنوں میں یورپی سوسائٹی کا زہریلا رس گھول دیا جائے۔ تاکہ یہ مسلمان اپنے خدا اور رسول سے دور رہ کر مغربی سوسائٹی کے گرویدہ ہو جائیں۔ اور پھر ان پر راج کیا جا سکے۔ مرزا قادیانی کی یہ بھیانک سازش کافی حد تک کامیاب بھی رہی۔ جو مسلمان اس کے دام تزویر میں پھنس کر مرتد ہو گئے انھوں نے مرزا قادیانی کے حکم پر یہ خلاف اسلام عمل (بچوں کی شادیاں قبل از بلوغت) کر دکھایا اور اس کی تبلیغ کرنا شروع کر دی۔ مرزا قادیانی کے سب سے قریبی ساتھی حکیم نورالدین قادیانی کے متعلق صاحبزادہ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

''چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) روحانی حکیم تھے اور حضرت خلیفہ اول جسمانی حکیم تھے۔ ان ہر دو نے اپنے بچوں کی شادیاں چھوٹی عمر میں کر دی تھیں''۔

(سیرت المہدی حصہ سوم' ص ۱۸۹ از مرزا بشیر احمد قادیانی)

لیکن مرزا قادیانی اور اس کے مرید حکیم نورالدین قادیانی کی یہ حکمت و دانائی انسانی صحت کو کس کس انداز سے ذبح کرتی ہے اس کا مطالعہ آپ گذشتہ صفحات میں کر چکے ہیں۔

☆☆☆☆

مرزا قادیانی کی ملازمت پر اسلام وسائنس کی آراء

سنت انبیاءؑ ملازمت یا کاروبار؟

انبیاء علیہم السلام اللہ رب العزت کی پاکیزہ مخلوق ہوتے ہیں۔ غیرت خداوندی اس بات متقاضی ہوتی ہے کہ نفوس انبیاء کسی غیر اللہ کے خوشہ چین اور زیر قیادت نہ ہوں۔ چنانچہ اسی منشائے الٰہی کے تحت تمام انبیاء ورسلؑ کسی بھی خود ساختہ قانون غیر اللہ کے تحت رہنا خلاف وقار نبوت خیال کرتے رہے ہیں انھوں نے ہر مدعی شہنشاہ کی نوکری یا ملازمت کو ہمیشہ اپنی نوک پا پر رکھا۔ یہ مشیت الٰہی کی کرشمہ سازیاں تھیں کہ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام نے ہمیشہ تجارت' گلہ بانی اور اسی طرح کے دوسرے فطری کاروبار اپنائے اور یہی شان نبوت پر پورے اترتے تھے۔ انبیاءؑ کے اس عمل کی اصل وجہ یہی سمجھ میں آتی ہے کہ جہاں تک تو ملازمت یا نوکری کا تعلق ہے تو اس میں انسان بے شمار خود ساختہ قوانین وضوابط کی زنجیروں میں مضبوطی سے جکڑا جاتا ہے وہ ہمیشہ وہی کرتا ہے جو اسے اس کا مالک یا آقا حکم دیتا ہے۔ اسے یس سریس کی گردان خوب رٹوائی جاتی ہے۔ لیکن کاروبار یا بزنس اس طرح کی باتوں سے بری ہوتا ہے۔ اس میں انسان دوسروں کے ماتحت نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے اپنے مالک یا آقا کا خوف اور دباؤ ہوتا ہے۔ کاروبار سے انسانی صلاحتیں خوب نکھرتی ہیں اور ان میں تخلیقی مادے متحرک ہو جاتے ہیں جس سے کاروباری ترقی کے مزید مواقع بڑھ جاتے ہیں۔ اسی لیے انبیاء ورسل علیہم السلام نے ہمیشہ ملازمت یا نوکری کو ناپسند اور کاروبار کو پسند کیا ہے۔

علمائے اسلام کے نزدیک نبوت ورسالت یعنی نبی یا رسول ہونے کے لیے بعض مشترک شرائط ہیں۔

"اِنَّهُ حُر ذَکر ُمِنُ نَبِي آدَمَ یوُ حیٰ بشرع، یعنی نبی یا رسول آزاد ہوتا

ہے (غلام۔ ملازم نہیں ہوتا) وہ انسان کامل ہوتا ہے (عورت نبی نہیں ہوسکتی) آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہوتا ہے (جنات یا ملائکہ سے نہیں ہوتا)

(قب دستور العلماء ۳:۳۹۴) بعد' کشاف اصطلاحات الفنون، ص ۵۸۵) بحوالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ زیر اہتمام دانش گاہ پنجاب جلد ۱۰ اص ۲۵۲)

ملازمت یا نوکری مرزا قادیانی کی نظر میں

مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں نوکری کرنے کو اس قدر برا جانا ہے کہ نبی تو نبی اُس نے غیر انبیاء کے لیے بھی نوکری کرنا آدھا مشرک ہونا لکھا ہے۔ چنانچہ اُس نے اپنی کتاب "کتاب البریہ" میں لکھا ہے:

(۱) "تجربہ سے مجھے معلوم ہوا کہ نوکری پیشہ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہیں"

(کتاب البریہ' منقول از سیرت المہدی حصہ اول' ص ۱۲۲)

(۲) مرزا قادیانی کا مرید مفتی محمد صادق اپنی کتاب ذکر حبیب میں لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۸ء کو فرمایا کہ: نوکر بھی آدھا مشرک ہوتا ہے"۔ (ذکر جیب ص ۲۳۵)

مرزا قادیانی کی ان باتوں سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ نوکری نہایت ہی بری اور گندی چیز ہے اور نوکر آدھا مشرک ہوتا ہے لیکن نہایت دلچسپ اور پر لطف بات یہ ہے کہ جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی نے خود بھی اپنی تمام عمر یہی مشرکانہ اور غلیظ زندگی گذاری ہے۔ مرزا قادیانی پہلے تو چار سال سیالکوٹ کی کچہری میں بطور منشی ملازم رہا اور پھر بعد میں ملکہ وکٹوریہ کی زلفوں کا اسیر بن کر سلطنت انگریزی کا نوکر بن گیا۔

مرزا قادیانی کی ملازمت

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم۔ اے۔ اپنی کتاب سیرت المہدی میں راقم ہے:

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ...... چونکہ تمہارے دادا کا منشاء رہتا تھا کہ آپ (مرزا قادیانی) کہیں ملازم ہو جائیں۔ اس لیے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔ اور کچھ عرصہ تک وہاں ملازم رہے پھر جب تمہاری دادی بیمار ہوئیں تو تمہارے دادا نے آدمی بھیجا

کہ ملازمت چھوڑ کر آ جاؤ۔ حضرت فوراً روانہ ہو گئے...... خاکسار عرض کرتا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ملازمت ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء کا واقعہ ہے۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۳۵)

کیا اس کے بعد بھی مرزا قادیانی کے کذب پر کوئی دلیل باقی رہ جاتی ہے کہ وہ چار سال تک سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں تگنی کا ناچ ناچتا رہا اور یس سر یس کے راگ الاپتا رہا۔

مرزا بشیر احمد کے بیان کے مطابق چار سال نوکری کرنے کے بعد مرزا قادیانی واپس اپنے گھر آ گیا۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کے بعد اس نے کیا کیا؟ ۔ کاروبار یا پھر نوکری تو یاد رہے کہ سیالکوٹ کی کچہری میں ہی دوران ملازمت وہ انگریز کے ہاتھوں بک چکا تھا۔ اور وہاں سے اپنی باقی ساری زندگی کے لئے شاطر فرنگی کی ریزہ چینی اور اطاعت خوانی جیسے عزائم لے کر واپس قادیان آیا تھا۔ حقائق بتلاتے ہیں کہ اس کے بعد مرزا قادیانی نے اپنی تمام توانائیاں مخالفت جہاد' تعریفات فرنگی اور عمارت اسلامی کو منہدم کرنے کی کوششوں میں صرف کیں۔ قادیان میں سکونت کے فوراً بعد وہ اپنے اس عزم خبیثہ پر عمل پیرا ہو گیا۔

مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

''بیان کیا مجھ سے جھنڈا سنگھ کالہواں نے کہ میں بڑے مرزا صاحب (مرزا قادیانی کا والد) کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ مجھے بڑے مرزا صاحب نے کہا کہ جاؤ غلام احمد کو بلاؤ۔ ایک انگریز حاکم میرا واقف ضلع میں آیا ہے۔ اس کا منشاء ہو تو کسی اچھے عہدہ پر نوکر کرا دوں۔ جھنڈا سنگھ کہتا تھا کہ میں مرزا صاحب کے پاس گیا تو دیکھا کہ چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا کر اسی کے اندر بیٹھے ہوئے کچھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ میں نے بڑے مرزا صاحب کا پیغام پہنچایا۔ مرزا صاحب آئے اور جواب دیا ''میں تو نوکر ہو گیا ہوں'' بڑے مرزا صاحب کہنے لگے کہ اچھا کیا واقعی نوکر ہو گئے ہو؟ مرزا صاحب نے کہا ہاں ہو گیا ہوں۔ اس پر بڑے مرزا صاحب نے کہا۔ اچھا اگر نوکر ہو گئے ہو تو خیر ہے''۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۴۸' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

مرزا قادیانی کونسی کتابوں کے مطالعہ میں منہمک تھا اور پھر کونسی کتابیں لکھ کر کس کا نوکر ہو گیا تھا؟ اسکا جواب ہمیں مرزا قادیانی خود دیتا ہے چنانچہ وہ اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھتا ہے:

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میری کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روائتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں"۔

(تریاق القلوب ص ۲۷۔۲۸ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۱۵۵۔۱۵۶)

مرزا قادیانی نے ایک درخواست جو لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو ۲۸ فروری ۱۸۹۸ء کو پیش کی گئی تھی میں لکھا:

"دوسرا امر قابل گذارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر کو پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کردوں جو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں"۔

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۰ از مرزا قادیانی)

ایک اور جگہ مرزا قادیانی خود کو انگریزی حکومت کا قلعہ اور تعویذ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے "مجھے حق ہے کہ میں دعویٰ کروں کہ میں ان خدمات میں منفرد ہوں اور مجھے حق ہے کہ میں ان تائیدات میں لکھتا ہوں اور مجھے حق ہے کہ میں یہ کہوں کہ میں اس حکومت کیلئے تعویذ اور ایسا قلعہ ہوں جو اس کو آفات و مصائب سے محفوظ رکھنے والا ہے..... پس حقیقۃً اس حکومت کے پاس میرا کوئی ہمسر اور نصرت و تائید میں میرا کوئی مثیل نہیں"۔ (نور الحق ص ۳۴)

مرزا قادیانی کی ان تحریرات سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ وہ تمام عمر اس نوکری یعنی قدم بوسی فرنگی اور ابلیسی تلوے چاٹنے میں گذار گیا۔ میں اُمت مرزائیت سے پوچھتا ہوں کہ کیا انبیاء کی یہ شان ہوتی ہے؟ کیا شان رسالت اور مقام نبوت اسی کا نام ہے؟ کیا ایسا شخص نبی کہلانے کا حقدار ہوسکتا ہے جس کی کاشت ہی کسی غیر اللہ کے ہاتھوں سے ہوئی ہو اور وہ اپنے خود ساختہ پودا ہونے کے

متعلق برسر عام کہتا پھر ے کہ میں اور میری جماعت نہایت وفادار اور خودکاشتہ فرنگی پودا ہے۔ (☆ حاشیہ) تعجب ہے فہم مرزائیت پر کے باوجود عقل وخرد نہیں سوچتے اور نہیں سمجھتے۔

ملازمت اور جدید سائنس

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق دوران ملازمت انسانی ذہن ایک خاص دباؤ کا شکار رہتا ہے اس دباؤ سے خون کی شریانوں کے اندر چکنائی کی زیادہ مقدار جمع ہونے لگتی ہے اس طرح اس کے لئے دل کے دورے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اس رپورٹ کے مطابق جو لوگ دوران ملازمت زیادہ ذہنی دباؤ کا شکار رہتے ہیں ان میں سے ۳۶ فیصد دماغ میں خون پہنچانے والی نالیوں\شریانوں کے اندر چکنائی جمع ہوجانے کے مرض میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ یہ شریان گردن کے اندر سے ہوکر دماغ تک پہنچتی ہے ان کے مقابلہ میں کم ذہنی دباؤ والے ۲۱ فیصد مردوں کو یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ یہ چکنائی شریانوں کے راستے میں مزاحمت پیدا کردیتی ہے اور انہیں تنگ کردیتی ہے۔ اس طرح خون جسم کے مختلف اعضاء اور بافتوں تک ضروری مقدار میں نہیں پہنچ پاتا۔ دماغ کو خون پہنچانے والی دونوں شریانوں کے تنگ ہوجانے سے دل کے دورہ کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے ڈاکٹر جیمز ڈائر نے ۴۰ سے ۶۰ برس کی عمر کے برسرِ روزگار ۵۷۳ لوگوں پر تجربہ کرتے ہوئے ان کے ذہنی دباؤ اور شریانوں میں منجمد ہونے والی چکنائی کے تناسب کی پیمائش کی۔ اس کے نتیجے میں یہ بات ثابت ہوگئی کہ زیادہ دباؤ کے تحت کام کرنے

(☆ حاشیہ) مرزا قادیانی نے اپنے اور اپنی جماعت کے خودساختہ پودا ہونے کا اقرار ان الفاظ میں کیا۔ وہ اپنے ایک اشتہار میں راقم ہے:

”سرکار دولتمند ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کرچکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے میں اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گذار ہیں اس خودساختہ پودا کی نسبت سے نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاصِ عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میری اپنے خون بہائے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوئم ص ۲۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

والے مردوں کی شریانوں میں منجمد ہونے والی چکنائی کی مقدار کہیں زیادہ تھی اور اس طرح ان کے لیے دل کے دور کا خطرہ بہت زیادہ تھا۔ (ماہنامہ ہمدرد صحت مئی ۲۰۰۱ء ص ۴۸)

مرزا قادیانی کو ذہنی دباؤ اور سخت دورے

گذشتہ صفحات میں مرزا کی تحریرات سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ مرزا قادیانی انگریز کا سب سے بڑا ایجنٹ تھا اور اسی کے حکم سے رد جہاد کے فتاوے دیئے اور مسند نبوت پر ڈاکہ زن ہوا۔ مرزا قادیانی اس بات سے بخوبی آشنا تھا کہ دعویٰ نبوت کرنے اور اپنے من گھڑت عقائد پھیلانے کی بناء پر مخالفت کی بڑی تند و تیز آندھیاں اس کی پرواز میں رخنہ زن ہونگی' اور پھر حقیقتاً ہوا بھی یہی کہ جب وہ مدعی نبوت بن بیٹھا تو ہر طرف سے مخالفت کا ایک نہ تھمنے والا سیلاب اُمڈ آیا جس سے مرزا قادیانی کے ذہن پر دوہرا دباؤ پڑ گیا۔ ایک ملازمت کا اور دوسرا مخالفت کا۔ یعنی اگر وہ مسلم مخالفت سے گھبرا کر اپنے دعوؤں پر قلم تنسیخ پھیرتا تو انگریزی نوکری سے غداری اور حکم عدولی کے جرم میں بھون دیا جاتا اور دوسری طرف اپنے باطل عقائد پر ڈٹا رہنے سے کسی بھی لحہ خنجر مسلم سے رنگے جانے کا خوف ہر وقت اس پر مسلط رہتا۔ یہی وجہ تھی کہ مرزا قادیانی اپنی زندگی میں ہمیشہ ذہنی دباؤ کا شکار رہا۔ جس سے اسے دل کے دوروں کا مرض لاحق ہو گیا۔ مرزا قادیانی کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد ایم۔ اے نے مرزا قادیانی کو پڑنے والے دوروں کا ذکر اپنی کتاب میں اس طرح کیا ہے:

''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا مگر آپ نے روزہ توڑ دیا''۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۳۱)

دوسری روایت میں مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

''والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا دوروں میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے۔ اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔''

(سیرت المہدی جلد اول ص ۱۱۷' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

مرزا قادیانی پر یہ سزائیں اسلام سے بغاوت اور انگریزی نوکری کے جرم کی وجہ سے اسی طرح قہر خداوندی بن کر برستی رہیں اور اسے اپنے انجام تک لے گئیں۔

☆☆☆☆

مرزا قادیانی کے مراقی (جنونی) ہونے پر جدید سائنسی تحقیقات

طب میں مراق کی تعریف

"شرح اسباب" میں ہے:

"مراق مالیخولیا کی ایک نوع ہے"۔

(شرح اسباب جلد اول ص ۴۷)

اور طب اکبر میں لکھا ہے:

"ابتداء میں معمولی تغیر کا نام ہے لیکن ترقی کر کے اس کا نام مالیخولیا مراق ہو جاتا ہے"۔

قادیانیوں کے خلیفہ اوّل حکیم نورالدین نے مراق کی تعریف میں یوں رقم کیا ہے کہ:

مالیخولیا جنون (دیوانگی) کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے"

(بیاض حکیم نورالدین حصہ اول ص ۲۱۱)

نبی کا مراقی اور مراقی کا نبی ہونا محال ہے

یہ حقیقت کھلی کتاب کی طرح واضح ہے کہ انبیاء ورسل علیہم السلام مجنون جیسے عوارض خبیثہ کے خلل ناپاک سے بھی محفوظ ہوتے ہیں۔ رحمت الٰہی ہمیشہ اُنہی نفوس قدسیہ کو انبیاء ورسل چنتی ہے جن کے روحانی وجسمانی قویٰ بالکل بے داغ اور دوسرے انسانوں کے قویٰ سے ممتاز وبرتر ہوں۔ اور جن کے ذہن انسانی ذہنوں کی معراج ہوں۔

خدا تعالیٰ کے منتخب کردہ انبیاءؑ میں سے جب سے آخری پیغمبر امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر ختم نبوت کا تاج سجایا گیا تو کفار مکہ کے عشرتکدوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ اُنھیں اپنے توہمات وعقائد باطلہ کے قفس کی تیلیاں ایک ایک

کر کے ٹوٹتی دکھائی دیں۔ تب اُنھوں نے اپنے پژمردہ چہرے لئے ہوئے محل نبوت پر سنگ باری شروع کر دی اور ساتھ ایک باطل شوشہ یہ بھی چھوڑا کہ نعوذ باللہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم مجنون ہیں اور مجنون کی باتیں قابل قبول نہیں ہوتیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے کفار مکہ کی اس باطل گوئی کا منہ توڑ جواب دیا۔ قرآن عزیز میں لکھا ہے:

**"انهم کانوآ اذا قیل لهم لا اله الا اللّٰهؗ یستکبرون ۝ؗ
ویقولون اء نا لتارکو آ الٰهتنا لشا عر مجنون ۝ؕ بل جآء
بالحق وصدق المرسلین ۝"**

(سورة الصّٰٓفّٰت آیت ۳۵-۳۷)

ترجمہ:

"کفار کا یہ حال ہے کہ جب اُنھیں کہا جاتا ہے کہ نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا تو یہ تکبر کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کیا ہم چھوڑ دیں گے اپنے خداؤں کو ایک شاعر اور دیوانے کے کہنے سے (دیوانے تو یہ خود ہیں) وہ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تو دین حق لے کر آئے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں سارے رسولوں کی"۔

قرآن کی ان آیات سے کفار کے اعتراضات کے صنم زمین بوس ہو گئے اور واضح ہو گیا کہ خدا تعالیٰ کے سچے نبی مجنون (مراقی) نہیں ہوتے۔

گھر کی گواہیاں

قادیانیوں کو بھی یہ حقیقت تسلیم ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی لکھتا ہے:

(۱) نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے جذبات پر قابو ہوتا ہے"۔

(رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰، ۳۱)

(۲) "اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض (یعنی مراق) میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا"۔

(رسالہ ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۴)

مرزا قادیانی کو بھی تسلیم ہے کہ مراقی شخص کی تمام باتیں وہم ہوتی ہیں اور اُس کی کوئی بات بھی قابل

قبول نہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے عقیدہ پر لکھتا ہے:

(۳) ''یہ بات تو بالکل جھوٹا منصوبہ ہے اور یا کسی مراقی عورت کا وہم''

(حاشیہ کتاب البریہ ص ۲۳۹)

لاہوری مرزائی اپنے رسالے پیغام صلح میں لکھتے ہیں:

(۴) ''بدقسمتی سے ہمارے قادیانی بھائی اس حد تک مرض بحث مباحثہ میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ میں کہوں گا کہ (Monomonia) (مونومونیا) حد پہنچ چکی ہے۔ یہ وہ عارضہ ہے جسے غالباً مراق کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس کا خاصہ ہے کہ جب ایک بات نے دل و دماغ پر قبضہ جمالیا تو باقی تمام دنیا و جہاں کی چیزیں اسی رنگ میں رنگین نظر آتی ہیں''۔

(پیغام صلح مورخہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۴)

اسی طرح مراقی کی تمام باتیں بے ربط اور بے سروپا ہوتی ہیں منشی احمد حسین قادیانی فرید آبادی نے اخبار ''بدر قادیاں'' میں لکھا کہ:

(۵) قاضی عبدالعزیز پرتھانسیری نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ میں خلیفہ وقت ہوں جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹال دیا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سروپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے۔

(منشی احمد حسین قادیانی فرید آبادی کے الفاظ مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴)

ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی رسالہ ریویو اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۶'۷ پر راقم ہے:

(۶) ''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا یا مالیخولیا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے''۔

قادیانیوں کی ان شہادتوں سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام مراق (جنون) سے محفوظ ہوتے ہیں اور جنہیں مراق (جنون) ہو وہ انبیاء نہیں ہو سکتے۔

مرزا قادیانی چونکہ جھوٹا مدعی نبوت تھا اس لیے اُسے اپنے متعلق یہ فکر لاحق رہتی تھی کہ کہیں اُس کی شہ رگ پر بھی مراق (جنون) کی چھری نہ چل جائے اور اُس کی جھوٹی نبوت لہولہان نہ

ہو جائے۔ یہی وجہ تھی کہ مرزا قادیانی نے اپنے مریدوں میں مشہور کرنا شروع کر دیا کہ اُسے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت ہوئی ہے کہ وہ جنون (مراق) جیسے عارضہ سے اُسے محفوظ رکھے گا۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب اربعین نمبر۳ پر تحریر کیا:

''ایسا ہی خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر کوئی خبیث مرض دامنگیر ہو جائے۔ جیسا کہ جذام اور جنون اور اندھا ہونا اور مرگی۔ تو اس سے یہ لوگ نتیجہ نکالیں گے کہ اس غضب کوالٰہی ہو گیا۔ اس لئے پہلے سے اس نے مجھے براہین احمدیہ میں بشارت دی کہ ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کروں گا''

(اربعین نمبر۳ ص۳۰ حاشیہ)

مرزا قادیانی پر مراق کا حملہ

ذاتی اعتراف

حقائق بتاتے ہیں کہ ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ دُنیا کا شاید ہی کوئی خبیث مرض ایسا ہو جس نے مرزا قادیانی کو اپنی زد میں نہ لیا ہو۔ اُس پر مراق اور ہسٹیریا کے دوروں کا ایسا سیلاب آیا کہ اُس کی عقلیت وذہنیت سے ٹکراتا ہوا اُنھیں خش وخاشاک کی طرح بہا کر لے گیا اور ساتھ ہی اس کی جھوٹی نبوت کا کھنڈر محل بھی زمین بوس کر گیا حتیٰ کہ مرزا قادیانی کو اپنے مراقی (جنونی) ہونے کا اعتراف کرنا پڑا۔ وہ لکھتا ہے کہ:

''دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرتؐ نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اتریگا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ سو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق (جنون) اور (ایک نیچے کے دھڑ کی) کثرت بول۔

(رسالہ تشحیذ الاذہان جون ۱۹۰۶ء ص۶ ڈائری مرزا۔ واخبار بدر جلد۶ نمبر۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص۵)

(۲) ''میرا تو یہ حال ہے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں تاہم مصروفیت کا یہ حال ہے کہ بڑی بڑی رات تک بیٹھا کام کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق (جنون) کی

بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہوجاتا ہے تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کو کئے جاتا ہوں''

(کتاب منظور الٰہی مرتبہ منظور الٰہی مرزائی ص ۳۲۸ واخبار الحکم جلد ۵ نمبر ۴۰ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

مراق مرزا پر قادیانی شہادتیں

(۱) قادیانی رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۶۵ء کے صفحہ ۴۵ پر رقم ہے:

''حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا مجھے مراق کی بیماری ہے''

(۲) ''حضرت مرزا صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے''۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۴)

(۳) ''حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل اور بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا۔ اور وہ عصبی کمزوری تھا''۔

(رسالہ ریویو قادیان بابت مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶)

(۴) اسی طرح ایک قادیانی مضمون نگار نے لکھا ہے:

''مراق کا مرض حضرت (مرزا) صاحب میں موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوء ہضم تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا۔ اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا''۔

(ایضاً بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۰)

مراق کے علاوہ ہسٹیریا کے دورے

مرزا قادیانی کو مراق کے علاوہ ہسٹیریا کے دورے بھی پڑتے تھے۔ اُس کا صاحبزادہ مرزا بشیر احمد قادیانی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے ''سیرت المہدی'' حصہ اول ص ۱۳ پر لکھتا ہے:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ ماجدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے۔ اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ

آج کچھ طبیعت خراب ہے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کردو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی۔ کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہوگی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے ۔ شیخ حامد علی نے کہا۔ کہ کچھ خراب ہوگئی ہے۔ میں پردہ کرکے مسجد میں چلی گئی۔ تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ میں جب پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی۔ لیکن اب افاقہ ہے میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ خاکسار نے پوچھا۔ دوروں میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوجاتے تھے۔ اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔ اور اس حالت میں آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے۔ پھر اس کے بعد کچھ دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی۔ اور کچھ طبیعت عادی ہوگئی۔ خاکسار نے پوچھا اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سر درد کے دورے ہوا کرتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا کیا حضرت صاحب خود نماز پڑھاتے تھے۔ والدہ صلابہ نے کہا کہ ہاں مگر پھر دوروں کے بعد چھوڑ دی‘‘

مرزا قادیانی کے مراق (جنون) پر اُس کی اپنی اور اُس کے گھر کی گواہیوں کے علاوہ جدید سائنسی تحقیقات بھی یہی بتلاتی ہیں کہ مرزا قادیانی کو مراق کا مرض بڑی شدت سے دامن گیر تھا‘ لیکن اس سے قبل کہ اس کے مراق پر جدید سائنسی ریسرچ رقم کی جائے‘ ضروری ہے مرزا قادیانی کے بعض دعوؤں سے آگاہی حاصل کرلی جائے۔

مرزاا قادیانی کے مختلف دعوے

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی حیات سیاہ میں یوں تو بے شمار جھوٹے دعوے کیے لیکن یہاں اُن میں سے صرف بعض دعوے رقم کیے جاتے ہیں۔

1: ولایت ومجددیت کا دعویٰ

مرزا قادیانی نے ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک براہین احمدیہ کے چار حصے شائع کرنے کے بعد ۱۸۸۵ء کے شروع میں اپنے دعویٰ مجددیت و ولایت پر مشتمل ایک اشتہار انگریزی اور اُردو دونوں زبانوں میں شائع کیا جس کا ضروری اقتباس یہ ہے:

”اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح ابن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں اور ایک دوسرے سے بہتوں مناسبت اور مشابہت ہے۔ اور اس کو خواص انبیاء ورسل کے نمونہ پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر وافضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم ان بہتوں پر اکابر اولیاء سے فضیلت دی گئی ہے کہ جو اس کے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور اس کے قدم پر چلنا موجب نجات وسعادت و برکت اور اس کے برخلاف چلنا موجب بُعد حرمان ہے“۔

(مجدد اعظم ج ۱، ص ۱۱۴ و حیات طیبہ ص ۷۸ـ۷۹)

2: بادشاہ ہونے کا دعویٰ

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ“

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

3: نبوت اور پیغمبری کے دعویٰ

(1) ”میرے پاس آئیل آیا اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا۔ اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے اس لیے کہ بار بار رجوع کرتا ہے“۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۳، روحانی خزائن نمبر ۲۲ ص ۱۰۶ از مرزا قادیانی)

(2) ”اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے

ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں''۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۸۷، روحانی خزائن نمبر ۲۲ ص ۵۰۳ از مرزا قادیانی)

اخبار الحکم قادیان میں لکھا ہے:

(3) ''۲۶ فروری ۱۹۰۱ء حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا **اھدنا الصراط المستقیم** کی دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ظلی سلسلہ پیغمبروں کا اس امت میں قائم کرنا چاہتا ہے۔''

(اخبار الحکم قادیان جلد ۵ نمبر ۱۰ منقول از منظور الٰہی ص ۲۳۱ مصنفہ منظور الٰہی قادیانی)

(4) دس لاکھ معجزات کا دعویٰ:

''ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں''۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۷۲ از مرزا قادیانی)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

مرزا قادیانی اپنے متعلق تو ۱۰ لاکھ معجزات کو مانتا ہے لیکن نبی اکرم ﷺ کے معجزات کی تعداد صرف تین ہزار لکھ کر حضور ﷺ سے بھی بڑھنے کا مدعی ہے۔ وہ اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں لکھتا ہے:

''مثلاً کوئی شریر النفس تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی''۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۶۷ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۵۳ از مرزا قادیانی)

نشان اور معجزہ ایک ہی ہے

مرزا قادیانی کو یہ بات تسلیم ہے کہ نشان اور معجزے میں کوئی فرق نہیں اور دونوں ایک ہی ہیں

ملاحظہ ہو:

''اور امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی

راستباز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔“

(براہین احمدیہ' حصہ پنجم' ص ۶۳' مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۱' ص ۶۳ از مرزا قادیانی)

5: مرزا قادیانی کا علم غیب جاننے کا دعویٰ

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے اور بجز بروزی وجود کے جو خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے کسی میں طاقت نہیں جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے علم غیب کو پاوے اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے“۔

(ایک غلطی کا ازالہ' ص ۱۱' از مرزا غلام احمد قادیانی)

6: دعویٰ خدائی

”ورایتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو“

ترجمہ: ”میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں“۔ (استغفر اللہ)

(آئینہ کمالات اسلام' ص ۵۶۴' مندرجہ روحانی خزائن جلد ۵' ص ۵۶۴' از مرزا قادیانی)

”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں“۔

(کتاب البریہ' ص ۸۵' مندرجہ روحانی خزائن جلد ۳' ص ۱۰۳' از مرزا قادیانی)

”آواہن“ (خدا تیرے اندر اُتر آیا)“۔

(کتاب البریہ' ص ۸۴' مندرجہ روحانی خزائن' جلد ۳' ص ۱۰۲' از مرزا قادیانی)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کے ان دعووں کو ذہن میں رکھتے ہوئے آئیے اب اُس کے مراق (جنونی) ہونے پر ناقابل تردید سائنسی وطبی تحقیقات ملاحظہ فرمائیں۔

مراق مرزا پر جدید سائنسی ریسرچ

مراقی بادشاہی، ولایت یا پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے

1: ''(مراق کا مریض) اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنے لگتا ہے۔ اپنے آپ کو کبھی بادشاہ اور کبھی پیغمبر سمجھتا ہے''۔

(کنز العلاج: از محمد رفیق حجازی طبع چہارم: ص ۱۳۴)

2: ''اس بیماری میں مبتلا مریض کی عقل میں فتور آ جاتا ہے وہ اپنے فضول اور بے بنیاد وہم کی وجہ سے خائف یا آمادہ فساد رہتا ہے، بادشاہی یا ولایت یا پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے''۔

(کلید مطب، از حکیم حاجی مرزا محمد نذیر عرشی، ص ۱۳۹)

3: ''کسی کو بادشاہ بننے اور ملک فتح کرنے کے خیالات ہو جاتے ہیں۔ بعض عالم اس مرض میں مبتلا ہو کر دعویٰ پیغمبری کرنے لگتے ہیں''۔

(مخزنِ حکمت، از ڈاکٹر غلام جیلانی، طبع نہم، جلد ۲، ص ۱۳۶۴)

4: ڈاکٹر فضل کریم صاحب بیان کرتے ہیں کہ ''مراق کے مریض کے خیالات خام ہو جاتے ہیں، کوئی اپنے آپ کو بادشاہ، جرنیل قرار دیتا ہے۔ بعض پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں''۔

(کتاب تشخیص امراض مکمل، از ڈاکٹر فضل کریم، حصہ دوم، ص ۲۱)

حکیم نور الدین کی تحقیق

قادیانیوں کے خلیفہ اول حکیم نور الدین کو بھی یہ باتیں مسلم ہیں، چنانچہ ''بیاض نور الدین'' ص ۲۱۲ پر رقم ہے:

''مالیخولیا (مراق) کا کوئی مریض خیال کرتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں کوئی خیال کرتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں''۔

مراقی معجزات و کرامات، علم غیب جاننے، حتیٰ کہ دعویٰ خدائی پر اُتر آتا ہے

حکیم اعظم خان کتاب ''اکسیر اعظم'' میں لکھتے ہیں:

(1) ''اگر مریض دانش مند بودہ باشد دعوائے پیغمبری وکرامات کند وسخن از خدائی گوید وخلق را دعوت کند''یعنی

اگر مراق کا مریض ذی علم آدمی ہو تو پیغمبری اور کرامات کا دعویٰ کرتا ہے اور خدائی باتیں کہتا ہے اور لوگوں کو اپنی پیغمبری کی دعوت دیتا ہے''۔ (اکسیر اعظم، مطبوعہ نولکشور، جلد اول، ص ۱۸۸)

(2) ''(بعض مراقی) اپنے بعض اتفاقی صحیح واقعات کو معجزات قرار دینے لگتے ہیں''۔

(مخزنِ حکمت، از ڈاکٹر غلام جیلانی، جلد۲، ص ۱۳۶۴)

(3) ڈاکٹر فضل کریم صاحب لکھتے ہیں:

''(بعض مراقی) اپنے اتفاقیہ صحیح واقعات کو معجزات قرار دیتے ہیں''

(تشخیص امراض، مکمل، حصہ دوم، ص ۲۱)

(4) حکیم نفیس بن عوض صاحب نے لکھا ہے کہ:

''کبھی بعض میں فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ (مریض) گمان کرتا ہے کہ علم غیب جانتا ہے''۔

(شرح الاسباب والعلامات، از حکیم نفیس بن عوض)

(5) اس کے علاوہ حکیم نفیس بن عوض مزید لکھتے ہیں:

''اور کبھی بعض میں فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ وہ فرشتہ ہو گئے اور کبھی بعض میں (فساد) اس سے بھی زیادہ حد تک پہنچ جاتا ہے وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ خدا ہیں''

(شرح الاسباب والعلامات، جلد۱ ص ۷۰، باب امراض الرأس)

حکیم نورالدین کی گواہی

حکیم نورالدین قادیانی کی بھی یہی تحقیق ہے کہ (مراق) مالیخولیا کے مریضوں میں سے بعض دعویٰ خدائی بھی کرتے ہیں۔ بیاض نورالدین ص ۲۱۲ پر لکھا ہے:

''کوئی (مراقی، مالیخولیا کا مریض) سمجھتا ہے کہ میں خدا ہوں''

مندرجہ بالا سائنسی تحقیقات مرزا قادیانی کے اپنے متعلق دعویٰ مراق (جنون) کو سو فیصد سچا ثابت کر رہی ہیں۔ اس لئے موجودہ قادیانیوں کو بھی یہ کڑوا سچ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اُن کا جھوٹا نبی

مراق جیسے مرض (جسے مرزے نے خود خبیث مرض لکھا ہے) میں مبتلا تھا اور اُس میں وہ تمام علامات پائی جاتی تھیں جو ایک مراقی میں موجود ہوتی ہیں۔

لہٰذا منصف مزاج قادیانیوں پر لازم ہے کہ وہ مرزے کو بوجہ مراقی (جنونی) ہونے کے ایک کذاب اور دجال تسلیم کریں اور ختم نبوت کی چوکھٹ چوم کر گلشن اِسلام میں آ جائیں۔

موروثیت اور مرض مراق

ماہرین طب وسائنس نے اس بات کا بھی انکشاف کیا ہے کہ مراق کا مرض بعض دفعہ موروثیت میں بھی ملتا ہے اور کئی پشتوں تک اپنا اثر پہنچاتا ہے۔ خدائے جل جلالہ کی پکڑ دیکھئے کہ اُس نے مرزا قادیانی کی کذبیت کو ہر انداز اور پہلو سے واضح کیا۔ خدا تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی بیوی اور اُس کے بیٹے مرزا بشیر الدین قادیانی کو بھی اس خبیث اور جنونی مرض میں مبتلا کر کے مرزا قادیانی کے مراقی (جنونی) ہونے پر کوئی پہلو بھی تشنہ نہ چھوڑا۔

مرزا قادیانی کی بیوی کو بھی مراق تھا

مرزا قادیانی کا اپنے جدی بھائیوں کے ساتھ مقدمہ تھا' اُنہوں نے بطور گواہ مرزا قادیانی کا بیان بھری عدالت میں دلوایا مرزا نے عدالت کے سامنے بیان دیتے ہوئے اس بات کا بھی اقرار کیا کہ:

''میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اسکے لئے چہل قدمی مفید ہے''۔

(کتاب منظور الٰہی' صفحہ ۲۴۴' بحوالہ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۴' جلد ۵' نمبر ۲۹)

مرزا قادیانی کا فرزند بھی مراقی تھا

رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۵' نمبر ۸ بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱ پر ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی راقم ہے:

''جب خاندان سے اس کی ابتداء ہو چکی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض منتقل ہوا چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (مرزا بشیر احمد قادیانی) نے فرمایا:

کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے''۔

☆☆☆☆

(حصہ چہارم)

قادیانی نظریات پر اسلام وسائنس کی ضربیں

نظریہ حیات وممات عیسیٰ ؑ

(اسلام قادیانیت اور جدید سائنس کے آئینہ میں)

اسلام اور حیات عیسیٰ ؑ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خداتعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبروں میں سے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے تمام نبیوں کے آخر میں معبوث ہوئے تو جس طرح پیغمبر آخر زماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ورسل ہیں۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام خاتم الانبیاء بنی اسرائیل ہیں۔ آپ علیہ السلام کی تمام عمر پیدائش سے لے کر رفع آسمانی تک اور آخری زمانہ میں اُن کے نزول تک عجائبات وخارق عادات باتوں سے لبریز ہے۔ اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت سے معجزات سے نوازا۔ آپ علیہ السلام کے ان معجزات میں سے جن کا مظاہرہ انھوں نے قوم کے سامنے کیا۔ قرآن عزیز نے چار معجزات کا بصراحت ذکر کیا ہے۔ یعنی:

(1) مُردوں کو اللہ کے اذن سے دوبارہ زندہ کرنا۔

(2) مٹی سے پرندہ بنا کر اس میں پھونک دینا اور باذن اللہ اس میں روح پڑ جانا۔

(3) پیدائشی نابینا کو بینا اور جذامی کو بالکل قابل رشک صحت سے نوازنا۔

(4) اور جو کچھ لوگ گھروں سے نوش کر کے آتے اور جو ذخیرہ چھوڑ آتے بالکل درست انھیں بتادینا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ نبوت میں دوسرے انبیاء ورسل کی طرح بنی اسرائیل کو حجۃ وبرہان اور کلام الٰہی کے توسل دین حق کی دعوت دیتے رہتے اور اُن کے بھولے ہوئے سبق کو یاد دلا کر مُردہ قلوب میں حیات شگفتہ بخشتے رہتے۔ آپ کی تعلیمات میں توحید خداوندی پر محکم ایمان، انبیاء

ورسل علیہم السلام کی تصدیق، ملائکۃ اللہ پر ایمان، عقیدہ قضاء وقدر، اخلاق حسنہ کی تعلیم، اعمال سیۂ سے اجتناب اور عبادت الٰہی میں منہمک ہونا تھیں۔

آپ علیہ السلام نے ان امور کی ترویج وترقی میں ہمہ وقت مصروف کار رہنا اپنا فرض منصبی اور مقصد حیات بنالیا تھا۔ لیکن یہودیت کی فطرت کج نے آپ علیہ السلام کے اس مشن کے آگے فولادی دیواریں کھڑی کرنے میں کوئی کسر روانہ رکھی۔ یہ اسی مخالفتِ قلبی کا نتیجہ تھا کہ حسد وبغض کے ان شعلوں میں جلتے ہوئے اور ماتم آرائی کرتے ہوئے وہ یہودیوں کے بادشاہ پلاطیس کی چوکھٹ پر فریادرسی کرنے پہنچ گئے۔ اور اُسے عیسٰی نبی اللہ علیہ السلام کے خلاف خوب ورغلایا۔ آخر اُس نے آپ علیہ السلام کو گرفتار کرایا اور صلیب کی لعنتی موت مارنے کا فیصلہ کیا۔ (معاذ اللہ)۔ جب وہ عیسٰی علیہ السلام کو صلیب پر لٹکانے کی خفیہ تدبیر کررہے تھے تو عین اُس وقت خدائے لم یزل نے اپنی حکمت اور قدرت کاملہ سے ایک پوشیدہ تدبیر کی۔ قرآن عزیز میں اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

ومکروا ومکر اللّٰہ ط واللہ خیر الماکرین ط (آلِ عمران پارہ ۳ آیت ۵۴)

ترجمہ: ”اور انھوں نے (یہود نے عیسٰی علیہ السلام کے خلاف) خفیہ تدبیر کی اور اللہ نے (یہود کے مکر کے خلاف) خفیہ تدبیر کی اور اللہ سب سے بہتر خفیہ تدبیر کا مالک ہے“۔

وہ تدبیر کیا تھی اللہ تعالٰی بیان فرماتا ہے:

اِذقَال اللّٰہ یٰعیسٰی انی متو فیک ورافعکَ الی ومطھرک من الّذین کفرو اوجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفرو آالی یوم القیمۃ ج ثم الی مرجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون o

(آل عمران پارہ ۳ رکوع ۱۴)

ترجمہ: (وہ وقت ذکر کے لائق ہے) جب اللہ تعالٰی نے عیسٰی علیہ السلام سے کہا ”اے عیسٰی! بے شک میں تیری مدت کو پوری کرونگا اور تجھ کو اپنی جانب اُٹھا لینے والا ہوں اور تجھ کو کافروں (بنی اسرائیل) سے پاک رکھنے والا ہوں اور جو تیری پیروی کریں گے ان کو تیرے منکروں پر قیامت تک کے لیے غالب رکھنے والا ہوں۔ پھر میں اُن باتوں کا فیصلہ کروں گا جن کے بارے میں (آج) تم جھگڑ رہے ہو“۔

(قرآن عزیز نے عیسٰی علیہ السلام کے رفع آسمانی کو واضح طور پر بیان کرکے ظن وتخمین کے صنم

پاش پاش کر دیئے۔ آپ علیہ السلام کے آسمان پر اُٹھائے جانے اور قرب قیامت دوبارہ دُنیا میں تشریف فرما ہونے پر بے شمار احادیث دلالت کرتی ہیں۔ خوف طوالت سے صرف چند احادیث پیش خدمت ہیں:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

(۱) تم کیسے ہوگے جب مسیح تم میں نازل ہوگا اس حال میں کہ تم سے ایک امام موجود ہوگا

(بخاری ومسلم)

(۲) مسلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس نازل ہوں گے عیسیٰ ابن مریم۔ مسلمانوں کا امیر انہیں کہے گا آیئے! ہمیں نماز پڑھایئے۔ وہ فرمائیں گے نہیں۔ یہ شرف اُمت محمدی کو ہی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے امیر وامام ہوں۔

(مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

(۳) حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات واحد کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تحقیق اتریں گے تم میں ابن مریم حاکم وعادل ہوکر"۔

(رواہ بخاری ومسلم منقول از مشکوٰۃ شریف باب نزول عیسیٰؑ)

(۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"پس نازل کرے گا اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو منارہ سفید دمشق کے شرقی طرف"

(مسلم شریف۔ منقول از مشکوٰۃ باب علامات بین یدے الساعۃ فصل اول)

قادیانی نظریہ مماتِ عیسیٰؑ

ان قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت اُن کا دوبارہ تشریف لانا روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے اور مزید کسی نقلی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن حد درجہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ قرآن وحدیث کے ان فولادی حقائق کے باوجود سرزمین قادیان (بھارت) میں ایک کذابِ زماں، مدعی نبوت ومسیحیت مرزا قادیانی نے ان حقائق کو نقلاً وعقلاً محال قرار دیتے ہوئے بڑی جسارت اور بے باکی کا مظاہرہ کیا۔ اس نے امت کے اس اجماعی عقیدے اور قرآن وحدیث کی نصوص قطعیہ کو اپنا دھندہ نبوت چمکانے کی خاطر

شرک عظیم اور باطل قرار دیا (☆ حاشیہ)۔ اور اس عقیدے کو بیوقوفوں کی سوچ ٹھہرایا۔ لیکن جب علماء اسلام کے زوردار دلائلی طمانچوں سے مرزا قادیانی اور اس کی امت کو اپنے دھندے کا شیرازہ بکھرتا دکھائی دیا۔ تو اُنھیں اور تو کچھ نہ سوجھی یہ کہنا شروع کر دیا کہ حیات عیسیٰ کا عقیدہ خلاف عقل ہے اور فطرت انسانی اس کو تسلیم نہیں کرتی کہ کوئی شخص اتنی مدت حیات رہ سکے اور پھر وہ بھی بغیر کچھ کھائے پیئے۔

قادیانیوں کی عقلی دلیل نمبر 1

حضرت عیسیٰؑ کا عرصہ کثیر زندہ رہنا خلاف عقل ہے

مرزا قادیانی نے لکھا:

”اگر فرض کے طور پر اب تک زندہ رہنا ان (حضرت مسیحؑ) کا تسلیم کرلیں۔ تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت گزرنے پر پھر فوت ہوگئے ہوں گے“ (ازالہ اوہام ص ۴۷ و ص ۵۰)

۱☆ (حاشیہ) شرک عظیم قرار دینے کا حوالا حسب ذیل ہے

ممن سُو الا دب ان یقال ان عیسٰی ما مات وان ھو الا شرک عظیم......

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی در روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۶۶۰)

مرزا قادیانی حیات مسیح کا عقیدہ رکھنے والے کو مشرک کہتا ہے حالانکہ خود عرصہ دراز ۵۲ سال اس عقیدے پر قائم رہا۔ چنانچہ وہ قرآن کی ایک آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے ”جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین جمیع آفاق اور قطار میں پھیل جائے گا۔

(براہین احمدیہ در روحانی خزائن جلد ۱ ص ۵۹۳)

مرزا قادیانی کی یہ دونوں عبارات اُس کے کذاب ہونے پر دلالت کررہی ہیں کیونکہ وہ اس بات کا قائل ہے کہ انبیاء لوگوں کو کفر و شرک کی تعلیم سے روکتے ہیں تو پھر خود کیسے ان احکام کی خلاف ورزی کرسکتے ہیں؟ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ ”یہ کیونکر ہوسکتا ہے جبکہ انبیاء کے آنے کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو خدا کے احکام پر چلاویں اس لیے اگر وہ خود ہی احکام کی خلاف ورزی کریں تو وہ نبی نہ رہے (ریویو جلد ۱ ص ۷۱) اس کے علاوہ مرزا کے بیٹے مرزا محمود احمد نے ۱۶ اپریل ۱۹۳۳ء کے خطبہ جمعہ میں انبیاء کو شرک سے محفوظ قرار دیا۔ اُس نے کہا کہ ”ابراہیم کو بچپن سے ہی شرک کیخلاف جذبہ عطا کیا گیا تھا...... آپ کا نفس ہی ان باتوں سے متنفر تھا۔ دراصل ہر نبی خدا تعالیٰ کی اسی قسم کی برکت پاتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نبوت سے پہلے ہر قسم کی مشرکانہ باتوں سے محفوظ اور اللہ کی حفاظت میں تھے۔

(الفضل ۱۶ اپریل ۱۹۳۳ء) لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

قادیانیوں کے نصاب ''راہنمائے امتحان مبتدی'' ص ۱۸ میں وفات مسیح پر ایک عقلی دلیل کے طور پر یہ درج ہے کہ:

''خدا تعالیٰ نے انسانی جسم کی ساخت اس طرح بنائی ہے کہ وقت گزرنے ساتھ ساری قوتیں اور استعدادیں مضمحل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ ہم عملی زندگی میں بارہا اس کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ اسی نسبت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اتنے طویل عرصہ کے بعد کیا انسان کے قویٰ اس قابل رہتے ہیں کہ روزمرہ کے ضروری کام ہی سرانجام دے سکے کجا یہ کہ ایک انقلاب عظیم برپا کرے''۔

قادیانیوں کی عقلی دلیل نمبر 2

بغیر کھائے پیئے زندگی ناممکن ہے

قادیانیوں کے اسی نصاب ''راہنمائے امتحان مبتدی'' ص ۱۸ پر ہے کہ ''عیسیٰ علیہ السلام کو یہ قویٰ کس طرح عطا ہو گئے کہ بغیر کچھ کھائے پیئے سینکڑوں سال کا روزہ رکھے ہوئے ہیں'' اس کے علاوہ قادیانیوں کے مشہور مناظر ''ابوالعطاء جالندھری'' کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر زندہ رہنے کے لیے کھانا کھانا ضروری تھا تو چونکہ آسمان پر کھانے کے لیے کوئی چیز نہیں ہوتی اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو چکی ہے۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب ''تفہیمات ربانیہ'' ص ۱۴۷ پر راقم ہے ''بات صاف ہے اگر مسیح زندہ ہوتے تو اُن کو کھانا کھانا ضروری تھا''۔

اس طرح کی تحریرات چھاپ کر قادیانی مسلمانوں کے عوامی طبقوں کو مغالطہ آفرینیوں کی مہیب دلدلوں میں پھنسانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ایک مسلم کے لیے تو عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام سے اعراض برتنا موجب حیرت ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ جس خدائے وحدہ لاشریک نے صرف لفظ ''کن'' سے کائنات بسیط کو عدم محض سے خلعت وجود بخشا' یہ بے عیب چرخ نیلوفری پر ستاروں کی حسین بزمیں اور یہ زمین کا کشادہ صحن، یہ انگنت کہکشاؤں کے جھرمٹ' یہ بیکراں سمندروں کی تہوں میں حرکت مخلوق' یہ آفتاب و ماہتاب کی ضوفشاں کرنیں۔ کیا عقل ناقص میں یہ حقائق نہیں کھٹکتے کہ ان کا وجود کیسے ہوا؟ فرقان حمید کے مطالعہ سے یہ حقائق منکشف ہوں گے کہ جو خدائے قادر مطلق پتھروں سے مست خرام چشمے نکال سکتا ہے، شب معراج سیاح لامکاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آن واحد میں اٹھارہ سال

تخلیقات وانوارِ الٰہیہ کا مشاہدہ کرواسکتا ہے۔ اور جس خدا نے اصحاب کہف کو برسوں تک ایک غار میں بغیر کچھ کھائے پیئے محوِ خواب رکھا۔ اس کے آگے یہ کونسا مشکل ہے کہ کسی بشر کو بجسدِ عنصری آسمان پر اُٹھالے اور ہزار دو ہزار برس تک بغیر کچھ کھائے پیئے زندہ رکھے۔

مماتِ مسیحؑ کے فلسفیانہ ڈھکوسلے کی تردید تحریرات مرزا سے

حیات مسیح علیہ السلام کے معاملے میں فلسفی نظریات کو حُجت بنانا صحیح نہیں۔ حیات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ عقل سے بلند تو ہوسکتا ہے لیکن خلاف عقل نہیں۔ اور اب تو موجودہ سائنس نے بھی اس نظریئے کی تائید کافی حد تک عقل سے کر دی ہے۔ اس سے قبل کہ سائنسی تحقیق واضح کی جائے۔ ہم اس فلسفیا ڈھکوسلے کو (کہ حیات مسیح قانون قدرت کے خلاف اور عقلاً محال ہے) تحریرات مرزا سے بے سروپا اور کمزور ثابت کریں گے۔ مرزا قادیانی اپنی کتاب ''سرمہ چشم آریہ'' ص ۱۵ پر لکھتا ہے:

''قوانین قدرتیہ غیر متناہی اور غیر محدود ہیں ہمارا اصول ہونا چاہیے کہ ہر ایک نئی بات جو ظہور میں آئے۔ پہلے ہی اپنی عقل سے بالاتر دیکھ کر اس کو رد نہ کریں بلکہ اس کے ثبوت یا عدم ثبوت کا حال جانچ لیں۔ اگر وہ ثابت ہو تو اپنے قانون قدرت کی فہرست میں اس کو بھی داخل کرلیں۔ اگر ثابت نہ ہو تو کہہ دیں ثابت نہیں۔ مگر اس بات کے کہنے کے ہم مجاز نہیں کہ وہ امر قانون قدرت کے باہر ہے۔ قانون قدرت سے باہر کسی چیز کو سمجھنے کے لیے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ایک دائرہ کی طرح خداتعالیٰ کے تمام قوانین پر محیط ہو جائیں۔ اور بخوبی ہمارا فکر اس بات پر احاطہ تام کرے۔ کہ خداتعالیٰ نے روز ازل سے آج تک کیا کیا قدرتیں ظاہر کیں اور آئندہ اپنے ابدی زمانہ میں کیا کیا ظاہر کرے گا۔

آج کل کے فلسفی الطبع لوگوں کو یہ بھاری غلطی ہے کہ وہ قانون قدرت کو ایسا سمجھ بیٹھے ہیں۔ جس کی من کل الوجوہ حد بست ہو چکی ہے۔ اگر یہی سچ ہوتا تو پھر کسی نئی بات کے ماننے کے لیے کوئی سبیل باقی نہ رہتا امور جدیدہ کا قوی ظہور اس قائدہ کی تار پود کو ہمیشہ توڑتا رہا۔ جب کبھی کوئی جدید خاصہ متعلق علم طبعی یا ہیئت وغیرہ علوم کے متعلق ظہور پکڑتا رہا ہے تو ایک مرتبہ فلسفہ کے شیش محل پر ایک سخت بھونچال کا موجب ہوا ہے جس سے متکبر فلسفیوں کا شور وشر کچھ عرصہ کے واسطے فرو ہوتا رہا ہے یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں کے خیالات ہمیشہ پلٹے کھاتے ہیں۔ اور کبھی ایک نقشہ پر ہرگز قائم نہیں رہے۔ اب بھی بہت کچھ ان کی نظروں سے چھپا ہوا ہے کہ وہ آئندہ ٹھوکریں کھا کھا کر اور طرح طرح کی رسوائیاں اُٹھا

اُٹھا کر کسی نہ کسی وقت قبول کریں گے۔ (ص ۳۸۔۳۹)

خلاصہ اس تمام مقدمہ کا یہ ہے کہ قانون قدرت کوئی ایسی شے نہیں کہ ایک حقیقت ثابت شدہ کے آگے ٹھہر سکے۔ قانون قدرت خدا کے ان افعال سے مراد ہے جو قدرتی طور پر ظہور میں آئے۔ آئندہ آئیں گے خدا تعالیٰ اپنی قدرتوں کے دکھانے سے تھک نہیں گیا۔ اور نہ بے زور ہو گیا ہے...... مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے اس کے زمانہ میں تین سو برس سے زیادہ عمر پائی جو بطور خارق عادت ہے۔ (حضرت آدم علیہ السلام کی عمر مبارک ۹۳۰ سال تھی۔ ناقل) (ص ۴۶۔۴۱) کچھ تھوڑا عرصہ گزرا کہ مظفر گڑھ میں ایک بکرا پیدا ہوا جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا...... وہ بکرا عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا۔ تین معتبر اور ثقہ اور معزز آدمی نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے (ص ۴۷) بعض نے یہ بھی دیکھا کہ چوہا خشک مٹی سے پیدا ہوا۔ جس کا آدھا دھڑ تو مٹی کا تھا اور آدھا چوہا بن گیا (ص ۴۸)

معجزہ شق القمر پر اعتراض کا قادیانی جواب' حیات مسیحؑ کی دلیل

معجزہ شق القمر پر مرزا قادیانی اعتراض کرنے والے فریق کو یہ جواب دیتا ہے۔ ''باقی رہا یہ سوال کہ شق قمر ماسٹر صاحب کے زعم میں خلاف عقل ہے یہ ماسٹر صاحب کا خیال سراسر قدرت قلت تدبیر سے ناشی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جو کام قدرت نمائی کے طور پر کرتا ہے وہ کام سراسر قدرت کاملہ کی ہی وجہ سے ہوتا ہے جس ذات قادر مطلق کو یہ قدرت حاصل ہے۔ کہ چاند دو ٹکڑے کر سکے اس کو یہ بھی تو قدرت حاصل ہے کہ ایسے پرحکمت طور پر یہ فعل ظہور میں لاوے کہ اس کے انتظام میں بھی کوئی خلل نہ ہو اسی وجہ سے تو وہ سرب شکتی مان اور قادر مطلق کہلاتا ہے'' (سرمہ چشم آریہ ص ۵۸ مصنفہ مرزا قادیانی)

(بعینہ یہی جواب مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام کی طرف سے ہمارا ہے۔ ناقل)

قانون قدرت پر اعتراض انکار خدائے تعالیٰ ہے

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

''یہ بات ہم مکرر لکھنا چاہتے ہیں کہ قدرت اللہ پر اعتراض کرنا خود ایک وجہ سے انکار خدائے تعالیٰ ہے۔ کیونکہ اگر خدا کی قدرت مطلقہ کو نہ مانا جائے اس صورت میں تمام خدائی اس کی باطل ہو جاتی

ہے۔ حق یہی ہے کہ پرمیشر کو سرب شکتی مان اور قادر مطلق تسلیم کیا جائے اور اپنے ناقص ذہن اور ناتمام تجربہ کو قدرت کے بے انتہا اسرار کا محک امتحان نہ بنایا جائے ۔ ورنہ ہمہ دانی کے دعوے، پر اس قدر اعتراض وارد ہوں گے کہ جن کا کوئی ٹھکانا نہیں۔

انسان کا قائدہ ہے کہ جو بات اپنی عقل سے بلندتر دیکھتا ہے اس کو خلاف عقل سمجھ لیتا ہے۔ حالانکہ بلندتر از عقل ہونا شے دیگر ہے، اور خلاف عقل ہونا شے دیگر‘‘

(سرمہ چشم آریہ مصنفہ مرزا قادیانی ص ۶۱‘ ۶۰)

اسی طرح اپنی کتاب چشمہ معرفت میں راقم ہے۔

’’خدا کی قدرتوں کے اسرار اس قدر ہیں کہ انسانی عقل ان کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ جب سے خدا نے مجھے علم دیا ہے کہ خدا کی قدرتیں عجیب در عجیب اور عمیق در عمیق اور وراء الورا اور لا یدرک ہیں۔ تب سے میں ان لوگوں کو جو فلسفی کہلاتے ہیں پکے کافر سمجھتا ہوں۔ اور چھپے ہوئے دہریہ خیال کرتا ہوں‘‘

(چشمہ معرفت ص ۲۶۹ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی ان تحریرات سے ہر منصف مزاج آدمی بخوبی اندازہ کر سکتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع السمع پر عقلی دلائل اور فلسفی نظریات کو بنیاد بنانا صحیح نہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ بلا کسی پس وپیش اور عقلی دلائل کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانا جائے۔ لیکن اس کے باوجود بھی اگر قادیانیوں کا عقلی دلائل پر ہی اصرار ہے تو لیجئے اُن کی مکمل ذہنی صفائی کے لئے حیات مسیحؑ کی حجیت پر جدید سائنسی ریسرچ حاضر ہے۔

نظریہ حیات عیسیٰؑ پر سائنسی تحقیق

قادیانیوں کی عقلی دلیل نمبر ۱ اور ۲ کا جواب

موجودہ سائنسی ترویج جس سے کرۂ آب وگل کے فاصلے سمٹ گئے اور بنی آدم تسخیر ماہتاب جیسے کارہائے نمایاں سرانجام دے چکا اور کمپیوٹر جیسے دماغ منصۂ شہود پر آ گئے کیا یہ کہنا درست ہوگا کہ انسانی طوالت حیات (دو تین ہزار برس) ناممکنات میں سے ہے۔ اور انسان اتنا عرصہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ جدید سائنس نے خدا کے فضل سے اس طرح کے ہزاروں نظریات کے پرخچے فضائے بسیط میں اُڑا کے

حقانیت اِسلام ثابت کردی ہے اور ناممکنات کو ممکنات میں بدل دیا ہے۔ آیئے اس سلسلے میں جدید سائنسی تحقیق کا تفصیلی جائزہ لیں۔

انسان ہمیشہ زندہ رہ سکتا ہے

جدید سائنس دان زندگی کے اسرار و رموز کے چند نئے پہلو پر غور کر رہے ہیں۔ گزشتہ برس کے عظیم تجربے اور دریافت کے نتیجے میں مغرب کی سائنسی درسگاہوں میں جدید جنیاتی تحقیق کے حوالے سے جو تازہ ترین انکشافات سامنے آئے ہیں ان کے مطابق اب انسان بھی بعض سمندری پودوں اور پھولوں کی مانند ہمیشہ زندہ رہ سکتا ہے۔ جینیاتی سائنس کے ماہر پروفیسر ٹام کرگ وڈ کا کہنا ہے۔

''انسان کے لیے اب غیر فانی ہونا ناممکن نہیں رہا۔ ہوسکتا ہے آپ کو اس قسم کی کوئی خواہش نہ ہو لیکن اب یہ عین ممکن ہے کہ آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ رہ سکیں۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ بعض حیوانات ایسے ہیں جن پر گزرتے ہوئے وقت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ سمندر کی تہوں میں پائے جانے والے پھول جو گل لالہ سے مشابہت رکھتے ہیں۔ ایسی ہی غیر فانی مخلوق میں شمار ہوتے ہیں اور ایک صدی کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود ان پھولوں کی تازگی اور شگفتگی میں قطعاً کوئی فرق نہیں آیا۔ وہ آج بھی ویسے ہی تر و تازہ ہیں۔ جیسے انہیں ابھی ابھی سمندر کی تہوں سے چنا گیا ہے اسی طرح انسان کے جسم میں بعض ایسے خلیوں کا سراغ لگالیا ہے جو فنا کی دست بُرد سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

پروفیسر ٹام کرگ وڈ کی تحقیق کے مطابق ''انسانی خصیوں اور بیضوں میں موجود خلیے کبھی فنا نہیں ہوتے۔ بلکہ انسانی جسم میں سرطان کا مرض اس وجہ سے اور بھی شدت اختیار کر لیتا ہے کیوں کہ یہ خلیے ہمیشہ زندہ اور فعال رہتے ہیں انسانی **DANA** میں موجود جینز کا ہمارے غیر خالی ہونے سے بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ سمندری پھولوں کی مانند یہ جینز انسانوں میں بھی موجود ہوتے ہیں تاہم ان کے برعکس انسانی جسم میں غیر فانی جینز اس کی تولیدی خلیوں تک ہی محدود رہتے ہیں۔ لیکن ہر انسانی خلیے میں درحقیقت یہ جینز موجود ہوتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ بیدار اور متحرک نہیں ہوتے۔ چنانچہ جس دن جنیاتی ماہرین یہ جان لیں گے کہ ان خفتہ اور غیر متحرک جینز کو کیسے اور کیوں بیدار اور فعال کیا جاسکتا ہے۔ اس دن ہم عمر جاودانی کا سربستہ راز پالیں گے''

(بحوالہ سنڈے میگزین ۱۳ مئی ۲۰۰۱)

ڈاکٹر گیلارڈ ہاؤزر اور دوسرے سائنسدانوں کی تحقیق

نیچرل سائنس کے مشہور ڈاکٹر گیلاڈ ہاؤزر لکھتے ہیں:

''ایک سائنس دان کا قول ہے کہ' جب تک آپ کے جسم کی غدودیں جوان ہیں آپ بھی جوان ہیں۔ فرانسیسی سائنس دان چارلس ایڈوڈ براؤن سیکوریڈ کے خیال میں انسان ہمیشہ جوان رہ سکتا ہے اگر وہ بعض جانوروں کے خصیوں سے حاصل کردہ ٹیکے لگاتا رہے' وی آنا ایک نامور سائنس دان کا خیال ہے کہ ایک خاص طریقہ اختیار کر کے ریڑھ کی ہڈی میں ایک خاص تجربے کے بعد انسانی جسم میں اتنے جنسی ہارمون خود بخود پیدا ہو سکتے ہیں۔ کہ انسان کبھی بوڑھا نہ ہوگا۔ ڈاکٹر ورنوف نے لوگوں کو تازہ دم اور جوان رکھنے کے لیے بندروں کے جسم کے بعض حصوں اور غدودوں کو انسانی اجسام میں آپریشن کے بعد لگا دینے سے انسانوں کو جوان بنا دیا تھا۔ بعض امریکی سائنس دانوں اور ڈاکٹروں نے بھی اِس طریقہ کار کو اپنایا اور خاطرہ خواہ کامیابی حاصل کی۔

(۱۰۰ سال تک زندہ رہنا کیسے ممکن ہے؟ ص ۱۹)

کبھی نہ رُکنے والا دائمی دِل

انسان کی پیدائش سے لے کر ساٹھ' ستر یا سو سال تک مسلسل اور ہر لمحے دھڑکنا رہنا کوئی دل لگی نہیں۔ یہ دل ہی کا کمال ہے۔ دماغ کے بعد انسانی جسم کا یہ سب سے اہم جزو ہے۔ جسے لوگ سوچنے والا عضو سمجھتے ہیں۔ سائنسدان ایک عرصے سے ایسا مصنوعی دل بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ جو انسان کے قدرتی دل کی طرح طویل موت تک بغیر رُکے دھڑکتا رہے۔

حال ہی میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے شعبہ فزیالوجی کے ایک سائنس دان ڈاکٹر نوبل پینتیس سال کی جدوجہد کے بعد ایک ایسا دل بنانے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ جو ان کے بقول کبھی رُکے گا نہیں۔ بلکہ سدا دھڑکتا ہی رہے گا۔ علاوہ ازیں اس مصنوعی دل کی مدد سے دل کو مستقبل میں لاحق ہونے والی ہر قسم کی بیماریوں کا قبل از وقت اور باآسانی پتہ لگایا جا سکے گا۔

(ماہنامہ سائنسی ڈائجسٹ ص ۲۲)

اِسلام اور جدید سائنس کے حیات مسیح پر یہ دلائل اتنے ٹھوس اور نقلی و عقلی ہیں کہ اب حیات مسیحؑ

علیہ السلام جیسے عقیدہ میں انکار کی گنجائش ہرگز نہیں رہتی۔ اور مرزا قادیانی کا ممات عیسیٰ علیہ السلام کا نظریہ بے سر دپا اور بودا نظر آتا ہے۔ لہٰذا قادیانیوں کو ماننا پڑے گا کہ جدید سائنسی تحقیق کے مطابق جس خدائے قادرِ مطلق نے سمندروں کی تہوں میں پائے جانے والے بعض پودوں اور پھولوں کو لاکھوں کروڑوں سال کی حیاتِ شگفتہ بخشی ہوئی ہے اور جس مالکِ ارض وسماء نے انسانی خصیوں اور بیضوں میں موجود خلیوں کو فنائیت کے لباس سے بچا رکھا ہے اس کے لئے یہ کونسا مشکل کام ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چند ہزار سال کی زندگی عنایت کر دے۔

ضروری نوٹ

ایک بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس دنیائے فانی میں تشریف فرما ہوں گے تو آپؑ قیام آوری کے بعد شادی کریں گے۔ حج بیت اللہ ادا فرمائیں گے اور آخر قتل خنزیر کے بعد اپنی طبعی حیات پوری کر کے آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ذی نفس کے لیے جام موت تیار کر رکھا ہے جو اُسے کسی نہ کسی دن ضرور نوش کرنا ہوگا۔

”کل نفس ذائقة الموت“

ترجمہ: ”ہر ذی نفس نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔“

سرورِ کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وفد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے متعلق فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ بلاشبہ ہمارا پروردگار زندہ ہے جس کے لیے موت نہیں ہے اور بلاشبہ عیسیٰ علیہ السلام کو فنا (موت) سے دوچار ہونا ہوگا۔

(تفسیر ابن جریر جلد ۵)

جدید سائنس بھی اس کھلی حقیقت کو تسلیم کیے ہوئے ہے۔ سائنس نے جہاں بھی انسان کی دائمیت کا دم بھرا ہے اس سے مراد صرف یہ ہے کہ انسان یا دوسرے ذی روح چاہے ہزاروں سال زندہ رہیں پھر بھی اُنھیں ایک روز مقررہ پر اس دار فانی سے کوچ کرنا ہوگا۔ سائنس دان بہت سے ذرائع سے فلکی اور ارضی قیامت کی نشاندہی کر چکے ہیں مثلاً کچھ عرصہ قبل سائنسدانوں نے ایکس' ایف' گیارہ ”XF11“ نامی ایک ایسے شہابیہ کا انکشاف کیا ہے جو کبھی نہ کبھی اس ارض فانی سے ٹکرا سکتا ہے۔ یہ

زمین سے ساٹھ ہزار کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ٹکرائے گا اور اس ٹکراؤ سے یہ تین لاکھ میگاٹن توانائی خارج کرے گا۔ جو اس توانائی سے دو کروڑ گنا زیادہ ہوگی۔ جو ہیروشیما پر بم گرنے سے پیدا ہوئی تھی۔ سائنسدانوں کے مطابق ہمارے نظام شمسی میں ایسے دو ہزار سے زیادہ شہابیئے ہیں جو کسی وقت بھی کراہ ارض کو پاش پاش کر سکتے ہیں۔

ایوری یڈسن نے حقیقت موت کو تسلیم کرتے ہوئے کہا تھا:

''موت ایسا قرض ہے جسے ایک نہ ایک دن ادا کرنا ہی پڑتا ہے''

اسی طرح سٹیفن ہاکنگ نے اپنے نظریات میں یہ بات ثابت کی ہے کہ یہ کائنات غیر متغیر اور قدیم نہیں بلکہ یہ دراصل مسلسل وسعت اختیار کر رہی ہے۔ کائنات کی اس وسعت پزیری سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اِس کا آغاز ماضی میں ایک نقطے سے ہوا تھا اور مستقبل میں کسی خاص ساعت میں اُس کا خاتمہ بھی یقینی ہے۔

حیات مسیحؑ اور نظریہ مکان۔ زمان و نظریہ اضافیت

SPACE TIME THEORY OF RELATIVITY

مرزا قادیانی اور اُس کے پیروکاروں کی ان خام خیالیوں (کہ اگر ہم فرض محال کے طور پر قبول کرلیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنے جسم خاکی کے سمیت آسمان پر پہنچ گئے تو اس بات کے اقرار سے ہمیں چارہ نہیں کہ وہ جسم جیسا کہ تمام حیوانی وانسانی اجسام کے لیے ضروری ہے آسمان پر بھی تاثیر زمانہ سے ضرور متاثر ہوگا.......... اگر فرض کے طور پر اب تک زندہ رہنما ان (حضرت مسیحؑ) کا تسلیم کرلیں۔ تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت گزرنے پر پھر فوت ہوگئے ہوں گے'' (ازالہ اوہام ص ۴۹۔ ۵۰ مصنفہ قادیانی) کی حیثیت زمانہ حال میں طفل نادان کی سوچ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں۔ اگر باقی تحقیقات سے قطع نظر صرف مکان۔ زمان (Space-time) اور آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت (THEORY OF RELATIVITY) کو ہی سمجھ لیا جائے تو قادیانیوں کو حیاتِ عیسیٰؑ کا عقلی جواب بھی خود بخود مل جائے گا کہ آپؑ کثیر عرصہ بغیر کچھ کھائے پیئے کیسے زندہ ہیں اور مزید کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

سٹیفن ہاکنگ زماں۔ مکان کے متعلق اپنی شہرہ آفاق تصنیف (A Brief History of Time) میں لکھتا ہے کہ:

"ہمیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ مکان زمان سے مکمل طور پر الگ اور آزاد نہیں ہے بلکہ وہ اُس سے مل کر ایک اور شے بناتا ہے جسے مکان۔ زمان (Space time) کہتے ہیں" چنانچہ مکان۔ زمان۔ کی حیثیت کے پیش نظر کہیں وقت مسلسل پھیلا ہوا دکھائی دیتا ہے تو کہیں وہ سکڑ کر محض چند ثانیوں میں سمٹ آتا ہے، گویا اُس کی مطلق حیثیت جدید نظریات کے رو میں دُور کہیں پیچھے رہ گئی ہے۔ نظریہ اضافیت کے مطابق مطلق وقت کچھ معنی نہیں رکھتا۔ ہر فرد اور شے کے لئے وقت کا ایک الگ پیمانہ ہوتا ہے جس کا انحصار اس حقیقت پر ہوتا ہے کہ وہ کس مکان میں کس طریقے سے محوحرکت ہے یہاں آکر زمان ومکان کی انفرادی حیثیت ہی ختم ہوجاتی ہے اور وہ باہم مل کر مکان۔ زمان کو تشکیل دیتے ہیں۔

مکان۔ زمان (Space time) کا نظریہ یقینی طور پر یہ طے کرتا ہے کہ زمان بھی مکان کی طرح حادث ہے ایک وقت تھا کہ یہ نہ تھے پھر اُنہیں پیدا کیا گیا اور ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب یہ دونوں موت سے ہمکنار ہوں گے۔

تقریباً پندرہ ارب سال عمر کی نوخیز کائنات جس کی پینسٹھ ارب سال عمر ابھی باقی ہے خالق کائنات کے لیے اس کی تمام عمر (یعنی ۸۰ ارب سال) پلک جھپکنے سے بھی کم مدت ہے یہی وقت یا زمان جو اپنی سست روی کے باعث کسی کے لیے پھیل کر لامتناہی ہوجاتا ہے جب کسی کے لیے سکڑتا ہے تو تیز رفتاری کے ساتھ محض چند لمحوں میں ختم ہوجاتا ہے۔

(اسلام اور جدید سائنس ص ۳۵۸۔ ۳۵۹) (نظریہ اضافیت کی قدرے تفصیل کتاب ہذا میں "معراج النبیؐ اسلام، سائنس اور قادیانیت کی نظر میں" کے عنوان سے دیکھیے)

اِن تحقیقات سے یہ حقیقت عین الیقین کا درجہ حاصل کرلیتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے کاروان وقت پر جمود طاری کردیا گیا اور اُن کے لیے یہ ہزاروں سال محض ایک ساعت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس سے قادیانیوں کے اس اعتراض کا (کہ اتنا عرصہ بغیر کچھ کھائے پیئے حضرت عیسیٰؑ زندہ نہیں رہ سکتے) کا بھی مکمل طور پر بطلان ہوگیا۔ کیونکہ جب خداتعالیٰ نے کاروان وقت پر جمود طاری کردیا اور ہزاروں سالوں کو محض ایک ساعت میں بدل دیا تو پھر اتنے قلیل عرصہ میں عیسیٰ علیہ

السلام کو بھوک لگنے اوران کے کچھ کھانے پینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ان تحقیقات کے بعد بھی اگر قادیانیوں کے دماغی قفل نہیں کھلتے اور وہ اپنی اسی ہٹ دھرمی پر قائم رہتے ہیں کہ ''حضرت عیسیٰؑ پر کاروان وقت جمود میں نہیں آیا اور وہ بغیر کھائے پیئے زندہ نہیں رہے کیونکہ انسان کچھ کھانے پینے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا''۔ تو اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیے کہ قادیانیوں کا یہ اعتراض بھی فی نفسہٖ غلط ہے کہ بغیر کچھ کھائے پیئے زندگی برقرار نہیں رہ سکتی۔

اس دارفانی میں درجنوں ایسے افراد گزرے ہیں جن کا بغیر کچھ کھائے پیئے سالوں چراغ حیات ضوفشاں رہا ہے اور بعض چلتے پھرتے اور کام بھی کرتے رہے ہیں ان میں انبیاءؑ بھی تھے اور غیر انبیاء بھی، مسلم بھی تھے اور غیر مسلم بھی جو قرآن و حدیث اور تاریخ جاننے والوں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ ہم یہاں دانستہ انبیاء اور مسلم افراد کا اس معاملہ میں تذکرہ چھوڑتے ہوئے قادیانیوں کی یقین افزائی اور چشم کشائی کے لیے صرف غیر مسلم خواتین کا ذکر کرتے ہیں جو بقول مغربی اہل دانش اور ڈاکٹرز بغیر کچھ کھائے پیئے کئی سال زندہ رہیں اور ساتھ دوسرے کاموں میں بھی مشغول رہیں۔ لیکن یہاں ایک بات یاد رہے کہ ان بغیر کھائے پیئے زندہ رہنے والی غیر مسلم عورتوں کی زندگی کو ہم استدراج پر مبنی سمجھیں گے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

بغیر خوراک کے زندہ رہنے والے

کونرس روتھ، جرمنی کا ایک شہر ہے اس شہر کی ایک خاتون تھرسیا نیومان اس بات کو عجیب نہیں سمجھتیں کہ انہوں نے ۱۹۲۷ء سے اب تک کچھ نہیں کھایا ہے صرف شرکت عشائے ربانی کے وقت وہ ایک پتلا سا کاغذی توس کھا لیتی تھی۔ اس کے سوا اس طویل عرصہ میں ایک سبیل بھی ان کے منہ میں اُڑ کر نہیں گئی۔ کچھ نہ کھانے والوں میں جو لوگ ابھی زندہ ہیں۔ ان میں تھرسیا بہت زیادہ مشہور ہیں اور ہزاروں لاکھوں آدمی ان کی زیارت کے لیے آتے رہتے ہیں وہ کہتی ہیں میرا کچھ نہ کھانا برت یا روزہ نہیں ہے، اس لیے کہ مجھے بالکل بھوک نہیں لگتی۔

اس عجیب وغریب خاتون کے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ پچھلی جنگ عظیم کے دوران میں انہوں نے راشن کارڈ بھی نہیں لیا تھا اور یہ کہہ دیا تھا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے پچھلے دس سال کے اندر انہوں نے اپنا معائنہ کرنے والوں کو روکا نہیں۔ لیکن ابھی ان کا باقاعدہ سائنٹفک امتحان نہیں ہوا مسٹر

سر جن ایونس نے اپنی مشہور کتاب ''بھوتوں کی کھوج'' میں ان کا ذکر کیا ہے۔

ایک سال میں پچیس مرتبہ وہ اپنے آپ پر (اپنے عقیدے کے مطابق۔ ناقل) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر چڑھائے جانے کی جسمانی اور روحانی تکالیف کا اعادہ کرتی ہیں اور اپنے جسم کو لہولہان کر لیتی ہیں لیکن اس کے باوجود ایک یا دو دن کے اندر ہی ان کے سب زخم بھر جاتے ہیں اور پانچ چھ پونڈ جو وزن کم ہو جاتا ہے وہ بھی بغیر کچھ کھائے پیئے ہی پورا ہو جاتا ہے۔ ایک اور صاحب کا حال معلوم ہوا جنہوں نے کھانا پینا ترک کر دیا تھا۔ یہ ایک امریکن تھے اور انڈیا کے باشندے تھے۔ ان کا نام جوزی میک الیسٹر ہے ۱۹۴۹ء میں ایک غیبی اشارہ پا کر انہوں نے کھانا پینا ترک کر دیا تھا۔ لیکن اس حالت میں چار مہینے بھی نہ گزرے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا......

بروک لن نیو یارک کی ایک خاتون ماتی رینچن تھیں۔ وہ اپنے زمانے کے بے خوراک زندہ رہنے والوں میں سب سے زیادہ مشہور تھیں۔ اور اس کی تائید ان کے ڈاکٹر بھی کرتے تھے۔ بلکہ یہ ڈاکٹر تو انکے متعلق یہاں تک کہتے تھے کہ ۱۸۶۴ء میں دس ہفتے تک وہ بغیر سانس لیے زندہ رہیں۔ ان کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ آنکھوں سے دیکھے بغیر کتاب پڑھ لیتی تھیں......

ایک خاتون ایوفلیچن تھیں۔ جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ۱۵۹۷ء سے ۱۶۲۱ء تک صرف گلاب کے پھولوں کی خوشبو سونگھ کر زندہ رہیں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے ۱۵۹۴ء میں دعا کی تھی کہ اے خدا مجھے بھوک کے تقاضوں سے نجات دے اور خوراک کی عادت کو ترک کرتے کرتے انہیں تین سال لگ گئے۔ فلیچن کا ایک موی مجسمہ ایمسٹر ڈم میں رکھا ہوا ہے۔

(صحت مند عادات، نبوی طریقے اور جدید سائنس)

ان تحقیقات کے بعد قادیانیوں کے لیے کسی قسم کی کوئی گنجائش نہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھوک کا اعتراض کریں۔ اس لیے حق شناسی یہی ہے کہ تمام قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ اعتقاد قائم کریں کہ وہ بغیر کچھ کھائے پیئے زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں آسمان سے زمین پر نزول فرمائیں گے۔ خدا تعالیٰ قادر مطلق ہے اس کے لیے کوئی چیز بھی ناممکن نہیں۔

نزول عیسیٰؑ پر قادیانی اعتراض

گذشتہ صفحات میں یہ بات قرآن وحدیث اور ماڈرن سائنس کی روشنی میں واضح کی جا چکی

ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف اُٹھایا اور آپ قرب قیامت دوبارہ اس دنیائے فانی میں نزول فرمائیں گے۔ میں نے اکثر قادیانیوں کو نصرت خداوندی سے ان اسلامی اور سائنسی دلائل سے خائب و خاسر کیا اور یہ ثابت کیا کہ اُن کے نظریات اسلام و سائنس دونوں کے خلاف ہیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ اپنے ان نظریات سے تائب ہوں وہ اکثر جواباً بے سروپا اور غیر متعلق اعتراضات شروع کردیتے ہیں۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

قادیانی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول کے بارے میں یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ ''نزول سے مراد یہ نہیں کہ آپ علیہ السلام آسمان سے زمین پر مع جسد عنصری اُتریں گے بلکہ لفظ ''نزول'' ایک محاورہ ہے جو صرف روحانی انسان کی بعثت پر دلالت کرتا ہے نہ کہ جسم کے ساتھ سے اترنے پر''۔

(حقانیت احمدیت۔ مصنفہ مولوی محمد صادق سماٹری قادیانی، ص ۲۴۶)

اس بات کی جب اُن سے دلیل طلب کی جاتی ہے تو وہ قرآن عزیز کی سورۃ الحدید کی آیت ۲۵ بڑے زور و شور سے پڑھتے ہیں جس میں لوہے کے متعلق لفظ ''انزلنا'' استعمال کیا گیا ہے۔ جس سے وہ یہ تاثر قائم کرتے ہیں کہ لوہا تو آسمان سے نہیں اُترتا بلکہ زمین سے نکلتا ہے اور قرآن اس کے متعلق ''انزلنا'' یعنی اترنے کا لفظ استعمال کررہا ہے۔ لہٰذا عیسٰی علیہ السلام کے نزول کا بھی یہ مطلب نہیں کہ وہ آسمان سے اتریں گے بلکہ زمین پر ہی اُن کا مثیل پیدا ہوگا۔ قادیانیوں کی مشہور کتاب ''وصال ابن مریم'' ص ۶۹ پر لکھا ہے:

''سورۃ حدید رکوع ۳، پارہ ۲۷، رکوع ۱۹۔

آیت ۲۵ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انزلنا الحدید

ہم نے لوہا نازل کیا۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ لوہا زمین کھود کر نکالا جاتا ہے آسمان سے نہیں اترتا''۔

مولوی محمد صادق سماٹری قادیانی نے قرآن پاک کی اس آیت کو اپنے موقف کی تائید میں پیش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے یوں تبصرہ کیا۔

''کون نہیں جانتا کہ لوہے کی کانیں زمین میں ہیں اور لوہا انہی سے نکالا جاتا ہے، لیکن خدا

تعالیٰ فرماتا ہے:

"وانزالنا الحدید (سورۃ الحدید آیت ۲۵) کہ ہم نے لوہا بھی اتارا۔" کہاں سے؟ آسمان سے؟ کیا ہر سال دُنیا میں کروڑوں اربوں ٹن لوہا آسمان سے اُتارا جاتا ہے یا کانوں سے کریدا جاتا ہے!! مشاہدہ کو جھٹلانا کہاں کی عقل ہے۔

(حقانیت احمدیت' ص ۲۴۳)

اصل میں عقل قادیانیوں کے اپنے دماغوں سے پرواز کر چکی ہے وگرنہ وہ ایسا اعتراض کبھی نہ کرتے۔ اس سے قبل کہ قادیانیوں کو اس اعتراض کا اسلام وسائنس پر مشتمل داندان شکن جواب دیا جائے' ہمیں لفظ "نزول" کو آئینہ لغت میں دیکھنا ضروری ہے۔

نزول کے معنی

نزول کے متعلق لغت کی کتاب "مصباح منیر" میں لکھا ہے:

"**نزول من علوہ الیٰ سفل** . یعنی نزول کے معنی اوپر سے نیچے آنے کے ہیں۔"

صراح میں ہے کہ:

"نزول فرود آمدن اور انزال فرود آدرن"

منتہی الادب میں بھی اسی طرح ہے۔ یعنی "نزول" کے معنی نیچے آنا اور "نزول" کے معنی نیچے لانا ہیں۔

مشہور لغوی علامہ راغب اصفہانیؒ لفظ "نزول" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"**انزول فی الاصل ھوا انحطاط من علوہ**"

یعنی نزول کے معنی اوپر سے نیچے کو اترنا ہیں۔ اس کے علاوہ قادیانیوں کے مشہور مناظر قاضی محمد نذیر قادیانی نے اپنے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء میں دوران تقریر "نزول" کے معنی "نیچے اُترنا" تسلیم کرتے ہوئے کہا تھا:

"بے شک نزول کے لغوی معنی نیچے اترنا ہیں۔"

(بحوالہ "نزول مسیح" تقریر قاضی محمد نذیر قادیانی ص ۱۷)

اب جبکہ ثابت ہو گیا کہ لفظ "نزول" کے معنی "اوپر سے نیچے اُترنے کے ہیں" تو پھر سوال

اٹھے گا کہ لوہے کے نزول کے کیا معنی ہیں۔ کیا لوہا فی الحقیقت اوپر سے نیچے زمین کی طرف اترا ہے؟ آیئے جدید سائنسی تحقیق سے معلوم کرتے ہیں۔

لوہے کے نزول پر اسلامی وسائنسی ریسرچ

اسلام وسائنس کے مطالعہ سے یہی حقیقت واضح ہوتی ہے کہ لوہا فی الحقیقت آسمان سے ہی اترا ہے۔ اس سے قبل زمین پر لوہا بالکل بے وجود تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے:

”ثم انزل علیه بعد العلاة و المطر قة والکبتان“

ترجمہ: ”پھر آدم علیہ السلام پر آسمان سے لوہے کے تین اوزار اتارے گئے آہرن اور ہتھوڑا اور سنی“۔

(طبقات الکبرای لابن سعد تاریخ طبری)

لوہے کے نزول پر ماہرین فلکیات کا اعتراف:

بیسویں صدی کے فلکیاتی مطالعات اور دریافتوں سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ آج جتنا بھی لوہا کرہ ارض پر موجود ہے وہ سب کا سب عظیم وضخیم ستاروں کے اندر دور دراز خلاؤں (آسمانوں) میں وجود پزیر ہوا اور اربوں سال بعد وہ زمین کی تخلیق میں ایک اہم جزو کے طور پر استعمال ہوا۔ جی ہاں! سورج میں (جو نظام شمسی کا مرکزی ستارہ بھی ہے) اتنی صلاحیت نہیں کہ وہ اپنے طور پر لوہا تیار کر سکے۔ لوہا صرف ایسے ہی ستاروں میں بن سکتا ہے جن کی کمیت سورج کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہو اور جن کے قلوب (Cores) یعنی مرکزی مقامات کا درجہ حرارت کروڑوں ڈگری تک پہنچا ہو۔ جب ایسے کسی ستارے مین لوہے کی مقدار ایک خاص حد سے بڑھ جاتی ہے تو وہ ستارہ بھی زیادہ دیر تک اس اضافی مقدار کو برداشت نہیں کر پاتا اور آخر کار ایک زبردست دھماکے یا ”سپرنووا“ (Supernova) کی شکل مین پھٹ پڑتا ہے۔ اس دھماکے کے نتیجے میں ایسے شہابیے (Asterodis) وجود میں آتے ہیں جو بعد ازاں کائنات کی وسعتوں میں بکھر جاتے ہیں اور خلاء میں آوارہ گردی کرنے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ کسی زیادہ کمیت رکھنے والے آسمانی جسم کی کشش ثقل انہیں اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور وہ اس کا حصہ بن جاتے ہیں۔

اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ لوہا زمین پر نہیں بنا بلکہ زبردست دھماکے سے پھٹتے ہوئے

ستاروں کے باعث وجود میں آنے والے شہابیوں میں شامل کر کے خلاء کا سفر کرتے ہوئے زمین پر ''اتارا'' گیا جیسا کہ اس آیت مبارکہ میں بتایا گیا ہے۔

(بحوالہ The Qurran is way to science by haroon yahya)

(مزکور ماہنامہ گلوبل سائنس نومبر 2002ء ص ۱)

اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ لوہے کے نزول کا معنی یہی ہے کہ لوہا اوپر سے نیچے زمین کی طرف اترا ہے اور حضرت عیسیٰؑ کے نزول کا بھی یہی مطلب ہے کہ وہ اوپر (آسمان) سے نیچے زمین پر اتریں گے۔ لوہے کے نزول پر حضرت ابن عباسؓ کی روایت پر شاید کوئی سر پھرا قادیانی اپنی جاہلیت کا ثبوت دیتے ہوئے کوئی اعتراض کر بیٹھے، لیکن اکیسویں صدی کے ماہرین فلکیات کی لوہے کے اُتارے جانے پر ان ٹھوس تحقیقات کا کوئی بڑے سے بڑا قادیانی سائنسدان بھی جواب دینے سے قاصر ہے۔ اگر کسی کی ہمت ہے تو میرا یہ چیلنج قبول کرتے ہوئے اس سائنسی تحقیق کا جواب دے اور منہ مانگا انعام حاصل کرے۔

قادیانی لطیفہ

جسم خاکی کا کرہ ماہتاب (چاند) تک پہنچنا لغو خیال ہے

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں ممات عیسیٰؑ پر فلسفی نظریات کو بنیاد بناتے ہوئے یہ دلیل بھی قائم کی ہے کہ آسمان تو درکنار انسان کا اس جسم خاکی کے ساتھ کرۂ ماہتاب (چاند) پر جانا بھی لغو خیال اور عقلاً محال ہے۔ اُس کا کہنا ہے:۔

''نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ مہریر تک بھی پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقات اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوئی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے''۔

(ازالہ اوہام مصنفہ مرزا قادیانی ص ۴۷)

کذبِ مرزا پر ناقابل تردید ثبوت (انسان چاند پر)

حیرت ہے موجودہ قادیانیوں پر جو تسخیرِ ماہتاب جیسے جدید سائنسی دور میں بھی مرزا قادیانی کی

اس غیر علمی بات پر سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔ اور اسے نبی مان رہے ہیں۔

میرے خیال میں قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نے مرزا قادیانی کی کتاب ''ازالہ اوہام'' نہیں پڑھی کیونکہ اُس کے لیے قادیانیت سے تائب ہونے کے لیے جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کی یہ تحریر کافی تھی کہ:

''کرۂ ماہتاب تک پہنچنا لغو خیال ہے''

حالانکہ یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی کہ موجودہ انسان ہواؤں اور بلندیوں کو چیرتا ہوا اور مرزا قادیانی کی اس بات کی دھجیاں اُڑاتا ہوا کرۂ ماہتاب تک پہنچ چکا ہے۔ قادیانیوں کے رسالے ماہنامہ ''تشحیذ الاذہان'' ستمبر ۲۰۰۰ء کے شمارے ص ۸۱ پر ہے:

''اپالو (APOLLO) 9.8 اور 10 خلائی جہاز چاند پر گئے۔ اس کے مدار میں داخل ہوئے پھر واپس زمین پر آگئے۔ پھر 16 جولائی 1969ء کو تین خلابازوں نیل اے آرمسٹرانگ (NEIL A . ARMSTRONG) ایڈون ای ایلڈرن (EDWIN E.ELDRIN) اور مائیکل کونس (MICHAEL COLINS) نے اپالو 11 چاند کے گرد مدار میں اُتارا۔ آرمسٹرانگ' رایلڈرن چاند پر اُترنے والی ایک گاڑی میں بیٹھے جو قیادتی اپالو سے علیحدہ ہوتی تھی۔ چاند پر جانے والے ان پہلے انسانوں نے یہاں پر ایک انتہائی اہم یادگار چھوڑی اور کہا کہ وہ تمام انسانوں کے لیے پرامن جگہ پر آگئے ہیں...... اب تک بارہ افراد چاند پر قدم رکھ چکے ہیں''۔

آرمسٹرانگ اور رایلڈرن کا کرۂ ماہتاب پر پہلا قدم دراصل رگِ مرزائیت پر قدم تھا۔ جس سے قادیان میں زوردار آندھی چلی اور قادیانی بینارۃ المسیح درحقیقت زمین بوس ہو گیا۔ (الحمد للہ) پال ایچ لینڈس اور جون ہیر نے کہا تھا:

''وقت کی تیز رفتاری اور سائنس کے انکشافات نے پرانے زمانے کے بہت سے عقیدوں اور نظریوں کو یا تو متزلزل کر دیا ہے یا انھیں بالکل ختم کر دیا ہے''۔

(HELPING CHIDREN ADJUST SOCIALLY)

اس لیے تسخیر ماہتاب سے جہاں مرزا قادیانی کے باطل نظریے کی شہ رگ بڑی طرح کٹ گئی۔ وہاں ساڑھے چودہ سو سال قبل کی قرآنی پیشگوئی بھی پوری ہوتی دیکھی گئی۔

قرآن ناطق ہے:

والقمر اذا تسق ○ لترکبن طبقا عن طبق ○ فما لھم لا یومنون ○

(الانشقاق، ۸۴:۱۸۔۲۰)

”اور قسم ہے چاند کی جب وہ پورا دکھائی دیتا ہے تم یقیناً طبق در طبق ضرور سواری کرتے ہوئے جاؤ گے تو اُنھیں کیا ہو گیا ہے کہ (قرآنی پیشن گوئی کی صداقت دیکھ کر بھی) ایمان نہیں لائے“۔

مرزا قادیانی نے یہ کہہ کر کہ ”کرۂ ماہتاب پر پہنچنا لغو خیال ہے“

اس آیت قرآنی کے انکار کے جرم کا بھی ارتکاب کیا اور بہت بڑا جھوٹ بولا حالانکہ جھوٹ کے متعلق مرزا قادیانی کا نظریہ ہے کہ:

1: ”وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں“۔

(شحنۂ حق دوم ص ۶۰ مصنفہ مرزا قادیانی)

2: ”جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں“۔

(حاشیہ ص ۲۴ اربعین نمبر ۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

3: ”جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے“۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۰۶ مصنفہ مرزا قادیانی)

4: ”جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا“۔

(چشمہ معرفت ص ۲۲۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے ان فتاؤں کی روشنی میں قادیانیوں کے لئے مرزا کی شخصیت کو پہچاننا بہت آسان ہے۔ لہٰذا میں اپیل کروں گا تمام قادیانیوں سے جو قادیانیت جیسے جھوٹے مذہب کو قبول کر کے اپنے ایمان کے نایاب موتی لُٹا چکے ہیں کہ ایک دفعہ منصف مزاجی سے سوچ کی وادیوں میں اُتر کر یہ فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی کے نظریات جو قرآن کے خلاف، حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اور عقل وسائنس کے سراسر خلاف ہیں وہ اپنے ان نظریات کی بناء پر نبی تو بہت دُور کی بات ایک ادنیٰ سا مسلمان بھی نہیں کہلا سکتا۔

قادیانیو! غور کر لو، فکر کر لو، سوچ لو کہ ابھی زندگی کی گاڑی چل رہی ہے۔ ابھی رحمت الٰہی کی پھوار پڑ رہی ہے۔ ابھی سانسوں کی ڈور نہیں ٹوٹی۔

☆☆☆☆

معجزات مسیحؑ

اسلام، سائنس اور قادیانیت کی نظر میں

حقیقت استدراج

ایسی محیر العقول حرکات اور باتیں جو کہ کسی غیر مسلم سے سرزد ہوں اُسے استدراج کہتے ہیں۔ استدراج کا تعلق شیطانیت سے ہے اس لیے اس کا حقیقی محرک شیطان ہوتا ہے۔

حقیقت معجزہ

ماقبل یہ کہ ہم معجزات مسیحؑ پر تفصیلی گفتگو کریں ہمیں حقیقت معجزہ کو سمجھنا ازبس ضروری ہے:

لغت میں ”معجزہ“ عاجز کر دینے اور تھکا دینے والی چیز کو کہتے ہیں۔ اصطلاحِ اسلامی میں معجزہ سے مراد ایسے محیر العقول واقعات اور باتوں کا سرزد ہونا ہے جو کسی نبی یا رسول سے عمل پذیر ہوں اور اُس کا حقیقی محرک خدا تعالیٰ ہو۔

کتب عقاید السامرہ وغیرہ میں ہے کہ:

”مدعی رسالت کی سچائی ثابت کرنے کے لیے کسی ایسے امر کا ظہور پزیر ہونا جو عادت کیخلاف ہو اسے معجزہ کہتے ہیں“

خدا تعالیٰ کے قوانین یا نوامیس فطرت دراصل دو قسموں میں تقسیم ہیں۔

1: نوامیس فطرت عادت عمومہ۔

2: نوامیس فطرت عادت مخصوصہ۔

نوامیس فطرت عادت عمومہ سے مراد وہ قوانین قدرت ہیں جو باہم اسباب و مسببات کے

سلسلوں میں جکڑے ہوئے ہیں مثلاً آگ کا کام جلانا اور پانی کا کام پیاس بجھانا ہے اور نوامیس فطرت عادت مخصوصہ سے مراد ایسی باتوں کا ظہور ہونا ہے جو اسباب ومسببات کے بغیر عمل پذیر ہوں مثلاً جلنے کے تمام اسباب کی موجودگی کے باوجود نہ جلنا اور کٹنے کے لوازمات کے ہوتے ہوئے باوجود کوشش کے نہ کٹنا۔

تو معجزہ کا تعلق نوامیس فطرت کی اس دوسری قسم سے ہے جو کہ منکرین حق پر صداقت انبیاءؑ اور اتمام حجت کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے انبیاءؑ سے ظہور پذیر کرواتا ہے۔ معجزہ نوامیس فطرت کی پہلی قسم کے خلاف تو ہوسکتا ہے لیکن اسے دوسری قسم کے خلاف کہنا بہت بڑی جاہلیت ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر معجزے کا عقل انسانی پوری طرح احاطہ کرلے۔ کیونکہ عقل انسانی کا تمام قوانین قدرت کا احاطہ کرلینا ناممکنات سے ہے اس لیے معجزے کو ماوراء عقل کہنا تو درست ہے لیکن خلاف عقل کہنا غلط۔ اس نظریئے کی تائید مرزا قادیانی یوں کرتا ہے:

''انسان کا قائدہ ہے کہ جو بات اپنی عقل سے بلند تر دیکھتا ہے اس کو خلاف عقل سمجھ لیتا ہے حالانکہ بلند تر از عقل ہونا شے دیگر ہے اور خلاف عقل ہونا شے دیگر''۔

(سرمہ چشم آریہ مصنفہ مرزا قادیانی ص ۶۱)

(مرزا قادیانی کی معجزات کے متعلق تائید پچھلے صفحات میں گزر چکی ہے)

مغربی فلاسفہ میں سے ہیوم (DAVID HUME) نے معجزات پر بحث کی ہے اور بڑی شدومد سے اس کا انکار کیا ہے۔ اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے جو طریقہ اس نے اختیار کیا ہے وہ توجہ طلب ہے وہ کہتا ہے کہ ہمارا تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ عالم ایک مخصوص نہج اور متعین انداز کے مطابق چل رہا ہے اور معجزات ہمارے تجربہ اور مشاہدہ کے خلاف رونما ہوتے ہیں۔ اس لیے اگر معجزہ کو ثابت کرنے کے لیے ہمارے پاس جو دلائل ہیں وہ تجربہ اور مشاہدہ کے دلائل وبراہین سے جب تک زیادہ قوی اور مضبوط نہ ہوں۔ اس وقت تک ہم معجزہ کو تسلیم نہیں کرسکتے۔ کیونکہ ثبوت معجزہ کے لیے ایسے وزنی دلائل موجود نہیں۔ اس لیے عقلاً معجزہ کا امکان تسلیم کرنے کے باوجود ہم ان کے وقوع کو تسلیم نہیں کرسکتے۔ انسائیکلوپیڈیا کا مقالہ نگار ہیوم کے اس نظریہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ہم تمہارا یہ قاعدہ ماننے کے لیے تیار نہیں کہ معجزات تجربہ اور مشاہدہ کے خلاف ہوتے ہیں۔ کیونکہ تجربات سے تمہاری مراد

کیا ہے۔ کیا تم یہ کہتے ہو کہ معجزہ تمام تجربات کے خلاف ہوتا ہے تو آپ کا یہ قاعدہ کلیہ محتاج دلیل ہے پہلے آپ یہ ثابت کرلیں کہ آپ نے تمام تجربات کا احاطہ کرلیا ہے۔ پھر آپ کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ یہ معجزہ ان تمام تجربات کے خلاف ہے جب تک آپ اپنی دلیل کی کلیت ثابت نہیں کر سکتے۔ اس وقت تک آپ کی دلیل قابل قبول نہیں۔ اور اگر آپ یہ کہیں کہ تجربات سے مراد تجربات عامہ ہیں۔ یعنی معجزہ تجربات عامہ کے خلاف ہے تو پھر اس سے تو فقط اتنا ہی ثابت ہوا کہ معجزہ عام تجربات اور معمولات کے خلاف ہے تمام تجربات و مشاہدات کے مخالف ہونا تو لازم نہ آیا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ معجزہ کسی تجربہ کے مطابق ہو لیکن وہ تجربہ آپ کے فہم کی رسائی سے ابھی بلند ہو (انسائیکلو پیڈیا جلد نمبر ۱۵ ص ۵۸۶ بحوالہ تفسیر ضیاء القرآن جلد دوم ص ۶۳۰۔ مصنف جسٹس پیر محمد کرم شاہ صاحبؒ)

بہرکیف! جو نفوس خدائے قادر مطلق کو مدبر بااختیار تسلیم کرتے ہیں اُنھیں انبیاء کے معجزات کو بلاچون و چرا من وعن تسلیم کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہونی چاہیے۔ آیئے اب حضرت عیسیٰؑ کے معجزات قرآن عزیز کی زبانی سنتے ہیں:

معجزاتِ مسیحؑ (احیاء موتیٰ اور چڑیوں کی پرواز)

قرآن عزیز نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

ترجمہ: میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی کے پرندے کی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اڑتا ہوا جانور ہو جاتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور جو کچھ اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو۔ اس کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اگر تم مومن ہو تو یقیناً اس میں تمہارے لئے نشانی موجود ہے"۔

(پارہ ۳ آل عمران ۳ نمبر ۴۹)

فرقان حمید میں صریح الفاظ میں عیسیٰ نبی اللہ علیہ السلام کا مُردے زندہ کرنا اور چڑیوں کی پرواز کا ذکر ہو رہا ہے۔ قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے الفاظ "باذن اللہ" لا کر یہ واضح کردیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں احیائے موتیٰ کی قدرت ذاتی نہ تھی بلکہ عطائی تھی۔ جہاں باذن اللہ سے عقیدۂ ابنیت کی نفی فرمادی وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان افعال کو اپنی طرف منسوب کرکے یہ بھی

واضح کردیا کہ اگر ایسے افعال کی نسبت یہ سمجھتے ہوئے کہ ان کا فاعل حقیقی خدائے قادرِ مطلق ہے اور بندہ فاعل مجازی تو کہنا جائز ہے شرک نہیں۔

مرزا قادیانی کا انکار معجزات مسیحؑ

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان صریح معجزات کے خلاف بے دلیل ہرزہ سرائی کر کے اُن کو طرح طرح کی تاویلات رقیقہ میں سمونے کی کوشش کی ہے۔ معجزات مسیح کے انکار کی بڑی وجہ یہ تھی کہ جب مخالفین مرزا نے مرزا قادیانی کو رسوا کرنے کی خاطر اُس سے مثیل مسیح ہونے کی دلیل مانگی اور اُس سے معجزات مسیح علیہ السلام دکھانے کا مطالبہ کیا تو چونکہ ”قادیانی مسیحیت ماب“ کا دعویٰ ہی کذب وافتراء پر مبنی تھا لہٰذا وہ کیونکر ایسے معجزات دکھا سکتا تھا۔ آخر اُسے اور کچھ نہ سوجھی تو یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ علیہ اسلام کے معجزات استعارہ پر مبنی تھے اس طرح مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صاف کھلے معجزات کو توجیہات باطلہ کا لباس پہنا کر پیش کر دیا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا:

”اور چونکہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے اس لیے ان آیات کے روحانی طور پر یہ معنی بھی کر سکتے ہیں کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ اُمی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا رفیق بنایا گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی موت کا خاکہ کھینچا پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ پرواز کرنے لگے“۔

(ازالہ اوہام ص ۱۲۷ حاشیہ)

(اسی طرح مرزا قادیانی نے مردہ زندہ کرنے سے روحانی طور پر مردہ دل زندہ کرنے کی تاویل پیش کی ہے)

ازالہ اوہام کے اسی صفحہ کے حاشیہ پر مزید لکھتا ہے:

”سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے سے یا کسی پھوک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھی کا کام

درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کی ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے"۔

(ازالہ اوہام ص ۱۲۷ حاشیہ)

لیکن جب قرآن پاک کی اس تحریف معنوی اور تفسیر بالرائے المذموم سے بات بنتی نظر نہ آئی تو مرزا قادیانی نے آپ علیہ السلام کے معجزات کو تالاب کی مٹی کی تاثیر، مسمریزی طریق، ساحرانہ شعبدہ بازی کہنا شروع کر دیا اور آخر کار بالکل ہی منکر ہو کر یہ تک کہہ دیا کہ آپ علیہ السلام سے کوئی معجزہ ہی سرزد نہیں ہوا اُس نے لکھا کہ:

1: "ممکن ہے کہ آپ (یسوع مسیح) نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو مگر بدقسمتی سے اسی زمانے میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ ظاہر ہوا ہو تو وہ آپ کا نہیں بلکہ تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھوں میں سوا مکر و فریب کے اور کچھ نہ تھا"۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ)

2: یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لیے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی، بہر حال یہ معجزہ (پرندے بنا کر اُڑانے کا۔ ناقل) صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا"۔

(ازالہ اوہام ص ۱۳۵ حاشیہ)

3: "ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنے روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں"۔

(ازالہ اوہام ص ۱۲۸ حاشیہ)

4: عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ)

مرزا قادیانی کی ان تحریرات سے صاف عیاں ہو رہا ہے کہ وہ یہودیت سے مغلوب ہو کر اُن کے نظریات کی ہمنوائی کے گیت الاپ رہا ہے اور تاویلات باطلہ کے پردہ میں آیات قرآنی کا مضحکہ اُڑا رہا ہے۔

احیائے موتٰی از قرآن

مرزا قادیانی اور مرزائی اُمت کی کج فطرت اس بات کو ماننے کی روادار نہیں کہ خدا تعالیٰ قبل از قیامت کسی مردے کو دوبارہ حیات نو بخشے گا۔ عبدالرحمٰن خادم گجراتی قادیانی نے اپنی پاکٹ بک ص ۲۴۴ میں اسی بات کا ذکر کیا ہے کہ "قرآن سے ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ قبل از قیامت کسی نوع بشر کو مردہ سے دوبارہ زندہ نہیں کرتا"۔

لیکن لطف یہ کہ اگر قرآن عزیز کو بغور پڑھا جائے تو روز روشن کی طرح عیاں ہوگا کہ اس طرح کا فیصلہ کہیں نہیں بلکہ اس کے اثبات میں متعدد مقامات پر احیائے موتٰی کا تذکرہ ہے۔ مثلاً سورۃ البقرہ کی آیات ذبح بکرا کے واقع میں ارشاد ہوتا ہے:

فقلنا اضربوه ببعضها ؕ كذٰلك يحي الله الموتٰى ۙ ويريكم ايته لعلكم تعقلون

ترجمہ: "ہم نے فرمایا کہ مارو اس مقتول کو گائے کے کسی ٹکڑے سے (دیکھا) یوں زندہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ مردوں کو اور دِکھاتا ہے تمہیں اپنی (قدرت) کی نشانیاں شاید تم سمجھ جاؤ"

(سورۃ البقرہ آیت ۷۳)

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۵۹ میں فرمایا۔

او كالذي مر على قرية وهي خاوية على عروشها ۚ قال انىٰ يحي هذه الله بعد موتها ۚ فاماته الله مائة عام ثم بعثه ؕ قال كم لبثت ؕ قال لبثت يوما او بعض يوم ؕ

ترجمہ: " (کیا نہ دیکھا) اس شخص کو جو گزرا ایک بستی پر درآں حال کہ وہ گر پڑی تھی اپنی چھتوں کے بل کہنے لگا کیونکر زندہ کرے گا اسے اللہ تعالیٰ اس کے ہلاک ہونے کے بعد۔ سو مردہ رکھا اسے اللہ تعالیٰ نے سو سال تک پھر زندہ کیا اُسے فرمایا کتنی مدت تو یہاں ٹھہرا رہا اُس نے عرض کی میں ٹھہرا ہوں گا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ"۔

اسی طرح خدا تعالیٰ نے سورۃ البقرہ آیت ۲۴۳ پارہ ۲ میں احیائے موتی کے متعلق اس قدر واشگاف الفاظ میں ذکر فرمایا ہے کہ اب اس آیت کے بعد مزید کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ ارشاد ہوتا ہے:

الم ترالی الذین خرجوا من دیار ھم و ھم الوف خدر الموت ص
فقال لھم اللہ موتو قف .ثم احیا ھم ط ان اللہ لذوفضل علی
الناس ولکن اکثر الناس لایشکرون۔

ترجمہ: اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا ان لوگوں کی طرف جو نکلے تھے اپنے گھروں سے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے۔ تو فرمایا انھیں اللہ تعالیٰ نے کہ مر جاؤ۔ پھر زندہ فرمایا انھیں بے شک اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے لوگوں پر لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے"۔

قرآن عزیز کی اور بھی کئی ایک آیات میں احیائے موتی کا ذکر ہے جو مرزائیت کے اس نظریے (کہ قبل از قیامت مردہ زندہ نہیں ہوسکتا) کا پوسٹ مارٹم کرنے کے لئے نشتر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

بہر کیف! اہل خرد و عقل اور متلاشیان حق کے لیے تو احیائے موتی پر صرف ایک قرآنی گواہی ہی کافی تھی لیکن جن نفوس باطلہ کے قلوب سیاہ میں شیطانیت اپنا مسکن قائم کر چکی ہو اور جو ابلیسی تھپکیوں سے گہری نیند سو چکے ہوں تو ہزاروں دلائل و براہین کے پہاڑ بھی اُن کی شاہراہ جہنم میں رخنہ زن نہیں ہوسکتے۔ آپ اُنہیں احیائے موتی پر لاکھ قرآنی تحقیقات کے جام نوش کروائیں۔ کروڑوں دلائل کے ستاروں سے منور کرنے کی کوششیں کریں لیکن پھر بھی اُن کے سیاہ قلوب اور ابلیسی ضمیر قرآن کی اسی آیت کے مصداق رہیں گے۔

"صم بکم عمی فھم لا یرجعون"

خدا ہمیں ایسے نفوس باطلہ کے ظل ناپاک سے بھی بچائے۔ آمین۔

تصویر کا دوسرا رخ

مرزا قادیانی نے حقیقی مردہ زندہ کر دیا' قادیانی بیان

یقیناً یہ بات آپ کے لیے مؤجب حیرت ہوگی کہ مرزایت کے اس اعتقاد کے باوجود کہ "مردوں کا دوبارہ حیات ہونا محال ہے"۔ (احمدیہ پاکٹ بک ص ۲۴۴) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات (چڑیوں کی پرواز اور احیائے موتی) سے انکار کے برعکس مرزا قادیانی کا اپنے متعلق یہ عقیدہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے اُسے فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت سے نوزا ہے اور وہ جب اور جسے چاہے قبر سے زندہ نکال سکتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے خطبہ الہامیہ میں رقم طراز ہے!

"اور مجھ (مرزا قادیانی) کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی۔ اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے"۔

(خطبہ الہامیہ مترجم ص ۵۵'۵۶ از مرزا قادیانی)

صرف یہی نہیں بلکہ تمام قادیانی اس بات پر بھی متفق ہیں کہ مرزا قادیانی نے ایک دفعہ ایک حقیقی مردہ زندہ کر دیا تھا۔ مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب "سیرت المہدی" حصہ اول ص ۷۰' پر عبدالقادر قادیانی نے "حیات طیبہ" ص ۸۴، ۸۵ پر اور مشہور مرزائی ڈاکٹر بشارت علی نے اپنی کتاب "مجدد اعظم" جلد اول ۱۶۶' ۱۶۷ پر رقم کیا ہے کہ:

"جب (چلہ کشی کرتے ہوئے) دو مہینے کی مدت پوری ہوگئی تو حضرت صاحب (مرزا قادیانی) اسی راستہ سے قادیان روانہ ہوئے۔ ہوشیار پور سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر ایک بزرگ کی قبر ہے۔ وہاں پہنچ کر آپ تھوڑی دیر ٹھہر جاتے ہیں۔ اس کے بعد آپ قبر کی طرف تشریف لے گئے اور مقبرہ کھول کر اندر تشریف لے گئے۔ اور قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھنے کے لیے ہاتھ اُٹھائے تھوڑی دیر کے بعد واپس ہوئے اور عبداللہ سنوری صاحب سے جو ہمراہ تھے فرمانے لگے کہ جب میں نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے تو جس بزرگ کی یہ قبر ہے وہ قبر سے نکل کر دوزانو ہو کر میرے سامنے بیٹھ

گئے اور اگر آپ ساتھ نہ ہوتے تو میں اُن سے باتیں بھی کر لیتا۔ ان کی آنکھیں موٹی موٹی ہیں۔ اور رنگ سانولا ہے۔ پھر کہا کہ دیکھو یہاں کوئی مجاور ہے تو اس سے ان کے حالات پوچھیں۔ چنانچہ آپ نے مجاور سے دریافت کیا۔ تو اس نے بتلایا کہ میں نے خود تو ان کو نہیں دیکھا ہے۔ کیونکہ ان کی وفات کو قریباً ایک سو سال گزر گیا ہے۔ ہاں اپنے باپ دادا سے سنا ہے کہ یہ اس علاقہ کے بزرگ تھے۔ اور اس علاقے میں ان کا بڑا اثر تھا۔ آپ نے پوچھا کہ ان کا حلیہ کیا تھا؟ وہ کہنے لگے کہ سنا ہے سانولا رنگ تھا۔ اور موٹی موٹی آنکھیں تھیں۔

اس کے بعد وہاں سے روانہ ہو کر آپ قادیان تشریف لے گئے''۔

مرزا قادیانی نے اپنی تصنیف ''حقیقۃ الوحی'' ص ۲۶۵ پر لکھا ہے کہ ایک دفعہ اُس نے اپنے چھوٹے لڑکے مبارک احمد کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دیا تھا۔ ملاحظہ فرمایئے اور مرزا قادیانی کی منافقانہ روش کی داد دیجئے:

''ایک دفعہ میرا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہو گیا۔ غشی پر غشی پڑتی تھی۔ اور میں اس کے قریب مکان میں دعا میں مشغول تھا اور کئی عورتیں اس کے پاس بیٹھی تھیں کہ ایک دفعہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا۔ تب میں اس کے پاس آیا۔ اُس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو تین منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا اور نبض بھی محسوس ہوئی اور لڑکا زندہ ہو گیا''۔

(حقیقۃ الوحی' ص ۲۶۵' مصنفہ مرزا قادیانی' منقول از قادیانی رسالہ ''ماہنامہ انصار اللہ'' جون ۲۰۰۲ء' ص ۱۱)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا غرق شدہ کشتی کو زندہ آدمیوں سے بھری نکالنا

مرزا قادیانی کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی یہ کرامت تسلیم تھی کہ آپؒ نے بارہ برس کے بعد ایک غرق شدہ کشتی کو دریا سے باہر نکال دیا تھا۔ اور اس کشتی میں موجود سب آدمیوں کو دوبارہ حیات تازہ بخشی تھی۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں اہلحدیثوں کو اس کرامت سے منکر ہونے کی وجہ سے کوستے ہوئے لکھتا ہے:

"(اہلحدیث) اولیاء کی کرامات سے منکر ہو بیٹھے مگر دجال کی کرامت کا کلمہ پڑھ رہے ہیں۔ اگر ایک شخص انھیں کہے کہ سید شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے باراں برس کے بعد کشتی غرق ہوئی ہوئی زندہ آدمیوں سے بھری ہوئی نکالی تھی اور ایک دفعہ ملک الموت کی ٹانگ توڑ دی تھی اس غصہ سے کہ وہ بلا اجازت آپ کے کسی مرید کی روح نکال کر لے گیا تھا تو ان کراماتوں کو ہرگز قبول نہیں کریں گے بلکہ ایسی مناجاتوں کے پڑھنے والوں کو مشرک بنائیں گے۔ لیکن دجال..........الخ"۔

(ازالہ اوہام ص ۲۳۰ مصنفہ مرزا قادیانی)

قادیانیوں کی طرف سے علم ودیانت کی پامالی کا ذرا یہ تماشا ملاحظہ کیجئے کہ ایک طرف تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ احیائے موتی کو عقلاً ونقلاً محال کہنے کی صدائے بازگشت فضاؤں میں بلند کرتے پھرتے ہیں اور دوسری جانب اس بات پر اعتقاد قائم کرتے ہیں کہ قادیانی مسیحیت مآب نے سو سال پرانا مردہ قبر سے زندہ باہر نکال دیا تھا اپنے چھوٹے بیٹے کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دیا تھا' اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے بارہ برس بعد کئی مردوں کو زندہ کر دیا تھا۔ کیا یہ کلامِ قادیان میں کھلا تناقص نہیں؟۔ رسول دشمنی کی اس سے زیادہ شرمناک مثال شاید ہی پوری تاریخ انسانیت میں کہیں نظر آئے۔

☆☆☆☆

ولادتِ مسیحؑ بن باپ

(بنظرِ اسلام، قادیانیت اور جدید سائنس)

جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ مرزا قادیانی کو حضرت عیسٰی علیہ السلام سے ذاتی بغض تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اُس نے بغض وعناد کے اس سیلاب میں بہتے ہوئے حضرت مسیح علیہ السلام کے ہر گوشۂ حیات کو بے جا ہرزہ سرائیوں اور تنقیدات کی دبیز تہوں میں چھپانے کی کوششوں کو اپنا وطیرۂ خاص بنالیا اور خود مسند مسیحیت پر آبیٹھا۔ مرزا قادیانی نے جہاں آپؑ کے اور بہت سے معجزات سے اغماض برتا وہاں وہ اس بات سے بھی منکر ہو بیٹھا کہ مسیحؑ کی ولادت بن باپ کے ہوئی ہے اور آپؑ اپنی ماں کے بطن سے بلا اختلاط جنس مخالف پیدا ہوئے ہیں۔ اُس نے حضرت مریم علیہ السلام کی پاکدامنی پر بھی داغدار الزامات لگانے میں کوئی کسر روانہ رکھی۔ اور اپنی بدباطنی کا ثبوت فراہم کردیا۔

قادیانی الزام حضرت مریمؑ کا قبل از نکاح حمل

مرزا قادیانی نے لکھا:

ا: ”حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے مگر خواتین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے حتّٰی کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو بُرا نہیں مانتے۔ بلکہ ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطے کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے“۔

(ایام الصلح اردو ص ۷۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

2 : ”رسوم وعادات است بایں معنی کہ افاغنہ مثل یہود فرقے میان نسبت ونکاح نہ کردہ دختران از ملاقات ومخالطت بامنسوب مضایقت نہ گزید مثالاً اختلاط مریم صدیقہ بامنسوب خودش یوسف وبعیت دے خارج بیت گردش نمودن شہادۂ حقہ برایں رسم است دربعضے از قبائل خواتین جبال مخالطت دختران بانسوبان بہ نحوے جاری وساری است کہ غالب اوقات لادخترے قبل از احرائے مراسم نکاح بستنی شدہ دعاوتا محل عار دشنار قوم نگردیدہ اغماض واعراض اذاں مے شود چہ ایں مردم از تا بہ یہود نسبت دادر رنگ نکاح داشتہ یقین کا بین ہم دراں مے کنند“۔

(ایام الصلح فارسی ص ۶۵ حاشیہ از مرزا قادیانی)

مسیح علیہ السلام کا باپ حقیقی بھائی اور بہنیں

1: ”حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری (برھئی۔ ناقل) کا کام بھی کرتے رہے ہیں“۔

(ازالہ اوہام ص ۱۲۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

2: ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں“

(کشتی نوح ص ۱۶ حاشیہ مصنفہ مرزا قادیانی)

3: ”آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے“۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی ان تحریرات سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں۔

1: یوسف نجار نامی کوئی شخص (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰ کا باپ تھا۔

2: حضرت مسیح علیہ السلام کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں اور حقیقی بہن بھائی اُنھیں کہتے ہیں جو ایک ماں باپ سے ہوں تو اُس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ یوسف نجار اور حضرت مریمؑ کی اولاد ہیں (نعوذ باللہ)

3: حضرت مریم علیہ السلام قبل از نکاح یوسف نجار کے ساتھ اختلاط کرتی تھیں اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگایا کرتی تھی۔ اور پٹھانوں کے بعض قبائل کی لڑکیوں کی طرح قبل از نکاح حاملہ ہوگئی

تھیں (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی کی ان باتوں سے اُس کی حضرت عیسٰیؑ سے فطری عداوت صاف جھلک رہی ہے۔ قرآن وحدیث کے برعکس اُس کے بے سروپا جھوٹے نظریات جہاں توہین رسالت مسیحؑ کو جنم دے رہے ہیں۔ وہاں حضرت مریم صدیقہؓ کی عصمت طہورہ کو بھی داغدار کر رہے ہیں۔

ولادت مسیحؑ اور عصمت مریمؑ از قرآن

قرآن عزیز میں حضرت مریم صدیقہؓ کی پاکدامنی اور ولادت مسیح بن باپ کا ذکر بصراحت موجود ہے جس سے قادیانی قلعہ مسمار ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: "اور اس عورت (مریمؑ) کا معاملہ جس نے اپنی پاکدامنی کو قائم رکھا۔ پھر ہم نے اس میں روح کو پھونک دیا اور اس کو اور اس کے لڑکے کو جہان والوں کے لیے نشان ٹھہرایا ہے" (انبیاء پارہ ۱۷)

سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: اور (اے حبیب ﷺ) بیان کیجئے کتاب میں مریم (کا حال)

جب وہ الگ ہوگئی اپنے گھر والوں سے ایک مکان میں جو مشرق کی جانب تھا۔ پس بنالیا اس نے لوگوں کی طرف سے ایک پردہ پھر ہم نے بھیجا اس کی طرف اپنے جبرئیل کو پس وہ ظاہر ہوا اُس کے سامنے ایک تندرست انسان کی صورت میں۔ مریم بولیں میں پناہ مانگتی ہوں رحمٰن کی تجھ سے اگر تو پرہیز گار ہے۔ جبرائیل نے کہا میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں عطا کروں تجھے ایک پاکیزہ فرزند۔ مریم (حیرت سے) بولیں (اے بندہ خدا) کیونکر ہوسکتا ہے میرے ہاں بچہ حالانکہ نہیں چھوا مجھے کسی بشر نے اور نہ میں بدچلن ہوں۔ جبرائیل نے کہا یہ درست ہے (لیکن) تیرے رب نے فرمایا یوں بچہ دینا میرے لئے معمولی بات ہے اور (مقصد یہ ہے کہ) ہم بنائیں اسے اپنی (قدرت کی) نشانی لوگوں کے لیے اور سراپا رحمت اپنی طرف سے اور یہ ایسی بات ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے"۔

خدائے قادر مطلق کسی کو بن باپ کے بیٹا عطا کرنا اپنی قدرت کاملہ کا ادنیٰ سا کرشمہ بتا رہا ہے۔ ان آیات قرآنی سے جہاں عام قانون فطرت کی نفی ہورہی ہے۔ وہاں اس بات سے بھی آگاہی ہورہی ہے کہ بن باپ کے بیٹا عطا ہونا قانون قدرت خاص کے ہرگز مخالف نہیں بلکہ خدا ایسے نوامیس فطرت مخصوصہ اکثر اپنے برگزیدوں کے ذریعے ظاہر فرما کر علت وسبب کے بھنوروں میں پھنسے

ہوئے نفوس کو اپنے خدائے قادر مطلق ہونے کا ناقابل تردید ثبوت بہم پہنچاتا ہے اور اُن پر اتمام حجت فرماتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ قرآنی حقائق کے برعکس مرزا قادیانی اور اُس کے ریزہ چینوں کا حضرت مریم کے بن باپ مولود کا انکار کرنا اِس لیے ہے کہ وہ ہمارے والے قرآن کو بالکل نہیں مانتے۔ بلکہ اس قرآن سے شدید دشمنی رکھتے ہیں۔

ولادت مسیح بن باپ اور جدید سائنس

جہاں تک اس مسئلے کا عقلی تعلق ہے تو مرزائیوں کا عقل ناقص کو بنیاد بنا کر حضرت عیسیٰؑ کے اس معجزے کا انکار کرنا بھی درست نہیں کیونکہ مرزائیوں کو بھی یہ اُصول تسلیم ہے کہ ’’عقل انسانی تمام قوانین قدرت کا احاطہ کرنے سے عاجز ہے‘‘ اس لیے معجزات رسول کو عقلی بنیادوں پر پرکھنا درست نہیں تاہم اگر کوئی ماوراءِ عقل بات جزوی طور پر احاطۂ عقل میں آجائے تو پھر اُس معجزہ پر کسی قسم کے انکار کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ وہ بات عمل و تجربات سے گزر کر عین الیقین کا درجہ حاصل کر لیتی ہے اور نیچر پرستوں کے لیے بھی حجت ٹھہرتی ہے۔ آج کا انسان اگر کسی بات کو ناممکن قرار دیتا ہے تو ضرور ہے کہ وہ کسی آنے والے کل میں اُسے مسخر کر کے اُس کا احاطہ کر لے اور اُسے ممکنات میں بدل دے۔ کچھ عرصہ قبل انسان ماہتاب پر رسائی (☆1 حاشیہ) لاکھوں میل دور کسی انسان تک آواز کی شنوائی (☆2 حاشیہ) اور گھر بیٹھے کروڑوں میل دور کے مناظر کی دلربائی (☆3 حاشیہ) سے محظوظ ہونا محال سمجھتا تھا۔ لیکن دورِ جدید میں راکٹ، ٹیلی فون، انٹرنیٹ، ٹیلی ویژن، اور کمپیوٹر نے ان ناممکنات کو ممکنات میں بدل دیا ہے۔

(حاشیہ 1 ☆) نیچر پرستوں نے اس ضمن میں واقعہ معراج پر خوب پھبتیاں کسیں اور اسے اور عقلاً محال کہا۔

(واقعہ معراج کی تفصیل انشاء اللہ آگے آرہی ہے۔)

(حاشیہ 2 ☆) حضرت عمر فاروقؓ نے ایک دفعہ بر سرِ منبر دورانِ تقریر سینکڑوں میل دور ایک مجاہد حضرت ساریہؓ کو میدان جہاد میں دورانِ جنگ آواز دی تھی کہ ’’یا ساریہ الجبل‘‘ ’’اے ساریہ پیچھے پہاڑ کی طرف دیکھ فوج حملہ کر رہی ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ کی اس حرکت پر کفار نے مذاق اڑایا تھا کہ اتنی دور آواز کیسے پہنچ سکتی ہے۔ حالانکہ بعد میں حضرت ساریہؓ کی تصدیق کے باوجود وہ اسے عقلاً محال قرار دیتے رہے۔

(حاشیہ 3 ☆) اس سلسلے میں ولیوں کی ان کراماتوں کو کہ وہ اپنے مریدوں کو سینے سے لگا کر ایک ہی نظر میں جنت کی خوشنما بہاروں کا نظارہ کروادیا کرتے ہیں سے انکار کیا گیا۔ اور اب تک اس کا اثر موجود ہے۔

جہاں تک حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ پیدائش کا عقلی تعلق ہے تو اس معجزے کو کلی طور پر احاطۂ عقل میں لے آنا ناممکنات میں سے ہے کیونکہ یہ خدا کی قدرت کا ایک کرشمہ تھا۔ فرانس کے مشہور فزیشن ڈاکٹر ایکس کارل نے اپنی کتاب ''انسانی وجود ناشناختہ'' میں اس حقیقت اور اعجاز کو مدلل طور پر بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر آقائی تقویٰ کا کہنا ہے کہ کسی چیز کی ایجاد ایک محکم و مستحکم مرکز سے ہوتی ہے کہتے ہیں کہ سب نظریات سے مشکل نظریہ مرکزی قوتوں کا ہے اور تعجب کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کہ قرآن کہتا ہے (یہاں پر ڈاکٹر آقائی تقوی نے کتاب ہذا میں پیچھے گزری قرآنی آیات متعلقہ ولادت مسیح بن باپ ذکر کی ہیں۔ ناقل)......اس کے بعد ڈاکٹر موصوف مزید وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اوپر والی آیت مریمؑ کی مفصل داستان ہے جس سے عظیم انکشافات ہوتے ہیں کہ انھوں نے بغیر شوہر کے لڑکا جنا۔ اور خدا نے اس کو اپنی عظمت اور قدرت کی علامت قرار دیا''۔

☆☆☆☆

معراج النبیؐ پر اسلامی، سائنسی اور قادیانی نظریات

خبر ملی ہے یہ معراج مصطفیؐ سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

(اقبالؒ)

نبی اکرم نور مجسم سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خالق کائنات نے بے شمار معجزات سے نوازا جن میں آپ کا ایک اہم معجزہ اسراء و معراج مع روح و جسد حالت بیداری کا ہے صحیفہ انقلاب قرآن حکیم فرقان حمید میں اسراء و معراج کا واقعہ دو سورتوں بنی اسرائیل اور النجم میں مذکور ہے سورۃ بنی اسرائیل میں ہمیں مکہ (مسجد حرام) سے بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) تک کی سیر کا تذکرہ ملتا ہے اور سورۃ النجم میں ملاءِ اعلیٰ کی سیر و عروج کا ذکر بھی موجود ہے پہلی سیر کو اسراء اور دوسری سیر کو معراج کہا جاتا ہے کونسٹن ورجیل جارجیو نے اپنی کتاب ''محمد (ﷺ)'' میں پہلی منزل یعنی مسجد اقصیٰ سے آگے کے سفر کو آسمانی سفر قرار دیا ہے

(جارجیو کونسٹن ورجیل۔ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اُردو ترجمہ مولانا عبدالصمد صارم)

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حجیت معراج مع جسد و روح پر قرآن و سائنس کی قندیلیں روشن کرنے اور موقف مرزائیت کا جائزہ لینے سے قبل آپ کے سامنے واقعہ معراج کو اختصاراً اور ترتیباً پیش کر دیا جائے بخاری و مسلم میں منقول صحیح، مشہور اور مقبول روایات کے مطابق:

سفر معراج نقطہ آغاز سے منتہائے کمال اور نزول ارضی تک

ایک روز آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حطیم کعبہ میں استراحت فرما رہے تھے۔ رات کے ایک حصہ میں جبرئیل امینؑ حاضر خدمت ہوئے۔ اور آپ کو بیدار کر کے حرم کعبہ میں لائے انھوں نے حضور ﷺ کا سینہ اقدس حلق سے لے کر ناف تک چاک کیا اور قلب اطہر نکال کر انوار و تجلیات سے

دھویا اور پھر ایمان وحکمت کے جام سے بھر دیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو باب حرم پر لایا گیا اور آپ کی بارگاہ میں ایک سواری پیش کی گئی جو سپیدہ رنگ کی تھی اور قد کے اعتبار سے خچر سے ذرا چھوٹی تھی۔ اس کا نام ''براق'' تھا۔ جب تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو براق پر سوار کیا گیا تو وہ فخر وانبساط اور سعادت عظمیٰ پر وجد میں آ گیا اور پھر عازم سفر ہوا۔ اس کی سبک رفتاری کا یہ عالم تھا کہ حد نگاہ اور حد رفتار یکساں نظر آتی تھی۔ سفر کے پہلے مرحلے میں آپ کو بیت المقدس لایا گیا۔ یہاں پر براق کو دوسرے انبیاءؑ کی سواریوں کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ بیت المقدس میں داخل ہوئے یہاں پر حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک تمام انبیاء آپ ﷺ کے لیے چشم براہ تھے۔ انہیں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد ارادہ خداوندی کے تحت سرکار دو عالم سیاح لامکاں صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر کرۂ آب وگل کی پستیوں سے پرواز کرتے ہوئے کرۂ فلک کی بیکراں رفعتوں اور وسعتوں کی جانب شروع ہوا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے آسمان پر پہنچے تو یہاں حور وغلمان کی خوش آمدید یا رسول اللہ اور مرحبا یا نبی اللہ کی دلربا آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ پہلے آسمان پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات نسل انسانی کے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدمؑ کو سلام کیا تو انھوں نے جواب سلام دیتے ہوئے فرمایا' مرحبا بالا بن الصالح والنبی الصالح'' یعنی خوش آمدید برگزیدہ بیٹے اور برگزیدہ نبی' اسی طرح مختلف طبقات آسمانی پر حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وسلم کی انبیاءؑ سے ملاقاتیں ہوتی گئیں۔

دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ علیہ السلام تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام چوتھے پر حضرت ادریس علیہ السلام' پانچویں پر حضرت ہارون علیہ السلام چھٹے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ساتوں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار وملاقات کا شرف حاصل کیا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں گئے۔ انبیاء سے فرشتوں تک تمام مخلوق آسمانی دیدار رخ انور کے لیے چشم براہ تھیں۔

؎ رُخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکانِ آئینہ ساز میں

مشاہدات آسمانی کے نورانی جلوؤں کے بعد مہمان ذی وقار محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم انوار

ربانی کی تجلی گاہ یعنی سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گئے۔ اس مقام عظیم کی کیفیت الفاظ کے پیمانوں میں سمانے سے قاصر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق سفر حضرت جبرائیلؑ اس مقام (سدرۃ المنتہیٰ) کے باہر رک گئے اور آگے بڑھنے سے معذوری اور عاجزی کا اظہار کیا کہ

لو دنوت ألملة ۃ حترقت (روح ابیان ۹:۲۱۷)

''اگر ایک پور برابر بھی آگے بڑھوں تو (تجلیات الٰہی کے پرتو سے) جل جاؤں گا'' آخر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا آگے بڑھے اور قاب قوسین اَو اَدنیٰ کے مقام پر پہنچ گئے۔ یہاں اللہ رب العزت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنا قریب ہوا کہ درمیان میں بہت کم فاصلہ رہ گیا۔ تمام ربانی جلوؤں سے حجابات اور پردے اُٹھا دیئے گئے۔ سورۃ النجم میں ہے۔

ثم دنا فتدلیٰ ۝ فکان قاب قوسین او ادنی ۝ فا وحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحی ۝

(انجم ۵۳:۸ . ۱۰)

ترجمہ: ''پھر قریب ہوا (اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے) پھر زیادہ قریب ہوا تو (محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے) دو کمانوں کی مقدار (نزدیک) ہوئے بلکہ اس سے (بھی) زیادہ قریب تو وحی فرمائی اپنے عبد مقدس کو جو وحی فرمائی''۔

اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے:

موسیٰؑ زہوش رفت بہ یک جلوۂ صفات
تو عین ذات ی نگری در تبسمے

اس مقام پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس نمازوں کے تحفے سے نوازا گیا جسے کئی بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عرضداشت پر حضور ﷺ نے بارگاہ الٰہی میں التجا کر کے تخفیف کروائی۔ آپ ﷺ کے بار بار کے اصرار سے نمازوں کی تعداد گھٹتے گھٹتے پچاس سے پانچ رہ گئی۔ لیکن کرم خداوندی کے تحت ان پانچ نمازوں کا ثواب پچاس کے برابر ہی رہا۔ آخر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیر معراج اختتام پذیر ہوئی اور آپ ﷺ بذریعہ براق دوبارہ خاکدان ارضی پر تشریف فرما ہوئے۔

والنجم (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) **اِذا ھوی ای اِذا نزل من السماء لیلة معراج.**
(تفسیر قرطبی ۱۷۔۸۳)

قسم ہے اس چمکتے ہوئے ستارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شب معراج انتہائی رفعتوں کو چھوڑ کر زمین پر واپس آ گیا۔

آپ ﷺ کے اس سفر میں کتنا وقت لگا؟ سیرت نگاروں کے نزدیک جب آپ ﷺ واپس تشریف فرما ہوئے تو آپ کا بستر مبارک گرم تھا اور کنڈی مبارک ہل رہی تھی۔ کونسٹن ورجیل جارجیو نے اپنی تصنیف ”محمد (ﷺ)“ میں لکھا ہے کہ ”حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آسمان کو طے کر کے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور وہاں اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے مگر جب واپس پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حجرے کی کنڈی یا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خانہ مبارک کی کنڈی جو روانگی کے وقت کھلی تھی ابھی تک ہل رہی تھی“۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مصنفہ کونسٹن ورجیل جارجیو اردو ترجمہ مولانا عبدالصمد صارم)

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سیریں آپ کا نہایت عظیم الشان معجزہ تھیں۔ اس لیے ہمیں اس معجزہ کو بحالت بیداری اور معہ جسد و روح تسلیم کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ اگر اس کو خواب یا کشف کہا جائے تو یہ بنی نوع کے لیے چیلنج نہیں ہو سکتا۔ اور معجزہ ہوتا ہی چیلنج ہے۔ امام خازنؒ اپنی تفسیر خازن میں فرماتے ہیں:

”المعجزہ مع التحدّی من النبی قائمة مقام قول اللہ عزوجل :

”صدق عبدی فاطیعوہ واتبعوہ“

(تفسیر خازن جلد ۲ ص ۱۲۴)

ترجمہ: معجزہ اللہ کے نبی اور رسول کی طرف سے (جملہ انسانوں کے لیے) ایک چیلنج ہوتا ہے اور باری تعالیٰ کے اس فرمان کا آئینہ دار ہوتا ہے کہ:

”میرے بندے نے یہ سچ کہا، پس تم اس کی (کامل) اطاعت اور پیروی کرو“

یہی وجہ ہے کہ کشور ایمان وایقان کی دولت سے مالا مال ارباب عشق کو معجزہ معراج النبی بحالت جسد و روح تسلیم کرنے میں کوئی تذبذب نہیں جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس معجزہ کی بابت دریافت کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ اگر ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے تو یقیناً سچ ہے۔ لیکن اس ارض خداوندی میں اُن نفوس کی بھی کمی نہیں جن کی عقل کوتاہ اندیش اس بات کو تسلیم کرنے

کی خواہاں نہیں کہ معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حالت بیداری اور جسد وروح کے ساتھ ہوا۔ یہ ردّ و قدح شروع سے چلتا آیا اور اب تک مرزائیت اور نیچریت کے روپ میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ ان دونوں گروہوں خصوصاً مرزائیت کا شمار اُن یہود صفت گروہوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی ذاتی اغراض اور ناپاک مقاصد وعزائم کی خاطر از رہ حسد وبغض تاویلات باطلہ کے دبیز پردوں میں اس عظیم الشان معجزہ کا نہ صرف مضحکہ اُڑایا بلکہ اس کے حسن وجمال اور معنویت پر بھی زہر پاشی کی۔

معراج پر قادیانی نظریات

مرزا قادیانی اور مرزائی امت کی بہت سی کتابوں میں ہمیں یہ بات بکھری نظر آتی ہے کہ معراج النبی جسم کثیف کے ساتھ نہ تھا۔ بلکہ ایک قسم کا کشف تھا۔ مرزا قادیانی نے معراج النبی پر بڑی بے باکی سے زہر افشانی کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

"معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ یہ گلنے موتنے والا وجود تو نہ تھا" (معاذ اللہ)

(ملفوظات احمدیہ جلد نہم (ص ۴۵۹)

اور اپنی کتاب "ازالہ اوہام" میں لکھا ہے کہ "سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا"۔

(ازالہ اوہام حاشیہ ص ۴۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا بشیر احمد فرزند مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی کرم دین جہلمی کے مقدمہ کے دوران میں لالہ آتما رام مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کی عدالت میں بعض سوالات کے جواب میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی۔ ناقل) اور کرم دین نے اپنے عقائد بیان کئے تھے۔ اس بیان کی مصدقہ نقل میرے پاس موجود ہے (ان عقائد میں مرزا قادیانی کا ایک عقیدہ یہ بھی تھا۔ ناقل)

آنحضرت صلعم کا معراج جسم عنصری کے ساتھ نہیں ہوا"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۲۹:۱۳۰)

مفتی محمد صادق مرید مرزا قادیانی راقم ہے:

"حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی بابت (مرزا قادیانی) سے کسی نے سوال

کیا۔

فرمایا۔ ’’سب حق ہے معراج ہوئی تھی۔ مگر یہ فانی بیداری اور فانی اشیاء کے ساتھ نہ تھی بلکہ وہ اور رنگ تھا۔ جبرائیل بھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تھا۔ اور نیچے اُترتا تھا۔ جس رنگ میں اُس کا اُترنا تھا۔ اُسی رنگ میں آنحضرت کا چڑھنا ہوا تھا۔ نہ اُترنیوالا کسی کو اُترتا نظر آتا تھا نہ چڑھنے والا کوئی چڑھتا ہوا دیکھ سکتا تھا۔ حدیث شریف میں جو بخاری میں ہے آیا ہے۔ ثمر استیقظ۔ یعنی پھر جاگ اُٹھے‘‘ (ذکر حبیب ص ۲۷۳)

مرزا بشیر الدین قادیانی یوں رطب السان ہے:

’’میرے نزدیک اسراء بیت المقدس ایک لطیف کشف تھا‘‘

(تفسیر کبیر ص ۲۹۲ جلد ۴ از مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی)

معراج جسد وروح از قرآن اور شکوک مرزائیہ کا ازالہ

مرزائے قادیان اور امت قادیان کے یہ نظریات آیات قرآنی کے بالکل متضاد ہیں۔ قرآن عزیز نے معراج النبی ﷺ کے عجیب اور حیرت انگیز واقعات کو نص قطعی سے جسد وروح کے ساتھ ثابت کر کے عقائد مرزائیت کو کاٹ کر رکھ دیا ہے۔ خدائے قادر مطلق کا ارشاد ہوتا ہے:

’’سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی برکنا حولہ‘ لنریہٗ من ایتنا ط انہ ھو السمیع البیصر o

(بنی اسرائیل پارہ ۱۵ آیت ۱)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو رات کے قلیل حصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔ بابرکت بنادیا ہم نے جس کے گرد ونواح کو تا ہم دکھائیں اپنے بندے کو اپنی قدرت کی نشانیاں بے شک وہی سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے‘‘۔

قرآن عزیز کی اس آیت مبارکہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کا ذکر ہے لیکن سورۃ النجم میں ملاء اعلیٰ تک عروج کا ذکر بھی موجود ہے۔ قرآن ناطق ہے:

’’والنجم اذا ھوی لا ماضل صاحبکم وماغوی o وما ینطق عن الھوی o ط ان ھو الا وحی یوحی o علمہ‘ شدید القوی o

ذومرۃ ط فاستوٰی لا ۝ وھو بالافق الا علی ط ۝ ثم دنا فتدلی لا ۝
فکان قاب قوسین اوادنیٰ ج ۝ فاوحی الی عبدہٖ ماأوحی ۝
ماکذب الفؤاد مارایٰ ۝ افتمرونہ علی مایریٰ ۝ ولقدراٰہ
نزلۃ اخری لا ۝ عندسدرۃ المنتھی ۝ عند ھا جنۃ الماویٰ ط ۝
اذیغشی السدرۃ ما یغشی لا ۝ ماذاغ البصروما طغی ۝
لقدرای من ایٰت ربہ الکبریٰ ۝ (سورۃ النجم پارہ ۲۷ ع ۱)

ترجمہ: ”اس پیارے چمکتے تارے محمد ﷺ کی قسم جب یہ معراج سے اترے تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے رہ چلے اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔ انہیں سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور نے پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو۔ (یعنی واقعہ معراج پر جھگڑتے ہو۔ ناقل) اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبار دیکھا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور اس کے پاس جنت الماویٰ ہے جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں“۔

سورۃ بنی اسرائیل میں واقعہ معراج کی ابتداء خدائے قادر مطلق کی قدسیت اور سبحانیت کے بعد لفظ ”اسریٰ“ سے کی گئی ہے۔ لغت کی مشہور کتاب ”المنجد“ میں اسریٰ کے معنی ”رات میں چلنے“ کے ہیں۔ لغت کی دوسری کتب ”قاموس، لسان العرب“ وغیرہ میں بھی اسریٰ کا معنی بصراحت رات میں چلنے کا ہے اسی طرح قرآن عزیز کی دوسری آیات میں بھی جہاں جہاں اسراء اور اس کے مشتقات آئے ہیں اُن تمام مقامات پر اس لفظ کے یہی معنی ہیں مثلاً سورۃ طٰہٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے:

”ولقد اوحینا الیٰ موسی لا ۝ ان اسر بعبادی (طٰہٰ ع ۴ آیت ۷۷)

اِس آیت کا ترجمہ مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی نے یوں کیا ہے:

”اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی تھی کہ میرے بندو (یعنی بنی قوم) کو رات کے اندھیرے میں نکال کرلے جا“۔

سورۃ ھود آیت ۸۱ میں حضرت لوط علیہ السلام کے واقعہ میں ہے:

''قالو ایلوط انارسل ربک لن یصلو آ الیک فاسر باھلک بقطع من الیل .

ترجمہ: از مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی:

اس پر انھوں نے کہا (یعنی مہمانوں نے) کہ اے لوط! ہم یقیناً تیرے رب کے فرستادہ ہیں اور ہمیں معلوم ہے کہ وہ تجھ تک ہرگز نہیں پہنچیں گے (ان کی تباہی کا وقت آچکا ہے) اس لیے تو رات کے کسی حصے میں اپنے گھر والوں کو لے کر تیزی سے (یہاں سے) چلا جا۔

ان آیات قرآنی سے جہاں یہ عیاں ہوتا ہے کہ لفظ ''اسریٰ'' کے معنی ''رات کو چلنے'' کے ہیں وہاں اس حقیقت سے بھی پردہ اُٹھتا ہے کہ یہ لفظ تمام آیات قرآنی میں جہاں کہیں بھی مذکور ہوا ہے وہاں اس کا اطلاق روح معہ جسد پر ہی ہوا ہے۔ پس جبکہ قرآن کے ان تمام اطلاقات میں امت مرزائیہ کو اسریٰ کے یہی معنی بغیر کسی تاویل کے قابل تسلیم ہیں تو معراج النبی ﷺ والی آیت ''سبحن الذی اسریٰ'' میں ''اسریٰ'' کو روح معہ جسد کے تسلیم کرنے میں مرزائیت کے لیے کونسا امر مانع ہے اور کیوں اس معجزہ پر کشفی اور دوسرے رنگ چڑھا کر اس کے حسن و جمال پر داغ آرائی کی جاتی ہے۔

قادیانی اعتراض نمبر 1:

مرزا بشیر الدین محمود قادیانی نے اپنی تفسیر بالرائے مزموم جسے تفسیر کبیر کا نام دیا گیا ہے۔ میں معراج کو کشفی ثابت کرنے کے لیے قرآن مجید کی ایک آیت ''ماجعلنا الرویا التی ارینٰک الا فتنة للناس '' سے استدلال کیا ہے اسی طرح محمد علی لاہوری قادیانی نے تفسیر بیان القرآن میں اس آیت میں لفظ رویا سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ معراج خواب کی ایک حالت اور کشف تھا۔ وہ لفظ رویا کے متعلق راقم ہے:

''رویا کا لفظ عالم خواب سے مخصوص ہے۔ جس میں جسد عنصری حرکت نہیں کرتا...... رویا وہ ہے جو خواب میں دیکھا جاتا ہے''۔ (تفسیر بیان القرآن ص ۷۷۴ از محمد علی لاہوری قادیانی)

جواب:

جواباً یاد رکھنا چاہیے کہ اکثر مفسرین کی رائے کے مطابق اس آیت کا تعلق واقعہ معراج سے

ہے ہی نہیں بلکہ کسی دوسرے خواب سے ہے۔ لیکن اگر اسی پر اصرار ہے تو پھر یاد رہے کہ عربی بول میں جس طرح ''رویا'' کا اطلاق خواب کی حالت پر ہوتا ہے اسی طرح یہ لفظ مشاہدہ آنکھ بحالت بیداری پر بھی بولا جاتا ہے۔ عربی کی نہایت مستند ومشہور لغت ''لسان العرب'' میں یہ تصریح موجود ہے:

وقد جاء رویافی الیقظته اور بلاشبہ رویا بیداری میں عینی مشاہدہ کے لیے بھی آتا ہے۔

اور پھر رویاء کے متعلق زمانہ جاہلیت کے کئی عرب شعراء کے کلام میں بھی اس لفظ کا یہی مفہوم پایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت ابن عباسؓ کی تصریح کے بعد کوئی التباس نہیں رہتا۔

صحیح بخاری میں مزکور ہے کہ:

''قال ابن عباس بهی رویا عین ادیها

یعنی ابن عباسؓ نے فرمایا یہاں رویاء سے مراد عالم بیداری میں آنکھوں سے دیکھنا ہے۔''

اسی طرح علامہ ابن عربی اندلسیؒ نے احکام القرآن میں حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے:

ولو کانت رؤیا منام ما افتن بها احد ولا انکر ها فانه لایستبعد علی احدان یزی نفسه یخترق السمٰوٰت ویحلبس علی الکری ولکتمه الربّ (احکام القرآن)

ترجمہ: ''یعنی اگر معراج عالم خواب کا واقعہ ہوتا تو کوئی اس سے فتنہ میں مبتلا نہ ہوتا۔ اور کوئی اس کا انکار نہ کرتا۔ کیونکہ اگر کوئی شخص خواب میں اپنے آپ کو دیکھے کہ وہ آسمان کو چیرتا ہوا اوپر جارہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ کرسی پر جاکر بیٹھ گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سے گفتگو فرمائی تو ایسے خواب کو بھی مستحد اور خلاف عقل قرار دے کر اس کا انکار نہیں کیا جاتا''۔ لطف یہ کہ قادیانیوں کی نقل کردہ سورۃ بنی اسرائیل کی یہ آیت (۱۷۔۶۰)

''وما جعلنا الرویا الّتی اربنک الافتنة للناس'' میں لفظ **''الافتنة للناس''** واقعہ معراج کو جسمانی ثابت کررہا ہے۔ کیونکہ اس واقعہ کے اقرار وانکار کو ایمان وکفر کے لیے معیار قرار دیا گیا ہے۔ اگرچہ انبیاءؑ کے خواب پر بھی کفار ومنکرین کا ردوقدح ثابت ہے لیکن اس جگہ اس واقعہ کا نہایت شدومد سے انکار اس لیے کیا گیا کہ آنحضور ﷺ نے اس واقعہ کو عینی مشاہدہ کی طرح

بیان فرمایا ہے جوان کی عقلوں میں سوئی کی طرح چبھتا رہا ہے۔

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی واقعہ اسیراء ومعراج کے عینی اور جسمانی ہونے پر سورۃ النجم کی آیات سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''سورۃ النجم کی آیت **''ماذاغ البصر وماطغی''** میں رویت جبرئیل نہیں بلکہ واقعہ اسراء کا مشاہدہ عینی مراد ہے اور سورۃ کی آیت۔

''ماذاغ البصر وماطغیٰ'' میں یہ بتلانا مقصود ہے کہ آنکھ نے جو کچھ دیکھا قلب نے ہو بہو اُس کی تصدیق کی اور واقع سے متعلق نہ رویت عینی نے کجی اختیار کی اور نہ رویت قلبی نے اس حقیقت کا انکار کیا بلکہ دونوں کی مطابقت نے اس کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کردی''۔

(قصص القرآن حصہ چہارم ص ۳۴۶)

قادیانی اعتراض نمبر 2:

مرزا قادیانی کے علاوہ مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی نے اپنی ''تفسیر کبیر'' جلد چہارم اور محمد علی لاہوری قادیانی نے اپنی تفسیر ''بیان القرآن'' میں اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ واقعہ معراج بیان کرنے کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا۔

''ثم الستیقظت دانا فی المسجد الحرام'' پھر میں نیند سے بیدار ہوا اور اپنے آپ کو مسجد حرام میں پایا''۔

جواب:

آیئے اس حدیث کے متعلق فن حدیث کے ماہرین کی تصریح ملاحظہ فرمایئے جس سے یہ شبہ بھی دور ہو جاتا ہے۔

علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ حضرت انسؓ سے شریک نے نقل کیے ہیں اور شریک
لیس بالحا فظ عند اھل الحدیث

(روح المعانی جلد ۱۵)

کہ اہل حدیث کے نزدیک شریک حافظ حدیث نہیں ہے۔ اسی طرح احکام القرآن میں ہے

ان ھذا للفظ رواہ' شدیدٌ عن انس و کان قدتغیر باخرہ فیسّول علی روایات الجمیع

(احکام القرآن' ابن عربیؒ)

کہ ”یہ الفاظ حضرت انسؓ سے صرف شریک نے روایت کیے ہیں اُن کا حافظہ عمر آخر میں کمزور ہو گیا تھا۔ اس لیے ان کی بیان کردہ روایت کی بجائے اُن روایات پر بھروسہ کیا جائے گا۔ جو باقی تمام راویوں نے بیان کی ہیں“۔ مرزا قادیانی اور امت قادیان کی استدلال کردہ اس روایت کے ضعیف ہونے پر یہ بھی بہت بڑی دلیل ہے کہ یہ حدیث شریک کے علاوہ دیگر ائمہ حدیث ابن شہاب ثابت البنانی اور قتادہ نے بھی روایت کی ہے لیکن ان کی روایات میں یہ الفاظ نہیں۔

وقدروی حدیث الاسراء من انس جماعة من الحفاظ
المتقنین والا ئمة المشهورین کابن شهاب وثابت البنانی
دقتاده فلم یأ ت احد منهم بما اتیٰ به شریک

(روح المعانی جلد نمبر ۱۵)

علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

وقوله فی حدیث شریک عن انس ثمه استقیظت فا

”یعنی ان الفاظ کا شمار شریک کی غلطیوں میں ہوتا ہے“۔

(بحوالہ ضیاء القرآن جلد ۲)

قادیانی اعتراض نمبر 3:

ان اعتراضات کے علاوہ عبدالرحمٰن خادم گجراتی قادیانی نے اپنی پاکٹ بک میں ایک اعتراض یہ کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ معراج کو خواب سمجھتے تھے اور یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ بوقت معراج آنحضورؐ کی صرف روح اُٹھائی گئی جسم زمین پر ہی رہا“۔

(احمدیہ پاکٹ بک ص ۶۲۹)

جواب:

قادیانیوں کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد پیش کرنا قطعاً مرجوح ہے کہ وہ اسراء کو رویاء بمعنی خواب مراد لیتے تھے۔

مرجوح اس لیے ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ سے جو روایات اس سلسلہ میں منقول ہیں وہ بلحاظ صحت روایات وہ درجہ نہیں رکھتیں جو حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) کی روایت کو حاصل ہے۔ بلکہ محدثین کے نزدیک بچند وجوہ اُن کی صحت غیر مستند ہے مثلاً حضرت

عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کی روایت کتب حدیث کی بجائے فقط سیرت کی روایت ہے اور پھر محمد بن اسحاقؒ اس کے متعلق یہ کہتے ہیں "حدثنی بعض ال ابی بکر" "مجھ سے یہ روایات ابوبکرؓ کے خاندان کے ایک فرد نے بیان کی ہے" اس کا حاصل یہ ہوا کہ یہ روایت منقطع ہے کیونکہ درمیان کا ایک راوی مجہول ہے نیز اس روایت کے طریق میں بھی باہم اختلاف ہے اس لیے کہ بعض روایات میں ہے۔

"مافقدت جسد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" میں نے رسولؐ اللہ ﷺ کا جسم اطہر گم نہیں پایا۔

حالانکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ حریم نبوی میں، ہجرت کے بعد داخل ہوئی ہیں اور واقعہ معراج ہجرت سے قبل کا واقعہ ہے تو حضرت عائشہؓ کا "مافقدت" "میں نے گم نہیں پایا" فرمانا ہے کیسے صحیح ہوسکتا ہے؟ اس لیے بلاشبہ اس روایت میں جرح ونقص ہے۔

اسی طرح حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہا) کی روایت بھی سیرت میں منقول روایت ہے جس کو محمد بن اسحق نے یعقوب بن عتبہ بن مشیرہ بن الاخنس سے روایت کیا ہے اور محدثین اس پر متفق ہیں کہ یعقوب نے حضرت معاویہؓ کا زمانہ نہیں پایا۔ اس لیے یعقوب اور حضرت معاویہؓ کے درمیان ضرور کوئی راوی متروک ہے جس کا روایت میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ پس یہ روایت بھی مجروح ومنقطع ہے اور بروایت ابن اسحق حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) کا یہ "قول قال کانت رؤیا من اللہ صادقۃ" حضرت معاویہؓ نے کہا: معراج کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے سچا خواب تھا" کسی طرح بھی صحت کو نہیں پہنچتا۔ (بحوالہ قصص القرآن جلد۴ ص ۳۴۲)

معراج جسد عنصری پر جلیل القدر صحابہؓ کا نظریہ

قاضی عیاضؒ "الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ" میں فرماتے ہیں:

"وذهب معظم السلف والمسلیمن الی انه اِ اسراء بالجسد وفی الیقظة وهذا هو الحق وهو قول ابن عباسؓ وجابرؓ وانسؓ وحذیفةؓ عمرؓ وابی هریرهؓ ومالک بن محصعةؓ وابی حبة البدریؓ وابن مسعودؓ والفحاکؒ وسعیدؒ بن جبیرؒ وقتادهؒ وابن المیسبؒ وابن شهابؒ وابن زیدؒ والحسنؒ وابراهیمؒ ومسروقؒ ومجاهدؒ وعکرمةؒ وابن جریجؒ وهودلیل قول عائشه وهوقول الطبریؒ وابن حنبل و جماعة عظیمة من

المسلمین وھو قول أکثر المتاخرین من الفقھاء والمحدثین والمتکلمین والمسفرین

(الشفاء . ۱ :۱۸۸)

ترجمہ: اسلاف اور مسلمانوں کی اکثریت اسراء کو جسم کے ساتھ بیداری میں ہونے پر ایمان رکھتی ہے اور یہی قول سچا ہے۔ اس قول میں ابن عباسؓ نے جابرؓ، انسؓ، حذیفہؓ، عمرؓ، ابوہریرہؓ، مالک بن محصصۃؓ، ابوحبہؓ البدریؓ ابن مسعودؓ، ضحاکؒ، سعید بن جبیرؒ، قتادہ ابن المسیبؒ، ابن شہابؒ، ابن زیدؒ، حسنؒ۔، ابراہیمؒ، مسروقؒ، مجاہدؒ، عکرمہؒ، ابن جریحؒ، وغیر شریک ہیں اور یہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے قول پر دلیل ہے اور یہ قول طبریؒ، ابن حنبلؒ، کے علاوہ مسلمانوں کی غالب اکثریت کا بھی ہے اور متاخرین فقہاء محدثین اور متکلمین ومفسرین کا بھی یہی قول ہے"۔

اور خفاجی نسیم الرّیاض میں قاضی عیاض کی اس عبارت "**وھو دلیل قول عائشہ**" کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگرچہ یہ بات بظاہر خلاف معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ عائشہ صدیقہؓ کی جانب جو قول منسوب ہے وہ اس کے قطعاً خلاف ہے لیکن قاضی عیاض (رحمتہ اللہ) کا یہ دعویٰ ہے کہ جلیل القدر صحابہؓ کی یہ نقول اس امر کی دلیل ہیں۔ کہ عائشہؓ کی جانب منسوب قول صحیح نہیں ہے اور وہ بھی جمہور ہی کے ساتھ ہیں۔ (نسیم الرّیاض)

معراج النبی ﷺ اور جدید سائنس

عقل انسانی کا معجزہ معراج النبی ﷺ کے تمام پہلوؤں کو کلی طور پر احاطۂ ادراک میں لانا ناممکنات سے ہے کیونکہ "معجزہ کہتے ہی اُسے ہیں جسے کلی طور پر سمجھنے اور جس کی مثل لانے سے فرد بشر عاجز آ جائے" (المنجد)

یہی وجہ ہے کہ معجزہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلی ادراک قیامت تک ممکن نہیں۔ لیکن جوں جوں عقل ناقص اوج کمال تک پہنچنے کے لیے منازل ترقی طے کرتی جائے گی توں توں اس معجزے کی صحت کے قریب ہوتی چلی جائے گی اور ضرور سائنس وٹیکنالوجی کی ترقیات سے فہم انسانی پر معراج النبی ﷺ کا کوئی نہ کوئی گوشہ آشکار ہوتا جائے گا۔ اگر موجودہ سائنس وٹیکنالوجی کو ہی حجیت معراج پر بطور دلیل پیش کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ تسخیر خلا جیسی معرکہ آرائی اور کثرت ایجادات کے بعد قادیانیت کے

لیے اس معجزہ کی معینت کو تاویلات باطلہ (کشف وخواب) کے در پردہ مسخ کرنا جہالت ہے۔ قادیانیوں کو سوچنا چاہیے کہ ''ایک زمانہ تھا جب انسان کرہ ہوائی سے باہر جانے کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس کا جینا مرنا اسی ماحول میں ہوتا تھا۔ لیکن آکسیجن کو مصنوعی سانس کے لیے کامیابی سے استعمال کر کے اس کا حوصلہ بڑھ گیا اور وہ بلندیوں کو چھونے لگا'' (قادیانی شمارہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ستمبر ۲۰۰۰ء) اور نہ صرف بلندیوں کو چھونے لگا بلکہ چاند پر قدم رکھنے کے بعد اب دیگر اجرام فلکی کی تسخیر کے لیے بھی ہمہ وقت کوشاں ہے۔ انسان کی یہی تخلیقات و تسخیرات دراصل دلیل معجزۂ معراج النبی ﷺ ہیں۔

اس کے علاوہ آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت مخصوصہ

(SPECIAL THEORY OF RELATIVITY)

کو درست تسلیم کرنے کی صورت میں واقعہ معراج کو مع جسد و رح تسلیم کرنے میں کوئی امر مانع درپیش نہیں رہتا بلکہ اس سے قادیانی نظریات کے قلعہ پر صاف دڑاریں پڑتی نظر آتی ہیں۔

آئن سٹائن کی تھیوری ملاحظہ ہو:

تھیوری آئن سٹائن معراج النبی ﷺ پر دلیل

(روشنی کی رفتار پر سفر کرنے سے وقت تھم جاتا ہے)

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری اپنی کتاب ''فلسفہ معراج النبی'' میں لکھتے ہیں۔ ممتاز سائنسدان ابرٹ آئن سٹائن نے ۱۹۰۵ء میں نظریہ اضافیت مخصوصہ (special theory of relativity) پیش کیا۔ اُس تھیوری میں آئن سٹائن نے وقت اور فاصلہ دونوں کو تغیر پذیر قرار دیتے ہوئے واضح کیا کہ زمان ومکان (Time space) کی گھتیاں اس تھیوری کے کماحقہ ادراک کے بغیر نہیں سلجھ سکتیں۔

آئن سٹائن نے ثابت کیا کہ مادہ (Matter) توانائی (Energy) کشش (Gravit) زمان (Time) اور مکان (Space) میں ایک خاص ربط اور ایک خاص نسبت پائی جاتی ہے۔ اُس نے یہ بھی ثابت کیا کہ ان سب کی مطلقاً کوئی حیثیت نہیں۔ مثلاً جب ہم کسی وقت یا فاصلے کی پیائش کرتے ہیں تو وہ اضافی (Relative) حیثیت سے کرتے ہیں گویا کائنات کے مختلف

مقامات پر وقت اور فاصلہ دونوں کی پیمائش میں کمی وبیشی ممکن ہے نظریہ اضافیت میں آئن سٹائن نے یہ بھی ثابت کیا کہ کسی بھی مادی جسم کے لیے روشنی کی رفتار کا حصول ناممکن ہے اور ایک جسم دو مختلف رفتاروں سے حرکت کرتا ہے۔ تو اُس کا حجم بھی اُسی تناسب سے گھٹتا اور بڑھتا ہے۔

آئن سٹائن برسوں کے غور وفکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ انتہائی تیز رفتار متحرک جسم کی لمبائی اُس کی حرکت کی سمت میں کم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ روشنی کی %90 رفتار سے سفر کرنے والے جسم کی کمیت دوگنا ہو جاتی ہے، جبکہ اُس کا حجم نصف رہ جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ وقت کی رفتار بھی اُس پر نصف رہ جاتی ہے۔

مثال

مثال کے طور پر اگر کوئی راکٹ **1,67,000** میل فی سیکنڈ (روشنی کی رفتار کا **%90**) کی رفتار سے **10** سال سفر کرے تو اس میں موجود خلانورد کی عمر میں صرف **5** سال کا اضافہ ہوگا جبکہ زمین میں موجود اُس کے جڑواں بھائی پر **10** سال گزرنے کی وجہ سے خلانورد اُس سے **5** سال چھوٹا رہ جائیگا۔ آئن سٹائن نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ انسانی جسم کی اس محیر العقول رفتار پر نہ صرف دل کی دھڑکن اور دوران خون بلکہ انسان کا نظام انہضام اور تنفس بھی سست پڑ جائے گا۔ جس کا لازمی نتیجہ اُس خلانورد کی عمر میں کمی کی صورت میں نکلے گا۔

آئن سٹائن کے اس نظریہ کے مطابق روشنی کی رفتار کا **%90** حاصل کرنے سے جہاں وقت کی رفتار نصف رہ جاتی ہے، وہاں جسم کا حجم بھی سکڑ کر نصف رہ جاتا ہے اور اگر مادی جسم اس سے بھی زیادہ رفتار حاصل کر لے تو اس کا حجم اور اُس پر گزرنے والے وقت کی رفتار میں بھی اُسی تناسب سے کمی ہوتی چلی جائے گی۔ اس نظریئے میں سب سے دلچسپ اور قابل غور نکتہ یہ ہے کہ اگر بفرض محال کوئی مادی جسم روشنی کی رفتار حاصل کر لے تو اس پر وقت کی رفتار بالکل تھم جائے گی اور اُس کی کمیت بڑھتے بڑھتے لامحدود ہو جائے گی۔ اور اُس کا حجم سکڑ کر بالکل ختم ہو جائے گا۔ گویا جسم فنا ہو جائے گا۔ یہی وہ کسوٹی ہے جسکی بنیاد پر آئن سٹائن اس نتیجے پر پہنچا کہ کسی بھی مادی جسم کے لیے روشنی کی رفتار کا حصول ناممکن ہے۔

معجزہ معراج میں براق کا سفر

آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت (**Theory of Relativity**) کے مطابق روشنی کی

رفتار کا حصول اور اُس کے نتیجے میں حرکت پذیر مادی جسم پر وقت کا تھم جانا اور اثر پذیری کھو دینا ناممکن ہے (کیونکہ اس صورت میں مادی جسم کی کمیت لامحدود ہو جانے کے ساتھ ساتھ اُس کا حجم بالکل ختم ہو جائے گا) آئن سٹائن کے نظریہ کی رو سے یہی قانون فطرت پورے نظام کائنات میں لاگو ہے۔ اب اس قانون کی روشنی میں سفر معراج کا جائزہ لیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ''اللہ کی عادت'' کا یہ نظام فطرت اُس کی ''قدرت'' کے مظہر کے طور پر بدل گیا۔ وقت بھی تھم گیا...... جسم کی کمیت بھی لامحدود نہ ہوئی، اور وہ فنا ہونے سے بچا رہا...... اُس کا حجم بھی جوں کا توں برقرار رہا...... (☆ حاشیہ) اور خلائی سفر کی لاابدی متقضیات پورے لئے بغیر سیاح لامکاں صلی اللہ علیہ وسلم نے براق کی رفتار (MULTIPLE SPEED OF LIGHT) سے سفر کیا، بیت المقدس میں تعدیل ارکان کے ساتھ نمازیں بھی ادا کیں۔ دوران سفر کھایا اور پیا بھی لامکاں کی سیر بھی کی، اللہ کے برگزیدہ انبیاء کے علاوہ خود اللہ رب العزت کا ''قاب قوسین'' اور ''اوَ ادنٰی'' کے مقامات رفعت پر جلوہ بھی کیا اور بالآخر سفر معراج کے اختتام پر واپس زمین کی طرف پلٹے تو تھما ہوا وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی کا منتظر تھا وضو کا پانی بہہ رہا تھا، بستر ہنوز گرم تھا اور دروازے کی کنڈی ہل رہی تھی۔ اگرچہ معجزہ کسی مادی توجیہ کا محتاج نہیں لیکن اس حقیقت کا ادراک ہمیں ضرور ہونا چاہیے کہ سائنس سفر ارتقاء کے ہر قدم پر معجزات حضور ﷺ کی اتباع میں تسخیر کائنات کرتے ہوئے اسلام کے الہامی مذہب ہونے کے بالواسطہ اعتراف کا اعزاز حاصل کر رہی ہے۔ نظریہ اضافیت میں روشنی کی عام رفتار کا حصول بھی ناممکن بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ جبکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہو کر ہزار ہا روشنیوں کی رفتار سے سفر معراج پر تشریف لے گئے۔ براق، برق کی جمع ہے، جس کی معنی روشنی کے ہیں۔ آج کا انسان اپنی تمام

(☆ حاشیہ) اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ دوران سفر معراج نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اقدس اتنا لطیف ہو گیا ہو کہ وہ کلی طور پر نور میں تبدیل ہو گیا ہو جیسا کہ اس دار دنیا میں تشریف آوری اور لبادہ بشریت سے قبل موجود تھا حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی ''فتوحات احمدیہ شرح الہمزیہ للشیخ سلیمن الجمل'' کے حوالے سے راقم ہیں کہ:

''جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آسمان ہفتم سے گزرے سدرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند کی گئی اس سے گزر کر مقام مستوی پر پہنچے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم نور میں ڈالے گئے۔ وہاں ستر ہزار پردے نور کے فرمائے ہر پردے کی مسافت پانسو برس کی راہ پھر ایک سبز بچھونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لٹکایا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر عرش تک پہنچے اور عرش سے ادھر گزر نہ فرمایا، وہاں اپنے رب سے قاب قوسین او ادنی پایا''۔

(طیب المیز فی وصول الحبیب للعرش والرویۃ ص ۱۰)

تر مادی ترقی کے باوجود روشنی کی رفتار کا حصول اپنے لئے ناممکن تصور کرتا ہے۔ یہ احساس محرومی اُسے احساس کمتری میں مبتلا کر دیتی ہے، جبکہ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم روشنی سے بھی کئی گناہ تیز رفتار براق پر سوار ہو کر سفر معراج پر روانہ ہوئے۔ معراج کا واقعہ علم انسانی کے لیے اشارہ ہے کہ اس کائنات رنگ و بو میں موجود عناصر ہی کی باہم کی انوکھی ترکیب سے اس بات کا قوی امکان ہے کہ انسان روشنی کی رفتار کو پالے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو لاکھوں کروڑوں نوری سال کی مسافتوں میں نوری سال کی مسافتوں میں بکھری ہوئی اس کائنات کی تسخیر کا خواب اُدھورا رہ جائے گا۔ اقبالؒ نے کہا تھا:

خبر ملی ہے یہ معراج مصطفیؐ سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

قادیانیو! دیکھا تم نے رسول دشمنی کا نتیجہ کہ خدائے لم یزل نے مرزا قادیانی کو کس کس انداز سے دُنیا کے سامنے ذلیل ورسوا کیا اور کیسے کیسے اُس کے باطل نظریات کی دھجیاں فضائے بسیط میں اُڑانے کا اہتمام کیا۔ لیکن تمہارے پاس اب بھی مہلت ہے کہ تم خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بچ جاؤ۔ یاد رکھو وہ اپنے حبیب ﷺ کی عزت و ناموس اور آپ ﷺ کی ختم نبوت کے معاملہ میں بڑا ہی حساس اور غیر مند ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی مرزا قادیانی کی طرح خدائی قہر کی چکی میں پھنس جاؤ اور جوء کے دانوں کی طرح پیس دیئے جاؤ۔ ڈرو اُس دن کے پچھتاوے سے جب تم مرزا قادیانی کی رفاقت میں جہنم کی تاریک وادیوں میں بھٹکتے پھرو گے اور خدا تعالیٰ کے سامنے اشک روانی سے یہ فریاد دہی کرو گے کہ اے خدا! ہمیں صرف یک بار معاف کر دے‘ صرف ایک موقعہ اور دے دے۔ ہمیں گمراہی کے گھمبیر غاروں میں بھٹکانے والا یہی مرزا قادیانی مردود تھا سارا اسی کا قصور ہے۔ اسی کی وجہ سے آج جہنم ہمارا مقدر بن گئی ہے۔ یہ سن کر مرزا قادیانی بھی آگے سے اپنا دفاع کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے کہے گا کہ یا اللہ! یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں‘ زیادہ قصور انہی کا ہے میں ان لوگوں کے سامنے بیہودہ گوئیاں کرتا تھا‘ گالیاں بکتا تھا‘ جھوٹ بولتا تھا‘ غیر محرم عورتوں سے ٹانگیں دبواتا تھا‘ پاگلوں جیسی حرکات وسکنات کرتا تھا‘ ایک جوتا ڈال کر چلتا تھا‘ گندہ اور میلا لباس پہنتا تھا‘ شراب پیتا تھا‘ افیون کھاتا تھا‘ والدین کی نافرمانی کرتا تھا‘ پاگلوں اور جانوروں کی طرح کھانا کھاتا تھا‘ بیہودہ لغو شاعری کرتا تھا۔ میں نے اپنی کتابوں میں تیری اور تیرے مقربوں کی شان میں گستاخیاں کیں‘ محمد عربی ﷺ کے معراج جسمانی اور حضرت عیسیٰؑ کے

معجزات کا انکار کیا' خود کو اور اپنی جماعت کو انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھا' میں نے لکھا کہ چاند پر جانا لغو خیال ہے اور تو اور میں نے یہاں تک تحریر کر دیا تھا کہ میں مراقی (مجنون، پاگل) ہوں۔ میری یہ تمام تحریرات و حرکات اِسلام وسائنس کے بالکل برعکس تھیں۔ لیکن ان عقل کے اندھوں نے پھر بھی مجھے نبی اللہ اور رسول اللہ جیسے مقدس القابات سے یاد کیا۔ ان کے اذہان میں یہ بات تک نہ سما سکی کہ مجھ جیسے بدقماش کو ایک شریف النفس انسان بھی نہیں کہا جا سکتا تھا۔ اس لئے یا باری تعالیٰ! یہی لوگ اصل مجرم ہیں۔ یہی تیرے عذاب کے صحیح مستحق ہیں انھیں پر اپنا قہر نازل فرما۔ لیکن خدائے قہار تم دونوں کی ایک بھی نہیں سنے گا اور تمھیں تمہارے جھوٹے نبی مرزا قادیانی سمیت جہنم کے مزید بھڑکتے شعلوں کی نذر کر دے گا۔

قادیانیو! ڈرو قبر کے ہولناک عذاب سے جہاں مرتدوں کا آگ اور شراروں سے استقبال کیا جائے گا۔ جس جگہ پسلیاں بار بار توڑی اور جوڑی جائیں گی۔ جہاں سانپ' بچھو اور اژدھے کاٹ کاٹ کر کھائیں گے۔ خوف کھاؤ روز محشر کی گرمی سے جب تمام کافر ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپیں گے۔ پناہ مانگو عذاب جہنم سے جس جگہ گستاخوں اور گستاخ نوازوں کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جو ان کے پیٹوں میں پہنچ کر اُن تمام چیزوں کر کاٹ کر رکھ دے گا جو اُن کے پیٹوں کے اندر ہیں۔ جہاں کو ہساروں کو ریزہ ریزہ کر سکنے والا گرز بار بار اُن کی پیٹھوں پر مارا جائے گا جس جگہ دہکتی' لپکتی کھا جانے والی آگ کا ایندھن بننا پڑے گا۔ جہاں گندھک اور پگھلے ہوئے تانبے کا لباس پہننا ہوگا۔ اور جس جگہ کھانے پینے کے لئے بدبودار کڑوے گرم کانٹے' تیل کی تلچھٹ کی طرح کھولتے ہوئے پانی' پیپ' خون' پیشاب اور پاخانے سے تواضع کی جائے گی۔

قادیانیو! اب بھی موقع ہے' ابھی مہلت کے بادل نہیں چھٹے ابھی زندگی کی پھوار پڑ رہی ہے۔ سوچ لو' سمجھ لو اور کل آنے پچھتاوے سے بچ جاؤ۔ موت کا فرشتہ ہمہ وقت سروں پر منڈلا رہا ہے اور کسی بھی لمحہ جسد و روح کا تعلق توڑ سکتا ہے۔

؎ اب جس کا جی چاہے وہ پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کر سرِ عام رکھ دیا

☆☆☆☆

(حصہ پنجم)

جدید قادیانیت
اسلام وسائنس کی زد میں

مساجدِ مسلم ادارۂ صحت اور مرزائی عبادت گاہیں کینسر گاہیں

(اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں)

مسلم مساجد اور جدید سائنس

مسجد اُس جائے عبادت کو کہا جاتا ہے جہاں مسلمان بطور عاجزی خدائے لم یزل کے آگے سجدہ ریز ہوتا ہے۔ مسجد میں مسلمان سب کچھ فراموش کر کے اپنے مالک حقیقی کی عبادت کرنے اور روح کا عرفان حاصل کرنے جاتا ہے۔ مسجد پانچ وقت ہر مسلمان کو اپنے خالق حقیقی سے ملنے کی صدائیں دیتی ہے۔ اسی لیے مسجد کو محبوب ترین جگہ کہا گیا ہے۔ دُنیاوی مشاغل سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے مساجد میں فرض نمازیں ادا کرنا خداتعالیٰ کو اتنا پسند ہے کہ ہر قدم کے بدلے جو مسجد کی طرف اُٹھے دس نیکیاں اُس کی لکھ لی جاتی ہیں۔ حضور پر نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اپنے گھر سے مسجد میں جانے کے لیے نکلا۔ تو اس کا کاتب (فرشتہ) اس کے ہر قدم پر دس نیکیاں لکھے گا۔ اور مسجد میں نماز کے لیے انتظار میں بیٹھنے والا مثل اس شخص کے ہے جو ہمیشہ بندگی کرنے والا ہے وہ نماز پڑھنے والوں میں ہی لکھا جائے گا''۔

(شرح السنۃ)

مساجد مسلمانوں کی روحانی درسگاہیں ہیں۔ اس لیے مساجد کو دنیاوی غلاضتوں، گندگی، بدبو اور مضر صحت اشیاء سے پاک رکھنے کا حکم ہے یہاں تک کہ مسجد میں ریاح (ہوا) خارج کرنا بھی منع ہے۔ اسی لیے مساجد مسلم فطرت انسانی کی غمازی کرتی ہیں۔

آیئے ماحول مساجد کا ماڈرن سائنس کے آئینہ میں جائزہ لیں۔

1: مسجد کا ماحول روحانی اور سکون دہ ہوتا ہے۔ ماہرین نفسیات کے نزدیک ایسے ماحول میں جسمانی اور ذہنی عوارضات جنم نہیں لیتے اور صحت درست رہتی ہے۔

2: مساجد طہارت ونفاست کی جگہیں ہیں اس لیے اُن مِیں ناپاک اور مضرصحت اشیاء کا داخلہ ممنوع ہے۔ چونکہ مساجد فطرت انسانی کے عین مطابق ہیں۔ اس لیے یہاں انسان تندرست رہتا ہے اور گندگی سے محفوظ رہتا ہے۔ پتھالوجی (PATHOLOGY) کے مطابق متعفن ناپاک اور بدبودار جگہوں پر اچھوتی امراض (Contagios Diseases) کے جراثیم پائے جاتے ہیں لیکن مساجد ان اشیاء سے پاک ہیں۔

مسجد میں انوار الٰہی کی صحت افزا لہروں کا ثبوت الیکٹرونک کیمروں کے ذریعے

چند سال پہلے ڈیلا اور لیبارٹری آکسفورڈ میں سادہ پانی کی الیکٹرو کیمرے کے ذریعے تصویر لی گئی۔ جس میں مدھم سا نور نظر آیا۔ بعد میں اس پانی کو پادری صاحب سے دم کیا گیا اور پھر پانی کی تصویر لی گئی۔ دوسری تصویر میں پانی بقعۂ نور کی شکل اختیار کر چکا تھا میں نے اس کو خاص شمائی ارتعاش سے تیار کیا اور بیمار درختوں پر استعمال کیا۔ جس سے درختوں کی بیماری چلی گئی۔ اور درخت اُگنے لگے۔ اس کے بعد میں نے سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھ کر پانی میں دم کیا۔ اور درختوں پر استعمال کیا اس سے زیادہ بہتر نتائج برآمد ہوئے۔ مساجد میں جو پانچ وقت نماز باجماعت ہوتی ہے اس کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی لوگ قرآن خوانی اور درود و نماز میں مشغول رہتے ہیں اور بزرگ ہستیاں جن کی نورانی کیفیت بہت زیادہ ہوتی ہے مسجد کے پانی سے وضو کرتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں اس طرح جو نور پیدا ہوتا ہے وہ مسجد کی تمام فضاء میں ہمیشہ موجود رہتا ہے اور مسجد کے پانی تک میں یہ اثرات آ جاتے ہیں۔

قرآن حکیم کو پڑھنے سے جو زبردست ارتعاش (Vibration) لہریں (یا موج نورانی) پیدا ہوتے ہیں وہ کسی اور کتاب کے پڑھنے سے نہیں ہوتے۔ اس لئے مسجد کو جانے' وہاں کے پانی سے وضو کرنے اور وہاں نماز پڑھنے سے روحانی مسرت اور جسمانی صحت حاصل ہوتی رہتی ہے۔ اس لیے اسلام میں نماز باجماعت کے بڑی تاکید کی گئی ہے اور نماز باجماعت میں ۲۷ درجہ ثواب رکھا گیا ہے۔

غرض اسلام کی ہدایت میں انسانی بہتری پوشیدہ ہوتی ہے۔ جس سے ہماری روحانی زندگی

کے علاوہ مادی زندگی بھی منور ہوسکتی ہے اور ہم اپنی تمام برادری اور پوری انسانیت کے لیے مفید ثابت ہوسکتے ہیں (ماخوذ ازیدی ڈائجسٹ' اکتوبر ۷۱ء۔ ص ۹۸ مندرجہ آداب صحت وپاکیزگی ص ۳۹)

قادیانی عبادت خانے بیماریوں کے مَین گیٹ

قادیانی اُن سیاہ باطن نفوس کا نام ہے جو اُمت مسلمہ کو نیست و نابود کرنے کا عزم خبث لئے ہوئے ہیں۔ قادیانی اپنے سینوں میں شمع اسلام کے نام پر مسلمانوں کو گھمبیر ارتدادی اندھیروں میں لے جانے کا مشن سموئے ہوئے ہیں۔ اُنھوں نے اسلام کے بالمقابل ایک نیا مذہب پیدا کرلیا اور اس مذہب قادیان کا نام دین اسلام رکھ لیا اور اسی کو نجات دہندہ قرار دیا۔ لیکن قرآن وحدیث اور جدید سائنس کے فولادی دلائل اس مذہب باطل کو پکار پکار کر جھوٹا قرار دے رہے ہیں۔ جدید سائنسی تحقیقات نے یہ بات بالکل واضح کردی ہے کہ شاہراہ قادیان سیدھی تباہیوں اور بیماریوں کے مہیب گڑھوں اور پستیوں کی طرف جاتی ہے (☆ حاشیہ) زیر نظر تحقیق میں ہم قادیانی عبادت خانے (جن کو وہ مسجد کا نام دیتے ہیں) کے غیر اسلامی اور غیر فطری ماحول کا سنت وسائنس کے آئینہ میں جائزہ لیں گے۔

عبادت گاہوں میں ٹیلی ویژن

تمام قادیانی عبادت گاہوں میں ٹیلی ویژن ایک اہم حیثیت کا حامل ہے۔ اس کے ذریعے **MAT** چینل پر قادیانی درندے ہمہ وقت شعائر اسلامی کے مقدس چہرے کو نوچنے کا مشن جاری رکھتے ہیں اور ہر جمعہ کو موجودہ قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد قادیانی کا ارتدادی لیکچر اس مشن کو مزید استحکام بخشتا ہے۔

اسلام کے نام سے دیئے جانے والے اس زہریلے رس میں زندیقیت اور یہودیت کے انجکشنوں کی آمیزش کی جاتی ہے اور لاعلم مسلمانوں اور قادیانیوں کو غٹا غٹ پلایا جاتا ہے۔ قادیانیوں کو خود مسرور احمد قادیانی کا لیکچر سننے کے علاوہ دیگر مسلمانوں کو بھی اپنی عبادت گاہ میں ساتھ لانے کا آرڈر دیا جاتا ہے (راقم الحروف نے بھی زمانہ ارتداد میں پانچ چھ دفعہ اپنے مسلمان دوستوں کو مرزا مسرور احمد قادیانی سے پچھلے قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد قادیانی آنجہانی کا کفریہ لیکچر سنوایا ہے) یہی وجہ ہے کہ ہر قادیانی عبادت گاہ میں ٹیلی ویژن کا ہونا بہت ضروری ہے اور یہ مذہب قادیان کا اہم جزو بن چکا ہے۔

حاشیہ☆) حالانکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ سائنس اور مذہب قادیان میں بالکل فرق نہیں۔ اُس نے لکھا ہے "سائنس اور مذہب (قادیان۔ ناقل) میں بالکل اختلاف نہیں۔ بلکہ مذہب بالکل سائنس کے مطابق ہے (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۶۷۷)

T.V اور اسلام

اگر فحاشی و عریانی کے اس پُرفتن دور پر نگاہ ڈالی جائے تو یہ سامنے آتا ہے کہ ٹیلی ویژن کئی پہلوؤں سے ایک غیر اسلامی ایجاد ہے۔ اسے اگر اس دور کا سب سے بڑا خطرناک ام الخبائث اور ام العذاب کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ یہ اپنے ساتھ معاشرتی، اخلاقی، اور مذہبی نقصانات کا پلندہ لئے ہوئے ہے اور یہ نقصانات اس کے فوائد سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اس لئے دین اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔ ٹیلی ویژن آواز کے ساتھ جانداروں کی محرک تصاویر بھی دیتا ہے حالانکہ اسلام میں کسی بھی جاندار کی تصاویر گھر یا مسجد میں کسی بھی جگہ آویزاں کرنا سختی سے منع ہے۔ حبیب کبریا سکالر اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”فرشتہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں تصویر ہو اور نہ اس گھر میں داخل ہوتا ہے جس میں کتا ہو“ (مشکوٰۃ)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ:

”وہ لوگ (یعنی حبشہ والے) جب ان میں کوئی نیک اور صالح آدمی مر جاتا تو اس کی قبر پر عبادت گاہ بنا لیتے ہیں پھر اس عبادت میں یہ تصاویر بناتے ہیں وہ لوگ خدا کی بدترین مخلوق ہیں“

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ چھوڑتے تھے جس پر تصویر ہو اور آپ ﷺ اس کو توڑ نہ ڈالتے ہوں (بخاری و مشکوٰۃ)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ایک اور جگہ روایت ہے کہ اُنہوں نے ایک مرتبہ تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت عائشہؓ کے حجرے میں داخل ہوتے وقت جب اس تکیہ کو دیکھا تو دروازے پر رک گئے اور حجرے میں داخل نہ ہوئے حضرت عائشہؓ (اس تصویردار تکیہ کی وجہ سے) آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے اثرات بھانپ گئیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نافرمانی چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی طرف متوجہ ہوتی ہوں میں نے ایسا کونسا گناہ کیا ہے (کہ آپ ﷺ حجرے میں داخل نہیں ہو رہے ہیں)۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تکیہ کیسا ہے اور تم اس کو کہاں سے لائی ہو؟ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں نے اس تکیئے کو آپ ﷺ کے لیے خریدا ہے کہ آپؐ اس کا سہارا لے کر بیٹھیں اور سوتے وقت سر کے نیچے رکھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ تصویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جو تصویریں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو اور ان کو زندہ کرو (مشکوٰۃ)

حضور اکرم ﷺ نے تصویر سازی سے اس سختی سے تنبیہ فرمائی ہے کہ اگر تمام احادیث کو یکجا کیا جائے تو اس مسئلے میں ایک الگ کتاب درکار ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی مساجد میں تصویریں رکھنے یا لٹکانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں اہل کفار، مرتدین اور منافقین اس پابندی سے مبرا ہیں۔ تبھی تو اُن کے عبادت خانوں میں تصاویر کثرت سے نظر آتی ہیں۔ عبدالحق ودیارتھی لاہوری قادیانی اپنی تصنیف ''آئینہ حق نما بجواب ستیارتھ پرکاش چودھواں باب'' ص ۲۸۰ میں اسلام پر بت پرستی اور تصویر سازی کے الزام کا جواب دیتے ہوئے راقم ہے:

''مسلمان جن کی مسجد میں بت تو کجا تصویر تک بھی نہیں ہوتی اس میں خدا پرستی کو بت پرستی کہنا مہا جھوٹ ہے حالانکہ آریہ سماج اور مساجی جلسوں میں سوامی جی کی تصویر لٹکی رہتی ہے''۔

اس حقیقت کا اعتراف کہ مسلمانوں کی مساجد تمام گندگیوں اور فضولیات سے پاک ہوتی ہیں ایک فلسفی اور سائنسدان ارنسٹ ہیکل جو کہ تمام مذاہب کا منکر ہے اپنی کتاب معمۂ کائنات ''The Riddle of Universe'' باب پندرہ، ص ۲۸۳ میں یوں کرتا ہے:

''ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ.......... گرجاؤں کا شور و غل اور تھیٹر کے سے مظاہرے اور کہاں مساجد کی خاموش فضاء اور عبادت گزاروں کی شائستہ عبودیت''۔

ٹیلی ویژن کے نقصانات

احادیث کے مطابق قادیانی اپنی عبادت گاہوں میں ٹیلی ویژن چلانے کے باعث بدترین مخلوق بننے اور گناہ کبیرا سمیٹنے ہی نہیں جاتے بلکہ جدید سائنس کے مطابق اپنی صحت کو بھی داؤ پر لگانے جاتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے۔

ٹی وی سے کینسر

(الف)

ڈاکٹر این ویگمو رمشہور جرنلسٹ اور عیسائی مشن کی معزز رکن ہیں۔ وہ اپنی کتاب

(WHYSUFFER) میں **لکھتے** ہیں کہ:

''سچائی تو یہ ہے کہ ٹی وی ایک طرح کی ایکسرے مشین ہے۔ ڈاکٹر جن ایکسرے مشین کا استعمال کرتے ہیں اس میں خطرات سے بچنے کا مناسب انتظام ہوتا ہے۔ جبکہ ٹی وی میں اب تک ایسا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ایکسرے کی شعاعیں بہت مہلک ہوتی ہیں۔ انسان کے نازک اعضاء وجوارح پر اس کے اثرات کیسے مرتب ہو رہے ہیں اس خیال ہی سے کلیجہ کانپ اٹھتا ہے۔ وہ مزید لکھتی ہیں کہ لڑکے اور لڑکیاں ٹی وی سیٹ کے سامنے بیٹھ کر پروگرام دیکھتے ہیں امریکہ کے بوسٹن نامی شہر میں صرف ایک ہسپتال میں خونی کینسر کا شکار چھ سو لڑکیاں لڑکے زیر علاج ہیں۔

(ب)

ڈاکٹر گروڈ بے لکھتے ہیں کہ سیاہ سفید ٹی وی سیٹ ۱۹ کلو والٹ رنگین ٹی وی میں ۲۵ کلو والٹ تک کی ٹیوب ہوتی ہے۔ شروع میں ۱۲، ۱۲ کلو والٹ والی ایکسرے مشین بھی ان کا استعمال کرنے والے ٹیکنیشن کے جسموں میں کینسر کا کیڑا پیدا کر دیتی تھی تو ٹی وی جو ۱۹ اور ۲۵ کلو والٹ کے ہوتے ہیں وہ کیا کچھ تباہ نہ کرتے ہوں گے۔

(ج)

عکسی تصویر کے مشہور ماہر ڈاکٹر آئلکر وب نے شیکا گو امریکہ کے ایک ہسپتال میں جان کنی کے عالم میں نہایت تلخی کے ساتھ یہ تاکید کی کہ گھروں (اور قادیانی عبادت گاہوں۔ ناقل) میں ٹی وی کا وجود ایک جان لیوا کینسر کی مانند ہے جو بچوں کے جسموں میں رفتہ رفتہ سرایت کرتا ہے۔ شیخ عبداللہ بن حمید سابق جسٹس سعودی عربیہ نے اسی ڈاکٹر آئلکر وب کے بارے میں لکھا کہ یہ ڈاکٹر بھی ٹی وی کی شعاعوں سے پیدا شدہ مہلک مرض کینسر کا شکار تھا۔ اس کی وفات سے بیشتر کینسر کے جراثیم کے استحصال کے لیے چھیانوے دفعہ اس کا سرجری آپریشن کیا گیا مگر اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا کیونکہ یہ مرض اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا اور اس کا بازو نیز چہرہ کا کافی حصہ کٹ کر گر گیا تھا۔ ان تفصیلات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ٹی وی کی شعاعیں اور کرنیں نہایت درجہ مہلک اور مادہ کینسر کی حامل ہیں۔

ٹی وی سے دیگر نقصانات

اس کے علاوہ ٹی وی سے اور بھی جسمانی نقصانات ہوتے ہیں مثلاً بعض تجربات نے پتہ دیا

ہے کہ اس سے فالج ہوتا ہے نیز اس کی شعاعوں سے آنکھوں کی بینائی پر نہایت مضر اثرات پڑتے ہیں۔ ڈاکٹر ایچ پی شوین کا تجربہ ہے کہ ایک حاملہ کتیا پر دو ماہ تک ٹی وی کی شعاعیں پڑنے دیں اس کے بعد کتیا نے چار بچوں کو جنم دیا چاروں بچے فالج زدہ تھے ان میں تین اندھے بھی تھے۔ ایک اور شخص نے دو طوطے خریدے طوطے کا پنجرہ ٹی وی سیٹ کے سامنے رکھ دیا گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ خریدے طوطوں کے پیر بیکار ہو گئے۔ ان تجربات سے واضح ہوتا ہے کہ ٹی وی کی شعاعیں جسمانی صحت کے لیے بھی تباہ کن خطرناک اثرات اور کئی قسم کی مہلک بیماریوں کو جنم دینے والی ہیں۔ (بحوالہ ٹی وی کی تباہ کاریاں)

ٹی وی کا فضاء پر اثر

روزنامہ مسلمان مدارس نے مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ گھریلو الیکٹرانکس مثلاً ٹی وی سے جو زہریلے مادے گیسوں کی شکل میں خارج ہوتے ہیں وہ نیوکلیائی تجربہ گاہ پر بم پھٹنے کے بعد پائے جانے والے اثرات سے ۵ گناہ زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔

ٹی وی کا دماغ پر اثر

کراچی میں ایک لڑکی کے دماغ کی رگ پھٹ گئی دماغی امراض کے مشہور اسپیشلسٹ ڈاکٹر جمعہ خان نے معائنہ کر کے بتایا کہ یہ دماغی رگ ٹی وی دیکھنے سے پھٹی ہے۔

ڈاکٹر والٹر بویلر کی رپورٹ

جب سے ٹی وی ایجاد ہوا ہے ڈاکٹر اس کے جسمانی نقصانات سے آگاہ کرتے آرہے ہیں۔ جرمنی کے ایک مشہور ڈاکٹر والٹر بویلر لکھتے ہیں کہ بعض چھوٹے چھوٹے جانور چوہا چڑیا وغیرہ اگر ٹی وی کے سامنے رکھ دیئے جائیں تو اس کی سکرین کی شعاعوں کی تیزی سے کچھ دیر کے بعد مر جائیں گے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انسانی صحت اس سے کس قدر متاثر ہوتی ہے ماہرین فن کا فیصلہ ہے کہ ایک کمرے میں ٹی وی چل رہا ہو تو ساتھ والے کمرے میں بیٹھنے والے شخص کی صحت بھی متاثر ہوتی ہے۔

(بحوالہ ٹی۔ وی کا زہر)

ٹی۔ وی سے مہلک امراض' قادیانی گواہی

قادیانی رسالہ "ماہنامہ خالد" کا نائب مدیر فخر الحق شمس قادیانی رسالہ ضمیمہ انصار اللہ میں ایک

مضمون ’’الیکٹرانک آلات کے مضر اثرات‘‘ کے عنوان سے ٹی وی کے مضر اثرات کے بارے میں لکھتا ہے:

’’ہیمبرگ (جرمنی) کے کچھ سائنس دانوں نے ’’انکشاف‘‘ کیا ہے کہ ٹیلی ویژن، وی سی آر کئی گھنٹے مسلسل استعمال میں رہیں تو ان سے ایک ایسی خطرناک گیس خارج ہونے لگتی ہے جس سے سرطان کی بیماری پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ ماحولیاتی تحفظ کے ادارے کے تحت ہونے والی ایک حالیہ تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ اگر کسی کمرے میں ٹیلی ویژن تین دن مسلسل کھلا رہے تو کمرے کی فضاء میں اتنی گیس جمع ہو جاتی ہے جو کسی بھی مصروف چوک میں ٹریفک کے دھویں سے پیدا ہونے والی آلودگی کے برابر ہوتی ہے۔ ایک اور تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ٹی وی...... میں بعض ایسے کیمیائی مادے موجود ہیں جو بچوں کے ذہنوں پر اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ نہ صرف مضر اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ بلکہ یہ جراثیم ماں کے دودھ میں بھی شامل ہو سکتے ہیں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے ایک مبصر کا کہنا ہے کہ ان کیمیائی مادوں کا خاتمہ ضروری ہے کیونکہ یہ شعبہ تجارت اور صنعت کے لیے بھی پریشانی کا باعث بن سکتے ہیں...... ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے حال ہی میں ایک جامع اور اعلیٰ پیمانے کی تکنیکی رپورٹ پیش کی ہے جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ کیمیائی مادے انسانی صحت کے لیے انتہائی مضر ہیں اور ان کا استعمال کم از کم وہاں نہیں ہونا چاہیے جہاں ان کے لیے مناسب متبادل موجود ہو۔

اس رپورٹ میں تجویز کیا گیا ہے کہ ان مرکبات کو اکٹھا ہونے سے روکا جائے تا کہ مضر منفی اثرات سے ہر ممکن بچاؤ کی کوششیں کی جائیں اور ماحول کو آلودگی سے محفوظ کیا جا سکے۔ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان کیمیائی مادوں سے دماغ پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں کیونکہ جب چوہوں پر ان کیمیائی مادوں کا عمل کیا گیا تو وہ نہ صرف مکمل طور پر ان کی یادداشت اور طرز عمل پر اثر انداز ہوئے بلکہ ان کے نتوں میں جاری ہونے والے دودھ میں بھی شامل ہو گئے۔ کیونکہ جب حاملہ چوہوں نے کیمیائی مادوں کا اثر قبول کیا تو یہ مضر مادے ان کے دماغ کے ساتھ ساتھ ان کے پیدا ہونے والے بچوں کے اذہان پر بھی اثر انداز ہو گئے۔ اس کے علاوہ یہ کیمیائی مادے ان کے تھائیورائیڈ ہارمونز اور ان کے ماحول پر بھی بری طرح اثر انداز ہوئے۔ اسی تحقیق کے پیش نظر ایک سوئیڈش کیمیکل انسپکٹر نے بھی تجویز کی کہ کم از کم کچھ عرصے کے لیے (تقریباً پانچ سالوں کے لیے) ان کیمیائی مادوں سے تیار ہونے والی اشیاء کی تیاری اور استعمال پر پابندی عائد ہونی چاہیے‘‘۔ (بحوالہ ’’ضمیمہ ماہنامہ انصار اللہ‘‘ اپریل ۲۰۰۰ء ص ۲۸)

؎ میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اُسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

قادیانیوں کے عبادت خانوں میں پڑے ٹیلی ویژن کے نقصانات کے متعلق یہ تحقیقات خصوصاً اُن کے گھر کی گواہی بتارہی ہے کہ ان کے عبادت خانے صحت کے بہت بڑے دشمن ہیں اس لیے ان سے وابستگی صحت سے کھلی دشمنی ہے۔

قادیانی اعتراض

راقم الحروف نے جب اکثر قادیانیوں کی اُن کی عبادت گاہوں میں پڑے ٹیلی ویژن کی طرف توجہ مبذول کروائی کہ یہ غیر اسلامی اور صحت شکن حرکت ہے تو انھوں نے آگے سے یہ جواب دیا کہ:

’’ٹیلی ویژن غیر احمدیوں (مسلمانوں) کی مساجد میں نہیں تو اُن کے گھروں میں تو ضرور ہوتا ہے اور کوئی ایسا گھر نہیں ہے جہاں ٹیلی ویژن نہ پڑا ہو۔ اس لیے تم ہم پر اعتراض نہیں کر سکتے۔‘‘

قادیانیوں کے اس اعتراض کے کئی جوابات ہیں۔

جواب نمبر۱:

دراصل قادیانیوں کے قلب و ذہن پر شیطانی قفل لگ چکے ہیں ورنہ وہ ایسا اعتراض کبھی نہ کرتے۔ ٹیلی ویژن کے متعلق قادیانیوں پر ہمارا اہم اعتراض یہ تھا کہ اُن کے بقول اُن کے عبادت خانے مساجد کی حیثیت رکھتے ہیں (نعوذ باللہ) اور وہ وہاں خدا کی عبادت کرنے اور روح کی شگفتگی حاصل کرنے جاتے ہیں۔ لیکن یہ کیسی خدا کی عبادت اور روح کی شگفتگی ہے کہ اپنی عبادت گاہوں میں ٹیلی ویژن جیسی غیر اسلامی اور مضر روح و صحت چیز رکھے ہوئے ہیں جو مزید گناہ اور بیماری کا سبب بنتی ہے۔ اب بجائے کہ قادیانی حقیقت شناسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس طرح کے مقامات پر جانا چھوڑ دیتے۔ انھوں نے اُلٹا ہم پر یہ اعتراض کر دیا کہ تمہارے گھروں میں بھی ٹیلی ویژن ہوتا ہے۔ حالانکہ کہاں گھر اور کہاں مسجد۔

جواب نمبر۲:

فقہاء نے لکھا ہے کہ مسجد کی تکریم ہر حال میں فرض ہے اور اس کے تقدس کو کسی بھی صورت پامال کرنا حرام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی مساجد ٹیلی ویژن جیسی گندگی سے پاک ہیں لیکن قادیانیوں کی عبادت گاہیں جو کہ منافقت کے اڈے ہیں وہ اس طرح کی گندگی سے اٹے ہوئے ہیں۔

جواب نمبر ۳:

کسی بھی مسلمان کا کوئی بھی خلاف شرع کام ہرگز واجب العمل نہیں ہوسکتا۔ حجت قرآن و حدیث سے پکڑی جاتی ہے نہ کہ کسی مسلمان کے عمل سے۔

جواب نمبر ۴:

قادیانیوں کا مسلمانوں پر یہ اعتراض بالکل دروغ گوئی پر مشتمل ہے کہ تمام مسلمانوں کے گھروں میں ٹیلیویژن پڑا ہوتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہزار ہا مسلم گھرانے ایسے ہیں جہاں پر اس غلیظ چیز کا نام ونشان تک نہیں۔ بزرگان دین اس ام الخبائث سے لوگوں کو ہمیشہ سے روکتے آئے ہیں اور روک رہے ہیں۔ موجودہ دور کے نمایاں ترین بزرگوں میں نمونہ اسلاف حضرت سید اسمٰعیل شاہ بخاری مدظلہ، ابو لبلال حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ اور خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ قابل ذکر ہیں۔ یہ بزرگ برملا ٹیلی ویژن کو ''ام الخبائث اور کنجری کا ڈبہ'' کہتے ہیں اور اپنے مریدوں کے علاوہ تمام مسلمانوں کو بھی اس کے دیکھنے سے سختی سے روکتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس مرزا مسرور احمد قادیانی جسے تمام قادیانی خلیفۃ اللہ کہتے ہیں اور جس کی تمام باتوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مانتے ہیں۔ اس نے آج تک قادیانیوں کو اپنے گھروں میں ٹیلی ویژن رکھنے اور اس پر فحش پروگرام دیکھنے سے نہیں روکا بلکہ اپنے عبادت خانوں تک میں ٹیلی ویژن رکھنے کا حکم دیا ہے۔ جس پر ڈش انٹینے کے ذریعے **M.T.A** چینل پر اُس کے اپنے لیکچروں کے علاوہ دوسرے ارتدادی پروگرام بھی لگتے ہیں اور اکثر و بیشتر ایسا بھی ہوتا ہے کہ قادیانی عبادت خانے کے مربی (قادیانی پوپ) اور دوسری انتظامیہ **M.T.A** چینل کے علاوہ دوسرے مغربی رنگین چینل بھی پوشیدہ طور پر لگا کر دیکھتے ہیں۔ اور تسکین قلب حاصل کرتے ہیں۔

؎ نہ تم الزام ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

میری تمام قادیانیوں سے التجا ہے کہ وہ حق شناسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خلیفہ قادیان اور مرزا قادیانی پر چار حروف بھیج کر آغوش اسلام میں آجائیں اور اسلامی مساجد سے وابستگی پیدا کرلیں جن کی فضا صحت پرور اور روح افزاء ہے۔

☆☆☆☆

خلاف سنت کھیلوں کے نقصانات اور قادیانیت

اسلام اور کھیلیں

دین اسلام صحت وتندرستی کا ضامن ہے۔ صحت وتندرستی کے لیے لازم ہے کہ مختلف اقسام کی ورزشی کھیلوں سے لطف اندوز ہوا جائے۔ اسی لیے اسلام مسلمانوں کو عبادت گزاری اور مے خانۂ عرفان سے جام نوشی کے علاوہ ذہنی وجسمانی پرورش کے لیے کھیلوں کی دعوت دیتا ہے۔ چنانچہ خیرالبشر نور مجسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف خود مختلف کھیلوں مثلاً تیراکی، گھڑسواری، نیزہ بازی، کشتی اور دوڑ جیسی ورزشوں میں حصہ لیا بلکہ امت مسلمہ کو بھی اس کی ترغیب دی۔ اسلام کا معنی ہے سر تسلیم خم کرنا۔ گویا کہ احکامات خداوندی کو بلا چون و چرا ماننا اور اُن پر عمل پیرا ہونا۔ لہٰذا ایک مسلمان کے لیے کھیلیں وہی درست ہوسکتی ہیں جن میں احکامات الٰہیہ کی مخالفت اور پامالی کا اندیشہ نہ ہو۔ اور جو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متصادم نہ ہوں۔

اس دورِ مادیت میں اگر رائج العوام کھیلوں مثلاً کبڈی، ہاکی، اور فٹ بال کا اسلامی نقطہ نگاہ سے جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آئے گی کہ بعض صورتوں میں یہ کھیلیں سراسر خلاف اسلام ہیں۔ ان کھیلوں کو فی نفسہٖ تو برا نہیں کہا جاسکتا بلکہ ان کے کھیلنے کا موجودہ طریقہ کار اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ مثلاً ان میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں کا لباس گھٹنوں سے اوپر تک ہوتا ہے جس سے ان کی رانیں واضح طور پر عریاں دکھائی دیتی ہیں۔ کبڈی میں تو ماسوا ایک چھوٹے سے کپڑے کے جو زیر ناف باندھا جاتا ہے سارا جسم ننگا ہوتا ہے۔ حالانکہ اسلام ایسی حالت میں دوسروں کے سامنے ظاہر ہونے کی سختی سے ممانعت کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ:

> ’’نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
>
> علی! اپنی ران دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کرو، اور کسی زندہ یا مردہ (کی) ران کی طرف نہ دیکھو‘‘۔ (مشکوٰۃ، ابوداؤد، ابن ماجہ)

مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی ’’دیباچہ تفسیر القرآن‘‘ میں راقم ہے:

’’آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنا تہ بند پاجامہ ٹخنوں سے اوپر اور گھٹنوں سے نیچے رکھتے تھے۔ گھٹنوں یا گھٹنوں سے اوپر جسم کے ننگے ہو جانے کو آپ پسند نہیں فرماتے تھے‘‘۔

(دیباچہ تفسیر القرآن ص‘۳۷۱ از مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی‘ ابن مرزا قادیانی)

قادیانی نوجوان اور خلاف شرع کھیلیں

قادیانی خلیفہ مرزا مسرور احمد قادیانی کے حکم کے مطابق صدر خدام الاحمدیہ قادیانیوں کی صحت و تندرستی کی خاطر مختلف اوقات مختلف جگہوں پر کھیلوں کا انعقاد کرتا ہے۔ یہ حکم ہر شہر اور گاؤں میں جہاں قادیانیت موجود ہے عمل پذیر ہوتا رہتا ہے۔ ان کھیلوں میں کبڈی، ہاکی، فٹ بال اور ٹیبل ٹینس قابل ذکر ہیں۔ ان میچوں خصوصاً کبڈی میں حصہ لینے والے تمام قادیانی نوجوانوں کی عریاں‘ رانیں اردگرد کے ماحول کو سیکسی بنا رہی ہوتی ہیں۔ ان کھلاڑیوں کے گردونواح قادیانی تماشبینوں میں بڑے بڑے قادیانی علماء اور صدور بھی موجود ہوتے ہیں جو بڑے شوق سے سارے ماحول کی منظر کشی کر رہے ہوتے ہیں اور اس غیر اسلامی حالت میں قادیانی نوجوانوں کو روکنا تقلید یورپ اور تہذیب قادیان کی مخالفت سمجھتے ہیں۔ یہاں یہ بات بھولنے نہ پائے کہ یہ سارا ماحول موجودہ قادیانی خلیفہ مرزا مسرور احمد قادیانی کے زیر حکم عمل پذیر ہوتا ہے جس کو قادیانی جماعت خلیفۃ اللہ، ولی اللہ جیسے القابات سے نوازتی ہے اور صرف مرزا قادیانی اور خلیفہ قادیان کی اتباع کو ہی وجہ حصولِ بہشت سمجھتی ہے اور باقی مسلمانوں کو کافر جانتی ہے۔ (☆ حاشیہ) تو ضروری تھا کہ قادیانی علماء اپنے خلیفہ مرزا مسرور احمد قادیانی کے اس حکم کو مسترد کرتے اور مرزائی نوجوانوں کو اس فعل قبیح سے روکتے‘ مگر انھوں نے ایسا نہ کیا اور اپنی اسلام دشمنی پر قائم رہے۔

قادیانیوں کا ممکنا اعتراض:

ممکن ہے کہ کوئی قادیانی یہ کہے۔ ’’مرزا قادیانی اور مرزا مسرور احمد کے مخالفین بھی تو یہ کھیلیں (کبڈی‘ فٹ بال، ہاکی، ٹینس وغیرہ) غیر شرعی طریقے سے کھیلتے ہیں اس لیے ہم پر اعتراض نہیں ہوسکتا‘‘۔

(☆ حاشیہ) مرزا قادیانی نے اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی میں لکھا کہ:

’’جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور اس کے رسول کو بھی نہیں مانتا‘‘ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

خلیفہ قادیان میاں محمود احمد ابن مرزا قادیانی نے تمام مسلمانوں کی تکفیر میں یوں زبان درازی کی:

’’ہم چونکہ حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے اس لیے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی نبی کا انکار بھی کفر ہے۔ غیر احمدی (یعنی مسلمان ناقل) کافر ہیں‘‘ (الفضل قادیان مورخہ جون ۱۹۲۲ء جلد ۹)

(قادیانی نوجوان کبڈی کھیلنے کے بعد اپنے نیم عریاں لباس سے ماحول کو شیطانی اور مغربی بناتے ہوئے اپنی جماعت کے نہایت معتبر علماء اور صدور کے ساتھ تصاویر اتروا رہے ہیں)

زیر نظر دونوں تصاویر قادیانیوں کے رسالے ماہنامہ ''خالد'' ربوہ اکتوبر ۱۹۹۶ء اور اپریل ۱۹۹۷ء سے لی گئی ہیں۔

جواب : قادیانیوں کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ کسی بھی مسلمان کا غیر شرعی عمل اسلام پر حجت نہیں۔ جو کوئی بھی اسلامی احکامات کے مطابق عمل نہیں کرتا وہ بالکل غلط کرتا ہے۔

بہرکیف! آیئے اس اسلامی حکم (کہ اپنے گھٹنے اور رانیں دوسروں کے سامنے ظاہر مت کرو) کی تائید ونصرت میں مغربی تحقیق ملاحظہ فرمائیں اور اس کی مخالفت سے ہونے والے نقصانات کا جائزہ لیں۔

قادیانی کھیلیں اور جدید سائنس

کبڈی، ہاکی، فٹ بال جیسی کھیلیں فی نفسہ تو بری نہیں لیکن جب کوئی شخص یہ کھیلیں کھیلتے وقت اپنی ٹانگیں ننگی رکھے گا جس سے اس کی رانیں عریاں ہونے کی وجہ سے واضح طور پر دکھائی دیں گی تو ماہرین جلد (SPASLIST OF BODY) کی تحقیقات کے مطابق جسم کے اس حصہ پر سورج کی شعاعیں اثر انگیز ہوں گی جس سے بدن کے کینسر ہونے کا خطرہ رہے گا۔ سائنسدان اور ڈاکٹرز ہمیشہ سے ننگے جسم دھوپ میں نکلنے اور کھیلنے سے روکتے آئے ہیں۔ اس سلسلے میں مشہور مغربی فلاسفر ڈاکٹر ایڈمن کی تنبیہ اور تحقیق اسی کی زبان سے سنیئے۔

ڈاکٹر ایڈمن کی تحقیق وتنبیہ

''موجودہ (GAME SYSTEM) (کھیلوں کا نظام) نے فحاشی حتیٰ کہ بعض لاعلاج امراض کو پھیلانے کے لئے کھلاڑیوں نے بہت بڑا کام کیا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ (Game system) کھیلوں کا نظام سے پھیلنے والی تمام برائیوں کا قلع قمع کیا جائے تو اس کا واحد حل ایسے کھیلوں کو اختیار کیا جائے جو یا اندرون خانہ ہوں یا پھر ان کھیلوں میں کھلاڑیوں کے بدن ڈھکے ہوئے ہوں''۔ (ماہنامہ رابطہ)

دراصل دھوپ کی بعض شعاعوں سے جلد خراب ہو جاتی ہے اس لیے ڈاکٹرز حتی الوسع ننگے جسم دھوپ سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ دھوپ کا خاص اثر انسانی رانوں پر پڑتا ہے جس سے موذی امراض کا ہمہ وقت خطرہ رہتا ہے۔ اس لیے جو قادیانی نوجوان بیماریوں کے بھنوروں سے نکلنے کی خواہش رکھتے ہیں اُنھیں چاہیے کہ تعلیمات مرزائیہ پر لعنت بھیجتے ہوئے خالص اسلامی معاشرت کو اپنا وطیرہ بنائیں اور آفتاب قرآن کی کرنوں اور ماہتاب رسالت محمدی ﷺ کی پاکیزہ شعاعوں سے خود کو روحانی وجسمانی طور پر صحت مند رکھیں۔

☆☆☆☆

مسلمانوں اور قادیانیوں کے قبرستان پر سائنسی رپورٹ

یہ ۱۹۹۹ء کی بات ہے کہ جب میں قادیانیت کو نجات دہندہ سمجھتا تھا۔ مجھے قادیانیوں کے جنازے کے ساتھ قادیانی قبرستان بمقام ہاونڈ و گجر ضلع لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ قادیانی قبرستان میں کھڑا میں یہ دیکھ کر اچانک چونک پڑا کہ جس قبر میں قادیانی مُردے کو دفن کرنا تھا اُس کی گہرائی صرف ڈیڑھ دو فٹ تھی۔ حالانکہ قادیانی مردہ قد کاٹھ کے اعتبار سے کافی جسیم تھا۔ قادیانی مُردے کی اُس قبر کے ساتھ مزید چار پانچ خالی قبریں بھی ڈیڑھ دو فٹ گہری پہلے سے ہی کھدی ہوئی تھیں جن کا پیٹ ابھی مزید قادیانی مردوں نے بھرنا تھا۔ آخر ان میں سے ایک ڈیڑھ دو فٹ گہری قبر میں قادیانی مردے کو دفن کر دیا گیا۔ واپسی پر تمام راستے میرے آئینہ ذہن پر یہی بات گردش کرتی رہی کہ جب قادیانی خود کو صحیح مسلمان کہتے ہیں تو پھر ان کی قبروں کی نوعیت اسلامی احکامات کے بالکل برعکس اور مسلمانوں کی قبروں سے بالکل جدا کیوں ہے۔ جب میں نے قادیانی مربیان (قادیانی پوپ) سے اس بارے میں استفسار کیا تو بجائے کہ وہ اپنے اس عمل کی حجیت پر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل پیش کرتے یا شکستہ خاطر ہوتے۔ اُنھوں نے ایک ہی جواب میں یہ اعتراض رفع کرنے کی کوشش کی جس کا مفہوم یوں تھا!

؎ یہ آستانِ یار ہے صحنِ حرم نہیں
جب رکھ دیا ہے سر تو اُٹھانا نہ چاہیے

یعنی جب قادیانیت کو ہم نے قبول کر لیا ہے تو چاہے کچھ بھی ہو اس پر ہم نے اعتراض نہیں کرنا۔ لیکن الحمدللہ خدائے لم یزل کی رحمت بے پایاں نے جہاں مجھ پر قادیانیت کے دوسرے منفی پہلو آشکار کیے وہاں اس بات کو بھی میرے قبول اسلام کی وجہ بنا دیا۔ قبروں کی گہرائی کے متعلق اس مسئلے میں جو میں نے اسلام وسائنس کے حوالے سے ریسرچ کی وہ پیش قارئین ہے۔

مسلم قبروں کی گہرائی

عام طور پر مسلمانوں کی قبروں کی گہرائی کا اندازہ اوسطاً آدمی کے ناف سے اوپر چھاتی کے برابر رکھا جاتا ہے (جو کم وبیش ۴ تا ۵ فٹ ہوا کرتا ہے) لیکن قد سے زیادہ نہ ہو (در مختار)

اسلام میں قبر کی سائینٹیفک ٹیکنالوجی

ماڈرن سائنس نے جب قبروں کی گہرائی کے متعلق ریسرچ کی تو یہ سامنے آیا کہ

قبر کی صحیح گہرائی وہی ہے جو اسلام نے متعین کی ہے۔ قادیانیوں کی قبروں کی گہرائی قبرستان کے گردونواح کے لوگوں کی صحت کی قاتل ہے۔ ڈیڑھ دو فٹ گہری قبر اپنے اندر سے صحت شکن گیس خارج کرتی ہے جس سے قبرستان کے باہر لوگ نہایت ہی مہلک بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں ٹیکسٹ آف پریونیٹو اور سوشل میڈیسن میں ڈاکٹر سیل نے واضح کیا ہے کہ:

"قبر کو بلحاظ عمر ۱۲ سال سے ۴ تا ۷ فٹ لمبی اور ۲ تا ۴ فٹ چوڑی اور ۳ تا ۵ فٹ گہری ہونی چاہیے۔ اس لیے کہ تین فٹ سے اوپر زمین کی سطح پر خورد بینی اجسام (SOIL BACTERIA) کا زور رہتا ہے جس کے عمل سے زمین کے مسامات سے گیس خارج ہو کر درندوں اور جانوروں کو مردے زمین سے نکال لینے کی ترغیب ہوتی ہے۔ اس سے کم قبر کی گہرائی بارش کے پانی کو بھی متاثر کرتی ہے اور زیادہ گہرائی بھی بعض ۸ فٹ سے زیادہ پر زمین میں پانی کے جھرنے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اوسطاً قبر کی گہرائی ۳ تا ۵ فٹ ہونی چاہیے۔"

(بحوالہ ڈسپوزل آف دی ڈیڈ باڈی سوشل میڈیسن)

تمام قادیانی اسلام وسائنس کے برعکس اپنے نظریات واعمال کی رو میں اس قدر بہہ نکلے ہیں کہ مہد سے لے کر لحد تک اسی طرح کی روشوں پر چلتے نظر آتے ہیں۔ دراصل مرزا قادیانی کی ساری زندگی خلاف اسلام منفی عادات ونظریات کی گرد سے اٹی رہی جس سے اُس کی امت کی رگوں میں دوڑنے والے خون میں بھی اس کے اثرات شامل ہو گئے جنہوں نے قبر میں اترنے تک بھی قادیانیوں کا ساتھ نہ چھوڑا اور ان کے ہر گوشہ حیات کو خاک آلود کیا۔

انتہائی لمحہ فکریہ اور غمناک بات یہ ہے کہ قادیانیوں نے مرزا قادیانی کے اسلام وسائنس کے

خلاف اعمال ونظریات کو صرف اپنے تلک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ سیدھے سادھے مسلمانوں کو بھی اس زہر کے انجیکشن لگانا شروع کردیئے اور تقریباً سو سال سے اب تک مسلسل لگاتے چلے آرہے ہیں۔ ہر قادیانی کو اُن کے موجودہ خلیفہ مرزا مسرور احمد قادیانی کی طرف سے یہ آرڈر ہے کہ اُس نے ایک سال میں کم سے کم پانچ یا دس مسلمانوں کو مرزائی بنانا ہے۔ اس بھیانک مشن کو ”دعوت الی اللہ کی تحریک“ کا نام دیا گیا ہے اور یہ شرط بھی رکھی گئی ہے کہ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ نہیں لے گا اسے مخلص احمدی (قادیانی) نہیں کہا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قادیانی بچے سے لے کر بوڑھے تک اور بچی سے لے کر بڑھیا تک تمام کے تمام مرزا مسرور احمد قادیانی کے اس حکم کی عمل پیرگی پر جُتے ہوئے ہیں۔ قادیانی افسر اپنے ماتحت مسلم حکام کو، قادیانی اُستاد اپنے شاگردوں کو، قادیانی دوست اپنے ساتھیوں کو، قادیانی ڈاکٹر اپنے مریضوں کو، قادیانی دکاندار اپنے گاہکوں کو، قادیانی مالک مکان اپنے کرایہ داروں کو، اور قادیانی گھرانہ اپنے محلے داروں کو قادیانیت کی دعوت وتبلیغ کرتا ہے۔ اور ہر سال لاکھوں مسلمانوں کو مرتد بنادیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے سینوں سے غیرت رسول ﷺ کو اچکنے کے لئے ہر قادیانی کو مکمل ٹریننگ کے عمل سے گزارا جاتا ہے اور اُسے ایمانیات کے گوہروں پر ڈاکہ زنی کرنے کے فن وہنر سے ہر طرح کی آگاہی بخشی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو ارتداد کی موت مارنے کے لئے قادیانی جن ہتھیاروں کا استعمال کرتے ہیں اُن میں زن، زمین اور زر بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ زیادہ تر اسی لالچ کے جال میں سادہ لوح مسلمانوں کو پھنسا کر ارتداد کی دودھاری تلوار سے ذبح کردیا جاتا ہے۔

لیٹروں نے جنگل میں شمع جلا دی
مسافر یہ سمجھا کہ منزل یہی ہے

اسلام کی اس متاع کو لوٹنے کے لیے صرف پاکستان میں ہر سال عربوں روپے کی رقم خرچ کی جاتی ہے جبکہ دوسرے ممالک لندن، امریکہ، فرانس، ہندوستان، جرمنی، انڈونیشیا، تھائی لینڈ، ملائیشیاء، لائبریا، ایتھوپیا، کینیا، روس اور اری ٹیریا وغیرہ میں تو کوئی شمار ہی نہیں۔ قادیانی مختلف زبانوں میں اپنا کفریہ لٹریچر پوری دنیا میں مفت تقسیم کرتے ہیں جس پر روزانہ لاکھوں روپوں کی لاگت آتی ہے۔ اب تک تقریباً 213 زبانوں میں مرزا قادیانی اور اس کے خلفاء کی کتابوں کے تراجم کروائے جاچکے ہیں۔ ان کتابوں میں مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ، اس کی فاحشہ بیویوں کو امہات المومنین، اس

کے بدکار خلفاء کو خلفائے راشدین، اس کے غلیظ ساتھیوں کو صحابہ کرام اور اس کی گستاخ آمیز باتوں کو وحی اللہ اور حدیث رسول اللہ لکھا جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

قادیانی خدا تعالیٰ کے مقدس کلام قرآن مجید پر بھی اپنے ہاتھ صاف کر رہے ہیں۔ اب تک انھوں نے اس قرآن پاک کا 124 زبانوں میں ترجمہ کروایا ہے۔ یہ تمام تراجم ان کے غلیظ شہر چناب نگر (سابقہ ربوہ) کی خلافت لائبریری میں رکھے ہوئے ہیں جو راقم الحروف نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ قرآن پاک میں تحریف وتبدل کے طوفان اس طریقے سے اٹھائے جا رہے ہیں کہ ان تراجم میں مرزا قادیانی کو ختم نبوت کے تاج کا حق دار ثابت کیا گیا ہے، حضرت عیسیٰؑ کو مردہ لکھا گیا ہے، جہاد کے ختم ہونے کا اعلان کیا گیا ہے اور حضرت محمد ﷺ کی شان مبارکہ میں اترنے والی مقدس آیات کا مصداق مرزا قادیانی کو کہا گیا ہے۔ لہٰذا اس ترجمے سے نا تو خدا تعالیٰ کی صداقت بچتی ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت۔ حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے صحیح فرمایا تھا کہ:

’’اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اُس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک وجہ تخلیق کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم ہے‘‘۔

لیکن ہمارا یہ حال ہے کہ ہم بے غیرتی کا مجسمہ بنے ہوئے ہیں۔ ہم نے کبھی نہیں سوچا کہ ختم نبوت کی ڈوبتی ہوئی ناؤ اور اسلام کی لٹتی ہوئی متاع کو بچانے کے لئے ہم نے کیا کیا؟۔ وہ دین جسے تاجدار ختم نبوت ﷺ نے اپنا خون جگر دے کر پروان چڑھایا تھا' جس کی خاطر پتھر کھائے' بھوک برداشت کی' مصائب وتکالیف کاٹیں۔ جس کے دفاع کے لیے ہزاروں صحابہ کرامؓ کو شہادت کا جام غٹاغٹ پینا پڑا اور جس کے تحفظ کی خاطر لاکھوں افرادِ امت کو موت کے گھاٹ اُترنا پڑا۔ آج اس دین کو قادیانی درندے بری طرح زخمی کر رہے ہیں، اسے مسلم سینوں سے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں اور اس کے سنہری لباس کو تار تار کر رہے ہیں۔ لیکن ہم محض بت بنے بیٹھے ہیں۔ ہم نے اپنی مساجد کے ممبروں سے لے کر نجی محفلوں تک تمام جگہوں پر اسلام کے سب سے اہم مسئلے اور مرکز ’’ختم نبوت‘‘ کا ڈنکا بجانا چھوڑ دیا ہے، ہم فتنہ قادیانیت سے عوام کو آگاہ کرنا بھول چکے ہیں' ہم نے وہ قلم توڑ دیا ہے جس کی طاقت سے مرزائیت کچل کر قیمہ بن جاتی ہے اور اس پر طرّہ یہ کہ ہمارے اسلامی اخبارات وجرائد تک اس معاملہ میں شہر خاموش کا روپ دھار چکے ہیں۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

حضرت علامہ اقبالؒ اپنی دور اندیشی سے یہی دیکھ کر رویا کرتے تھے اور خوب رویا کرتے تھے۔ آپؒ فرماتے تھے کہ ’’ آج تو ہم لوگ زندہ ہیں جو لوگوں کے ایمانوں کی دولت قادیانی چوروں، ڈاکوؤں سے بچاتے ہیں اور انھیں ان کے کفریات سے آگاہ کرتے ہیں۔ لیکن کل جب ہم لوگ زندہ نہ ہوں گے اور مسلمانوں کو اس فتنے سے آگاہ کرنے والے باغیرت لوگ بھی نہ ہونے کے برابر ہوں گے تو اس وقت رسول اللہ ﷺ پر کیا بیتے گی۔ آپ ﷺ اپنی قبر انور میں کس قدر پریشان اور رنجیدہ ہوں گے۔‘‘

اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارا اللہ سے ناطہ ہے، رسول اللہ ﷺ سے تعلق ہے، کتاب اللہ سے واسطہ ہے تو بتایئے ہم نے اللہ تعالیٰ، اس کے پیارے رسول معظم اور اس کی کتاب مقدس کے دشمنوں، قادیانیوں کے خلاف کیا کام کیا؟ کیا جدوجہد کی؟ کیا آواز اٹھائی؟

اگر ہم نے اس سلسلہ میں کچھ نہیں کیا تو ہم اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں۔ اس لیے آیئے ہم اپنے گریبانوں میں منہ گھسیڑ کر سوچیں کہ ہم کون ہیں؟ مسلمان یا......؟

مسلمانو! اگر ہمیں ہلکی سی چوٹ لگ جائے اور تھوڑا سا خون بہہ نکلے تو پورے جسم میں ایک ارتعاش کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ دماغ کے افق پر پریشانی کی بادل چھا جاتے ہیں، چہرے پر تشویش کا رنگ صاف دکھائی دیتا ہے، آنکھوں کے سامنے غم کے بگولے محوِ رقص لگتے ہیں، دل کی دھڑکنوں میں تیزی آجاتی ہے، ٹانگیں حرکت کرتی ہیں اور پاؤں فوراً کسی اچھے ڈاکٹر کے کلینک کی طرف بھاگتے ہیں۔ زبان بے تکان بولتے ہوئے ڈاکٹر کو سارا قصہ غم سناتی ہے۔ اکھڑتی ہوئی سانسیں اور چہرے سے ٹپکتی پریشانی ڈاکٹر کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی بھرپور کوششیں کرتی ہیں۔ ڈاکٹر فوراً مرہم پٹی کا اہتمام کرتا ہے، ٹیکہ لگاتا ہے، دوائی دیتا ہے اور پھر کندھوں پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے تسلی و تشفی کے کلمات ادا کرتا ہے۔ تب کہیں جا کر جان میں جان آتی ہے۔

لیکن دوستو! تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی امت نے ایک بھیانک سازش کے تحت اسلام کے سر میں ارتداد کا تیز کلہاڑا دے مارا ہے، جس سے چہرہ اسلام اور جسم

اسلام لہولہو ہے۔

سوچئے کہ اسلام کو اس مظلوم حالت میں دیکھ کر کبھی ہمارے دل پر چوٹ لگی؟ کبھی ہمارے جگر میں چبھن ہوئی؟ کبھی ہماری آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے گرے؟ کبھی ہمارا سر چکرایا؟ کبھی ہمارا دماغ مجروح ہوا؟ کبھی ہمارے اعصاب مضطرب ہوئے؟ کبھی ہمارے ہاتھ کلہاڑے کی طرف بڑھے؟ اتنے بڑے سانحے پر کبھی ہماری زبان نے احتجاج کیا؟

آؤ سوچیں، فکر کریں، خود کو پرکھیں اور کھنگالیں کہ ہم کتنے ظالم ہیں؟ ہم کتنے خود پرست ہیں؟ اپنے جسم پر ہلکی سی چوٹ پر اتنا بڑا طوفان لیکن اسلام کے لہولہان چہرے کو دیکھ کر قبرستان کی خاموشی۔ ہائے اسلام سے یہ بے وفائی، بے رخی اور بے اعتنائی ہمیں کہاں لے جا رہی ہے اور کہاں لے جائے گی۔

؎ پوچھ رہی ہے یہ جرس، اہل جنوں کو کیا ہوا
دیکھ رہی ہے، رہگور، اہل وفا کدھر گئے

مسلمانو! یاد رکھنا اگر ہم آج بھی بیدار نہ ہوئے، اگر ایسی سنگین صورت حال کے باوجود ہم نے دین محمدی ﷺ کے چار سو فصیلیں قائم نہ کیں، اگر اب بھی ہم لوگ قادیانی مرتدوں کے خلاف محاذ آرا نہ ہوئے اور یونہی خواب خرگوش کے مزے لوٹتے رہے تو قریب ہے کہ قہر خداوندی ہم پر ٹوٹ پڑے، ہماری نسلیں برباد کر دی جائیں، آسمانی بجلیاں ہمیں جلا کر خاکستر کر دیں۔ بپھری ہوئی آندھیاں ہمیں اس زور سے پٹخا پٹخا کر ماریں کہ ہمارے چیتھڑے اڑ جائیں۔ ہولناک سیلاب ہمیں کوڑے کرکٹ کی طرح بہا لے جائے اور ہماری پھولی ہوئی بدبودار لاشیں عبرت کی تاریخ بن جائیں۔

؎ دیکھنا یہ حبس کا عالم رہا تو ایک دن
اک بگولا آئے گا سب کچھ اڑا لے جائے گا

میری دعا ہے کہ خدا ہم سب کو ایسے برے وقت سے بچائے، حضور پرنور جان عالم ﷺ کی عزت وناموس اور تاج ختم نبوت کی حفاظت کرنے کی توفیق بخشے، شمع اسلام کا پروانہ بنائے اور غیرت صدیقیؓ سے نوازتے ہوئے ہمیں ایسا آتش فشاں بنا دے جو تمام قادیانیت پر پھٹ کر

اسے ریزہ ریزہ کر دے۔

؎ خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں
میرے مولا! مجھے صاحب جنوں کر دے

تا کہ کل مرتے وقت ہم بھی اہل دنیا کے سامنے سربلندی سے یہ کہہ سکیں۔

؎ لحد میں عشق رخ شاہ ﷺ کا داغ لے کر چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کر چلے

☆☆☆☆